

جہ بادشاہ متخلص بہ سفیر

قطرہ تاریخ طبع از خواجہ بادشاہ صاحب سفیر مصنف شعری ہذا	
کیا چہی شعری عجیب و غریب	گل کھلتے تازہ تازہ مضمون کے
مصرعہ سال اسی سفیر	باغ پھولے یہ طبع موزون کے

قطرہ تاریخ طبع از خواجہ فضل حسین متخلص بہ قدیر شاہ و خلف الصدق خواجہ بادشاہ متخلص بہ سفیر

مطبوع ہوئی جو گلشن عشق	حاصل ہوئی دید سے سیرت
کیون غنچہ دل ہنوشگفتہ	ہر بیت ہے گلشن محبت
از بکہ ظلم سے ہے مملو	ہر لفظ ہے سحر اور کرامت
لکھ سال یہ طبع کا قدیر اب	مصرع ہی ہر اک طلسم الفت

قطرہ تاریخ جناب سید وزیر علی صاحب متخلص بہ شاکر دین میراجی ضیاء خاں صاحب فاضل الدار صاحب متخلص بہ

وہ شعری ہے جناب سفیر کی عمدہ	سنی نہ کان ہو ایسی نہ آنکھ سے دیکھی
کسایہ لور نے منقوط بین نیا مصرع	کتاب عشق و محبت کی اب نئی مچھاپی

قطرہ تاریخ جناب شیخ محمد جانا صاحب متخلص بہ شاد شاہ گرد میر کلوصتا و ہلوی متخلص بہ عرش

جو مطبوع جان شد شنوئے	چمن پیدا سے گلشن عشق
قسم شد مصرع تاریخ ہجری	ہزار آرا ببادا گلشن عشق

ایضاً سن عیسوی

چون شنوئے مع لقا ویر	مطبوع شدہ مرقع آہنگ
نقاش خرد نوشت تاریخ	تجیہ نہ چین کہ نقش آرتنگ
قطرہ تاریخ جناب سید حسن صاحب متخلص بہ لطافت	
جو کہ ہیں خواجہ بادشاہ سفیر	عند لب ریاض صدق و صدا
شعری یہ اوہنین کی ہے رنگین	جس پہ سو جان سے غنچہ لب ہیں فدا
سیر کر تا ہی جو کوئی اسکی	لطف انگشت کا ہے رل جانا
طرفہ گلزار ہے احباب	سکے پاتے شگفتہ دل ہیں مزا

اسکو ناز و لطم سو پالا ہی
اسکا منہ دیکھتے گذرتی ہی
ابھی کلم سن ہو اور نہ دن
نیک بد جانتی نہیں فاش
ماڈلی ہو یہ سب گہرائی کی
اوسکو سمجھا کر یہ کیا خدمت
کے شک پناں میں سواریا
ہو گئی پیر جلو جلو کی دھوم
خوب و سنی جہیز ہی پایا
باپ اوسکا ہوا تھا ایسا شا
چوتھی چال و نشی جب فراغت کی
تے وہ محروم اوسکی صلیت
آرزو اور کچھ سمجھانی لگی
ویکھا جب سن سی فی اسادہ
جلد باز لسی تھک و غبت ہی
واہ کیا طرفہ اضطرابی ہی
جب راضی ہوئی وہ متغیر
کہیے یہ یاد ساحر اثر
سنی و سنی جو یہ پتی کی بات
یا در کھیے گاہ یہ ماری بات
پر نر گونکا قول سچا ہی
سامنا آج یہ اوسیکا ہی
سنکے یہ بات شرمسار ہوا

وہ سو پین بھی نہیں نکالا ہی
ضد ہر اک بات پر یہ کرتی ہی
کیا کروں اسکا حال افسوس
دوست دشمن سہی بھی نہ آگاہ
ہنیں خود گریہ رخ اٹھائی
بے بہا اور اک دیا خلعت
مٹھی بہر بہر کے رزنا کیا
ہو اور پر سوار یو کا ہجوم
گہر میں اپنی وہ بیاہ کر لایا
جتنے قیدی تھو کر دی آڑ
اور بھی ایک نرم عشرت کی
نئی اسی آرزو میں برکت
طبع مشتاق رنگ لانی لگی
بولی وہ ناز سی پھول لاج
ایسی بات و لسی مجھ کو نفرت
ارمان بات و نہیں خرابی ہی
کی پہر اوسنی یہ وصل کی تنہا
میں نہوتا تو بچتین تم کو نک
تھی جو تہ سوا سکی خالی ہی
ہو غلط آپکی یہ ساری بات
کہہ گئے ہیں جو پیش آتا ہی
تمہ کلمہ ہی سنایا ہی
یون سخن گو وہ گلزار ہوا

نہیں اس میں
اشد آئین کی ہو ہی خیر
دیر خاص میں جبکہ ہوئی ہی
اپنی سایہ سہی یہ ڈرتی ہی
بخشیدنا اگر خط ہو جا
اوسنی ہر ایک کو سلام کیا
اوسکھڑی وہ بھی دسوا
ہو چکین جب سوار یان ساری
گر لکھوں و سن جنہر کی تفصیل
دنی و لکھوں وہ منہ دکھائی ہی
بدر بانو کو بیاہ کر لایا
جبہ باہم ہوئی مسہری
دل فی کچھ آرزو پرستی کی
قر توڑ ونگی اگر بیاہا ہاتھ
ایسی گستاخان کرنگی خراب
بولایہ رستی سو بوسہ دو
اپنے احسان کو جانی لگا
ہمنے کیا کیا نہ جانفشانی
بولی سنسکہ کہان بجا معقول
ایک تو قرض دوسرا حسن
قرض بھیدہ و چوکا احسان
گردہ خویش علما جی
تم جو سمجھی ہو وہ غلط ہی گمان

جانتی ہو نہیں
ہو کو بے اختیار
خوف سے آنکھیں بند
خود منانا اگر خفا
اپنی آغوش میں
ساتھ ہر اک فیک و
ہوئی و النسر رات و
بھم اس استا نکا ہو
اچھی جو چیز تھی خدائی
اوس سیڑ بکھو جہیز ہاتھ
ٹھن گئی اور اسکی کچھ جی
دونوں ہاتھوں نے پشتی
چٹکیان لونی راج آیا ہاتھ
کس قدر جلد تو ہوا بیتاب
میر ہے ہو کر کہا چھو جلد
یون زبان پر سخن لاؤ لگا
تمنے اصلا نہ قدر دانی کی
تم نے بھجو کر دیا معقول
ہنیں نہار ہوتا انسان
لے نہ نہار ہو لکر انسان
حال دل گفتن احتیاجی
بات سمیٹ ہی یہ بھجان

کہو تم اس طرح دولہا کی سی	دولہا کی سی وہ کہیں	ادرا لے آئیں وصال کا سرا	کہو تم اس طرح دولہا کی سی
اوسے صورت سے وہ بجا لایا	الغرض اوسے جوہر کا ملا	کہو لد واپسی کر کسی آنکھیں	اوسے صورت سے وہ بجا لایا



نہ کرو اب حجاب میں قربان	یون لگی کہو ڈوئی وں	اوس پری نہ کر نہ کہو لگی	شہر میں بندگی تھی سب کی
کیون میان کہو آنکھ اب کہو	بعد دم ہر کر پڑو یون	دیکھو دولہا کو رو پو لور کو	اب تو نہ آئے نہ نکو کہو
سری اونکو اولٹ دیا پھل	ہو گئی شاد سنکے وہ پھل	للتا لحد جلد یا فی مراد	بولو شاہان بڑی مراد
بنے شاخ بنات نال قلم	گر کروں کچھ صفات سکی قلم	راں پیکے اگر کہوں ہات	اوسے چھوٹی صطرح حسرت
آیا محفل میں نہ قمر خسار	کر کے رسموں سے فرصت آخر کار	اک اداسی وہ اسکا دکھانا	شاد ہو کر وہ مصری کا کہنا
آئے تہو اوس کے ساتھ اس ہنگام	اوسے شہزاد کی عزت نہ تمام	اسطرف آئی تھی وہ تنویر	حسن آرا کی جبکہ بخت نہ
کرو جلدی و لکھن اب رخصت	دولہا و لونکو یہ ہوئی بھجبت	طول ہو کر لکھن میں سکنا	دیا سب سے سلامی سن
سبکی آنکھوں سے گریز آنسو	ہو گئے فراق غم سے دل محلو	پانے گا می اسطرح اوس دم	پھر تو میرا خون ہو کر ہم
بہاری کرنا نہ پناؤں فری	کوئی بولی بکریہ درازی	رونی ایسا کہ دل ہی ہنسی	آخر با سب سے ہنسے ہنسی
بیان ہی لڑکی پہ کیا اجازت	گو کہ یہ پھر ناگوار ہے	یامین خود دیکھو کہو کوئی	جلد ہی جان تمہیں ملاو بھی
جسکو چھینا ہو وہ چھین جاو	کہا خواجہ سرائے یہ آکر	رو تہ سب تک ابر ہمار	ہو رہی تھی وہ تو کیفیہ
جسکو چھینا تھا وہ چھین جاو	ہوئی پیشا سب خبر پاکر	دیکھو نو شاہ بیان اب تو یہ	صاحبو ہم ختا رو تھی میں
چو بنی پیشانی اور وعاین	اوشی خوش ہو کو ہر لائیں	ساکس کو ریش بجا لایا	اسمیں نو شاہ ہی مان آیا
اسکی لہجہ ہی ہے مگر لازم	میں تو ہر طرح قسمی ہوں نام	نو تھی یہ ہی ہو کو اگل	یون لگی کہو اوس وہ کو

بی رہی تھی او سو جواہل شمع
صدر میں ایک مسند پر
کیجئے شمع لکن کا کیا نہ ہو
تہین ہ دیوار گیران یا
انہیں ہر کار و نکی می گھنٹا
سنی حبس وقت او سو تقریر
پیشوازاو سو پنی کر کنگا
اوٹھی بستر سجیٹ مایہ ناز
دیکھا جہنم مارا اک ہلا
ڈھار یون ڈر کہا علی کی
ناچی اس تہا تہہ منوہ برقی عذر
اس قدر روہ پری تھی غنٹا
سم ہوا او سکا نہ مہن نا
ملک اٹاک مان زیر کسوا
ہو گئیں سبکو کشتیاں تقسیم
چو گھر عطر دان مینا کار
گاسن ہن مین مبارک
پا یا ہر اک فر اس قدر انعام
بہتیا مسند پہ جبکہ وہ جاگہ
بعد مدت کو زیر چرخ ہیا
شمع کا جہلا ناوہ ہزار
جمع میسرین تہین ہر موم
ڈو مٹی او مین جو پگانہ تھی

دو دقلیان ہوا دو شمع طور
جسپہ پرتی تھی چشم شمع
یاد آتی تھی روشنی طور
کیسہ پستان حور کا جن
باغی اوٹھو جگہ ہوتیار
بیشی اوٹھو شمع تیرند
ہو چکی جب بست آخر کا
چلے سازندہ سناہ لیکر سا
تیغ ابرو سو قستل کردالا
رہی اس پنج مہ پر پنی کی
جسپہ بجلی حکمتی ہر ہار
ہو گئو بند سنگے جسکو ساز
ہوا مو قوف ناچ اور گانا
سو کرور اشرفی پہ مہر بند
حال کیا اونکا کیجئے ترجمہ
جسکی صنعت پیادہ کارزار
و تھی تھی آسمان سرور
نر یا ونکو ولین جہ صکانام
وان ہٹیا یاد و امن کی
مہ و خوشید کا ہوا ہر قرار
وہ نمود و سحر وہ صو ہزار
کرتی تہین نیک کی طلب میزگار
بلکہ علامہ زمانہ تھی

ہر طرف فرشتے قائم و سحر
اک قرنی سولا کہون فرشتہ
رکتی تھی ایسا نور فرشی ہما
سیکڑون ٹانگو ہیسی تو
منتظر ہن ہما کرب جاو
سرسین کی گنگنی ن کھیا
ناز کی سو چڑا کی کچہ ابرو
بانگین چلی ہنچو نکو بہل
یونین سرک سو آنکھ تھی تو
ہو مبارک گھر تی شادی کی
ہوا کا او سکے طور ایسا ہما
مہر تابان منہ جو دکھلا یا
رہی تادیر مہر سیکر
ہو چکی جب نکاح سو مہر
تورہ پوشا و نیہ سر سبز
ہو گئو جمع طائفو سارے
توین ہی سر مین بجا کو
اسمین ج ولہ ہوا محلیں
بیشی وہ دونو جبکہ کجا پر
قابل یر تھی ہر مہر اسان
ہینی ہینی و امن کی مہر
حسب تہور او سکے فرشی شاہ
دیکھ کر اچی بات کا مہر

اسی ہن بچو د ریا
عکلف رنگ تبیان او مین
من و عن نخل طور فرشی ہما
کہ زنا فوین جنگی شہر تو
چوٹی گوہر کو اب بد لواو
لب پہ سخی غضب کی فہ لایا
پاؤنن این پنا بندہ کر گنگو
ہر قدم پرد کھاتی تھی چل
آئی وہ ہر مہرین لکڑی ہوا
گائیں اس سال مین ہم کو چھی
دھم ہر اک شخص اپنا دیتا ہما
پہر قاضی برامی عقد آیا
بعد تو و بدل کر آخر کار
پیاد ولہ و طہن پہر شربت
دور مین تو نکی شہا ہار
عقد پروین مین جس طرح تازی
جز مبارک اور تھی آواز
لکین ان سو بیت سمین
دیکھ کر اونکو بول اول نظر
ننید مین چو تہا ہر اک انسان
وہ معطر شہانا و سکا با
لکاسب کر فر مین خان خوا
لائی ہا تہونہ آرمی محف



کیا بینانکی بایسان حسن بین غیرت مر تان سهرتی تھی ساری صحبت او کو کوسپی دی ہر تہی غنچہ نوز نے دستکی کی لی میت گلشن حسن کی کلی منال چنر حنسی ہی بہتر تھا اولسی آفریون نظر فکر رنگ اینا بدلتی تھی ہر بار کسی محرم کی ہر گر جریا دل عاشق اسیر کیسوتے دی رہے تھے ہمار گل جس کے پیدا تھی صفا شکر	پہ پیرا دوہ سلیمان ہے جلوہ آرا تھی حب بن بہنا بزم میں غنیمت اونکا دم لعل الماس کی گر گر دیا بیچ سو سکے کیا دم صحبت خوبصورت ہر ایک تھی منال خوشنواہ ہر ایک چنر تھا تھو مشبک کتنی ہی چنر صورت طبع نازک و لدا حسن طاؤس میں کیا ایسا نہیں دیکھیں گلزار گنڈا تھے جواہر نگار گل ہوتے حقہ زمین بہر اتنا تبا کو	بیشیہ پہلو میں او کو سب گرا بزم انجم کو بھی نہ رہتا تھا قابل پیدا اونکا دم خرم تھا نیچے پیرز تمام اونکے تھے خوشنواہی لپٹتہ ہیں بیشک سچ ہی جو آستین رخ رکھوں ہو سو ہر ایک لب لیشی پیر حسن محفل کو تاج زیبا ہو یا موسیٰ سا غرہ چمن مرغ زرین تھی کہیں بہتر کیہ ہر زلف حوسکی تصویر سب جواہر نگار زریزدا اور آئی زمین کیا کشان	زیب مسند ہوا و جب اگر قابل دید وہ ہی جلسا بیچو انونہ ہی وہ عالم تھا حسن محفل ہی کتنی خوشی اور گلیوں میں گل تھی کیا میں اپنی شکی کا نور کو مثل و مبار دم وہ تھی تیر گر پیشی اکون زیبا ہو جیسے جگنو میں کہ جو حرم تھے جو طاؤس اونکو دھنوں قابل دید ہر اک زنجیر خوشنواہش بہار زریزدا تباہ ہر اک لپٹتہ کا اویہ گنا
--	---	---	--

<p>جسکے رات آنی کے پہرے سوا خس کوا سٹے گیا وہ ماہ سیر بہ منہیل مہ مصرع کا غیرت مہ تہا رخ روشن تھی دو اہن کی مٹھائی ہی تھا او نہیں گونگا واپس نہ ٹوٹکے چاؤ کے لیے ہوتے ایک اک بات پر تھی سچا سیر مہ انداز سہ کوئی دیکر کوئی کہتی تھی اب نہیں کچھ منتظر دل دہر ہر ایک کا تھا</p>	<p>سہرا گھر سے عروس کی آیا بکے آیا وائسہ پر ہوشیار گل خورشید جیسے کچھ بشار تھی عیان گرد آفتاب کینا سیما نونکا حدیث کو محو کر رہی تھیں سب لہجہ ناز دو وہ لٹ دو اہن کی گم مانگتے تھو دعائیں لیتا وہ ماہتہ میں اپنے آئینہ لیکر ونگوا آئینگی اسی بویہ رات اسمین دیکر او دہر سوار ہوا</p>	<p>عرض خواجہ سرز کی آمد زینب تن تھا وہ خلعت پرز نہیں سہرا تہا روئی رہ تھی جو اہر کے جینے سو پر جلوہ آراتی سجائے وائسہ کچھ جوانین بھی دیکھی خاطر چھٹکے کی مناسبت تھی وہاں کوئی اپنی سنگار میں مشغول مردم دیدہ سہ لڑاتی تھیں ساعت زہرہ نکلی جاتی ہو اہل محفل تو بٹھتے تھے تیار</p>	<p>بہر جام چلیے اسی گل تر تھی گواو سمن لعل اور گوہر کیسے تھا وہ ہجوم تار نظر جسکے آگے تھی مہراہ ہی ہجوم تھیں جہانزادہ جو کہ اور اوسگٹری اور جگہ پین جان سب تاکہ ہوتی تھی ہر آن کوئی اپنی نگار میں مشغول تھی سہرا گواو سہرا دہرائی تھی دیکھتے کب برات آتی ہو ہوئی سہرا چلو چلو کی پکار</p>
--	--	--	---



کوئی بولا کہ جلد رات ہی پہلا
کوئی بولا کہ گھر لانا
اک ہوا خواہ سہرا نہ تھا
کہ ہوا دار جلد میرا

کا مدانی کا وہ پیر ہر ہمتا
 باولہ کا جو اوہمین گچھا ہتا
 سانڈنی ہی ہر اک پڑھی
 تھے گلو نمین جو اونکو زنگ
 آگے چڑکا ورتے جاتی تھی
 ہتا بہر مشکو نمین سجای آب
 سیکڑوں دستو تھی سوار تھی
 گھوڑی خاصو کر ایسی تھی ہر
 کیا کہوں اونکی تیر زقاری
 اک اشارو کوسا تھی جھٹ
 سبکے سب شکل تھی ہی پیکر
 چوہین زین طلائی نقاری
 چوہدار ونگا تھانہ تھی تیار
 چند شاہزی ایسی پیدل

جسکڑی ہوا اڑتا ہتا
 فلک جاہ کا شریا ہتا
 چال میں تھیں وہ غیر صبر
 کرتی تھی لکھو بیکل اونکی صدا
 گردہ کو بٹھاتی جاتی تھی
 کیوڑا اور بید شکار گلا
 کچھ رسالہ تھے نیزہ دار ونگ
 بلق چرخ کر تھی نوز نگاہ
 باد صبر ہی چال میں باری
 ہتی نہ کچھ اونکو حاجت ہمیں
 سازا ونگے تمام تھی تر در
 کار چوبی لباس تھی ساری
 سبکے ہاتھوں میں گنگا جمنی
 سو نو پانچا لکھ اونکو نقل تھی
 عود و عنبر کا کرتی تھی وہ بنگ

برق ہی شر مسار ہوئی
 اک قرینہ تھی سب تر سوا
 سب جو اسر نگار اونکو ساز
 کتنے ستو ہی رنگا ہاہ منیر
 پکڑیاں باز ہنوں کی تھیں
 تھیں قرینہ تھی پٹنیں جنگلی
 آگے ماہی مرتب ایسا ہتا
 بال ہو لیسو اور سبے پاک
 آمد تھی تلتی تو ٹھوکرین کبانی
 تازیا نہ کی گھر ہوا لکھا سہ
 اونکو والی ہی تھی حلوں کے ساتھ
 کہتے شہناوا اونکی کیا دین
 بچہ یوں واک ہنڈیوں والی
 خوش نگاہ خوش لباس تھی
 بوی خوش تھی دماغ ہتا ہما

شان شوات تھار ہوئی تھی
 نہا بنو ہاتھوں میں اپنی اپنی
 مثل ملاو تھی سب کو سب لٹا
 اک اداسی رنگا ہر مٹیر
 مشکین کا نہ ہونہ رو دیا
 ترکی وروسی وری سنگی
 ملز میں اپوہ ہی کیلتا ہتا
 پیش ویش ب برق سوا
 نہ ہونہ سکتی پیو رہ جاتی
 ہر بہر نشان کوئی نہ پتا
 کوستا ہاہ خوش تھا اونکو اور
 مردہ دل کو دلم مسیحا دین
 پیشرو تھی وہ خول ہا ہا
 مسری یا کس ہر اک مسر

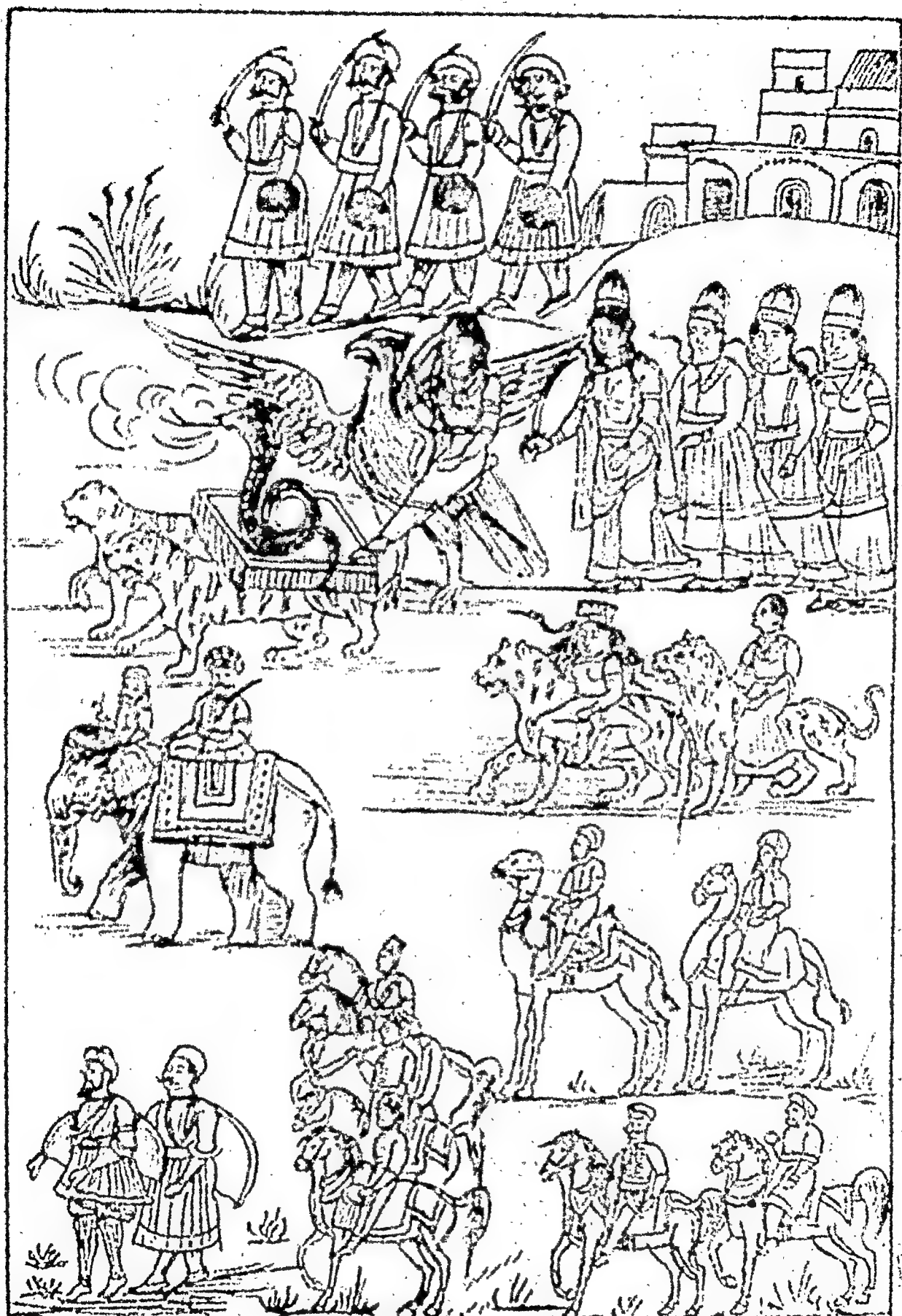


پہلوی کی تھی کس قدر جلدی
 ہوئی خاموشی کے تیرے
 تھی یہ اوس غمزدہ پیری را
 اپنے دربار عام میں آیا
 نہ کرو دیر اب خدا کے لیے
 عرض کی اوسنیان میں تیا
 رو کی اوسنی سوار نی لگو پر
 یہی کہتے تھے شکر امی غفار
 اٹری چاروں طرف فسیہ
 دن خدا نے جو یہ کہا یا تھا
 چلنے پر نے سوچو کہ تیرا بکا
 سنی نوبت کی اتوں میں آو
 فوج کا اوسکو تہا نہ لائے
 فوج کے آگے آگے لکے ابر
 ابر کے نیچے ایک جوت تھی
 تھے زمرہ کو کا نوین رے
 بعد ان سب کے اک ارا با تھا
 اوسہ بیٹا تھا اک بڑا اڑور
 بعد اوسکے نفیر و فشاہ
 سر پہ اوس جبین بہاری تاج
 گنگا جمنی تھی مالتوین سو
 ویکو پیر او کو بچے ایسیو نیل
 سپہ صغ و ن ہین ہر

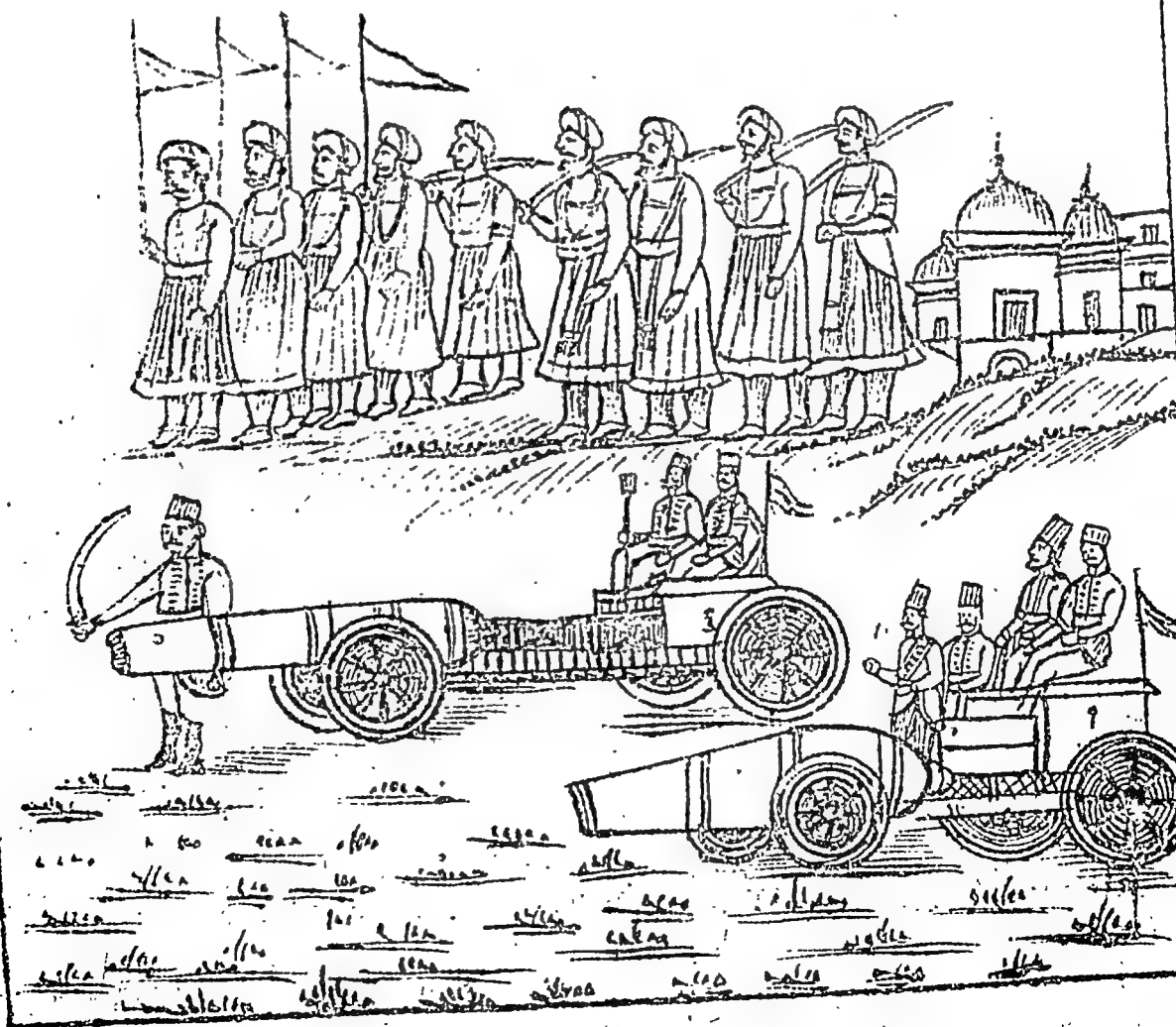
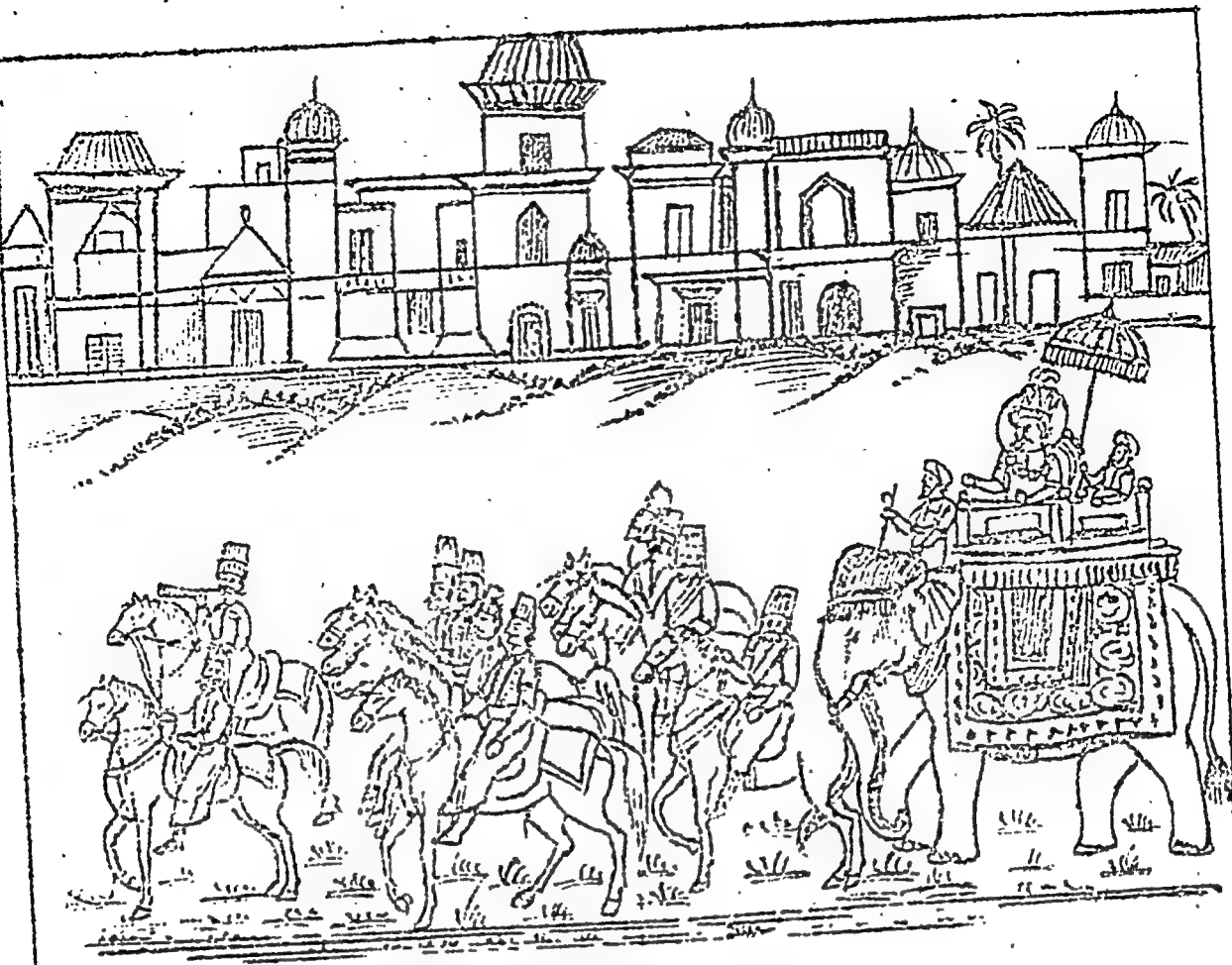
اس کی نہ وہ مگر جلدی
 رکھی ضبط کر کے وہ دلیکے
 کچھ عجیب کرپ سگداری
 جمع ہر ایک کو جو وان پایا
 دل تڑپتا ہی رہ لقا کیلے
 شوق سوا ب حضور ہو میں
 وان لگا کرنے انتظار سپر
 تو نے آباد ہر کیا یہ دیار
 ہو گئی ایسی سچا کہ کثرت
 کون تہا جو وہاں آیا تھا
 دیکھنے وہ بھی ڈھوکو سوا
 دیدہ شوق سب کے ہو گویا
 کبھی ایسا نہ دیکھا ہوا لائے
 وہ سینا ہی میں غیر تال گہر
 تاج سر پہ تہا خولت تھی
 میری مالتوین خبر او کر ٹی
 ڈھنکسا و سکا ہی ہر نر لائے
 تہا وہ سو گز سوبی سوا لائے
 تخت نیلم یہ ایک مہ پارہ
 کر رہا تھا وہ کور بار ہی تاج
 صورتیں تھیں تھی طلسم ہوں
 کوہ سوبی فروغ او کوٹوں
 پر جو اہر کی تھیں سچی رہا

اپنی قسمت سے خطر کا تھا
 شوق دیدار میں تھا آرام
 ہو گئی جسکے سر سے نمودگر
 اسطر حکلی وزیر سے گفتار
 رات کا ٹی ہی مہنے مر مر کہ
 سنتے ہی یہ سوار شاہ ہوا
 اس قدر شاد و سب عیت تھی
 جبکہ مشہور ہو گئی یہ خبر
 دخل کیا چاسکو اوہری او در
 اوڑھ کر مرقع گہری پردہ
 مثل نرگس ہر اک تہا نگارن
 نظر آیا طلسم کا سامان
 کار جو بی تو ورو دیاں سی
 برق کی وہ ٹپ ابر کا شو
 ایک طوس پر سوار وہ ماہ
 قشقہ سینہ و رکات تہا تو
 بے بلو کی تھی تھی ہو شیر
 منہ سے شعلے ہی وہ نکلتے تھے
 پشت پر شیر کے وہ رکھتا تھا
 ساحرہ و مہی بائیں ہون لاکہ
 بسکی سبہ زبان سحر شعا
 جہولین سب پڑی تھیں پرز
 آگے اُون سب کے ایک فیالان

اس خوشی کا بچہ ہوا بچہ
 نہ کیا ایک دم ذرا آرا
 بادشہ خواجگاہ سے اوٹھ کر
 کہو سامان تو ہر سب
 کیا کہیں طرح ہوئی یہ خبر
 ساتھ ہر ایک خیر خواہ ہوا
 جس طرف دیکھو ہر دم خوش
 کہ کیا بادشاہ ناکے پر
 بڑہ نہ سکتا تھا آگے نظر
 بہر دیدار او سچا کہ آئین
 تا نظر آئے وہ مہ تابان
 ہو گیا دیکھ کر ہر اک حیران
 پکڑیاں سب سر و نہ رنگاری
 جاگ اوٹھی تھی خفتگان گوہر
 ڈالتی تھی غضب سے سب نگاہ
 راست چپا و سکو لاکہ چادر
 اور حال گلون میں تھی مشیر
 دیکھ کر اوسکے سب ہاتھ تھر
 اسی صورت سے ساتھ ڈنکا تھا
 بے تھین منہ پہ ہوتی تھی اکہ
 اپنی جادو سے شیر پڑے تھیں
 شبیرہ میں تھی عیان خیر
 تہا جو اہر نگار او سپہ نشان



میری نور نظر کو دکھلا دو	مجاوش شد جلد پہونچا دو	اوسنے بیجاختہ یہ فرمایا	بعد دم ہر کویشترین حسابا
اب خدا کے لیے نہ گہراؤ	کہا اوسنو ذرا شہر جاؤ	قتل کرتا ہر صدر نہ وقت	غیب کی مجھ میں ابیناقت
ہوڑا ساون ہوا و ساریات	ہو خلاف خدا نہ کوئی بات	دل میں ان پورہ لب لبان	سیر لازم کہ کیون پشیمان



<p> ہو احمد شکر ملک یہ آباد باپ کو مچر کچھ کا یا مسر خوب سنیوں سے اس کو لپٹا یا تو نے آقا سو جو فرات کی جلد خادم کو کیسے سخت جب سنی یہ وزیر کی تقریر کل سحر کو یہ خانہ زاو ضرور شاہ کے پاس شاد و آ یا تھا یہ بالکل غلط کہ آیا غنیم راز شاہ تاج و تخت آیا ہو اند یا وہ سب سب ہم اور کا شاد ہو ہو کو ہر کیا ایشاد حکم یہ کہ لو ال کو دیکھ میں سر راہ تبتی و کانیز ہر مکان پر خوشی کی خوشی مابدولت کر جتنے میں لوگو تخت پر او سکواں بٹھا دیا جب سنی یہ زیر نے تقریر نو مبارک ہو اچھو قمر انعام ملک لینے غنیمت آیا سے شہر سنی میں لپٹا وہ قریب سکواں سکواں کی تھی ہلا امید ایک بیک سکواں مژدہ جان شہر </p>	<p> تھا بغیر کسی ہر اک بار پاؤں پر عاجز لیسے کہا یہ زبان پر کلام وہ لایا تھی نشانی سی شرافت کی مانسا تو یہ مژدہ عشرت دیکھے خلعت او جو بعد تقریر چومے گا اس کے آستان چمن ہر طرح سے وہ با مراد آیا اما شریف وہ خدا علی علم دن یہ افندہ فرد کہا یا ہو جب سنا شاہ نے کلام او کا شہر کے ہاتھ لیسے ہر اک بار ملک اس سے بہت سی بار امید سب دین کے مہر طرح کی امید اسے میں سب کو عام عشرت وندیاں دل کی سب کی امید سلطنت میں تہا شاد و کی او سو وقت اس سے سب کیے خالق اور سب الام شہزاد بات سب یہ بجا ہو دیکھہ آیا وزیر یہی جا کہ تھی سنیات کی ذرا امید </p>	<p> ہو رہی تھیں ہم بائیں اہل دیکھا اس سے کی جسیخ فر یہی لازم تھا شہر کا اور ہر یہ شہزاد لیسے گزارش کی ہر نیکے تشویش میں جہا کہ یا یون کہ اچھی جہتہ عفا کہ یہ او سکواں کو بیاخت عرض کی یہ کہ اسے فرزدین رونق محاکات مراد جہاں جسکا ایسا پس ہو با اقبال پیر میں میں شہر وہ جاتا تھا حکیمان سنساں شہر سلطان ہر شہر کو کہ بہت بچہ پاک اما انی ہون جو شہر میں ہر کہ میں پوچھا کہ اتنی شہر ہر مکان پہ طرح بجا جہا دو گری سانی میں شہر کا سو او سکواں و انور علی شہر گیا یہ سعادت میں کل ہو گذرنا مہ لقا اس کے سوا کی زمین کو کو بس اسکی شہرت ہو ہو گا د خال مان و گل اگر </p>	<p> اس میں اس پہاں اسکو خیر بہت اسودم وہ ہو گیا خیر شہر کے اندر میں ہو اچھو حاجت اب کہ پندرین شہر کی و کیسے ہوئے وہ غلام کی راہ عرض کرنا یہ بعد تسلیمات کر کے آداب ہو گیا شخصیت ہو مبارک ہمیشہ تاج اور مایہ زندگانے سلطان او سپہ آئی غنیمت کیا ہو جہاں فر شاد و لیسے سکواں اتا تھا سب عایا ملک اس پر نشان یہ تہا اس کے کہ خوشی و شاک شہر میں لپٹا وہ خوشی کی جا کہ عی شہر شہر ہر اک مسرور قصر جنت کو جیسے شہر کے در دولت پہ سب میں تیار جا کر وہ سنی یون کلام کیا چرچا اس بات کا جو ہر جا تھا فتح سی ہشمار لائے میں حق تو اپنی دیکھا کی قدرت لائے اس کے اور شہر کو ہم جا کہ فرط شاد و لیسے کر لئی وہ شہر </p>
--	--	--	---

<p>ہفت کشور کی فوج اگر لاکھ غم فرزند سی ہول ٹکڑے بچھڑے تاج و تخت لو اگر درو آمیز سنکے یہ تقریر گفتگو کو وزیر آتا ہے خود ہی دربار عاصم میں آیا بولا اصلانہ کوئی مانع ہو پھر ہی اس نے پرجا و سکی نظر خود ہی کچھ سوچا کیا یہ بیان وہ جڑ ہوتا قیام کیوں کرتا</p>	<p>جب ہی اس ملک نے تہمت لگا ہوش کو ہر کون آکر لگا جیسو چا ہونے ابھی اگر آبدیدہ چلاوے انسر و نیر کچھ زبانی پیام لانا تخت زرین پہ جلوہ فرمایا جسطرح آئے یا نہ آؤ دو دلسی بولا یہ مضطرب ہو کر ایسا پایا ہی منوخت کمان جنگ کا انصرام کیوں کرتا</p>	<p>سرکشی کا فرد کہا دیتا ہمنے خود سلطنت کو چھوڑا جنگ منظور خود نہیں ہوا ایک ہر کار سے ادھر اگر جب یہ اوس نے زسی ہوا آگاہ عرض کی مرد ہی نہ بیکر رو برو اسکو جب زیر آیا میری شہزادی کی صورت کہ نظر آئے وہ مہ انور ایک صورت کی میں ہر لشکر</p>	<p>خاک میں فوج سب ملا دیتا اس حکومت سے منہ کو مٹا دو جگہ ہنر کی گین ہنگو اوسکے ٹہری لقا کو دیتی خبر اوسکے لینے کو بھی ترسی آیا وہ آستان دولت کورنش با اوب بجالایا وہی سیرت ہی وہی خصلت لائے ایسا خیال تو دل یہ عدد ہی کہاں رشک شہر</p>
---	---	--	---



<p>بہر دم ہر پہر نہ بیکھصال آپ کے آنے کی سنی جو خبر کہلے یہ کہد یا پیام شاہ مجھ کو واشدہ خیال اندر گر ٹپا پاؤں نہ سکہ کلام شک تو ہوتا تھا مجھ کو یہ</p>	<p>لمتسین ہو بجز نلال مجھ کو بھیجی اسی فریدون فر جب سنا اوسنو وہ کلام شاہ سرکشی کچھ کروں محال اندر ہو گئے دور دلسی سب اللام کہ یہی ماہ ہی چراغ دیار</p>	<p>ہر ہمارا جو خسرو و جم ہماہ ہو جو منظور کھینچا ارشاد خوب میان رنگ اب ہمار حیف تمنی نہ مجھ کو بھیجنا باند کبر ماتم کو یہ کی نظر پہنچ ایسا پڑا تہاد و راز ہا</p>	<p>غم فرزند سی بہت ہی تباہ نا کر عرض جا کہ خانہ زاد کی یہ اوسکو جو اب بگفتار بلکہ اپنا عدد و مجمع جاننا ہشتاد و ناسیستہ صحر می تقصیر کہ سنی کر رہا تھا میرا خیال</p>
--	--	---	---

دریچہ نامہ لقا کا خواب بین والہ بن کو اور روانہ ہونا اپنے وطن کو		
ساقی و مرد و جامہ شیا کی	جس سے حاصل ہو بلکہ	کہ کیسے بین میں سے لیا تھا
سویا ایک الگو خواب تھا	خواب بدینے لید کی دیکھا	کہ بہت حال بکا ہوا ہے
کسل گئی آنکھ کی آگ	رویا اور وقت خوب نکلا	مواشن ہو نا کو لیا
شب دم ہر بیان ہو گیا	سرخ ہو گا جان ہو گا	پر سون سو دین جان
جلد سلمان سفر کا ہوتا	میر ہو لیا ہے اب نہ	ایوانے میں والہ بن
پہرہ دریا سوا ب نظر کیا	اس زمانہ وہ سفر کیا	نہ قیصر طرف آتا ہو گا
اپنا آتما کا جب یاد کیا	کو شہر و دین کی کیا	کچھ نہ اس بات کو زمانہ
میر ہو گیا غیب نشین	کی سفر کی سب کی تیر	تنا جو زمین کا سلطان
سجکا مارا او سکوا لیا	پڑا کو حرف طلب لیا	نظر تار ہو گا کج کیا
دوسرے روز پر غمت	ہوا را ہی بن ہو گیا	ساتھ جو دیشا تار
اسطرت تار و زلف	ہر فرزند سی ہی نکلا	آخر الام و فرات
گذا جب ایک سال ریا	نہ ملا کچھ نشان کسی پر	او سکوا لیا ہو گیا
سب سے ہی ہو لیا	جب یہ کوئی دیشا تار	عرض کی یوان اشیر
اک دن آیت پلا اشیر	کو سر تابی تار کوئی	کہ میں اللہ جت و انت
جگا اس طرح او شہر	و الشہرہ ابو شہرین	سلطنت ہو گیا کچھ
ایک گوشتین آپ	تھامی شغل و سکون	سرو شعلہ کی طرح
برق کی طرح بقیہ	ابر کی طرح اشکبار	ایک مدت کے بعد
ہو گیا شاد یون کیا	میں نیمہ ہوا رہا	حکم یہ سنتی ہی
جا بجا فوج ہی	ہر جاگہ پر قیام	ساتھ تاج و تلک
کو کو ملک میں ہوا	بادشہ کو ہی یہ	ایک سرکش غنیمت
ہوئی جس دم وزیر کو	عرض کی او شہر	سنکے یہ حال
ایک ہی نیکے تم	آخری کار یہ	او سکوا لیا

کہ وہ ہر رات ہمارا خواب
 بکا دینے زیادہ میں
 جب وہ آیا اور شہر آیا
 ہر رات میں چلو نکلا
 غم میں نہ لگتا میں
 اب میں شہر کی کیا
 پیش خیمہ وہ ہر روانہ ہوا
 وہ ہی تھا او سکوا لیا
 پڑا شہر وہ ایک بار
 نہ شہر تھا ایک بار
 اشد ہو ہو ہو ہو
 شہر غم گشت میں
 استقامت میان ہو گیا
 ایک بکا کنگا وہ
 لیا او سکوا لیا
 آتش غم روز بہت
 ہو گیا پاس پڑا
 خاد موچ کیا او سکوا
 او ترا او سکوا
 فوج تار ساتھ لیا
 وہ ادلے جو مرضی
 کنگا شہر یون کرنا

راحتی دست و زبر کو پا کر مہنسی اس درجہ اسکاتی تھی جسکے یہ نہ تھا فو دیکا رنگ بولی دیکھ لے فی ہون کی تھی شفیہ ہو گیا ہو زمرہ پر آپکی طرح وہ ہی لایا رنگ چلو اب اور دنگی ہوگی اوس پر پیر کو کہ یہ تقریر اسیلے غریب کو کرتا ہوں تہ سو خالی نہیں ہوتی تھی کہا اسنو سجا ہی میرا خوف جسکا طہی انوی بیسی تقریر گر اجازت خوشی ہو چکوں اوسو جسوقت پسندانہ سحر کے فن میں کئی ہیں سحر اکن کر نیکی جو پھر نہیں محکو کسی کہ مطلب اونکو باعث ہوا ہر حال جو کون از سر اسے نہی بیسے روز کیسے نہی جس جہیز غریب شہزادہ کیسے نہی دست کی	اسنے کر پین مٹی وہ جگر مثل لعل وہ بونی جاتی تھی فرو چرتی ہو گیا وہ رنگ کہے دیتی ہونین تھی کی تھی دل غضب کا پسایہ زمرہ پر دیکھو جا کہ کہاں جلا رنگ رات دن اسکی اک مہنسی کی یون لگا کہنے یہ مہنسی فقط آزدگی سو ڈراموں کہ بیان کونسی ہل سی بات دل یہ چایا ہوا ہر تیرا خوف شاد ہو کر یوں کی تقریر تو بلا بیون این تین نہ نکو دلین کی کچہر کی وہ غیرت جو یسی آتا ہی سیر دلو خیا یا در کہی یہ بات ہو کا قور ہی لایکا اونکو بسبب ورنہ رہتا سدا فراق حبیب یہی نیکی کا ثمر ہوتا ہی جسکا طہی اونکو یاسی نہی ایلیس ہمراہ نذر کے خاطر نہایت جو اون میں سوا سے نہی نہی محبت کی	سناخجہ بے یار آتا تھا دل میں کتنی تھی لگی تو ہی پونچا ہنستی ہو سکیو کیا ہی اپنی مہنسی کی بوجہ جگر ہجر میں اسکو بقیار ہو اوس پر پسینا چب جال جسکے اپنی وطن تین نہی کہیون اک بات ابجے مانو تم بولی وہ ماموش تھا کیا ہی جسکے اظہار میں یہ شہتہ بولی کچہ سو چکا وہ غیرت جو اسیلے یہ اوٹھانی تھی تھیں کہ وہ محسن ٹہری رہی ہیں پر کس یون بلا و اونکو تم سوت کا رشک سبک ہو تا کہا اسنے نہ یہ خیال کرو وقت بدین میری فوق تھیں فرق ہوتا جو اونکی نسبت میں شکے یہ بات کچہ نہی محبت کی نہ کیا ایک ہی کچہ انکار شادمان ہو کر دلین محال باری بار لسی ویکو نذرین ساغر دوستی کا دور ہوا	دلو اسکے وہ گد گد آتا تھا عقد زہر کا ہو جو مہنسی کیا مہنیں این کمانی تھیں دیکھ نہی تم ہی اک نظر جگر ابر کی طرح اشکبار ہے وہ منسکے کہی لگا وہ تھیں عقد اسکا میں اس کرونگ کچہ نہ اوسین فرمنا تو تم کہیون مجھو اسقدر خاتا ہی جلد تھلا کہ عجب حیرت ہی چلو اچھا کرونگی میں منظور ہر افرور اور جو ہو نامید بلکہ مشتاق ہی تمہارے ہیں بات میری مگر یہ سناو تم پاسدار ہو دلسو کو تا دلین اسکا نہ کچہ لال کرو قدر حق سو وہ شفیق ہو قدر کھتن طلسم وقت میں دل سو اوسم سے اجازت کہے سامان سفر کا تسبیہ چند زمین باورین غل وہ ہی ل کہو کا خوشی ہو ہر گیار ربط اور طور ہوا
--	---	--	---

بسیجی دخت رزگار آنگهار	نماک بن او سکی بیٹی میں منجوا	زاد خشک کچھ نہیں جو نہیں	عاشق روئی نہیں میں نہیں
چام تنام ہون لہر ہولون	ہم نعل دخت رزری دشا	کندی مطرب سب جی پیری سانی	اب کمالا چاہتا ہوں عشق کل راز
بدر بانو کی تھی جو دخت و نر	حوروش شک گل قمر تنویر	اوس پریر وکانام نہ لہتا	حسن کا او سکی ایک شہر لہتا
آیا مولنس کہیں جہ وقت سحر	پڑ گئی اوس سین اسکی نظر	سور اوٹھی تھی مہ پرصیت	قابل دید او سکی تھی صورت
آنکھ میں کچھ کچھ آلودہ	بادہ حسن سہ میں سودہ	لب یہ او سکی خوشبلی مسمی	وہ بھی او سو وقت قہر کرتی تھی
ریخ روشن یہ ال بکھر تھی	اب کے یا قمر یہ سکے تھے	دیکھا یہ جبکہ اوس کی کارنگ	دو فتنہ او سکی دلکا بدلا رنگ
تیر لغت جگر کے یار ہوا	باغ عشرت نگہ میں غار ہوا	خوف سلطان جو سد بابا	آتش غم سول کہا اب ہوا
ضبط آہ و فغان کو کر لی لگا	مرص عشق سحر مری لگا	کف افسوس و زملنا تھا	شمع سان سوز غم سب جلیا تھا
حال اسکا کمالا جو زہرہ پر	اوسنی غوریز یونہی پندہ پر	روز تیغ ادا سودہ قاتل	دل عاشق کو کرتی تھی لعل
سیدی باتونہ پیر تھی تھی	نشتیر و لمین جیہوتی تھی	آخر اک روز تخلص پاکر	گر پڑا او سکی پاؤں چاکر
اسقدر سنگدل تھی خود سر	کی نظر کچھ نہ بقیاری پر	لگی کہنی کہ خیر ہے کیا ہے	کسیلیہ پاؤں پر تو گزرا ہے
بر نہ آئیگا تیرا مطلب دل	جھلسا ز لسی ہو گا کیا حال	عشق اپنا کسی جتا ہا ہی	بقیہ راحی کسی دکھا تا ہی
مجھ کو باور کہی نہ آئیگا	گر تیر پ کر تو مری جا ئیگا	کون تجھ کو کہے کہ ترا ہی	سب بناوٹ ہی شا کتا ہی
باز تھی ہون میں تیرا گرا	ایسی باتیں کر تو میری ہست	ہی ارادہ یہ ایسی صورت پر	ہوئی ناکل نہ ہونڈی صورت
نہیں تقصیر اس میں تیری	منہ لگانا کی اپنی خوبی ہی	کتنا بد ذات مرد و تو ہی	بخدا اسقدر بڑی خوبی
اری بدنام کیوں ہوں تیرے	دوستی زہری یہ میرے لیے	کہا او سنی کہ ایت مغرور	اب زیادہ نہ کیجے رنجور
ایک دن جان و گاتنگ کر	خون ناحق یہ ہو گا گریز	بولی تیوری پڑا کوں شہر	بہیہ کسی اور سے تو کرقتیر
دہمکی دیتا ہی کسی کو او بد	مانی کی نہیں میں تیری بات	میری جوتی یہ ہی نہو گا خون	یونہیں بکتی ہیں کمون بات
فتین کر رہا تھا یہ لکیر	نہی رہی تھی جواب یہ وہ شہر	حسن آرا واپانہ آنکلی	پہرتی پہرتی او دہر ہی بجلی
اوسنی دیکھا عجیب سامان	ایک خندان ہو ایک بیان	بیٹی اوسجا پڑہری پیکر	بولی زہرہ سہر اسطرح ہنسر
کیوں نہیں کرتی ہو قبول	کر دیا کیلے لہول اسکو	چاہنے والا کب میر ہو	سمجھو تو کیا تھی دل پر
عقد ہو گا کیسے ساتھ ضرور	ہی یہ عیا تمہارا کبر و غرور	اس سے کر لو اگر ارادہ ہی	یہ ہی عیاضت زیر زادہ
سکے یہ بات لا جواب تھی	غرض خواہی ہو آب ہوتی	بولی یون باز کڑوہ داد	حکم سے کرتی ہوں دلدادہ

جاکر وانی سوار سی لایا	ابھی پر کر بیان میں تان	لکھا اوسنے کہ جایو صبا	جلد تر پر کے آئے صبا
جا کر کشکری لایا یہ سکیال	ایک لکھا اوسکو اوسجانی ال	ہوئی خیمہ چین وہ نہ اخل	ہو گیا شاہ و شاہ اوسکا دل
پرتو مولس ہی تو برو آیا	حکمت تسلیم وہ بجا لایا	آیا جب وقت ان منو شاہ	یون لگی پونہ پونہ وہ غیر تہ
کرن میں آپا خجستہ نہا	حال کچھ اپنا کیجیہ ارشاد	اوس پر پر کی سکر یہ تقریر	یون لگا کہنے شاہ با تو تیر
مہ لقا ہی جو آب کاشو ہر	اوسکا خام ہونیں ہی گات	بدر بانو جو میری بیٹی ہو	وہ ہی اس شک ظلی لوٹتی ہو
بیچ کی سبب سنی تقریر	اس طرح مہ لقا سو کی تقریر	نہیں بوجی میں اس سبلی کو	تم ہو و لغیم محکمہ سبھاؤ
شکستہ سنی تکی نہمین نیکی	جب بہت اوسن ہی قسمین	کر دیا اسنو عقد کا احوال	آتش شکستہ ہو وہ ہو گئی لال
بعد دم ہر پر یہ کی گفتار	یہی لازم تھا اسی تم خسار	کیون جی شریعت میں ہی اخل	یہی راغب میری طرف تھا
اب میں تہی ہون و قسم تلو	ہو جو منظور اور کر گذر	رہی کیون دلیں کر زو باقی	اب نہیں جا ہی گفتگو باقی
تمسے میرا گلا سی بجا ہو	اس جوانی میں نہ ہی نا ہو	لیچا اپنی دلربا کے پاس	سمن اندام مہ لقا کو پاس
ہم ہی واک میں کیسی صحت	کیسی سرت ہو کیسی نکت	دیکھا جو شل لقا اوسو برعم	نہ دیا اوسو کچھ جواب ہدم
دوسرے دن جو غصہ کم پایا	اوسکو یہ اوسن یار میں لایا	ور شاہی یہ ہو سچ جب کر	لیکے ہاتھوں ہاتھ سب کر
بدر بانو جب ہوئی یہ خبر	بہت اوس وقت ہوئی مضمر	اور تو کچھ نہ بن پری ندیر	آئی یون و برو وہ تہ نویر
باند ہو مجرم کی طرح اپنی ہاتھ	سر جکائی ہو ہی حجاب کے تھ	بولی اوس کہ اوس تہ شہو	اپنے مجرم کی تم خطا بخشو
عقد اسنو کیا یہ مجبوری	سجدا آج تک تو ہو دوری	میری خواہش سے یہ ہوا ہو	اسنو دل نہیں کیا ہو عقد
جب سنی عجز کر یہ اوسنی کلام	کا پنا خوف خا اوسو سبب امر	گو چہا دلیں اوسکو شک کا خا	آدمیت سی بر ہوئی ناخا
کہو لاؤ داؤ ٹھکرا اوسکو ہاتھو	ہو گیا دلسر دور رخ تہا جو	خوب اوسکو گامی لپٹا یا	ناز سے مسکر اس کے فرمایا
کیون گنہگار جھکو کرتی ہو	میں معلوم نہیں جو کرتی ہو	سجدا دل ہو میرا تمہی ہوا	جرم کیسا خطا ہو کسی متا
تم سر اسر خلاف کہتی ہو	کیون نہیں صاف صاف کہتی ہو	کر رہی ہو صفائی و پیر کی	نہی کوئی بات جھگڑی کی
تو کہتا ہو تم نہ پیار کرو	شوق سوانی جان شاہ کرو	دیر تک یہ منسی ہی اوسم	لگے رہنے یہ شہنشاہ خرم

عاشق ہونا موشن زہر زادہ مہ لقا کا زہرہ وزیر زادی بدر بانو پر اور
 آگاہ ہونا مہ لقا کا وزیر زادے کے عشق سے
 ساقیاد و شراب عشق چل آجک ہو خطاب عشق چل عشق باز کیا ایسا لکھا ہو خالی رہی سودا دل و جہا

دیکھا کہ اس قدر کوشا دہوئی
 کی یہ اوستا حور سے برتر تیر
 بولی اس طرح اوستا وہ پرن
 اس پر ہی یہ یوسف ثانی
 اسمین کیا عجیب تھی بچکا
 کیجیے گا کہ بھئی ایسی بات
 بار بار آہ سر دہر نے لگا
 اسی اور جن گنت کی آہیں
 کئی آنکھوں میں کی ساری
 شانہ اوستا ہلاک کہہ لگی
 کہا اوستا یہ جلد تباہ
 تم نہ اس بات کا لال کر
 حال سے سکی تم ہم کیا و
 گر یہ ظالم لگاؤ کچھ بانی
 حال سارا وہ اسکو تباہ کر
 اوستا دیکھا سنا سب کا حال
 پاس خود سے لقا کر وہ آکر
 سامنا و سکودون نہ تباہ
 اوستا الفت فرمایا کہو یا پور
 تو نہیں جاننا جو میرا حال
 کہہ دوں اپنی بات میں اگر
 بڑھ کے اسنو وہ نیچے مارا
 وہ پریر وہ دلمین گہرائی

گو خوشی حد سے ہی زیادہ ہوئی
 الا مان کہ قدر ہو تو بھی شری
 کیوں گہرائی ہو دیکھو تو جو
 پیسے اس پر اوارہ کر پانی
 حسن میں سیکڑ و نسو چہا
 نہیں انکی پسند کوئی بات
 دل سے اپنی باتیں کہہ لگا
 لیکن آئی یہ عقل میں کچھ بات
 سو ہی جبکہ ساحرہ بدلتا
 سو چکے خوب آٹھ اب جاہل
 مجھ سے آزر وہ کیسے تم ہو
 دلمین اصلانہ کہہ خیال کر
 تازہ وار وہاں آواز دہا
 دشمن جان اپی تو ہو جا
 لیٹی اپنی لپٹا پر جا کر
 ساحرہ سے کہا وہ سارا حال
 بولی اس طرح اوستا کہہ لگا
 وہ چکا ہاں لگی اب فرما تجکو
 نہ عہد کا ہی صلا ہو
 ہون سحر میں مجھ وہ کمال
 یہ نگلی ایسا تو دہا بک
 گری مرکز زمین پہ عیار
 اشک نکھو نہیں اپنی ہر لائی

و وراثت میں تھی ہاہ چین
 سامنے غیر مرد کے لائی
 نہیں بہتر ہوتی ہٹا
 اس سے بہتر نہیں مازین
 بولی وہ حور تم یہ اوستا کہو
 چپ ہوئی جت بات وہ کہہ
 کونسی ہو گئی خطا مجھ سے
 دل تھا سین میں ایسا ہی تارو
 حسن آرائی وقت یہ پا کر
 اوستا پریر و کا جتنا یہ کلام
 بولی وہ کچھ نہیں خفا ہو
 مصداق تھی یہ خجستہ عفا
 کیا کہوں تم سے کئی کیفیت
 اس طرح حسرت کا لو کوئی راہ
 ہوئی تھی جبکہ وہ لو نہیں
 سنکے یہ باجرا وہ آگ ہوئی
 اپنی چاہتیں کو بلائیں آپ
 رہو تا حشر ذالقا لب پر
 خاک میں اوستا کو ہی ملائی
 نیچے تو جو باندھی بیٹھا ہو
 کہہ کے یہ چاہا اسے سحر کر
 ہوئی حبس و وہ شریر
 بولایا ہاہ کیوں ہو تم مضطر

ہوئی اوستا کو کہا نیو گین
 بات تیری نہ بچا یہ بھائی
 سر و کتنی ہی تیری یہ گری
 لطف آٹھ گاد لگا نہیں
 جو طلبگار الہی بات کا
 نہ لقا دلمین سے کیا مضطر
 میرا دل سے خواہنا مجھ سے
 نیند آتی نہ تھی کسی پہلو
 اپنے عجیب کے قرن جا کر
 اوستا گہرا کہ یہ قران دم
 کیا کہوں بڑو دلا نہیں
 اس لیے تم سے کئی کوئی بات
 ساحرہ ہی غضب کی عورت
 اس فسو نگر سے موتجات ایا
 ساحرہ کی خواص تھی بیدا
 دشمن جان ہی یہ لاگ ہوئی
 حال اپنا ذرا دکھائیں آپ
 گور میں ہی رہی کالت
 آتش سحر میں جلاتی ہوں
 اسے دت سے میرا قبضہ
 خون حق سے دست ظلم پر
 نہ مارا اسکے باغین کچھ خاک
 یا نسو نہ دیکھو ہر اشک

سرمه آنکسین لبت سرخی
 در باسب جز او تھا گستا
 چو میو نمین لبتیہ پو کو کو
 و اعم گیسو من دل کیسکا
 کوئی آزاد صورت شمشاد
 سیر کرتا تھا یہ گل خندان
 نظر آیا جو یہ قمر طلعت
 کہا اسنچہ تجھے ہوا کیا ہے
 ہین بڑی آنکھیں اور سن گھر
 کل کی ہوا ت زک اٹھانی ہو
 بولا اگر تجکو اسمین کا ہو
 یہ بتا دو کہ مدعا کیا ہو
 شل بلبل ہر شفیقہ او ہر
 نہ کہین ہو کو سا حو یہی
 ولین سیو پنچکروا مضطر
 اپنی کوئی بین اسولانی
 اما ہر ایہ جوان اچھا ہو
 امتحان کر عیار میں کسلو
 زب لب ہوئی او سر کوڑ
 جہاں نہ کہ کر لائین
 زب لب ہوئی او سر کوڑ
 جہاں نہ کہ کر لائین

کچھ جانزیدہ اور کچھ دان
 سنتی تھیں نہ ایک کا کہنا
 قابل دید تہا ہر اک کا نگار
 ناوک عشق سی کوئی پنجر
 کوئی جسم مائل بیدا
 صاحب باغ اسمین آئی ہا
 ہنسکے کہنے لگی وہ خصلت
 ہوش میں اپنے ہو کہ سودا
 شب تیرہ نہیں ہو زین
 کیا بتاؤں جو منہ کی کہاں
 آزمائے ابھی کیا کیا ہے
 نہیں میری سمجھ میں آتا ہو
 نہ گوارا فراق ہو دم بہر
 حسن کہ اسوقد حین کی
 یوں لگا کہنے او میں گہرا کہ
 خوش تھی لبت وہ ہر جانی
 خوب صاحب پڑا و مارا ہو
 کہین ایسا نہو ملع ہو
 لگی دم دینے اس قمر کوڑ
 رو برو میرا سکولا کہین
 یا یوں ہسلیکا تھی سنہلو
 ایک کی سمت کو نہ مائل ہو
 اور انجام کار بول گئی

کرتا ہا ہنسی میں پر زور
 زو جانی کی بھی نہ نہیں
 دست پائین ملی ہو ہر ہندو
 سر گین شہم پر کوئی تھی غار
 جان آریش حین لڑی
 اتفاقا یہ سا حو تھی ہی
 ہر کو یہ صاف صاف بتلاؤ
 شہر چشم ہے تبا جلدی
 بولی اہر وہ کہ میں نے تقصیر
 سنکے یہ بات اسنسی آئی
 تجھ میں میں میں نہیں
 بولی بارہ دو کین پچھو
 سنی جسوقت اسکی گفتمار
 جو کہ رمال نے کیا تہا بیان
 چلو جلدی اب بیان گھر
 تھین جن اسکی معصا میں چلا
 پر ابھی دغدر غہ یہ ہوا کجوس
 بولی وہ ہر طرحی کہیا ہو
 بولایہ گل کہ ای پری پیکر
 کہا اسنچہ کہ تجھے صاحب
 نہیں کہتی یہ قمر خسار
 کہا اسنچہ جو ہر منتظر
 منہ کی مانگی مراد چو یانی

گوشت ہر رنگ کی غضب و سر
 قمر و آفت شہر تھا او کا رنگ
 رنگ پراو سکی تھی غضب و سر
 شفیقہ گل یہ کوئی مثل نہرا
 صاف کرتی تھیں ہر روشن
 فیر میں جو کجوس آرا تھی
 مرد و عورت مل میں عورت
 کیا ابھی مطلب تیرا سا ہلاری
 خین کرتی یہ ذہب تقیر
 اسکے ہاتھ ایک دل لگی آئی
 تیری قسمت کی نہیں جگر
 ایسی اک شہر کہا و نہیں کو
 ولین کہنے لگا یہ کل خسار
 پایا جاتا ہو اسکا صاف نشان
 دور جانا ہو سگھری ہکو
 دیکھتی ہی یہ سننے کی گفتار
 نہ کیا ہو کہین گفتمار
 اسی بوا آگے اب نصیب
 ہو رہا ہو عیار اول مضطر
 پر یہ اقرار کیجے صاحب
 نہ کرن آپ اسے بوس کہنا
 نہ کرونگا کہی میں ایسا
 حسن آرا کو جا کے آئی

زنده در یاسی تو فوہ کلی ہی سمت مغرب کے یا لسنی جا بیں اوسے چاہ کیا سجال تباہ پہر تاتھا جنگا نہیں لیا مرنے حسن آ رہی زندہ کلی ہو راہ میں مجھ کو وہ قمر لمجا اکسفر جبار اوسکو شاو کیا ظہر گئی اوس قمر یہ اسکی نظر دیکھا جب اوسنی ہو یہ این نہیں چھپی تھی چاشنی جو آفت کی راہ میں شیکو ہوا کیا خوب گذرے خنبے تو دن نحو سے ہوا اک دشت پر فضا میں گزیر صبح کا وقت اور وہ عالم نو اہل ماتا تہا سبزہ کو سونک کہیں طایوسونکی تھی جلوہ کسی جا پر چوم بلبل تہا ہو گیا محو مہ لفت ایسا شکل آغوش و سکا ورتھا رکھا جسوقت نہی اوس قدیم زنگ خسار یا تہا گل سن شعبہ سحر کو کہیں چن اوتھتی کوئی تھی او شباب کی	بتلائی بلال پر اب ہی ہی کچھ تر و نہ ولین لائن پ ہو گیا بادشاہ ہی ہمارہ ہیہ غایتا تاتوا ہر بار دینا یار تہا اوسکا غم مجھ کو شاد ہو جاؤں وہ اگر لجا نامر اولیو باہر او کیا ہو گیا دور دلسر و دجلہ کو داکھو لسیوہ ہی تنویر دونوں نروہ بیان مصیبت ہی یقین جلد اب ہو محبوب آئے ایام عیش و عشرت کو کیئے استادہ شیو او جا پر زمرہ سنج ہر شجر پہ طیو پڑ رہی تھی درود او طلب تھی خزان کہیں یہ کب فدی اور کہیں شور خندہ گل تہا سیر کو اک طرف گیا تہا دیدہ انتظار گویا تہا ہو گیا دور دلسر خار اطم زلف جانا نکا طور سنبل میں دیکھا کہ حکو عقل ہو حیران سکے سر پہو ار عشق کا جو	قید میں سو کر ہو وہ خور شکے اسن تگہو ہوا مضطر جو کہ مولسن جزیر زادہ تہا شاہزادہ بچا ہوا آفت سے گاہ کرتا تہا اسطرح گفتار فکر کیا ہو خدا کی رحمت کا یہ تو مضطر او دہر آتا تہا نر یا ضبط ہو گیا بقیاب بجرا الفت فی الیسا مارا جڑ ایک دن او سجا قیام کیا اسی دل اب مضطرب ہو چکا دلسر شب بہر تو یہ فسانہ ہوا رکشا تہا دشت نور کا عالم خس فاشاک سو مصفا تہا آپ فراتش نکو با و ہار قہما زن چکو رک جا گل خود رو یہ زور جوتہا ایک گلشن اسو نظر آیا دل سے بولا کہ آخر آؤ تو ہو اپنی گل کی جویائی وان سیکڑون تہا طلسم کے شجا ماندین ہی ہزار و ن پارہ اتین لکڑی کی غضب طرا	غم دوری سے ہی بہت بخور ہو گیا خواب خور حرام او وہ ہی در یاسی زندہ جنگا دیکھو نہ زندہ تیری رحمت ملتی ہوں یہ تجسلی غفا ہو سکے کیا بیان رستا کا شاہزادہ او سہری عا تہا اپنی آقا کی تہا بنی ہنر کا ہو ی دل کو کو وہ غم غور دلسر اوس گل یوں گل گیا بھر غم سے ہوا یہ پیرا پار صبح ہوئی ہی وہ روانہ ہوا مثل انجم تھی قطرہ شبنم آئینہ کی طرح چمکتا تہا کرتی تھی دور غمت سو خواہ تہا پیچ کا شہر اک جانب سارا صحرا وہ شگ گاشن رشتک باغ ارم او سے پایا سیر اسن غلی ہی کرتے جلو دیکھا حیرت سے اسنو جو سر نئی صوت کو او میں گویا ایک سی ایک و نہیں عیار ایسا و نا کو کہو سنائیں ہزار
---	---	--	---

کہا اسنی مجھے نہیں منظور جسکا معشوق ایسا چٹ تھا سنی جب اسطرح کی تقریر کیجی یہی اوس بات کا جواب وسکی دختر زبنا یہ بیان سنی تقریب بہ دختر کی سوئی اس گفت گو میں جوشن کیون ہمیں عقد مجسور کرنا کر اسی بات کا یہ تم کو خیال دوسری وہ اگر خفا ہوگی رشک ہرگز نہ مجھ کو آئینگا سنکے تقریر اوسکی نہنگ ہوا	سبب اسکا میں کچھ تاہون اوسکی فرقت نہ دیا نہیں سنکے خاموشی ہو گیا وہ یہ ہو کر مایوس ہ محل میں گیا بولی گرازن دیکھو اس آن اوسکو بلوانیکی اجازت سی تمہ امید ہو گئی افروز سمجھی میں جسکے ڈرتی ہو نہ ملو جب تک ہ جو حصال عقد سو غم میں مبتلا ہوگی لفس میرا نہ سراوٹھائیگا گو بہت اپنی دلمیں نہنگ ہوا	کہہ کیا بنا سارا حال کہا تہمین بٹلا دو مجھ کو یہاں شاہ سی جا کر عرض حال کیا اپنی زوجہ سے کہہ دی تقریر اوسکو بلوا کر گفتگو میں آخر اوس گل کو اوسنی بلوا نہ اگر مو خلاف مرضی بات عہد کرتی ہون اسکا میں مجھے اصلاً نہ کہنا کچھ نہ ایک گوشہ میں بیٹھا کہہ داتا مجھ کو تمسی جو ہی دلی افت کر لیا عقد پیر مجبور سی	اور یہ کلمہ لب بدلال کہا با وفا و نکاح یہ ہی شہواہی اوسنی ہی دلمیں جب خیال کیا ہوئی جب ہ ہی صورت لہر ہو جو بہتر خواب اسکا دل کی یہ تقریر جب کہ وہ آیا گوشہ لسنی یہ میری بات نہ کرو تم خیال یہ ایسا دلسی کرتی ہون اسکا میں زیست کرونگی میں لہر اسیلے ہی قبول سب حمت رکھی اوس جو سی مکروری
--	--	---	---

سا قیما آج دیکھ عشرت کا پہونچا ہوا اب قریب زوہدا گو کہ ہاتھ اسی اک مہ کامل غرق ایسا تھا بحر الفت میں زندہ دریا سنی نکلی ہوگی اگر کبھی اسطرح دلسی کہتا تھا جان دیدون کہتی کہتا تھا ملک میں پیر ایک ہی تال کہا اسنی کہ اوسکو بلواؤ واقعی بالکل ایسا تھا	بدلتی چٹ کر تو پلاوخی لال پیر ہوا شادمان نہ اسکا دل ایک دم میں تہا فرقت میں جائیگی کس طرح فکروہ مضطر کسے زندہ نکلتی دیکھتا تھا پہون خاموش گاہ تہا تھا وہ بتا دیا اوسکا سارا حال دیر اس امر میں منہ راؤ کہہ دیا اوسنی جو کہ ہونا تھا	بچہ سب مریٹ طبع میں بیٹھا تہا تار و زوہدا حشر کا دن بلال کی اتین میں خاک جنگل کی چپا ہتی ہوگی زور چلتا ہی کسکا پانی سی رنگ یہ دیکھتا نہ شاہ حکم خالی نہیں کیا اوسکا ہوا حاضر عرض ہی تال کہا پہلے ملے گا ابن وزیر	دل سے تہا ہوا غرق دختر نے کے پھول کھلتی ہیں دلمیں آتی تو سیکڑوں سے ہجر و لدا میں یہ باتیں ہیں ہم کو زندہ نہ جانتی ہوگی کئی ہوگی جہان فانی سی اوس کے کہنے لگا کہ اوس کا بارہا امتحان ہوا اوس کا اوس کے ظاہر کیا سب حال ہاتھ آئیگی ہر وہ مہ غریب
--	---	--	---

کہا اسنی مجھے نہیں منظور جسکا معشوق ایسا چاہتا جا اسنی جب اسطر عسوی کی تقریر کیجی ہی اوس بات کا جواب اوسکی دختر زو جیسا یہ بیا سنی تقریر جب یہ دختر کی ہوئی اس گفتگو میں خوش کیون نہیں عقد مجس کرنا گر اسی بات کا یہ تم خیال دوسری وہ اگر خفا ہوگی رشتک ہرگز نہ جھکوا نیگا سنکے تقریر اوسکی تنگ ہوا	سبب اسکا میں کتنے مہون اوسکی فرقت نہ دیا نہیں سنکے خاموشی کیادہ میر ہو کر مایوس محل میں گیا بوی کر زن قہجی اس آن اوسکو بلوانیکی اجازت می تمسے امید ہو گئی افزون سمجھی میں جسکے ڈرتی ہو نہ بلو جیتا کہ جو خصال عقد سنی غم میں مبتلا ہوئی افس میرا نہ سراوٹا نیگا گو بہت اپنی دلیلیں تنگ ہوا	کہا یہ یا پناہ سارا حال کہا تھیں تیار و محلوں بیا شاہ سہو جا کر عرض حال کیا اپنی زو جیہ کو کسری تقریر اوسکو بلوا کر گفتگو میں آخر اوس گل کو اوسنی بلوا نہ اگر مو خلاف مرضی بات عہد کرتی ہوں اسکا میں مجسے اصلانہ کرنا کچھ نہ ایک گوشہ میں بیٹھا رہا عجیب و تمس جو ہی دلی افت کر لیا عقد پیر مجسوری	اور یہ کلمہ بصد لال کہا با وفا و نکاہی ہی شیدا ہو اوسنی ہی دلیں جیال کہا ہوئی چپہ ہی صورت لفظ ہو جو بہتر خواب اسکا دل کی یہ تقریر جبکہ وہ آیا کوش دلسنی یہ میری بات نہ کرو تم خیال یہ ہمہ سہا دلسنی کرتی ہوں اسکا میں زیست کر دو لگی میں لہر لہا اسیلے ہی قبول جب جیت رکی اوس جو سنی کر دوی
--	---	---	--

بلانا مال کہہ لہا کا اور اوس کی دریافت کر کے ڈھونڈنا حسن را کا اور ملاقات و زیر زادے سے اور یہ ملنا حسن را کا ساقیا آج دیکھ عشت کا پہونچا ہی اب قریب زو جی گو کہ ہاتھ اسی اک بہ کمال غرق ایسا تھا بحر الفت میں زندہ دریا سنی کلی ہوگی اگر کبھی اس طرح دلسنی کہتا تھا جان دیدون کہتی کہتا تھا ملک میں میر ایک ہی تال کہا اسنی کہ اوسکو بلواؤ واقعی بالکمال	بدلتی چٹ کر تو بلادنی لال یہ ہوا شادمان نہ اسکا دل ایک دم میں تہا فرقت میں جائیگی کس طرح فکوہ مضطر کسے زندہ نکلتی و کیا ہوتا پہروں خاموش گاہ تہا ہوتا وہ تباہ گیا اوسکا سارا حال دیر اس مرتبہ فسرناؤ کہا یا اوسنی جو کہ ہونا تھا	بچہ سب جو بیٹ ملتی ہیں بیٹا تہا تہا روز و شب حشر کا دن بلا کی اتین خاک جھگل کی چپاتی ہوگی زور چلتا ہی کسکا پانی ہی رنگ یہ دیکھا نہ نور شاہ حکم خالی نہیں یا اوسکا ہوا حاضر عرض ہی ہوا کہا بیٹے بیٹا ابن وزیر	دل سے شاعر فرقت کہ دختر نے کے پھول کلمہ پیر دلیں آتی تو سیکڑوں میں ہجر دلدار میں یہ باتیں ہمکو زندہ نہ جانتی ہوگی کئی ہوگی جہان فانی اوس کے کہنے لگا کہ اندوہ بارہا امتحان ہوا اوس اوس کے ظاہر کیا سب ہاتھ آگیا ہر وہ مہر
--	--	--	--

<p>کرا دہ یہ تیرا خوش ہو گئی دوستی کی رسم و راہ و سو سو دلیں سیکر وں ہج کر نیکی حسیل جہنم جان کہو تو میری خاطر کہی ہوڑ و نگہی نہ فرست رخ مووی کہی دیکھو نگہی آیا اسمیں ہر سحر اثر در کتنا تھا اس طرح پکار پکار خون میں اپنی وہ نمائے گا خود و بخود جھلکے خاک ہو جا جان کیوں مفت اپنی دیتا ہے تیغ سے اس کا سر تو تار ہی جو خدائی کا کرتا تھا دعویٰ منہ تری گئی سونہ موڑ ونگا تانہ ارمان و دلیں رہی قتل اسنو کیا تھا بوسہ گھل گیا اس لعین کا ہنڈلا ہاتھ سے اپنی زرنشا کیا رات کو اسنو جب کیا آرام اسمیں تیری ہی ہو رہی اگر راسی شب یہ بندہ پرور ذکر اس بات کا جو وہ لایا</p>	<p>کہا اسنو کہ خیر بہت ہے اس قدر پریمی ہوا سکی شوق از خوب باؤں پسلا رحم دل تھا کوئی آج نہیں جنگ کر تے ہو تم جو ساحر نہ او تھا و نگہی سر طاعت ساتھ ہی بہان اپنی دیو ٹھہرا یہ خانہ باغچین جا کر صورت اپنی بنائی تھا خوش بچکے زندہ نہ یا نسو جا گیا آف جو کروں ہلاک ہو جا ڈینگ کی کیوں تو اتنی لیتا شمس ج دو کو شینے مارا ہے اونہیں ایک ایک سحر الٹا تھا زندہ تھکوا ہی شین جوڑو کر لے حریف جو تیرا جی چاہے لوح ہوتی اگر نہ سکی پاس اسنو ہی ایسا ہاتھ اوٹو را آ کے سلطان نے خوب پیار کیا ناچ گانچیں دن آوہ تمام اسنو احسان بڑا کیا مجھ پر کہا اسنو یہ بات بہتر ہے عرض کر کے اس کے پاس آیا</p>	<p>یہ ساحر ہے یہ انیلا ہے نادر شک ماہ اسکی سدا دل بہرا و سکا قابوین کیا کروں عرض اگل خندا دل سو تیر ہوئی تو نہیں ہو گئی فقیاب اگر او سپر تو ہو جینیہ پیر اس دم ہو گیا جگہ گری سحر کا طہر بات نخوت کی بہر تو کیا کیا منہ چپا کر کہاں ہ بہتیا ملک الموت سے جگہ نہا ہے آو ہر ہونہ اس قدر بتیا ابھی مجھ سے نہیں ہے تو تیر کہتی تھو سب ساحر و نکسیر ورنہ تیرا گلا ہی خنجر ہے تیرے آنے سے پہلے آیا ہوں ہارا اک گز زمان کر اسکو ہنسکے کہنے لگا کہ ہوشیا ایک ہی ہاتھ میں بیچ فی الہنا بزم عیش و طرب میں ٹہلا نہیں ملنی کا سطر حکا جوں ملک دولت تمام اسکو دو دیکھو کتنا ہو گیا وہ شگ</p>	<p>تر اس رات بستی عین میل دیو اسے ی پر نہ اس رینو چاہتا دیکھو نیچہ قصر کیا اپنی اوس</p>
--	---	---	--

مان آبی کرتا ک کڑو
خفت سی کہ چہ حال تہ
ایک سلطان مع رفیق
نیرت او سکا چہ آیا
رہم جو اسکے حال پر
نکلا ایشہ است شکہ کیا
یکہ فانون سی خیر حالت
انی جس وقت او سکے جان
ہی یہ بندہ ہی بقا ہی رہا
عہد سیری کی ایک فقر
ایک سا حشر شکل اثر رہے
بات یہ کہ سیرت کون
کرین کہتا ہوں اسو
نوشہ قسیر چہ وہ ایسا
گزشتہ کیلی کوئی دل کی
ہیںے مارو ہیں سیکھوں
جو منگیتہ ہی یہ بانو کا
ان جو خالتہ مجھ پہ
جہنم کو آیا جبہ بد کرد
یکہ لڑنگا او سی بن کال
کرہ کیا نبی ہر طرہ سی
کرا اس کی کہ میں ہر روز
اور کر دہ روز زہر یہ

لیو تماوت مع جام چہ
شیا آؤنکل کسرا حل پر
آیا اوں سمیت کو غیر شہ
اور سکے پاس سکے چہ لایا
وہی او خورہ یون چہ کر
اک ہوا او اسہ و ار کیا
بات کہ نیکی بھی طاقت
اپنی رو واد کوئی شہ
اس خرمین پر بھی جفا
بتلا غم میں ہر گل تر ہے
جان و دل سی فدا رہے
کر میں ایشہ و نصفی
تو مہیا ابھی یہ مان
کتا ہی میں کونکلات
شہ سار اگر گناہک سیاہ
کیا حقیقت کہ کتا ہی
آیا پر پاؤں نہ کھال ترا
شوق سی او سکے عقہ
شاہ فی اوس کی کہی
دینا او سکے جواب یہ جا
ہو را ہی و انسی بد انجام
اسہ ہوا اب سکوتیغ سی
یون لگو کہنے وہ قمر

لیو کہہ دنگو وہ غرق با
وہ مبہم غم شہ او گیا
لوگ او کہتی تھی شہ
او سنو رکھا ہوا سکا
کو فقیرانہ اسکی صورت
وہ انسی اپنی مکاشفین لایا
تہا جو کہنا نالہ نہ کر
او سنو جب ہم سنا جہاز کا
تھو چہ درد او سنو
بدر بانو تو نام او سکا
چاہتا ہی یہ بات وہ
میں سلمان ہوں کافر
بات میری نہیں ہوتا
نکے اثر در محل میں
جسکے ہی کہ چکا وہ راجا
کل جو آئی محل میں بد
وہ یہ کہتا ہی مستحق
الفتکو اسطر حلی سکھلا
قہقہہ مار کر ہنسا وہ
کوئی جیل نہ بر محل کرنا
بادشاہ لقا کے پاس آیا
سکے یہ بات وہ محل میں
اگر اجازت یہ خادمہ

بہلے ہر اک خبر میں ہو
دل ہی ہر لحظہ دو با جا
رحم دل تھا بہت وہ خالی
کلی ہیا ختم وہ ک آہ
پر عیان چہ پیر شرافت
بہت الفت سی یان ہی
برف کا پانی خوب پلایا
یون لگا کہ وہ بچن و مال
سال میرا ہی گوشہ سی
غم سی لیکن بلال سا
کہ میری ساتھ عقہ ر سکا
اوسہ طرہ یہ ہر کہ سا
غیظ میں کی سر کو دھتا
یہ سنش زبان پہ لاتا
کہا اسنو کونہ اسکا مال
اوس سی کہتی گاتی با
کون کرتا ہی عقد و کی
سورنا خواجہ میں جا
خشتکین ہو کہ پیر کی
آج وہ کرے جو ہو کل کرنا
اوس احوال سارا دہرایا
لکھ سی یہ حال سارا
اپنی محسن کج جا کر دیکھ

راہ پر یا سخت گمراہ
لب دریا اک او سکی کوئی تھی
سو دریا اوٹھی جو او سکی نگاہ
برق کی طرح حسرت چلتا ہے
نہوا دور کے سبب معلوم
روشنی سی کیسی میسجا ہو
ایک بولی کہ یہ کچھ اسرار
کوئی بولی ارے نہیں بات
او نہیں کہتی تھی جو زیادہ شعور
فاصلہ ہی بیالشی کو سونکا
یہ ہوا او سکو شوق نظار
وکی کی اک نازنین تخت پر
سن تو کم ہی گھر بار ہی غم
یون کہا ناخچو نکلوا کر
چمکا اوں حج رکابو خیرا
بر یہ اس غمزدگی تھی صورت
جب کیا ہر طرح علاج اوکا
پہول ہو کس چمکی کیا ہی
شکے یہ بات او سو تہ تابانی
فلک آوارہ اور سبر قدم
جو جو لکھا تھا اپنی قسمت
حال تم اپنا صافا کہو
شکے ایسا دل و سکا ہر آیا

اک جزیرہ میں پہونچا ہوا
چاندنی میں بان بیتی تھی
دیکھا اوں شک گل نیا گاہ
شکل شعاع کہی دکھا ہو
ہوئی او سوقت وہ بہت غم
نہیں یہ عجیبہ حال کہتا ہو
آپ دیکھیں او سطرف زلزلہ
صبح صادق ہوئی گزری رات
بولی وہ ہنسکے اوں گل چرخ
کام کرتی نہیں گاہ ذرا
مٹی ساحل پہ خود وہ پار
ہا ہر وہ حسین تختے پر
جان پراو سکی بیٹ پڑا غم
جلدا اسکو نکالو تم جا کر
شکے ملاح دفتر و صورت
جس میں او سکو تھی کچھ حرکت
رو بوجھت ہوا مزاج اوکا
کر رہا ہو یہ رنج کام تمام
اشک نہ نہیں اپو ہر لانی
غم کشیدہ غرق بحر الم
آگیا پیش منب غربت میں
ہو پو پیو اگر خلافت کہو
ایمن بلا میں یہ او سکو سچا

جسکے سخت وہ جزیرا تھا
سامنے قصہ فرشتہ نمونہ
آتا ہی ایک نور کا تختہ
لاکھ او میں فی غور سے دیکھا
بولی حیرت سی وہ بت خوشخبر
چاند برج جاب سی نکلا
کوئی بولی سمجھ گئی میں
اسکڑی آفتاب نکلا ہو
تم سب ہونکا گمان بجا ہو
دیکھ لینکے قریب آنے دو
ہاتھ میں ورین کو لیسکر
مثل تصویر بیٹی ہو خاموش
دیکھ کر محو وہ نگار ہوئی
کسی جانب بیکے جانے پائے
حکم عالم کو وہ بجا لائے
رحم آیا جو او سکی حالت پر
پونچا پراو سنو یون کی خوشنشا
تم پہ یہ حادثہ ہوا کہونکر
بولی کیا پوچھتی ہونا تم نشا
سخت جان نہایت سخت
اس طرح سی جہنم کی گفتا
اس قسم سی وہ ہو گئی مجبور
وہ ہی فضل خدا سی زندہ

اوس پر میر و کا نام نہ تھا
ہر شین پہلو وین تہدیں میں
ہو وہ گویا بلور کا تختہ
او سکو ہر ایک طور سے دیکھا
حکمو تبادو یہ ارے لوگو
نور یا سطح آب سی نکلا
حضرت حاضر فی کیا ہو ملو
فی السقیقت عکس اسکا ہو
کچھ نہیں عقل میں آتا ہو
نکرو ایسی باتیں جان دو
اوس پر میر کی جو اوسپر نظر
دلیر او سکی ہو بحر غم کا جو
فرط الفت سی ہتیرا ہوئی
آنچ او سپر کوئی نہ آئی پائے
مع تختہ او سے اٹھا لائے
ایسی کوئی میں سکودہ لیکر
ہو تبادو جلد اتنی بات
خاک میں عیش ملیا کہونکر
ایک ہونا م تو کرو نہیں جان
تفتہ دل بتلائی آفت سخت
بولی یون پیار سی وہ برق
کر دیا اپنا حال سب مذکور
دل مرا یہ گواہی دیتا ہو

دہونڈ ہونڈ مین جا پر غولہ خوا لیسے پر تہ تو کشتیان دلاج زر سو دامن میں سکا ہر نوک ایسے دو بزم کین او بہرین ملکہ ہی چھاڑین کمانی تھی خانہ آرزو تہا ہوا ایک ہی آرزو نہ برآئی آتش غم سو دل یہ جلتا ہی مین ہی او سکو حشر بہا تھا چوڑ کر سلطنت کو وہ دلیر ہو گیا گل جو سلطنت کا بہر	بخت بدی چلا ہی کس کا زور بس لڑای ہو تو تھو جان لکھ جاگیر و مال زر و دنگا ہم ہی اب نو کمر ساتھ تھو خاک شل صبا اوڑا تی تھی روز روشن مجھو سیاہ ہوا ہم ہی او سکی دوامش میں لائی شستعل شعلہ ماتا کا ہی سنگدل ہی ہر کیا وقاتھا بٹھا دریا پہ صورت درویش گھر بناؤ گے چین میں ناغ	سیکڑوں حال اوجا تی تھی کہہ رہا تھا ہر ایک سیوین شاہ کبھی کہتا تھا یوں بھڑک انہیں منظور زندگانی اب کبھی کہتی تھی ہامی مرنے کی خلق سے وہ سدا پرار کون لپیٹو گا آکے سینے سے اسکی منت بڑاؤنگی ہی ہو فرط غم سے فقیر شاہ ہوا بجر غم کا ہر ایسا جوش ہوا ہوا اندھیر شہر میں ایسا	ہاتھ کپڑے غرق آؤ تھے لاٹیکا او سکو جو کوئی واقعہ ہاتھ آنا ہی اس قہر کا محل خس خیفی مین ہی یہ واقعہ کیون سفر اس پہلے کرتے تھی آیاتا کس خوشی کو ساتھ یہاں موت بہتر ہی ایسی جینے سے کسکو وہ نہ بناؤنگی ہی ہو ملک ہی سارا وہ تباہ ہوا شہر سارا سیاہ پوش ہوا رات کیا دنگو ڈانگہ پڑا
--	--	--	--

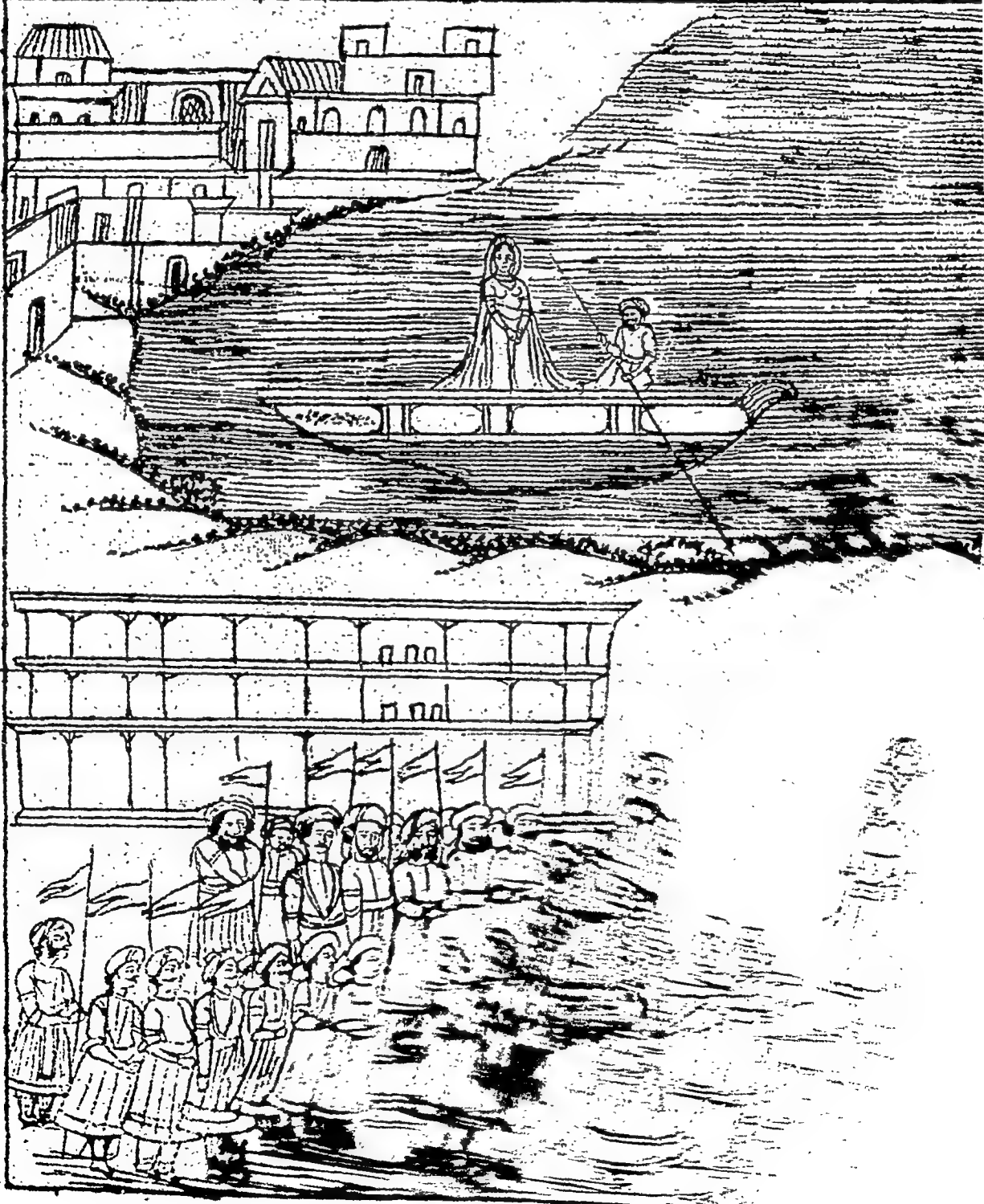
زندہ یہو خین احسن ارا کا کہم کر ایک جزیرہ کن اور زہرا نام شہزادی کا نکالنا ساقیا آج ناخدا ہی کرنا پیش آئی ہو اب تیری شکل ہو رہا ہی بہت ستم ساقی حسن ارا کا حال کیا لکھے ہر خ کہا تا تھا گاہ وہ تخت وہ بتاتا کبھی او بہر تاتا جس کسی شخص کو سیر ہو رو کو تے دست موج جاو آہ ہیب ہنور میں تہ تختہ دریا دستار غریب اور کئی کی دعا جو گریہ و زاری	بجر غم سے مری رانی کر انظر آتا نہیں لب ساحل دخت زر کی تجھو قسم اقی اوس پر کیا مال کیا لکھی ہو رہا تھا تباہ وہ تختہ آسمان امتحان کرتا تھا قدر او سکی ہر ایک جا پر نالا او سپر تہرے چشمہ حباب صاف بحر فنا نظر آیا بہر روح حبیب اور کئی جوش پرائی حیت باری	گرنال کیا غضب ہوگا زندگانی حباب آسا ہی اکشتی جی کو دوڑنا لیکر ہر گڑھی او سپہ باز آتے کہ ہنور سے کنار ہو آتا حسن ہی کچھ عجوبت ہی منصرب تھی جو وہ پری کر تھا جو گرواب بنگیا تھا حصہ عاقبت اوسنی منصرب کر پار بڑا امر الکا یارب اوسکی جہت ہوئی بچوشتیان	اب نہو گا شریک کب ہوگا اب نہو گا بلائے گیر ہے دیکھو طوفان اوٹھا رہا ہو جانبر کی نہ کوئی صورت تھی کبھی گرواب میں جاتا تھا دیکھنا کیا خدا کی قدرت اوسکی خاطر واپس یہ سالان پاس جاسی کوئی یہ تھا شوا کی دعا یوں خدا سے ورو ساحل مدعا دکھا یارب بنگیا دست موج کشتیان
---	---	--	--



نور اللغات

<p>سوئی لبرتی اوس قمر کی نگاہ نہیں اندیشہ اپنا اصلا ہی آسمان در او زمین کا سخت اور نہ باقی رہی ہماری حیات عیش و عشرت میں ہم بسر کرنا نہ کروا تین مجسوسہ ہمد تہمین تلوٹنی اینڑی و کہنے پاسی تہ کیچہ اور وہ بتا کوہ غم گر ٹپی ہر دل پر مثلاً مینہ کوئی حیران تھا</p>	<p>تہا عجب وقت وہ معاذ اللہ رہی اس وقت مجھ کو اسکا ہی ہو گیا ایک بیکت و انزوت رکھو خالق اگر تمہارے حیات میرے غم میں چشم نہ کرنا بولی یہ کہ وہ اسیر الم سجدا ہی یہ آرزو مجھ کو تہا عجب وقت اس کے ہر اک ملاطمت پاتا تھا سا حل ابر کی طرح کوئی گریان تھا</p>	<p>موج ماہی کا ہی جگرتا کیا رو کر او سرد رہا وینک کتا ماہی بیت پامون نہ نہیں نہیں از بندگی کی صورت گوشتہ عافیت کہا تمہیں روح کو ہو گا ناگوار کیا چرخ اسطرح سو جھانکری پڑے گئے لفر تو یہ قسمت ہو گیا اور ست وہ رنجور سب عیت اور اسی ہی خاک</p>	<p>اس الم سر سبکا نہ ہر اس بھر غم میں جباب آسا تھا توب جاتا میں کاش تم پتیر شہسے اب اپنی یہ صیت ہو چین ہو جب بٹھا تمہیں رکھنا جانی نہ تم ہمارے دیکھو نہیں وہ گہری خدا لک لاہوتے مجھ کو کسی محنت ہوئی غائب نگاہ ہو جو غم میں اس کو دل صندیا</p>
---	--	--	---

<p> شوق ہوا وہ ہمارے مثل حیا ایک تختہ پہ مہ لقا مضطر صورت و ریشہ کی تہ آب کہا یا غوطہ کینو کہہ کر ہو گیا مرگ آشنا کوئی مثل ہی تھی اک کو بتیانی </p>	<p> ہو چیا او سکولچہ ایسا حسن راتھی ایک تختہ پر رفقا اور جتنی تھے احباب کوئی او لچھا سوار میں جا کر دواب میں پینسا کوئی نیکیا کوئی مردم آئی </p>	<p> اور کنارہ راتھا توڑی ہو کر کچھ تہ سوا شناختے جز خدا تہانہ و شکیلا و سکا اور کنارہ یہ آگیا کوئی کہیں گہیر و کسی غم کی فوج ڈال لی اونیو نہ پہ چار آب </p>	<p> اصل مدعا تھا ہور تھی یہ بنے جدا جدا تھے ی تختہ پہ تہا و زیر و کا ی جانب کو بہہ چلا کوئی ی تہا بنو ہو تہا دست ہر یونی خوف سی ہوا بتیاب </p>
--	---	--	---



آگے آؤنگو کیا وہ ہر کار
 روز افزون ہو پھر اجال
 یک بیگت یہ تر دہ سن پایا
 لکائیے سنا جو یہ مضمون
 جلد میری سواری ہو گا اور
 واسے دربار عام میں
 وارث تاج و تخت آہو بجا
 خود کرونگا میں سکا ہستیا
 کو یکو شہر میں اور یہ خبر
 لینے جاتا ہوں بادشاہ اوسکو
 غسل کے لیے جو کھاتا تھا
 جاکے دریا پہ خیمہ میں اوترا
 جمع جتنی واپا یہ خلقت تھی
 اب نہو دریا میرے ہر قدر
 ہو رہی تھی اور میرے منظر
 پاماتا تھا کہ کیوں نہ بد
 سب عیت ہی کیا مجرا
 دم میں باد مرو سچو جہا
 تھا مگر اوسکی ان کا یہ احوال
 کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہی
 سوئی دریا جو کرتی یہ عجیب
 یوں ہر اک کشتی تھی دیر
 تویہ بیان تو خوشی کر سہا

جہا کے پہلے اوسکیا مجرا
 پر سون شہزادہ بلند اقبال
 فرط شاد لیسے اوسکو غش آیا
 ہو گئی شاد و شاد وہ محزون
 مجھو دریا پہ جلد ہو بچا
 یہ وزیر و نسو اوسو فرمایا
 اختراع بجت آہو بجا
 میری گل نے بھی کیا ہی نہا
 ایک سو ایک کھاتا تھا ہنسکر
 ہمتو با تو میں تم ہی جلتی
 سوئی دریا وہ قصد کرتا
 تھا جو شتاق وید عی سو
 اونکو شہزادہ سو جو الفت
 جلد آئے نظر وہ غیرت ماہ
 آیا اتنی میں جہاز نظر
 ہر کڑی کھینا تھا اوٹھو
 غل ہوا وہ جہاز آہو بجا
 اب ساحل پہ آیا حضور راز
 دل سوز اٹل ہوا نہ خزان
 کیوں میرا دل ڈوبا جاتا
 نظر آتا ہوں سارا آب سیا
 وادی جاؤں آب ہون
 دفعتاً اس میں گیا طوفان

عرضی گذرانی دینی رکباد
 فضل خالق ہو گیا ان
 ہوش آ یا تو خط پڑا لیکر
 پیر میں پیش وہ ساقی تھی
 یوں لکھنے اوسکو مٹی شاد
 جلد آرسہ ہوشتر عام
 دریاں رقی برق ہو گیا
 جب بنا بادشاہ کا یہ کلام
 مہ لقا شہزادہ آیا ہے
 اس قدر شادمان عیت تھی
 اس میں وہ بادشاہ عالیجاہ
 لب زیا کہی جہا تاتا
 رو لقلقلہ ہاتھ سپلا کر
 آتش ہو کر رہی ہو کیا ب
 اشتیاق اوس فقر کو ایسا
 دیکھا جب لب کو بحال تھ
 انہیں ہر سو پہ وہ اوطار
 تو یہ پلڑی لکی سلامی کی
 کشتی تھی خاوم لکھو یوں جزا
 ولیم آتھن سیکھو نوسو
 خیمہ میں کچھ اوسکی پی
 دلیر صریت جو دیکھا ہو
 دیکھو شہت کمان لکھتی

اور کہا بادشاہ میں دل شاد
 جلوہ افروز ہر لب ساحل
 ہوا اٹل محل میں وہ مضطر
 یہ سخن وہ زبان پہ لائی تھی
 چلنا کل جھکو میرے ہر
 بلین ملو سن خواص عام
 لب زیا ہو خیمہ و خرگاہ
 ہو میرے حضور کار سب خدام
 ہر خدائی یہ دن دکھایا ہو
 جس طرف دیکھو ہم عشت تھی
 لیکے اپنے محل کو ہی ہر
 کہی خیمہ میں اپنا تاتا
 یوں عامانگتی تھی چلا کر
 نہیں اب لکھو ضبط کی تا
 خود ہی غشی پہ آکر بیٹھا تھا
 جہا گیا وہ قمرے تسلیم
 نہوا تھا زبانی قطع سخن
 ہوئی حدی زیادہ سکون
 تھیں کہ دو یہ میر و شہن
 دست بستہ میں ہر و غم ویا
 رنگ شادی نیا یہ لائی ہو
 اس سے ایسا خیال آتا ہو
 زورق عیش اب لکھی ہے

جوڑنا یا تہہ در پسی سوسہی
لستہ رنگدل ہی تو دور گور
تر ہوا سب بدن لپیٹوین
یا یا او سو جو گلبدن اپنا

رو کھی ہو بیٹھا ہنس سکی
نا تو ان ہی سچا ہے نہ ور
دل کو آیا تر اسے بین
نہ یا داو سے وطن اپنا

لی گھاٹ نی نی گھاتین
عاقبت جان چنے سکونی
لطف حاصل ہو اجڑ جلت کا
آئی کچھ ہی والدین کی

بے لفظ سیکڑوں کہیں پائین
کہانی ہیر کی وین فز کی
ہو گیا دور در و فرقت کا
کیا ہوئی اونچے پھرین پیر

جانامہ لقا کا مع حسن را طرف وطن کے اور شکست ہونا جہاز کا

چلے میخانہ سے ٹری ساقی
کعبہ دین کی اب کرونگا طواف
بیٹھا تھا ایک دن یہ گل مسرور
ملکہ بولی کیوں مکر رہو
یا دا آئے ہیں الدین مجھ
بولی وہ جو کیا قباحت
کر کے اس وقت اس سے لقمہ
گودہ تھی اسکی خیر خواہ قدیم
سب کو اپنے سپرد تم سمجھو
لے لے کچھ ضروریات سفر
شک یہ خوش ہوا وہ مایہ ناز
شہرہ زور و گل سوار ہوا
بے پو سچا
سک
او سمین
کی

آئینکے ہی جو زندگی باقی
کسی صورت سے ناگتہ ہوں
اور پہلو میں تھی وہ غیرت خور
جلد احوال دل بیان کرو
ایک ساعت نہیں ہی میں مجھ
کیا تمہیں چن کی حاجت
تھی اس ہر کی خت وزیر
پر کیا اسطرح اسو تسلیم
سوچتی ہوں کہ میں بن خالق کو
اور کتا اس قمریوں ہنسکر
کہا آ رہے تھے جلد جہاز
عزم پر جانب دیار ہوا
خادموں کو ملان یہ حکم دیا
ناخدا نے جہاز ٹھہرا
شاہ گزوں و قلعہ خورشید
ہر ان اور شان و دل
کا کی یہ کی تقریر
دوسرا

اپنی ہی ہوں شراب ایسا قی
نی ہی جسے شراب جہاں
کچھ جو مان باپ کا خیال پا
کہا اسنو تمہیں بتاؤں کیا
چاہتا ہوں انہیں کروں
میں شہزادی ہوں جلد گئی تھی
اس فکر کی خوشی جو منتی طور
رکنا راضی میری عت کو
سب شیشہ فراز سمجھا کر
لیجیے ہمت ہو چکے تیار
چند دینیں وہ ہو گیا تیا
گھل گئے باو بان چلا وہ جہاز
چوڑ دواب جہاز کا لنگر
دست نازک میں پڑ گیا کلم
بندہ یان با مراد آیا ہی
ہو گیا خاکسار یہ حاضر
مدد دولت پہ تو اسو لیجا
جبکہ بادشاہ ہوا آگام

کیا کار عذاب ایسا قی
خار آنکھوں میں ہو گیا گلشن
اشکسا آنکھوں میں اپنی بہ لایا
فکر جو کچھ ہو وہ سناؤں کیا
ہو گیا وہ میری پھرین پیر
ایلو بند کیا اپنی و تہ میں تھی
کیا اپنی عکاسی سے معمور
اونکو اصلانہ کچھ اذیت ہو
ہاں دولت تمام دکھلا کر
تم ہو چلنے نہ چلنے کے مختار
ایکے ہمراہ سب رفیق دیا
لے اور اصرار صبا و جہاز
ہم کر نیلے مقام اسجا پر
کی یہ عرضی پیر کو اسو خیم
خادمہ ایک ساتھ لایا ہی
کر دیا ہی غلاموں کو ہا ہر
جلد زبان جواب لا اسکا
بولا خوش ہو کر لاؤ یان

اوسکو آرزو رہا جب بہت پایا
غذر کرتی تھی کہ مٹاتی تھی
اور کہ پر دھین کر نکلیا
کتے ہو مجھ سے چپ ہو گیا خوب
بچا میں ہی اب دو گلی جو
خود ہی کہتی ہو اور کرتی ہو
بان مہر جان جب بڑا نو
جانتے تھے تنک مزاج ہم
گوا و ثواب پاؤں پیدا
بولی جو چاہا اور اب کمل
پر نہیں ایسی تمہیں بھاتیں
جبکہ یہ چلیں ہو چلیں ہم
یہ ہی خست سفر کو دور کرتے
دیدنی دونوں کو کھار ہو
جبکہ یہ غزوہ جان فرایا
داغ دوری مٹائی آیا
کہ یہ ہزار و ہزار ہے
کہا اوس کو کہ کون چیتا
مجمع سب فیتق و بار ہو
سب کو انعام شاد ہو کر دیا
شوق اپنا یہ گل کہاں لگا
مصحف رخ کا بوسہ گھنٹا
لے لیا بوسہ اوس کی راک

ہنسکے اوس صحنے یہ فرمایا
کبھی رپرہ یوں سناتی تھی
تاں ہو وہ کسی پہ عشق لگتا
چو کالی ہو تھنے کو کیا خوب
و امین ہو جاؤ گی بہت بیا
نام بہر دوسر و نکو دہری ہو
کوئی کہتا ہو کچہ اگر تھک
یہ تو ثابت ہو اہلین اسد
اوس میری گلے سے لگ جاؤ
نہیں اسکا گلزار امجد
چلیں یہ چکو خوش نہیں آتیں
بولی خست وزیر یوں اسد
پیراد استن جن حور کین
بعد رت کی بھنگا رہو
ہو کے قیابہ وہاں آیا
کچہ بصدق ہی ساتھ لایا
چکو غر زند سے زیادہ
جو کہ ہو غیر اوس پیردا
نہرین دیکھ کے بھنگا رہو
شکو نہت ہر اک بشر کو کیا
اور دست ہوس بڑا لگا
ہو کے منہم گاہ ہنس
کہا اوس جو حرف مطلب کا

نہ بڑا مانو لو گنہا ہوا
آج سے ہننے ایک سبھی بات
بولی وہ شکے طنز کی باتیں
خیر اگر آجکے ہنے شرم منظور
بات ہو آپ کی کہ ماکہ ہی
بولی وہ نہ خدا سو ڈر رڈی
رونی صورت نہ اب بناؤ تم
چھیڑتی تھی تجھ تو میں بخدا
سیج کوا بتو کچہ طال نہیں
کچہ میں ایسی نہیں تھی زل مردہ
تم تو طالب ہو اور وہ مطلوب
ابو اللہ اس فرستہ اندام
آخر اون و نون کی کیا حاکم
سنی مولس نے جب خوشخبری
کی محلد اس نے یہ آکے خبر
شاہزادہ کی جب سنی خبر
ہو خوشی آپ کی اگر اس آن
آیا وان صاحب نیز شہو
بشیر جب ملکہ شہ خرم شاد
شوق وصلت میں سبک دھڑ
پاؤں اب کیسی بالین لین
کر لیا اوس پر سبک جب خبر
انکہ غصہ کی و سو کمالی

حال کیوں سقد رتباہ ہوا
سجدا ہو بہت یہ اچھی بات
آپ اپنی زبان کو رو لکین
میں ہی باہر نہیں ہوں اب کو
یہ تو تقریر خوب سیکھی ہے
ایسی باتیں مجھے کر رڈی
بات کوئی نہ دلیں لاؤ تم
کرتی ایسا کمان سودا تما
میری جانب سے کچہ خیال نہیں
جو کہ ہوتی ہنسی میں آرزو
مجھ کو یہ گر میان نہیں مرغوب
ہر لو پوشاک اور کر و حام
سج خورشید کا ہو احام
ہو گئی اوس کی کشت خشکی
آپ کا مولس امی سر انور
ملکہ سے یہ بولا خوش ہو کر
سامنوا و سکولین بلاؤں
ہر گر ملکہ وہ ہو مسرور
گائی رقاصوں نے مبارکباد
لپٹے یہ و نون اک چہر کٹ پر
سفر کو سر و اتار اقسیم دین
یہ نکالی وصال کی تدبیر
تیغ ابرو پہ اپنوں لائی

دل لگا کر اٹھائی وہ بیدار
تیری خلقت میں یونانی
تجلی قاتل میں اپنا جاتی ہو
دل لگا کر نہال ایسی ہو
غوب ان جا کو چلاؤئی پہا
بولاسن سنگو یہ وہ غیرت ماہ
آفت روزگار تین شہین
ورنہ ہوتا نہ ہر سون چھکارا
شیر و سہ کی قسم لڑادی جان
اب کماٹک کرو تھیں زکرا
صوت زلفا ب نہ برہم ہو
سہین مجرم سہی خطا بخشو
یون اگر آپکونہ باور ہو
بولی جہنم لاکوہ کہ چل چو
چلو بلجاؤ ہو چکے خرس
وجہ بھی میں اس حمایت کی
آپکے گریں نہ خاطر ہی
بولی جہنم لاکوہ یون غیرت
اگ لگجاؤ عشق کو درگو
خیرت ہی میں یار باز نہیں
ہو مبارک تمہیں کج انکا و
واہ کیا کتنا تیری عصمت کا
ایسی بات تو چہ چہ ہی ہر

دودہ مجکو چٹی کا آیا یاد
بولی بولتی شین کج ادائی
اب تری بات کب میں باتی ہو
جمع گرد مال ایسی ہو
شکر صد شکر اب ہی لکرائی
کیسا معشوق اور کیسی ماہ
قہر پروردگار تین شہین
بگاہ تاز نیست رہتا آوارا
اپو نزدیک تو خدا کی جان
خوبی نخت سورا مجبور
ہر حق اب تو مجھے بلجاؤ
مہین احم سہی خطا بخشو
مجھ سے درگاہ میں شہین
صاف ہر طور ہی ہوئی ضرور
اب تیرا ہو چکے خرس
صاف آتی ہو محبت کی
یکے عیش اس سے حاضر
تم ہی کتنی ہو بگمان
دیکھو ان گراں نظر حشر ہو
دل لگاؤ میں اقبال نہیں
آنکھیں ہو تین اگر ہو چہ
شہرہ ہو و در و در عفت کا
ہو کر مجھ سے اونسی کی تقریر

مجکو نفرت ہی تیری صورت
مر کے سو بار تو جو زندہ ہو
ایریان ہمتور گریں مقید
اب صفائی محال ہو دلکی
دل لگا یا ہو کس سے تلاؤ
شہین آپکی آسان بہین
سرخرو آپسے خدا نے کیا
مجھ کو واہ خودیہ نہ تھلاؤ
ہر گڑھی ایک سال تھا مجھ
جلد مطلب جب حصول ہوا
منتون پر کرو چار ہی
اب کرو نگاہ کوئی ایسی بات
کردون مسطور عینا یہ ہی
بیٹی تھی او سچا جو خستہ
شاہراوی درجہ کیا یہ کلام
چلو باتیں نہ یہ نہ بناؤ تم
میں نہ زہار سوت جاؤ کی
مجھے ایسا نہ تم کلام کرو
لیے مرتے ہو کیون غریبوں کو
جھوٹ کرتی نہیں بات بیان
ملکہ بولی کتنی سچی ہو
سچ ہی تم ایسی پاک دامن
ایسی بہترین منشی ہو

ہول آتا ہی ایسی منت
تو ہی باور مجھے نہ اصالا ہو
تم ہر مشغول عشق و شہین
ہو جو راضی محال ہو دلکی
اب ہی کیون آؤ کو وین جاؤ
سچ جو یہ چہ تو دشمن جان
حل ہر اک عقدہ تفسی نہ کیا
ہو چو تین جلد آتیا ہو
کیا کہون جو دلال تھا مجھ
اس سچا قاصر یہ دل لول
دفتا کیون بہتری رہی
چلیے خدا گزشتہ راصلات
لیلو اسی جو عہد زمانہ ہی
بولی یہ رنگ نہ یکسر وہ شہر
ہنسکے اوس شہر کیا یہ کلام
اپنی خوبی نہ اب جہاؤ تم
کوئی طہین نہ ہول کردو کی
کسی خیلا یہ اتسا م کرو
ہو ہمیں یہ خوش نصیبوں کو
پانی مٹا ہو مویش جان
سچ ہی کیا جانوں کو ارمی
سہ کہا تو میں اب قسم تھو
کسی حق کا جا کر جی کیو

داغ سینہ پہ تازہ تازہ ہو	خاک رخ پر بجای غارہ ہو	کو فلک اسو مٹا یا ہے	ایب ہی سپیکر و نسو اچا ہو
یون لگی کئے دیکر اوسکو	یا آئی یہ میرا لب لبو	وہی انداز ہو وہی صورت	وہی جتوں ہو اور وہی قوت
گاہ کہتی تھی کیون آنکا	سخ تابا نکو لب کہا میگا	بعد مدت جو اوسنو دیکھا تھا	دیکو ہر بار اوسکو دیکھو کا تھا
نہو واجب ثبوت کچھ اسپر	ہو گیا غم سو حال نوع و گر	تن سے پرواز روح کر ڈلگی	بار بار آہ سہر و بھر ڈلگی
دل کو دست الم جو ملتا تھا	رنگ رخ ہر گڑھی بدلتا تھا	آئی اتنی میں ان خوشی	اوس پر سہو کو دیکر دلیک
بولی گہر کے خبر بھی کیا ہو	کسیلے یہ اود اس چہرہ ہو	کہا اوسنواری تباؤں کھا	صد مہ دروغ غم سناؤں خاک
اسکڑھی آپ میں نہیں ہو نیر	دل کہیں جی کہیں نہیں ہو نیر	تہام کر ایند دل کو اکباری	مہ لقا کو دیکھا کہ کئے لگی
دیکھ استادہ ہو جو وہ گل تر	کر دیا اوسنو اسکڑھی مضطر	خانہ دل جلا کر خاک کیا	جان کو بھی میری ہلاک کیا
جیسے دیکھا ہو وہ رخ پر نور	مجھ سے کہتا ہو یہ دل بخور	جسکی تیغ ادا سوسپہل ہے	دیکھ اسکو یہی وہ قاتل ہے
کہا اوسنو دروغ گو ہو دل	بندی اس بات کو نہیں قابل	کروں تسلیم بات یہ کیونکر	ایک صورت کر میں ہزار شہر
گروہ ہوتا تو کیون ٹھہر جاتا	کسیلے بیان وہ جلا آتا	سیر کئے کا گر نہیں پتھر	کیے دیتی ہوں اسکو ہون
اک پر سہو کو اوسنے بلوا کر	کہا اوس شک گل دکھلا کر	وہ مصیبت دہ کرا ہو دہا	اوسکو لو اتوا پوسا تہا
لائی ہزارہ اوسکو وہ جا کر	کی خبر اوس نگار سے اکر	پاس حلیم کے اوسنے بلوایا	کی نظر اوسپہل تو یہ دیکھا
ایک عالم ہو خاکسار تھی	فوق ہو اوسکو شہر یاری	اوسکو سچا نا اسنے آخر کا	سمجھی ہے تو وہی یہ گلہ خا
عقل پر اپنی ہر ملامت کی	بولی بیکار سینے چشت کی	دیکھا اوسکی سمت کو اکبار	اوسکے کرنے لگی وہ یون گقتل
بھکو صاحب جواب یہ دو تم	کیسے محنون کر ہم مقدم ہو	کتی تہ سوزت گردی ہو	کھو لیلی کہاں تمہاری ہو
ہو عینان خسرو کا ہوش	کس طرف بچلی ہو خواہش	بار خاطر ہوا اگر امیہ	مام سے اپنے کیجیے آگاہ
بولایے سنکے وہ خجستہ نہاد	ہوں خود رفتہ کچھ نہیں ہو	کیا سناؤں جو مجھ گدرا	پیش آیا وہی جو لکھا ہو
گھر جو پوچھو تو دشت غربت	ریخ مجھ کو بجای راحت ہو	لبیل گلشن محبت ہوں	لو گرفتار و ام لفت ہوں
میرا لیلی منش نہیں ہو دو	محمل دل میں ہو مقیم وہ جو	مام اپنا بتائے کیا ناکام	دل لگا کر ہو ہزاروں نام
کوئی کہتا ہو عاشق ناشاد	کوئی کہتا ہو خانان بر باد	جب موافق کہی نہ مانہ تھا	حس کا پنی ہی فسانہ تھا
کتنے تے لوگ مہ لقا بھکو	سڑھی سودائی ہو لقب بھو	جسکے یہ اوس حریف کی تقریر	دل پہ نوٹس لگ گئی تاثیر
کچھ حیرت	اور محرم کو بھی ملال ہو	لک گئی بھکی سہر روین	لکری لکری ہوا بکر روین

آہا نسو گلا ہی کرتی ہو
 ابھی اجھی ہو کچھ نہیں بلکہ
 خاک پتھر کوئی تمہیں سمجھا
 کہا نہ پیٹھ کا تو بہلا کیا ذکر
 آنکھ آئینہ سی خرابی ہو
 کار ساز جهان ہر تہ قدیر
 غصہ طعنی ہو دیکھو بہلاؤ
 دل کو اہی یہ دیتا ہی برابر
 آقا قیاب فرق یار شوق
 فرقت رخت رز فی مارا
 رخ جانا نکلی آج ہو گی مید
 ہو چکین آج سب ادھر نظر
 ہر کی طرح سے کسی جا پر
 اب نہ کہہ ا تو ایل مضطر
 سچ تو یوں ہو اگر ٹر منجھی
 ایک دست کر بعد وہ کل عر
 آگئی جو مصیبت اپنی یاد
 اس حزن کی سنی جو آہ
 تھی جو وہ دل پہ چٹا کہا ہو
 رہی سیکھے عین نیرنگ ہو
 یہی مامشقی کسی پر کیا ہو
 ہفتا کی جو او سطر فک نظر
 نہیں ہی اپنی حق بد کی خبر

جھینکاتی ہو کبھی نصیب ہو
 دل کو سمجھاؤ اب برای خدا
 کون بہودہ اپنا مشرب
 سر کھلائی تو کہ نہیں ہو فکر
 نہ کہ کیونہیں کہانی ہو
 کچھ کچھ ہو ہی جائیگی تدبیر
 سیر گزار کو کہی جاوے
 آ نامہ لقا کا اور ملا
 سے اور یہاں ہم
 ہجر اک دم کا ناگوار ہو
 دن ہو نور و زاو شہ عین
 اتوبی بہرے یار کو دیکھیں
 نہ ٹھہرتا تھا وہ کہی ہم
 یہاں سو نزدیک ہو دروہ
 رہی ثابت قدم نہ چھوڑے
 پہونچا اک وزیر اس کے دربار
 نگاروں نے وہ خیرت شمشا
 کا پناہ اس عر کا دل پرور
 ایک ہر وسوں لگاؤ ہو
 دل بیتاب سی یہ بہر بولی
 اسی ہی روی ہجر و کیا
 دیکھنی کیا ہو وہ برسی
 ہی سر و پاسے یہ ثبوت گر

خصمه کو گونہ گونہ تہمتیں لگاتی ہو
 چند نہیں بنائی یہ تہمتیں
 چڑھ گئی ہو داغ پر لسی
 مضحکہ خیز یا ہی یہ جی کو
 کسلیہ چوڑو کو دی ہو
 کہی ہو اسپر گاہ اب خرم
 کہ ہو دل پہ پیر کی سیاب
 قاتل ہونا شہزاد کی
 اور شکایت ہونا
 شیشہ و جام حید حاضر
 آج بلبیل ہو وصلت گل ہر
 سہ لقا کی اور یہ حالت تھی
 چلتے چلتے جو تکسب ہی تھا
 ناتوانی تو اتنی طاقت و
 چاہی یہ پر خدا کی ہی اراد
 خوب با وسعت شاد و شاد
 او سنگھری کہتی ہیں شہزاد
 پیر اثر تہا یہ نامہ شیون
 مرغ بسمل کی طرح تر پادل
 و یکہ ہم سہا ہی البصیب
 کہ چکی جکڑی ہو کینفتار
 کہ ہو ستا وہ در پہ اک شمشاد
 و شت ہو و وفا کا مجھ نہ

لے چوینو میں جرات نالتی ہو
 ویکار شکل موتی ہو
 بات سنتی نہیں کیسی کیسی
 منہ لگانا بھی جوڑا مستی
 ہاتھ کہیں چٹھا سی ہی سہی
 دھڑک دیکھا وہ یہ سچ و الم
 چند روز ناو صبر کچھو آپ
 آج ہی کل میں کمانچہ نکلا
 دل بہت بہر دیدہ ہوشتا
 ہیرا پائی شمار سوا بے
 موی کے دینو میں کیا مال
 شوق دیدار کی جو کثرت تھی
 یہ سخن زبان پہ لاتا تھا
 درجانان پہ یہ حزن دم
 شاو ہو جاو خاطر ناشاد
 خلی امید با مراد ہوا
 وہ جبر و کونین اپنی بیٹی تھی
 ہو گیا تازہ اوسکا زخم سر
 لے اوڑا اور سمت سکول
 اپنا ہمدردا و صیب ہوتا
 جا چکا تھا جو اوسکا صبر فرا
 درد آمیز اوسکی ہو فریاد
 سہی اہل منش کا مفتی ہے

[illegible]

کیون کہتا تھا کہ جلد آونگا
جو کہ زیبا تھا وہ کیا تھے
یہی الفت کا کیا نتیجہ ہو
حرکت یہ نہ تھکے زیبا ہے
اگر یہ ذات اور کیا کوں
تھی محبت نہ مجھ سے گریا
تیمنے جسکے لیے سے یہ الم
چھٹ نہ جانگی پاؤں کی مہک
بند اتم نہ یہ خیال کرو
جسکی تیغ اداسی موجز
اپنی چاہتی سی جو ڈرتے ہو
یہی کہہ کہہ کے وہ قمر تنویر
دیکھتی تھی جب سکاغیر
ملکہ آپکا کہ ہر ہے خیال
راز دل کچہ زبان پر لاؤ
اب سفر جان نزار کرتی ہو
گہلی جاتی ہوں اس الم میں
راہ پر اسکو جب میں لاتی ہوں
بنی خوش کمال حیرت ہو
آزادیش ہو دلی کیا منظور
کیا ہی حشر کی اب بنائی
سیجائی بہ جان مرز لگی
بس طرف آنکھ میں اوٹھائی

دیر ہرگز نہ میں لگاؤنگا
نام سچو نکار کہہ لیا تھے
جو کیا تھے یہ بھی ہوتا ہو
بات جو تھنے کی وہ بیجا ہو
مگر اتنا خدا سے چاہتی ہو
بات کا اپنی چاہی تہا پناہ
میں لاتی ہوں اسکو سر کی
کچھ نہ حشر گھٹی کی تنہا کی
ہم نہ روکین کے تم قسم لے ہو
جسکے دیکھے ستیخین آتی ہو
اسی لیے تم گریز کرتے ہو
پہروں میں تھی مثل امیر
ہوتی تھی بتلائی رنج و ملال
سو پتھر و دلین اس الم کا مال
دل ہی دل میں کوفت تم کہ
کیا تباہ و غم کیا کرتی ہو
ہونگی جان نیر اسکو غم میں
اور دونوں خلاف پائی ہو
کچھ نئے رنگ طبیعت ہو
کرتی ہو مجا ویکسی محبوب
شرم آمادہ حیدائی ہو
آبرو سے گریز کرنے لگی
دشمن جان ہر کو پائی ہو

تم سہم ہو گا صادق الامور
لو بس اب ہی تمہاری الفت
دیکھو غیرت جو کچھ ہی کٹی ہو
ماہی کیا جان کو عذاب یا
جیسا مجھ کو ہنسایا آفتیں
خیر اس تذکرے کو جاؤ دو
شکل اپنی ذرا دکھا جاؤ
ہو اگر یہ تمہاری دلیں
کبھی مٹی تھی یوں خستہ جگر
ریخ او سکا نہیں گوارا ہے
کہیں ایسا نہو بگڑ جائے
جو کہ اسکی وزیر زادی تھی
لیکے اسکی ہلائیں ہر شیر
گر سی کچھ دنوں ہا سمان
کستی تھی اسکی یوں غیرت
کہ نہ اہک پہرا وہ پر لسی
غم کے پندیں آگیا ہوں
اب نہیں اپنا زور چلتا ہو
چاہتی ہوں کہ اسکی نفرت
آنکھ ہر ایک سے چراتی ہو
طاسہ موش پر کو تو لٹا ہو
صبر بیٹا ہی اب کراؤ ہو
شاہزادی کی سنکے یہ تقریب

خوب عہد وفا کیا ای بار
آنکھ میں ہوٹن ہو جو غلام
زہر کہا جاؤ تم کہ ڈوب ہو
آتش غم سوز دل کہا کیا
تو ہی یونہی پیرے مصیبت
گوشہ دل سے بات میری
مثل اسماعیل حسین تر پاؤ
کہ نہ میں آؤنگا جا کر
کھل گیا حال آپکا مجھ پر
ہم سے اس واسطے کنار ہو
اپنے کوچ کی خاک چھوٹے
افت او س سے ہٹ کر کٹی
اوس کرتی تھی اسطرح تقر
دشمنوں کی بچر کی کہو کر جان
کیا کون تجھ سے حال ان کو
راہ ہو لاہو کیا وہ لہری
سخت آفت میں بتلا ہوں
آج ہی کل میں دم نکلتا ہو
برے الفت کو اب عداوت
جی میں کٹی ہوں تملاتی ہو
منہ پر وقت داں ٹوٹا ہو
قصہ کو کچھ بیکھے پہلے
کستی تھی اسطرح خست خیز

دل زانی سوا و ہنگامی ساقی	بخدا اب نہیں ہوں مانی	عشق ہی یہ بنا میری سچ و دلال	عیش و حشمت کا ہر سخی زول
گل سوا آتی ہو بوسہ سنگدلی	ہو عیان غم کی ہی نگدلی	نہیں ہرگز خلاف میری بات	کیون تو برباد کرتا ہر اوقات
سونگہ لے کر دماغ رکھتا ہوں	اب جگہ قیل و قال کی کیا ہوں	اے جانین چلن ہو کہو تیرا	بٹا لگتا ہوں اسکو جو ہو کھرا
ہو عجب رنگ پر ریاض جان	مثل گل کوئی گر مواخذہ	گلشن عیش میں خزان کی	خاک میں مل گئی مجھ وہ عنائی
نہو ہی پر ہنسی ہو لب آگاہ	رانا حشر صدمہ جانکام	خار و تیو میں اس حشر کی گل	غرب آگاہ ہو دل لبیل
وہل چاہا اگر فراق ہوا	اک نظر دیکھنا شوق ہوا	حسن آرا کا ہو گیا تھا خیال	زندگی و سکون ہو گئی تھی بال
دوری سے لقا میں لب نہا	رویا کرتی تھی مثل برہا	تہانہ آب غذا ہو ہی کہہ کام	لبا لہ او سکون سمجھتی تھی ہر عام
فرق طاقت میں آتا جاتا تھا	رنگ اپنا الم جا تا تھا	شکل غم و کیسی تھی پہل پہل	دم اف بجھا تھا جان تھی گل
اشک آنکھ میں بہر آ رہا تھا	پاؤں صحر کو اڑتے جا رہا تھا	صنید کرتی تھی ٹالنتی تھی جو	دکھ ہاتھوں سے تھی مار مجبور
نہ کیسی طرحت سے نہ بلتا تھا	لفل کی طرح وہ چلتا تھا	جیتی تھی لب اس سہارے پر	آینکا آجکل میں وہ چکر
جسکا آئینہ و سکون میری تھی	زندگانی سے اپنی سیر میری تھی	مرا اختیار کچھ دل پر	جوش و حشمت از غوٹا ہوا میری
کر کے پیش نظر تصویریار	اوس سے کہنے لگتی یہ گفتا	شوق دیدار میں تری امیر	جان نکھون میں آئی آخر کار
ایک و دن کی مہیاں نہیں	بس عشق میں جان ہو نہیں	دیر آنے میں گر لگاؤ گے	ہمکو زندہ کہی نیا ہو گے
تھنے جانکا جب ارادہ کیا	یاد ہو گا کہ ہنسنے روکا تھا	بات میری ایک ہی مانی	وہی گر گزری تھی جو کچھ تھی
کہ گئے تھی یہ امی قلم طلعت	آونگا پہرے میں لبند	ہیں اگر آپ صادق الاقرار	دیر آنے میں کر کے ہو بیکار
گر نہ وعدہ وفا کرو گے تم	کیا غذا کو جواب دے گے تم	ناک میں دم پہنچت جانی ہو	مرگ بہتر ہے زندگانی ہو
طعنہ دیتی ہو خوب حشمت و فدا	کٹی جاتی ہوں میری قمر تنویر	تم یہ وہ اتمام کرتی ہو	طعنہ سے یہ کلام کرتی ہو
بخدا یہ وہ مرد ہر جانی	کیون طبعیت او دیر کو کوئی	نہ کروا دے اعتبار کہی	او سکون سمجھو نہ دوستد کہی
عیش و راحت میں ہی گاؤں مشغول	یا نکو آنے سے کیا ہو او سکون	وہ تو ہر جا میں ہو ہی ہو بک	خود غرض ہو وہ اپنی مطلب
وہ کسی گل سے ہو گا خرم و	مثل لبیل ختم کرو سنہ یاد	یہ اگر سچ ہو ہی سپر مقام	نہیں کچھ اس میں ہو جاو کلام
دل پہ کسکا بھلا اجارہ ہو	نہیں ہو کو یہ ناگوار ہے	راس لا ہو خدا مبارک ہو	تسے شکوہ ہو یہ مگر ہو کو
کون نکو حلال کرتا تھا	کون سچ پر ملال کرتا تھا	کون گردن پہ پیرتا تھا چہرے	کسے کی تھی پہلاز بردستی

یہ ہی ظاہر ہو جان شمع جاتی تین سطر و غنکار بات یہ دیکھ کر نہ آئی تاب خانہ سلطنت تباہ کیا ایڑی چوٹی پہ وہ ہوا قرآن شعلہ کی طرح اپنا سر دین کر شاہزادی تجھ بلاتی ہے ہو اس ہمراہ اونکے تکرار کستور سنگدل ہو تو بخدا جلو ہو جائیگا وہاں معلوم خود کو سمجھتی جو چرخ سحر چلے گا دم میں خنجر بیدار ہو گی تم بہرین بان صدف تہ ہو پریشان ہو گیا سنبھل بادہ غم سے تاک انگوری ہینے پوشاک مانتی سوسن آسمان سو گرگی خاک کی ویر ہیں یہ جہہ داغدار سوسن جان دیدی ہوئی وزانہ بلول باتیں یہ کرتی تھی غیر تہ بولی وہ کہ پوچھتا کیا ہے حشر میں اب گلیہ کا سکا داو میری میرا خدا دیکھا	ہو تو بین اتنی خون گرد پیر دیکھا داروغہ کو کہ نہ تیر بولین بولیں اس سلیقہ کی کام کیا تو نے خیر خواہ کیا ملک کی خدا بچا جان یوں گھن گئی اس جل تجھ پر دم نہ نہر کہانی ہو جھکے ہر ایک نے یہ کی گفتار نہیں غم او کی جان کا ایک خوش نہر روغن حسرتوں کا ہجوم تہا دلیر پٹے گا دست شاخ شمشاد سر کو پٹے گا پنجہ مریم نوحہ خوانی کر گی بسبیل شل سکش زمین تو ٹپکی رہی کی کچھ دنوں میان چین لے گا برگ گل کف نسو بہول جائیگے قصہ طابوس نہ کیا پہلو و رذیل قبول آگیا سہ لقا ہی ان ناگاہ ارے تیرا ہی بے تاب ہوا ہے تو جو کچھ کیا ہو میرا حال تجھے میرا عوض ہی لگا	اوس حین کی سنتی ہی گفتار ہاتھ میں ہی ہلو کا ساغر خوب بیٹا بلایا ہنڈیر نہیں ہوتا تو اپنے لہو میں اوس کہتی ہو میں نہرین خیر ارے او باغبان کو فرزند اون خواہوں نج کیا یہ کیا ایسے ہنڈے کو تیرا گ لکو رائگان خون یہ خانیگا ہوئی تھی انہیں تلو یہ دیر دیکھ کر کتنی تھی جانباغ ایکسا عتیقہ کہری گی گل گریبان کرینگو اپنا چاک سر و غم ہی نہی گا صو آہ چشم زکس میں گاباغ آہ کہا نیگا لالا اور سینہ پیغ میرے مرینکا ہو گا سب کو الم ہو گا ہر خار کی یہ نوک نہاں کیا ہی عزت کی ہے غریبی دیکھی صحبت جو اوس یہ نیرنگ اب تو باتیں یہ کیوں بناتا تو نہیں جانتا ہی ناوان یہ بی لہین جانتا نہا	دورین کتنی خوبصورتی خرا پی رہا ہے شراب بہر بہر کس طرح حسیہ آیا ہنڈیر تیرا فرزند ہی کہ خیر اسل تہا جان لقا واپس گین نہو تو زمین کا پیوند ہنس ٹپا شکے وہ تہ تابا گر کسی کا جلو کوئی تاپے کہیں اسکا عوض تو بایگا شاہزاد کیا تہا یہ رنگ اور آج گل ہونکے سب گلو کو مرغ لاش اپنی بان ٹپری گی ہر روش پر صبا اور انگلی کا قمریان ہی کر نیگی حال تباہ ہر طرف خار و خشک ہو گا ڈیر خمکہ ہو گا آج سارا باغ روز را تو نکور و گی شبنم گئے باغ ہما نس پر ازان کیا ہی حیرت کی ہے غریبی پوچھتا ہے اوس یہ کیا ہو غمزد کو عبت ستا ہے ہاتھ میرا تر اگر سیان ہے کہ نہیں سبکے ہی میں جا
--	--	--	---

کملے یہ بات کرو یا نصحت دل ہی لمینچ اپنی مویا کی اوٹھی آخر وہاں سے گہرا کر ہوئی سامان جمع خوشکے دل جوا و پھاتا تار فہمیان کہتی تھی دل کو کرتی تھی وہ کلام تنگ و ناموس سے اڑایا ہاتھ با و شام ہونے تک نفرت ہو گر نہ مانا خراب تو ہو گا دیکھ کر اوسکا رنگ دشت اوسنی اسی سخت مشکل ہے بولی آنسو بہا کر وہ پر دل ہو گے پر را انور تجھے پیش رو بات کوئی ہے اسکے اس سے کچھ بھیج سے سیکوین کیا ہو	چین آرام ہو گیا نصحت جان فرط الحس سے کہو پاکی لیٹی اپنے پانک پر جا کر اسنڈا کے سحاب بوقت دم خفا ہوتا تھا گریبان سے ہو گئی صبح اپنی عیش کی شاخ ارے کیا تبھکاویا آیا ہاتھ پسر باغبان سے رغبت ہو سکے آگے سیاہ رو ہو گا لگی کہنے کہ اسے قمر منور جس یوں انتشار میں آتا مجھ کو گہری موی ہین پنج الم خاک سحر امیو جسم پر لبوں کیون بناوٹھی مجھے پوچھتی اسنے پیدا کیا عجب محبوب پوچھ تو بات کیا بتاؤنگی	جب تک سامنور باوہ ماہ ہو گیا جب نگاہ سے جاوے وان ہی اوسکونہ کچھ قرار آیا ہر گزری تھی جنون کی خزاں قید تباہ چاہن جو یوسف دل دیکھ لہ چاہنیں ہی ایسا رنگ عقل پر تیری پیر گئے پتھر اب ہی باز آ ہوا نہیں ہو باغ میں گاہ اوٹھکے جاتی تھی تھمنو کو کہو تو کیا ہو ملال سنی جس وقت اوسنی یہ تقریر خار نظر و عین ہر اک کل باغ جیت میں کو تار تار کرو کچھ نیارنگ ابکی لا یاد دل اس الم سے زیادہ ہوں بخور نہیں ناوان میں سمجھتی ہوں چمن عیش اب جہنم ہے کل غرض کی ہو گئی لبیل یہی آتا ہی اب مجھ و سوس پر کیا ہی خدا نے ایسا حشر جب یہ شہزاد کی سنی تقریر خون رسوائی کا جو دل پر ہے کے کسے کسے یہ سنا جان	اوس طرف سے پہری صبر نگاہ ہوئی حد سے زیادہ وہ بیکل سامنور جب خیال بیا آیا دشت گزری تھی لگی فراشا تھی زلیخا کی طبع وہ لبیل ایسا عتین تیرا دل لا رنگ بات جو کر تبھکے اوسکو کر کر محبت کو اوسکی جبار ہو اوتھو پاؤں کہی بہر آتی تھی دیکھتی ہو میں کچھ عجیب احوال ہو گئی اور غم کی وہ قصو پر گیا مثل لالہ دل پر داغ خار سے پاؤں کو نکار کرو پسر باغبان پہ آیا دل ہو گی جس وقت بات یہ مشہور اس دل جیا کو کیا کوسون نخل ہر ایک نخل ما تر ہے و لیکون کیا آگے بولتا ہی نوا مجھ و اسکا پیر اس نہیں دیکھا سنا ہی ایسا کیر بولی لیکر بلا میں خت و زہ تو یہ تدبیر سے بہتر ہے جان اپنی اگر تو ہی جان
--	---	---	---

سجھنے کی تو تو میری بات غلط
بلکہ مجھ کو یہ بات زبیا ہی
وہم ہر سے یہ اگر فاقہ کا
ہو لایا ہے شک کے دین باہرین
تربہ ہذا سے بیٹے جو کیا
ظہر کے کچھ کہوں مجال کیا
باپ اس کے تلو پالا ہی
ملکہ اور خوشہ دستور
کلمہ یہ زبان پڑا
ہو جو منظور اب جہش چٹ
آگئی تھی ہنسی مگر روکا
ہو گئی خیر بہت اس آن
ور نہ اس وقت قتل ہو ضرور
حق خدمت ہو اس کا پیش
رہنا ہر دم یا نہ حاضر اثر
سکھ کر ہوا ہی سر حاضر ہو
جیتا کہ یہ سیرت میں
سعد رہی یہ خوشیاں
بات کچھ اوس کو سن آتی تھی
جان فتنہ میں تھی ہر دور
جب چلا سامنی سر پر گل تر
اور کھنسا ہر کچھ اور آنا
باغ کو جانتی ہوں نہی

پر یہ اب تیرے ساتھ ہو نصا
اسرا یہ لگا کے آیا ہے
تو نرول سپہ ہر عنایت کا
نہ سمجھا کہ ہم سمجھتے نہیں
تمنے ولین خیال اور کیا
میری جانب ہو خیال کیا
مرتبہ اسکا سب سے اعلا ہی
کرتی تھیں یہ فراح فیکو
آپنے مجھ سے کچھ فرمایا
یا ہو تابوت یا چہر کٹ ہو
نہ کہلی بات رہ گیا دھوکا
بلکہ اس دم بھی اسی ہو جان
اور اس سے ہی میں ہی مجھو
اس وقت سلوک ہو تم پر
کام کو وقت تا نہ ہو پھر
داخل کیا ہر کہنی قائم ہو
نہ کہی آپ کے پیشنگ قدم
چلتی ہو سکی کیا زبان
راز الفت کو وہ چینی تھی
کچھ نکاتی نہ تھی مگر موت
بنگنی اوسکی زبان منظر
سنلو اک بات پر چلنا
شکل لیل ہر اوسیل فرما

جبکہ طفلی میں ہوا غم
دیکھ خلعت میں سر فرزند
سنکے اوس شک رکایہ کلام
نہ کر وہ کی ای صوفی بات
کہا اوسنی بجایہ سند را
میری تو عرض یہ تھی بھٹا
مہم اپنا تم اوس سے مجھو
مثل تصویر یہ اور خاموش
یہ گنگار کبے حاضر ہو
کسی اسی جو یہ پتے کی بات
یوں لگی کہنے وہ بنا و شو
کہ نہ تکرار کی چلے آئے
ہو عمارا پدر جو خوش اقبال
رہ اس بات کا تمہیں خیال
یا تھیں سکو الہی گما تیز
عذر اس بات میں مجھ کب
سن چکی جبکہ وہ گل انڈیا
ولین اسکو ہر اتھا عشق کا
دل راضی تھا اوسکی فرقت
نہ اوٹھا جبکہ اوسکے ننگا با
ہر گیا اور اوسکا سو گدا
آیا جب وہ تو بیانی بات
چمن نکشا اوسکے سجھو

کڑن اور سکر طبع کو خاموش
بال نیا سو بے نیاز کرن
کہا لیچیر اب آپ سیر سلام
نہیں عاید یہ ہو گی ہم پر بات
حق میں بند کی کیا یہ فرمایا
جو کرو اسکا پاس ہو چہر
ہو مناسب اگر ہی سمجھو
مور الفت سے اوسکو تار شو
ہوں منرا و قتل ظاہر ہو
تھی بہت درد ہو ہی سمجھتی
ناز و انداز سے لگاوت ہو
حق اطاعت کا تم سے جالا
ہو وہ میرا قدیم خیر گال
ہو کسی طبع کا نہ کھو مال
بولایوں سنکے بیچ کی ایتن
یہ تو بند ہو کا عین طلب ہو
منہ سے بیساختہ یہ نکلا کلام
ہو گئی شرم سے مگر خاموش
حرف آٹو یا نہ حرمت پر
کرو یا خضعت اوسکو آخر کار
مرضطرب ہو خود دیہ کی دان
ایک الفت سے یوں سنائی بات
مترد ہوں اب بن جاؤ

الغرض دل و سکون باغ و کمال اگر بالین چند سہیں آئین بان جب تک اسکو بد میکشی سزا شاہزادی تھی جو دخت زیر نہ سو خالی نہ تھی جو سکی با سرنے جوگی ہر تجہ کین لسی با کہنہ جتنی شراب ہوتی ہو پیراوسکی طرسمو کو شتاب ہو رہا ہی نہ نشہ سی ہوش سکے یہ بات وہ ہونی خامو کہا اوسکو کہ نشہ ہی بد چیز تہین باتیں کہ آیا وہ خوش مسخرہ پن کی اوسو باتیں ملکہ نے جب اوسکا دیکھا طو کر دیادور دل خوف و عتاب کلی بڑا سخت یہ منہ سوات بعد مدت کو آیا ہوسر زند بات یہ سنکے وہ ہونی ہم کیے تو نے سینہ موچین بال بولی قہر و غضب بان جان اصفت کی یہ اب نہ پایا سنکے یہ کچھ خوش ہیں جہیز دیکھتے ہی اوسوہ ایک نظر	بٹیا اپنی مکا نین وہ اگر اور جلا میں ہو سجد کمان ہو گئی وہ اوتر گردن خان لی گئی اوسکو وان باتو قہر دل پر اوسکو یہ شاق گذشت روک اپنی زبان کو او بدست بخدا اوسوین فی مستی ہو آگئی اوسکو منہ ہو شراب آج اس پیر کو ہوا سکا جوش دلین اسکے ہزارا وہ جوش نہیں ہتی کسیکو سہیں تہیز گاہ ہشیار گاہ تہا ہوش شاہزادی کو یون عاین دن بولی او بڑا دت ہو کیا طو آیا ہوسر اگر یکے شراب ہو خطا عفو قبلہ حاجات موششت نو کردیا خرسند کیا تیغ غضب اوسو علم دیا اسوقت انتہا کمال اسکے فرزند کو بیان لانا وکر ایسا نہ پر کہی لائے کمرن باروغہ کردہ فری شکل آئینہ ہو گئیں شمشاد	اس خوشی میں پی ہو سر جوش ملکہ کی سواری تی سرب لڑکھاتا ہوا یہ گھر سے جلا بولاسنکریہ اوسکو تہا جوش بولی خصہ سولیون برن نظر بولاوہ منسکے ہون اگر بڑا سخن با صواب کو سنکے باندہ کر اک خواص ست او عفو فرمایے قصور سکا آئی شہزادی باچین وہ شہز لاواس بات کا نہ لہین خیال پہلے آداب وہ سب لایا مہ سوامی تلک ہون بکھیر اندرون تو بہت ہی حل نکلا ہوا یہ سنکے اوسکا نشہ سن نہیں لائق نرا کر ہون جناب قابل دید ہر وہ نور نظر بولی جنجال کے یون مرد سامی میرے ذکرنا حرم اسکو اسکا فراد کہا ونگی ملکہ ہر تو غم سکا دل بکا دیکھا بیٹا ہی ایک طلعت کیے آپس میں ہر سینہ کلام	نر نا آپ میں ہوا ہوش جلد ہو چکی کہ ہو رہی ہو جسکڑی در پہ بانگے یہ گیا کس ش کی ہو چال سکہ حضور کیا یہ جبک تہا ہی او بڑا ہی پانی ہی چاو او نین مرا ہو گئی وہ کہاب جل نہنگ بولی اسپر نہون حضور غضب نشاء نے کہو دیا شعور او سکا عرض کی سجد کی تقریر میری سر کی قسم کرو نہ لال چوماسو بار تخت کا پایا اور ہوشخت حکم لندن جہیز اری کم طرف کیون اول نکلا ہو لا اوسم سب مسخو بے سبب پی نہیں ہوشرا دیکھے تو بلا کے ایک نظر جانتی تھی تجو بہت میں شریف تو نے اسوقت یہ کیا ہو تم دار پر اوسکو میں پڑا ونگی دیکھی آنکھو اوس کی شرف رضی ظاہر کنت شوکت بخدا ہی سجد اسکا غلام
--	--	--	--

او سپین جزالہ از اقرمان ما این شک تا بان تین ریش تھی ہرہ پیغیہ دراز سیر کرتا تھا وانکی یہ گل تر ایک ہر وہیان پہ آیا ہر بسکہ رکتانہ تاجو وہ اولاد ولین اسکو کہ آگیا جو خیا بولایہ ماہر و بیان کرو ہر خدا کا دیا بہت زرو کا شمر دے عاجو ہا تہ آیا بعد دت یہ گھر سے آیا ہر حاکم میرا سو نہیں درکار کنجیاں ساری اسکو لا کر اب نہیں مجھ کو اس کے چہرہ کا وخل اور غم کو نہیں ہی رکھیں ہر شے یہ اختیار اپنا کہا او سے نہ کچھ کرو تکرار لیکھا اسکو بہر سیر وہان محو فلکشت یہ ہوا اس تہے مرقع نہرا لیا یاب اسنو اس پیر جو پوچھا نام اسکا ہر خوش خیز شے کو دی من جو کمال آیا	اک پرکاش کا بھی نہ نشان روش باغ پر خرامان تین تو ہم میں اپنی تہا بہت ممتاز کسی لہن کی پڑ گئی جو نظر جلوہ مہتاب کا دکھایا تھا اسی غم میں تیرا نشان بولاسکے کہ اس سپہ عالی مختصر انی وستان کرو نہیں ارث کوئی بھی ہو اسکو اپنی مکان میں لایا خط پہ خطیہ سچک لایا ہر ہر یہ خود اپنے فحل کا فحشا اور یہ منہش کی اسے بائیں ہو سفید سیاہ کے مختار یہ لبس و سکا لاشیں ہی جانیے مجھ کو پیشکار اپنا ہر ہماری اگر خوشی و رکا دلا کا تہا خانہ باغ جہان لگا پھر نے ادھر دیشواں دیکھ کر جنکو ہو پیری بٹیا کہا اس طرح اونو اسکا حال خنجر ظلم ہے ہر اک پر تیز ناز اسکا ہر اک اوٹایا ہر	نغمہ طائران خوش آواز ایک مژدن ہی بٹیا تھا مستعلق تھا اس کا باغ کا کام دیکھ کر اس قمر کا حسن و جمال سننے ہی یہ خبر وہان آیا دیکھا جیتو اسکی صورت کو بات میری نہ جانے گا فصول کہا رکتا نہیں تیرے فی لیسر کہا اسکی کہ کیا قباحت ہی دوسری جگہ اسکو اپنی سند ہر ہمارا پیر رشک قسم کر چکا جب یہ خاد منو بیا تھو قابض ہر ایک شے یہ کیا ہوئی آگاہ اسے جب کر سنے آ کے اسکو نذرین ہو مخین ہر طرح تاج فرمان ہو خاموش شے کے تقریر باغ ہمیشہ وہ نظر آیا نئی نگینہ کی ایک بارہوری اوس میں تھی اک شبہ تھی نظر صاحب باغ کی ہی تصویر مرد کی شکل سے ہی نفرت ہو اس لیے مجھ پہ عنایت ہی	دلو ہر اک کو کر رہا تھا گداز نام حاجی سعید اوسکا تھا اوسکو تخت النین تین تمام اوسو دار و غم سے کہا یوں فی الحقیقت بہت حسین پایا وضع کو طور کو شرافت کو جو کروں عرض میں ہو تو نیشاب آپ میری نور نظر بندہ آمادہ اطاعت ہو بولایوں خاموشی منہش ہو تم اب اسکو آج سے نو کر ولین مجھ پہ اپنی سوچا کر اس جتنے جی اپنا مال دوز رہی کہ ہو دار و مدار اب سپر بولادار و غم سے یہ ماہ چین مال دولت کا بھی نہیں انان شاوان ہو اوسکو مری پیر دل جو اوسکی فضا پہ لہر حدی افزون تھی اسکی تباری دیکھ کر اوسکو یہ ہوا قصوہ موت موت سے چھوڑ دے وہ شہر تعبانزی سے اوسکو غمت ساخنے آنکی اعازیہ ہو
--	--	---	---

بات ظاہر ہو کر کہ نہیں مخفی
 سے یہ لازم اوسے سزا دو تم
 یوں جو گویا ہو لب لب
 پہاڑی ایہ کوئی ہی تعذیر
 ہوتے اوسے کمال شہر
 جاکے دیکھا وہاں احوال
 باغ نہ گس ہی ہو رہا تیاہ
 تاک میں سارے خوشہ انگور
 سرور ایک شکل وار ہوا
 خاک کا فرش اس میں بچا ہی
 کی نظر اوسے خور ہو جہنم
 تمنے نقشا یہ خوش حال کیا
 جی اوٹھو دفعتاً وہ مردہ دل
 ہو گیا صفا سب گرد و غبار
 اپنی شوہر ہو اوسکا پونچھا مال
 ملی اس سے وہ ہو خوش ہو کر

کہ ہم ہی نیک ہی دایہ تیری
 لیکن اسکا قصور بخشو تم
 ہو گیا شاد و دلین ہ مضطر
 شہر میں تین دن کیا تشہیر
 تخت پر بیٹھ کر وہ طلعت
 ہو ہر اک شخص قبلہ ہو ملا
 درو دیوار پر جی ہو گیا
 ہو ہی میں سنگ غسی چکا چو
 سو کھارہ وہ ہی مثل ہوا
 خوف دیوار و در سے پیدا
 دیکھا میں الدین یہ غم
 سب کو اک تیغ ہو حلال کیا
 تر و تازہ ہوئے فسر دل
 بزم عیش و طرب بی تیار
 یوں لگا کہ وہ قمر مثال
 پہونچا مہ لقا ایک دشت پر فضا میں

اس میں لکل خطا اوسکی ہو
 بولی وہ آپ میں مری مختار
 ہو گیا صفا اوس پر کادل
 جبکہ باقی رہا نہ کچھ جگر
 دو لون شخصوں کو لیکر احوال
 میں فی یہ اس قدر آلام
 جھک گئی بار غم و سب بار
 عند لب میں الم سے غمناک
 دیکھا بارہ دریا کا ایسا رنگ
 دوسرے پوش اس میں متور
 رونی خوب و نکی کیا بہار
 و وری یہ کہو وہ پری پیر
 باغ میں جٹ گلزار آئی
 ہوئی نرگس کے دلوں میں کین
 طین انکے سب سے تم مجھ کو
 پہونچا مہ لقا ایک دشت پر فضا میں

وہ انگور ٹی فریب کی ہے
 کسی صورت جھو نہیں انکار
 اپنی دایہ کو سمجھی قاتل
 اونکو دور و لش شیلے پر لایا
 باغ میں اپنی ہو گئی داخل
 بیٹھے میں سوگ ایک خاص عام
 نہا ایک میں ہی برگ با
 اور گریبان گل ہی ہو صد چا
 سب بگڑا ہو اسی اوسکا رنگ
 اشک نکھو لیسو اونکو بہت
 بولی سطر حسو وہ طلعت
 رکھا پاؤں وہ والدین کے سر
 نئے سر سے وہاں بہار آئی
 دیکھا کہ مہ لقا کو اپنی قرین
 میں یہ محسن ہمارا خوشخو
 ہو کے رخصت چلا یہ رشک فر

اور سعید داروغہ باغبان کا فرزند بنا اور ملکہ حور روشن کا اوسپر عاشق ہونا
 ساقیا اب پلا وہ چرخ کی
 ہو کر مدہوش ہم ہی لڑکے
 مجھ کو افسوس کیا خراب کیا
 ترپن کتک فراق باریں
 دشت گردی کیا کون کتب
 ل گیا باغ اک ہمیشہ بہا
 دل زاہد ہو جس جگہ کہ
 جی میں ہو اب کین جان رنگ
 کہی ایسا نہ انقلاب کیا
 مرین صلت کو انتظار میں
 بتلائی بلار ہون کتب
 سبز ہوا رشک سہو خطا
 وہ ہی مجھ کو بلا جو ہوا باقی
 سوئی افلاک دیکھ کہ یہ قمر
 شیفہ ہوتی اک پری مجھ پر
 اوی فلک تجھ کو اب خدا کی تم
 یہی کتا رہا اور روتا تھا
 ہنرین جاری تہن اوس میں
 ختم ہو دستان اس قمر
 کتا تھا اسطر حسو رو رو کر
 اوسکے زانو پہ ہونا میرا سر
 کر نہ مجھ پر راز دست ستم
 دشت گردی میں جان کتا تھا
 آب گوہر ہو جسکا پانی صفا

دیکھی باغ شباب کی جو بہا میں تصویرِ شمعِ عمر ٹھنکے میں ٹھنکے کبھی تیری جس گھڑی اسکو آیا ہو گا شو جبکہ بے اعتنائی کرتی تھی تجکواروس ہو فاسی ہو کیا وان تو وہ ہو گا عیش و عشرت نہا او ہر خوش حال کا یہ حال دیکھ کر اسکو ہوتا تھا وہ شہ مجھ سے کاسیہا اب یلگی یہ جو رات جب تھوڑی رگبتی تھی آپ کو ہو سکی بہت تکلیف بولادرویش خیر بہتر ہے تھا جو منظور اسکو اور بھی سو یا سیکے حضور وہ مینا مخملی فرش تھا وہ خار اسکو گر کے نرگس کے پاؤں پر اکبار اور سکی تقریر وہ پری سنکر رکتے ہو کیوں یہ پاؤں پر کہا اسنو کہ ہی خدا آگاہ سحر کے زور سے ہوا مجبور پوچھا نرگس پر یسی گہرا کر یاں تک آئی ہوں امان پاؤں	کا ہنس جان ہوا تصور یار بیشی تھی وہ عجیب عالم گاہ دل سے یہ باتیں کرتی تھی کیا ہوا ہو گا ولین غم کا جو کتنی تھی یوں بادل ناشاد لے نہ تو ہو لکڑی سکا نام تو ادھر تھلا ہی آفت میں گاہ شادی تھی اسکو گاہ ملا جبکہ اپنا تصور کرتا تھا یاد ہنیں سرزد ہوا ہوا ایسا اپنے گھر کو ہر اک ہوا رہی صبح لیجائیے گا اب تشریف یسی گری خوشی تو کیا دہری اوسنی بچھاؤ واپس تین بانگ رکھی باطن میں چشم دل بیدا کسی کو نہ تھا قرار اسکو رو کو اسطرح اوسنی کی گفتار سمجھی اوسدم کہ ہر مراد ہو بہر حق یا لشرب شہو سرور میرا اوسل مرین نہیں بگنا در نہ ہوتا کبھی ایسا قصو تم خفا ہو رہی ہو یہ سیر اسکے ہاتھوں سے کیا جان باؤ	خار آنکھوں میں ہو گئی محفل بالکے پرتی ہر دم اوسکی نگاہ شجکواروس پار کرتا تھا مر گیا ہو گا وہ نہ دست آگ لگجی ایسی آفت کو جلتا ہوا سن سب اور جگر مجھ کو جسطرح سو کیا ہر باد تھی جو خوش سکوا اس آگ خوب مایوس و سگھڑی ہو کر ایسی حالت تباہ اوسکی تھی اوس پرستی یہ شاہ جی کو کچھ آرام اور بیان غیب سنی تقریر اوسکی حیدم لیتا جسد مہنگ پر وہ فقر چشم نرگس میں خج اتنا ناب کر دیا دل نو اسکو جہ نظر یہ سراپا قصور حاضر ہے دلین قہ شاد ہو گئی اوسدم چین لینو دیا نہ مجھ کو دان مہمیں دلین اگر وانصا ہوئی دونوں میں بہت لگا بولی وہ رو کے دیکھتے نہ بولادرویش ہی مجھ کو تحقیق	ہوا سیراز زندگیتو دل یا دشوہرین تہا یہ حال تباہ دم محبت کا تیرے ہر نہا تھا اوٹا ہوا گانہ سر خجالت بہاڑ میں لون اوسکی شور کو میرا کہنا نہ کچھ کیا باؤ وہ بھی میری طرح رہنا شاد کہ ہر مشرق یہ پری میری دل سے کہتا تھا اسطرح رو کر نرم ماتم وہ نرم شادی تھی آگئی ہے حضور رات سو تا ہو مشر یہ دل مضطر ہو گئی خوش وہ قبلائی الم ولین کچھ انہی سو چکر تیر اسطرح خوشحال تھا بیتاب پہر بے پاؤں نہ فغا اوٹکر کاٹ لو نہ حضور حاضر ہے پربناوٹ سی بولی وہ پریم یاں ہی نازل ہوا شہر جان کہ نہیں ہی یہ میرا قول غلا ہوا درویش خواب سے بیدا مقدور دشمن بیاں ہی ہوڈ ہو دل جان سے تمہارا فریق
---	--	--	--

سلسلہ میں ہم اپنی لائوین
 نایاب ہنسیا وہ مرصع کار
 کردی اوس ہوش کے نرس
 کی وہ شرن پر اوس کو زینت کو
 دی زرد کی سبجہ وہ شتر
 رنگ پر اوس کو جبکہ لے آیا
 باندہ حکم داتو نکو وہ گل اندام
 منتظر ہیں حضور کی واکبر
 کہ چکی جت باتیں وہ خود سر
 بلوچ بھادویش سے کہ اجنت
 شکے یہاں وہ ہوئی نہا
 لیکن وہ پری پستانین
 ول پہ گوار کے ہجر کا تامل
 زور براندون نقابت
 وہیں تشریف لچلین حضرت
 بالکے کو جو ساتھ تھا لایا
 بار فرقت بنا گوارا تھا
 بولی اوس شکارا خواہر
 اسکاٹری عمر سی سبجہ نو
 جیسی خوش گوارا کست
 ہم زور و زور بچا لائی
 یہاں سے عشق جیتا
 جو کوئی نہم کو

پہنچو جو کچھ تمہیں پہنچا رہا
 تھے تکرے جس میں گوشت ہوا
 باز ہو باز وہ میرے کے خون
 اوڑ گئے دیکھتے سولہ سو
 شمس کے توشمس سے پہلے
 اپنے پہلو میں اسنو ٹھہرا
 لگی درویش سے یہ کرنی کلام
 کہیں کی بات دور کی گیسر
 جا پڑی بالکی پہو کی نظر
 کون ہیں یہ جوان طلعت
 اوڑ گیا اوس پر کا طائر ہو
 او تری جا کر یہ اک خیابان
 جا کے نرگس سے پر کہا احوال
 جاؤں انکے مجھ میں طاعت
 او نہیں یا انکی نہیں طاعت
 مصلحت سے وہ میں جو پڑا
 پاؤں آگے نہ اوسکا اتنا
 اتنا احسان آج کر مجھ پر
 پاس گس کے انکو ہونچا دو
 دور کرنے لگی لی و سوس
 یقین اوس وہ یوں درنگی
 بس رخ سحر ہر میدان
 بیکر وہ پست کے ہر عین

کہ چکا جیت بات مرد خدا
 اور گلابی رنگی مہنی کفنی
 موتیوں کا وہ کنٹھا پہنایا
 کی حامل وہ خوشنما سیلی
 ہاتھ میں لیا اک نظر تک
 اتنے میں پھر وہی پرانی
 آپکے لینے کو میں لئی ہوں
 ہیں بہت متبادر رخ و لب
 کیا تضرع تھا اوسکا اگر ہی
 بولا اس طرح صفا ضمیر
 لیکے اوس بالکے کو آخر کار
 ایک بنگلہ میں انکو ٹھہرا کر
 اوس ہی نے یہ اوس سے فرمایا
 اوس کی پہنٹی ہی تھری
 سنی درویش نے جو یہ گفتا
 سنی مگر اوس کی یہ حالت
 ناگمان اس گھڑی اک اور پر
 ہوتا ہو میری دلیں ہر دم
 کر کے درویش کو غرض ہوا
 شدت غم سے وہ فرتویر
 بیٹھے ہوا سطح جو غم گین
 مرنے ہو جسکے غم میں تم دفعت
 تم ہی چاہو گی یا نہ چاہو

کہیںچا توڑہ پوئش کشنی کا
 جال بندی سب سیمہ توئی
 دیکھنے میں کہیں تہا آیا
 اسی بناوٹ بھی جسکی بلیلی
 کہا اسپر ہے خوب تر تکیہ
 اور آداب وہ سجا لائی
 تخت ہی اپنی ساتھ لائی ہو
 چلے جلدی نہ دیر کچھ باب
 ہو گئی لاکھ جان سے وہ مر
 بالکا ہو مرا جسا نکا پر
 ہو گیا تخت فقیر سر
 ڈال کر بالکے پہ خوب نظر
 کیلے دور اونکو چھریا
 آ کے درویش سے یہ کی تقریر
 ساتھ اوسکو ہوا بے تکرا
 بالکے سے جو رکتی تھی آفت
 راہ میں اس پر کیول جوئی
 نہیں حل سکتی ہوئیں اس
 اولے پاؤں پہری کھان
 تہا جو خاموش صورت نصرت
 ہو لکیر کا اچی ضرور کہیں
 کیا نہیں پوچھتی تمہاری
 چور و گمراہ کو پائنا ہو گے

عکسٹن الا جو اوسنی پانی پر
 ہوئے یہ تینوں من فقر کرنا
 کہا خوشید سوتا وہ مہین
 من تو مون ایک بندہ ناخبر
 ہو گیا خوش حال پھر مضر
 عاجز لیسو کیا یہ اسو کلام
 ہو گا تجسانہ دیر بر بقدر
 اور کہا اسطرح کہ انچوش خور
 کہا اوسنی بیان کروہ حال
 ساحرہ کا وہ جیل پر آنا
 بولا خوشید جیٹا ہی یہ
 اوسنی جب اسطر حسو بھایا
 ہو گا دونوں میں کس کا قصہ
 اس میں اک سالہ اسو اترخت
 او ترختی اسو اسو ادا کو ستا
 عقد جس شخص سے ہوا سیر
 کر رہا ہو غلشن غم کا فار
 آ پکواتنی ہو سکی تکلیف
 کنادینی ہو جھکواج رکا
 رسے جگر میں ات بہرمان
 جبکہ اونکو بلا کر بٹلانا
 کر کے آداب ہو اخصت
 کہ تو تاج اور قند کینو تر

ایک کشتی روانہ آئی نظر
 ہو گئی دور دسویں حشر و یاس
 حال ان دونوں کا سناؤ ہمیں
 نہ سلیقہ ہو جھکواج اور نہ تمیز
 گر پڑا اوسکے پاؤں پر جا کر
 ہاں وہی بقیہ ہو یہ غلام
 سمجھا روز سیاہ کو شپ
 تم ہو رو شفیق یہ نہ کہو
 کس طرح آ یاد میں انین مل
 جال کر کے انگوٹھی لیجانا
 اب میں لاتی ہزار ہی یہ
 راستی پر وہ بالک ال آنا
 جھپکمل جا بگا وہ حال غم
 تاجوا ہر نکار سارا سخت
 بولی درویش سی یہ باندہ کھنڈ
 پاس اوسونہ کچھ کیا سیر
 ہو گئی ہو غنیمت زگرین سیر
 لایئے آج مجھ تک تشریف
 کل ضرور آونگامین اغوشند
 جب ہوئی آسمانہ صبح عیا
 وہی مرغ سفید پر آیا
 لایا دو کشتیان بھگت
 میری ہر وضع ہم صفت بہا

کچھ عجیب غریب تہی کشتی
 سب سجالائی کو لیش آداب
 کون میں انکار عا کیا ہی
 بولا وہ صرخ کو ستای میں
 بولا درویش کیون تو مضطر
 کہا اوسنی اوٹھا سیہ سر کو
 لاکہ اوسکو فقیر نے جھڑکا
 گر نہ ثابت غلام کی تقصیر
 جبکہ درویش نے یہ فرمایا
 کہہ چکا اوسکی جبکہ وہ بیدا
 سچ سے زور کسکا چلتا ہی
 بولا جگر میں اتو بیٹو تم
 النور اوسکی یون ضایا
 اک پیری اوسپہ جلوہ فرماتی
 میں میں زگرین لائی ہون
 آ پکی جب ملازمت ہو گی
 ہوئی حاضر نہ میں غم کو
 بولا درویش جھپک سیر غلام
 اوسنی سچ یہ جب سنی تقریر
 ہوئی فرستادو سولیفہ سیر
 بنگیا لوٹ کر جو ان حسین
 بولا وچ شحال سو درویش
 ہم میں کرتے ہیں یہاں

آئے ان سب کو لیکھی کشتی
 ہو گئی اوسن غذا کو اسکا جوتا
 کیلئے انکو ساتھ لایا ہی
 وادریں لکڑیہ آئے ہیں
 کیا تو زگرین کیا شوہر
 ہندو ہندو سدا گھر
 نہ اوٹھایا پر اوسنی سیر
 شوق سو دیکھو جسے تغیر
 سارا احوال اوسو دہرایا
 چاہی اوسن غذا سونی آ
 دل مرا اسکے غم میں جلا ہی
 چوڑو دھنا بیان ہو چکا
 بیٹے جگر میں غنیمت جا
 حسن خوبی میں شکر ہو گیا
 غم نہ کی ہی یہ اوسنی سلام
 عرض اوسو قند گیتے
 پاؤں اوٹھتے ہیں سیر
 جو کہ گہرا اوسن ہوں
 ہوئی حضرت نہ اور کی تقریر
 کیا اوسن غذا انکو طلب
 کا نہیں شاہی فی باتین کین
 بابا اپنا کرو فقیری کیش
 مرتبہ سمجھو اسب مزید اپنا

ہم جو کا غم تو چل کی شادی
مہ لقا و یک کس معاہدہ
شاہزادہ ہون نام ہو خوش
ایک جن مخفی سہ پہن تھا
وہ من ہوا جو کو مو گئی یہ خبر
ہم ملازم یہ با وفا سب
دیکھنے کے فہم ظہر منہ تھا
نرم سادگی ہو گئی ہر دم
پر نہ کہہ سکے دہن میں آگیا
کس کے دل میں نہ کو شام و شہر
گرو اسکے تہا سطر حسن سپاہ
وہ جوان انکے جہ فریاد
نہیں پہچانا اپنے اس دم
سار اسامان ہسکو یاد آیا
بوللا وہ میرا کہ نہیں ہو وہ
الغرض اپنے گھر میں آیا
وہ جو بہر تاتا آشنائی کا
اوسکے خادم میں چار شیت ہو
آپنے یہ لیا جو جکانام
بوللا وہ ہی اگر یہی منظور
یکسا اوس چار ایک شیت ہو
سینے کے سمت تہا

انکے ناموں میں رہو چہ
آیا اوس من میں انوشاہ
کہتے ہیں بدو جھکا و نام
چہ ہی چوری ہ دیکھا جاتا
آکے سحر ایسا کر دیا ہر
ستے میں زیر حفا سب
ہو یہ سامان عیش سب بکا
پہر ہی سبکا ہو گیا عالم
دل ہوا و سکا و بالسی گدیرا
ہو پونجی یہ ایک شہر کے در پر
ہو ستار و زمین جہر حسوہ
اوس جو صورت آشنایا
میں ہی شخص میں اسیر الم
کہا سچ اپنے فیہ سرا یا
اتہ منہ دہو میں انیہ چلو
خوب و نو نکو نایج و کھلایا
تذکرہ یوں کیا رانی کا
ہوا اوسکے سبک دفع الم
ہکو ہی اوس فقیر ہو کام
ہکو کل ان میں ایچلو کا فر
شکل ہم فلک او سچا ہی
سطح وہ پکار کر بوللا
دل شہر کہ شاد فریاد

وہ لعل نگو تھا جو خوف سحر
پونچھا دوسرا و سب
ہم جو پہلو میں سحر شہی ہو
تھا اسی باغ میں ہمار عقد
رہتے ہیں شکو زندہ نام
اور یہ ہی طرفہ بات ہی گل
کر رہا تھا وہ اپنا حال بنا
فکر کی اس ٹر فو یہ دل سے
ایکے بہر خوشحال کو ہمراہ
اوس جگہ اک جوان نظر آگیا
ٹہر و ان یہ جھکو و نو فر
لو دا گور ایسے اپو وہ گل تر
رات کو دیکھا تھا حسن و شاد
پر یہ بتلا میں اپا تہی بات
کفش خانہ کو کیجے جہت از
نہ کیا فرق کہ اطاعت میں
یان ہی روشن جہنم نام فقیر
ہو گیا شاد و جب نایہ بیان
گر و مہو میں سکی حاصل ہو
دوسر روز پہر وہ رشک فر
کیکھا تھا جو ساتھ شہزادہ
ہمیں یہ ہی صفایا مل
کر کجا جب یہ گفتگو غم شد

دیکھتے تھے فلک کو اڑا ہوا
یوں لگا کہ نہ اپنا سب حال
مجھ ستم دیدہ کی یہ فی بی
نہ ہی بندہ چکا تھا اپنا عقد
صبح ہو ہی ہو تو میں بچا
کہ نہیں ہستس کسی شہر پر
ہو گئی اتہ میں سحر جو عیان
چو میں کیونکر دست قاتل
وان سو را ہی ہو ایہ غیر شہا
ہو اسکتا وہ مہ جد ہر آ
دیکھ لین یہ ہی میرا ایک نظر
مہ لقا سو کہا یہ منہ میں کمر
صبح سامان ہو گیا تھا تہا
ہوئی کسطح اس بلا سو جات
پہر کر و نگا میں عرض ہوئی
رہا سگر م دل سو خد میں
نہیں فی نیامیں اسکا آج نظر
کہا اوس کہ ای خدیو جہا
جلد آسان ہجاری شکل ہو
لے گیا انکو ایک دریا پر
دفعہ اوہ کنارے پر آیا
نہیں دیکھا بہت گدو گدو
اوس اٹیلے سر ایک مرغ

ہنس کر پاس ایک بار دوری
رکھے تھے اوکو کچھ دوا تو
تھا مگر سارا باغ وہ سنسنا
کسی یہ سنسکے خوشحال سوتا
دن جو باقی تھا وہ تمام ہوا
جتنی دیوار میں تھیں تھیں
ایک نے شمعیں ان کی روشن
آئین ہیراؤ کو لکیر کچھ پر یا
ایک مہارہ چاندنی لائی
خوب رو سکے سب تھی کوئی ر
بنگے ایسے خوب رو وہ لشر
اپنے ہاتھ نہ کر کے سو سونا
اپنا اپنا ہر کسے بدلا ابیسر
جب یہ سامان ہو گیا تیار
اوسے پٹی تھی اک مسعود
مسح تابوت کو قریب گئی
ای پران ستر جوان زند
سنی او میں غمزہ کی جب
بیٹھا جا کر وہ انسو سنبیر
لگی کہنے کا ہی ہو پر غم
شکے یہ بات نکلی ایک دھڑل
اوس گھڑی اوسے عجیب عالم
رخسار او سکوتا اسطرح جو

تھی وہ نیلہ کئی ورخی ساری
ایک تو شہر صوفیہ یا تو
نام کو ہی نہ تھا کوئی انسان
سیر دیکھو یہاں کی اچکی رت
اور روشن چرخ شاہ موم
آگنی جان سبکی جہنم
کر دیے جھاڑ ایک نے روشن
لگین کرنے وہ فرش کا سان
کوئی جا کر کہیں بن آئی
وہ تو حورین بتیں باغ بہشت
جنکی تصویریں کہیں لودیر
لگے اکبار چھپنے وہ ساز
کہی بلوہا سناہ ایسا ہیں
کھین پر وانیہ کچھ پر خیار
تھی کمال و سکی غمزہ صوفی
جس گھڑی دان وہ بدست لگی
صدقہ ان تجھ پر مریو کنبہ
نکلام دراک جوان فریسا
اشک آنکھوں میں بہکا ہی
سخت گزشتہ مبتلا ہی الم
وہ ہی پر مبتلا ہی رنج و محن
شرم سوزہ کی تھی گون
جیسے خوشی کی ہو گردن

شامیہ ان کہیں تیرے دھڑل
دوسرا سبز رنگ ایسا تھا
ہیرہ تماشا جو ان نظر آیا
آخر کار ہیرہ دو لون نم
چاند نے منہ جیسا پنا دکھایا
روشنی کہیں کا تھا خنکا کام
دوسری کنول درستی
لائی قالین کوئی گلہ خسا
ایکے ناز سے بنایا پان
پھر ہی تیرے وانیہ چلاوس
تھا سپر او نگر کار قیامی
جتنی مرغابیان کہ نہ تھیں
ہوا ثابہ مصباح جین
جسکے تخت وہ معلق تھا
پیشی روتی تخت ہو تری
رکھ کے سر او سپہ وئی وہ پر
وقت و صحت کا آگیا تیرے
تخن لکھتا تھا خلعت شاہی
پرو ہی بیر نال غم آگین
نہ کہ وہ میرا وٹھو امی شاد
اسپے شہر کے پاس جا بیٹھی
خکے افشان جو باز داتا
شعلہ او شہر تو ان کی ہون

تھی چاکہ شین قی ستر کمر
کہ زمرہ کا رنگ پھینکا تھا
کچھ زل مہمتا جو لہرایا
ایک گوشہ میں چپے رہا کہ
طرہ سامان وان نظر آیا
لگین کے نے وہ اس کے اپنا کا
بہج دھیلے تھو خنکا چست
لگی مسند پرانی ایک نگا
فل کے مستی کسینو کھایا پان
اوتری او نگر بدست وہ بلوہ
پہنے لشوارین چمنی جی
وہ ہی سب انسو سا گھڑی
پاس سند کو آ کے پٹھین
دفعتا وہ زمین پر او ترا
کچھ عجب حال سخت سوا تری
یوں صدادی کلا ہی اسیر الم
و کھلا چلے واری تیرے
سہرا ہی تہا نشان اماوی
کئی تابوت سبز کو ہی قرین
کر رہے ہیں تھما دی وہ لہلہ
لپ پہ مہر سکوت او سکوت
کچھ عجب دکھا مہا حب لو
حسرت میں عیان نگا ہون

ہنسکے لہر زمی کیا ساغر
بجہ دم بہر کے پر چو ہوش آیا
کہا کے انگشت کچا دلیر داغ
نزدہ درگور او کو غم میں ہوا
وہ انگو نہی جو آپ کے گئے
آپ صواب پایہ صحت ہو
دست شوہر سے میں چلی لان
ہاں گدا اپنے غمایت کی
اب یہ ہو عرض خاموشی
دوسری عرض ہو یہ متین
اچھے میری یہ وصیت ہو
رکھے صندوق میں مرد
الغرض اوسو ہوں صیت کی
میں جب کی اصلاح کہانی
لباس سید نشیو راجہ امون
دھونڈ ہو رشتہ نہیں چلک
سکے بہر او کو جو ہوئی لشکر
اک جگہ پر ملا پر ایسا باغ
نئی صورت کی دیکھی تیاری
صحن میں اک چہرہ نہایا
اوسہ نگہ ایک ہو استاد
نہر پور کی بہت نہایا
اوسمیں مرغابیان بہت خوشتر

پروہ او سے مجھ دیا ساغر
اور ہی رنگ منیوان آیا
اوٹکے والنسیدین یا اگر کشت
قبلا اور اک المین ہوا
داغ اوس میں جب تک دیکھ گئے
اس جہاں سے ہماری حالت ہے
کیا شکایت کرو میں سکی بنا
حد سے افرو و جھپٹت کی
بخشدین و وہ درجیل ہو
کچھ نہیں پر میری حالت تیز
آپ کو مجھ سے گر محبت ہو
کسی حجر میں کچھ کا خفا
آکے بارہ در میں حالت کی
بات اوسوتا و سکی یاد آئی
کو بکواو سکے غم میں تیرا
بات تانے جو وہ خستہ سیر
ہو لیا او سکے ساتھ پیر تیرا
ہو گیا بو گل سے تازہ و سار
گرم ہوئی عقل او سجا ساری
تہا نہ جسکا کسی جگہ یہ چوہا
جسمین تار طلا سہو ایجاو
مثل انجم چمک ہو تیرا جہاں
تھے جو ہر نگار او سکے پر

اوسکے پتیر ہی یہ ہوا شبیر
کہ نہ وہ خیمہ ہو نہ وہ میاں
طرفہ سامان ان نکس آیا
پہر تو کہہ کے پتیر کو بچا حال
ملکا اپنی مانکے پاس آئی
لیے جاتی ہوں دلپہ ایسا داغ
میرا رتبہ نہا و سے خاک کیا
کیا کروں شکریں او سکا
نا سبکبار یہ قصہ و شہار
ایکسا عتین اب میں تیری ہو
میرے غم میں نہا کے پھر تیرا
حق میں یہ خادہ کے چہا ہو
سکے اسکو چل ہوا خادم
نہیں بتا کہ ہو کیا مدون
مہ لقا کے کہانہ گیسب افرو
کرتیں جس بیان سپا حوال
چہاں ٹھانے ہزاروں ہی
شکل لیل جننا کہ کش تہا دل
نقش دیوار سکھوں تصویر
سیم خالص کا پروہ سارا ہی
شیخے حکم کے معلق تخت
تہا طلائی تمام دور او سکا
کتنے طاووس ہی مرغ کار

شکل مسیت میں ہو گیا خاموش
خاک پر لیتا ہوں نہیں کچھ پینا
مردہ اوس شک جھو کو پایا
یوں کہا سب نے کہ اسکا حال
اور سخن یہ زبان پر لائی
مر گئے پر ہی یہ رہی کا داغ
ہو لٹا دشمن ہوا ہلاک کیا
دل اوٹا تا ہی بس او سکا
جامی نزدیکیا ز و غفار
خلق ہو دم میں کچ کر تی ہو
اور کرنا لاش ہی مدفون
وہی ہونا ہی جو کہ لکھا ہو
اوس بلا نے مجھے کیا نام
اوس الم سو ہوا ہر جگر خون
ولین اپنی نہ رنج کچ کہ او
کیا عجب در ہو یہ رنج و مال
پر نہ در ویش کا پتا پایا
دونوں اوسن اغمیں ہو در
حسن خوبی میں لیل لیل
ملک حسن کا وہ تارا ہے
پر زمرہ کا وہ بھی اکنت
کچہ نیاتہا جہاں سہو او سکا
خوشا خوشا او غم خوش قرار

یوں لگی کہنی مجھ سے ہنسکر
وہ جو سامان کیمرہ آیا تھا
مال کر اوس پر یہ پونجی پا
یاں تو پہلے سے وہ لایا تھا
میں نے کہا نہیں تائیدہ قدم
ہو گئی پھر تو عقد کی صورت
آسمان نیا دکھا یازگ
چانی ہتی جو خاک سمت
اوسکو در پرتی ایک غم
دیکھتے ہی مجھ وہ خانہ خرا
ٹوک کر مجھ کو یہ کلام کسا
اپنی وانتک جو سانی ہتی
کہا میں نے کہ تھر و آتا ہوں
سحر آمیز ایسی ہتی تقریر
نشہ میں وصل کا ہوا طاب
جو کہ شہر طلا سولائے ہو
بولامین گریہ خواہش دکن
بولی وہ مجھ سے تنہا دی سکھ
اوس جو بے سطح کیا انکا
سکھ اس ناگو وہ سر ہوئی
پھر کہا مجھ سے صبر کیوں
سحر میں ایسا بٹلاتا ہیز
سکے یہ بات وہ ہونی پنا

ہو فراموش یاد اگل تر
صفحہ بدل یہ کھینچ لایا تھا
تسے وانکی کہنی کچھ ہی با
یاد کچھ ہی اوسکا نقشا تھا
کرتی ہوا تھا ہم تم ہدم
وان میں ہر لگا لگا عشت
اور یہ کونہ لشت لانا رنگ
فرق آنا تھا عیش و عشرت
عفرانی لباس میں چہ
ہو گئی اسطر حسو ہر برباب
کشش دل نے اپنا کام کیا
چاؤنی یا پنے ہنر چانی ہتی
ابھی صید افگنی کو جاتا ہوں
نہ کیا عذر ہو گیا تسخیر
دلیپی اوسو جو یہ بوس غالب
وہ انگوٹی اگر ہمیں دیو
ہماؤی و تیا ہوں کیا یہ شکل
کیا یہ کہتے ہوا ہنر ہوشمیں
رست سی اپنی میں ہوا ہنر
رکتا و سوقت اوسکی شرم
دیکھو چٹپٹا گو کہت دیکھو
اوسکی تقریر کچھ نہ سمجھا
دی انگوٹی وہ جھکوا کر کا

میں نے جسوقت یہ سنی تقریر
کیا کر عرض اور یہ ناشا
کیسا شہر طلا ہی بتلا دو
کہا میں نے کہ اسی پر ہی پسکر
مطلب اوسکا جو ہو گیا تھا
وہ تو آغاز تھا سنو انجام
جی میں آ یا کہ حیلے کیلون
ہو پنا میں جیل کے کنارے
اسطر حسو حضور ہتی ہتی
کہنے مدت سو مجھ سے عاشق ہو
وج پر آ گیا مرا خستہ
عاقبت یان تلک آئی ہو
بولی وہ اک اداسی سکریہ
لیکے خیمہ میں خانہ خراب
بولی مائیں ابھی تمہاری
وصل اس بات پر ہمارا ہی
پرونا سے میں اپنی گمراہ
میں تو واقف ہنر کیسی
کہا میں نے کہ گرنہ دو گی تم
بولی پھر یوں کہواہ رہی
تم نہ آو عدد کے کہنے پر
کہا میں نے کہ خیر جو کچھ ہو
اوسم کشم کشم جو لا کر دی

کیا بیان اوسکی کچھ تاثیر
نرہی ایک بات مطلق ا
اوسم سامان کیا ہوا
پولنا جوت کا نہیں بہتر
ہنوی اوسکے ہنر و ہنر
جس الم نے کیا ہو کام تمام
ہونی مانع اگر چہ فرقت یار
آیا استادہ ایک خیمہ نظر
فتظر حبیب وہ کیسی ہتی
عاشق و ہمیں سبے غافل
آپ تشریف آج لاؤ ادر
چلکے خیمہ میں و گری شہر
ہم تو ہوں صید کی مین سر
ناچی گانی پلائی مجھ کو تلاب
کرد و پوری اگر ہماری بات
اسلیے تسے یہ کنارہ ہے
اوس انگوٹی کو میں جب مانگا
تقریر ہتی وہ یا ملائی ہتی
جان اوسکی عرض میں لگی
یاں ہی آپو پونجی و شمشیر
ہنیں کچھ خاندہ سوا ہنر
وہ انگوٹی مجھے حوالہ کرو
رکھ کے محرم میں سکھو خیر

کہا کھا لویہ انجھستہ میر	دیگا اشد تمکے اک دختر	رکنا اوس سر کا رنگ	اور طاعت میں اسکو مناد
ایک گلہ سستہ ہی ہوتا لایا	دیکے اوسکو یہ وسو فرمایا	یا درکنا میری نصیحت کو	بہوں جاننا اسن ایت کو
اوس پریر کی جیکشاوی	میری جانب سے دنیا یہ	اور یوں کرنا اوس کو لپکا	بلکہ اس طرح اسکو دنیا پیما
رو نما میں شیری لیل کی فقیر	دیگیا ہی یہ اسی قمر تنویر	کملے یہ بات وہ دانہ ہوا	عیش کل یا نہ کارخانہ ہوا
یہ یقین لے راہو گا ایک سہل	ہوئی پیدا غرض تھوٹا	خوبرو اس قدر تھی تھوٹا	آگیا دانیو کو دیکھ کے غشتر
جیکہ وہ رشک مر جوان ہوئی	حسن خوبی کی روشن ہوئی	بولی سلطانہ لکڑی	ہو جو منظر کچھ خوشی میری
باغ تیار ایک ایسا ہو	مثل رخ فلک نہ جیکا ہو	اوس میں گئی لعل و نثار	دیدہ حور جس سے ہوش
اوسی صورت وہ بہرہ تیار	لگے آنے پیام نسبت کو	اوس جو وقت یہ سنا احوال	دلچہ لالہ فرمایا شک ستیاخ
ہوئی جب شہر اوسکی صورت	تو یہ اوس میں کلام میرا	اسی یہ سامان عقد منونیکا	کسی جانب ہی ملک سونیکا
میری شادی کل گرا راہ ہی	کچھ نشانی ہی وہ مگر لاوی	اوس کا اپنا کرونگی عقد جھنڈو	ور نہ محکو نہیں ہے منظر
جو کہ اوسکی محبوب خیر لاوی	سجرا اسی سے وہی میری	پیر تو اوس کو کیا تہا جو نہ کو	ہوئی وہ بات جا بجا ہو
کہا سلطان جو خوشی تیری	دیکھنے میں کہی نہ آیا تھا	اوس پریر کی جب شہر	ہوئی زادیدہ محکو ہی لفت
حسن ہی اوسو ایسا پایا تھا	جان دل سے ہی تو خدا اوس	لیکن اسکی جو شرط تیا تھا	پہوں ہا بنو سر کو دیتا تھا
پہن تو تہ شفیقہ ہزاروں بشر	اس را دیسے ہاتھ اوٹا تو	یہاں ترقی پہ خوش دل تھا	گو کہ شرط اوس پر کی شکل
عشق سے اوسکے باز آؤ تو	ہوئی جہ وقت اوسکو میری	روبر و اوسنے محکو بلوایا	شرط کا ذکر در میان آیا
پرین اوس جس کے گیا دیر	چہا نوا کہوں ہی شہر دیکھا	نہ ملا محکو نشان کہیں	پہر تو مایوس گیا یہ عزیز
کر کے اقرار اوسکے آخر کار	شدت غم سی حال تہا تر	اک پریر کو جو رحم آیا	حال دریافت محسوس فرمایا
گر پڑا لکڑی میں غش کہا کر	لیگیا محکو اپنی ساتھ وہاں	پہو نچا جب اوسن بارین کو	جو سنا تا وہ حال بالظر
کر دیا مینو اپنا حال بیان	و حش طیر و عیت و سلطان	دیکھا ان سکو مینو سونیکا	جای عبرت محل تہارونیکا
در و دیوار و قلعہ و دوکان	دیکھی مسند یک مکمل	رفخہ رفخہ جوین قریب	اوسی صورت کا اوسکو بھی
قتل شہر سی جن ہوا و خل	وہ گواہی کیو اسطو لوی	مقتدر دل جو میرا آیا	شاد و خرم میں اپنی گہر آیا
ہاتھ میں اوسکا اک انگوشی تھی	پوچھا احوال سارا بلو کر	کر دیا مینو سونیکا	وہی انگوشی اوسو جن
اوس پریر کی جو میری			

یوں لگی کہ نہ عجیب ہے ہنسکے
وہ جو سامان کیلئے آیا تھا
مال کر اوس پر یہ کوئی بھی
یاں تو پہلے سے ہو لایا تھا
میں رکھا نہیں بلکہ اپنے قدم
میں گئی پھر تو عقد کی صورت
آسمان نیا دیا یازناب
چنانچی تھی جو خاک شہادت
اوسکو در پر تھی ایک غریب
دیکھتے ہی مجھ وہ خانہ خراب
تو کہ کر محکوم یہ کلام کسا
اپنی وراثت جو سائی تھی
کہا میں نے کہ تھو آتا ہوں
سحر آمیز ایسی تھی تقریر
نشہ میں وصل کا ہوا طاب
جو کہ شہر طلا سولائے ہو
بولالین گریہ خواہش دل
بولی وہ مجھے تنہا دیکھ
اوس جو بے طرح کیا انکا
سکے اس نگو وہ سر دیو
پھر کہا مجھے ضد ہو کون
سحر میں ایسا مبتلا تھا میر
سکے یہ بات وہ ہونی لیا

ہو فراموش یا دایر گل تر
صفحہ دل یہ کھینچ لایا تھا
تھنے دایر کی کچی کچھ بھی
یا د کچھ بھی اوسکا نقشہ تھا
کرتی ہوا تھام تم اسدم
وان میں ہر گاہ کبھی عشت
اور یہ کونہ لشت لانا رنگ
فرق آنا تھا عیش و عشرت
عزیزانی لباس میں چہ
ہو کسی اسطر حسن پر میناب
کشتش دل نے اپنا کام کیا
چھاؤنی یا نہ ہو چھائی تھی
ابھی صبیہ افگنی کو جاتا ہوں
نہ کیا عذر ہو گیا شہید
دیکھی اوس جو یہ ہوس غالب
وہ انگوشی اگر ہمیں بدو
ہاؤ دیا ہوں کیا یہ مشکل
کیا یہ کہتے ہو اپنی ہوشمیں
زیست سے اپنی میں ہوا
زلزلت اوس وقت اوسکی شہر
دیکھو چھپاؤ گویا بہت دیکھو
اوسکی تقریر کچھ نہ سمجھا
دی انگوشی وہ مجھ کو آکا

میں جس وقت یہ سنی تقریر
کیا کر عرض وریہ ناشا
کیسا شہر طلا ہی بتلا دو
کہا میں نے کہ اسی پر ہی پس
مطلب اوسکا جو ہو گیا تھا
وہ تو آغاز تھا سنو انجام
جی میں آیا کہ جگہ کیلون
ہو پچا میں جیل کے کنارے
اسطر حسن حضور بیٹی تھی
کہنے دت سے عجیب عاشق ہو
اوج پر گیا مراختہ
عاقبت یان تلک آؤ ہو
بولی وہ اک واسی ہو کر خیر
لیکھے خیمہ میں خانہ خراب
بولی مائیں ابھی تمہاری
وصل اس بات پر ہمارا ہو
پہر و نالے میں اپنی گھر آیا
میں تو واقف نہیں کیسی
کہا میں نے کہ گرنہ دو گی تم
بولی پہر یوں کہواہ رہی
تم نہ آؤ عدد کے کہنے پر
کہا میں نے کہ خیر جو کہہ رہ
اوس نہ کشم جو لا کر دی

کیا بیان اوسکی کچھ تاثیر
نہ ہی ایک بات مطلقا
اوس میں سامان کیا تھلاؤ
پولنا جوت کا نہیں بہتر
نہوئی اوسکے ہر جہ و کھول
جس الم فی کیا ہو کام تمام
ہوئی مالغ اگر چہ فرقت یار
آیا استادہ ایک خیمہ نظر
منتظر جسے وہ کیسی تھی
عاشق نہیں وہ سبک فاق
آپ تشریف آج لاؤ ادھر
جگہ خیمہ میں وگڑی ٹھہر
ہم تو ہوں صید کی مین سیر
ناچی گائی پلائی مجھ کو تلاب
کرو پوری اگر ہماری بات
اسلیے تھنے یہ کنارہ ہے
اوس انگوشی کو میں جب مانگا
تقریر تھی وہ یا طلائی تھی
جان اوسکی عرض میں ہو گی
یاں ہی آپو پچہ شمشیر
میں کچھ فائدہ سوا ضرر
وہ انگوشی مجھے حوالہ کرو
رکھے کہ محرم میں سکون نہیں

<p>اوس جی ایسا یوں کی تقریر بولی اس طرح سو وہ مہر ہوا تنہائی کا تہا خیا اور ہوا اس قمر سرور دل کچھ اوس وقت اسکا لہرایا نکلی بیساختہ زباں سواہ بولی یوں اس سنو بدو کیجیے موقوفات گفت و اسکو ہی بہ خواب ان ہیجا اک پر یونین ہی چون متہیز اک پریر کو اوسو ہیجدا نہیں یہ انکسار چہا ہی آیکی سب یہ قدر زانی ہی حال لکھو کیا سناؤ نذر مرگ اس زندگی سو بہتر ہی پرتو اوسکا ہی سپہل یا یوں سخن بہ زبان پر لایا جس سے رکشی ہو وہ بہت فتنہ آمیز اوسو دیکھی بات ہمنے ہی دم بہر محبت کا اور ظاہر کروں تو فتنہ کبھی ہر نہو گا یہ او سپر جو کہ ہو اسکے ساتھ نہ نہر</p>	<p>اوس پریر و کمان گمین نہیں حسب معمول ایسی عالم لائی ہوں اسکو میں رسی لیے دہوم سو اوسو اسکی تھوکی ماتہ میں اوسکی جھلکی ہی لگی کہنے کہ واہ اوسو خوش میری آنکھوں میں نہیں آئی ہو چار ناچار و انسو وہ اوٹکر ایک ساعت کو بعد پھر ہی بولایہ ہنسکے ہم مسافر ہی پانندی اسکے مثنوی وہ اگر میری آنکھوں میں تم اگر بیٹو کرتے ہیں آپ اس گنیز کا یا جسے اوسو تھو دیکھا تھا ولین یا ہر جم کہ اوٹکر سارا شرم و حجاب گیداو وہ پر ہی ہو جو صاحب خانہ جانتی ہو کر اوسکا نام نشان ہوئی خاموش پہلو یہ سنکر پر یہ پونچھی ہو تمنو ایسی اوسپہ کلبی ایکا اگر خیال بولی پھر اسطرح وہ سپار ماہ طلعت تو نام اوسکا ہی</p>	<p>اوسکی جبا و سکرو و جودہ شہر کہ اس میں ہر کی بہت ایما سامنے آگیا یہ مہ تمثال ہنسکے بولا وہ گل بہت بہتر بین جو زبان پہ ذکر آیا ہو گئی محو ایسی وہ گراہ گذری اس شغل میں آو کرو آرام چلکے اوسو عید تھا جو پہلو میں دوسرا کرا کچھ مزا ہوا اگر طبیعت میں اسو جب اسطرح کلام کیا محکو کا تنو نہ تمنو کہنچا ہی بولی وہ ہنسکے مہرانی ہی بولایہ ماہ کیا بتاؤں میں تھا قلن و لکھو جان مضطرب ہی اوسو جب اسکو شفیقتہ پایا اسو جب سکرو راہ پر پایا اور جو ہی نو جوان طلعت پونچھی اسو جو یہ پتو کی بات تمنے دعو کیا جو الفت کا کہ چپاؤں بعد الفت ہی کما اسنے کرو نہ اسکا خطر کہتے ہیں اسکو گوہر جادو</p>
---	---	---

شعری بخش

ایسی باتو نہیں آتو تما مشاق کما ہوتی ہو دکو دلسو راہ پیلے بافی الضمیر اوسکا لو اوسکے احوال کیا اٹھار نا لگا وٹ کفن میں اوسکا سبب مخاطب اوسو بہت پایا ہو جو وہ شعلہ آپ کی ہمیشہ جو کہ معشوق اچکی ہو گئے اوسو زیر زمین کیا دفون قبر سے دیتی ہو وہ لاش صدا جبہ احوال سن چکی سارا نا یہ معلوم ہوا اوسکی لاش شعلہ کے آج جائیں آپ عقد اوسکے نہیں ہوا تیرا ہیں بھی عاشق ہوئی ہوں آؤ النور شعلہ کے پاس یہ آیا ن یا اسکو بہر جواب ال ان منہ کی فضا کر لاؤ میری تم یہ جو صلا کرنا ہی اسی ہی یونہی کر اس میں ساحر غدار کہ کیا کہتی تھی تباہ میری مری کسی تھی با	اور یہی اوسکو کر دیا مشاق وہ ہی دزدیدہ ڈالتا ہٹا نکا کرون تدبیر میں اگسچ ہو کما اوسکو کہ آپ میں مختار کین بائیں کہ ہو گئی ہشا یون سخن یہ زبان پر لایا ساحر ہو غضب کی ہشی مرتی ہو وہ فراق دلبرین بہر تسکین وزوہ محزون ہوتا ہو سیکو اک عجب اوسکا پیلے تو اوسنے فہم ماما کہ کر ہو کوئی شخص اوسکی تلاش خوف دہین اوسکے کما میں نہ وہ شوہر ہے اسی ہوا تیرا سبک تدبیر ہی بہتر جو کہ اوسنے کما تھا دہرایا یونہی کہنا نہ کرنا کہ ہو خیال اک ذرا دانت اپنی منہ ہوا شوق حیران مینا اور مرن ہوئی جامہ سو اپنے وہ باب کئی لڑنیکو شعلہ سی اکبا کہ تو منہ پر کما تھا کیا جھکو جل گئی شعلہ تو جو اور بدو	اسطرح اوسکے ہر کلام کیا بولی وہ مجھ کو تو یقین نہیں عمر انور کے پاس سپہ آیا خود ہی پر دل سے کچھ بنا کرنا آگیا اوسکے دلکھ جابا تسکے کراہوں ایک حال بنا رہتا ہو جو کہ اوسکو پاس جان باتہ آئی ہو اوسکر اسکی لاش قبر پر فاتحہ کو آتی ہے اسمیں اسرار کیا ہو اوسو خوش پہر کما کیون یہ نکو حیرت ہو کیسے شک آپکا تو دور ہوا کہنا ہو یہ شرارہ کا پیغام نہ ہو یوسف کی طرح حورو غلام پیو تم شبکو اوسکے جام صبا سنی جسوقت اوسنہی گفتار لو گی اوسکو یہ منہ تمہارا ہو کر لو بالونین اپنی خوبصابت گر مری بات یہ منہ انوگی شکے پیغام شعلہ کسکش بولی جا کر کہ چو کرون گیری ناک چوٹی کو کاٹ ڈالوگی میری آخر کو گفتگو ایسی	کام اوس شوخ کا تمام ہو گا گریہ تمہاری دوش جبکہ اوسنے اوسو الگ کیا پاس اوسکے سیتو وہ ہوئی آمادہ قہر شعلہ پر ہو عین اس مرتبہ حیران یا ان تو زندہ ہو وہ تہا ان غم سوا سکا ہوا نچل صدا پہل جسوقت ہ چراتی ہو حال کچھ اسکا محب کو تباہ سحر سے سیتہ اوسکی صورت پرنہ مطلب مرا حضور ہوا ہو تری پاس وہ جواں اندام عشق میں ورکا نہیں کچھ کام و ناگو میں صجل سہون بالمال عصر غم سے کا پنے شعلہ آ آپکا اوسسہ کیا اجاڑا عوو کر آئے تا تمہارا شباب ایسو منہ پر نہ ہو کر کا وہ کہی بنگنی وہ شرارہ اک کش موت شاید اب فی ہری کہو طے پتہ یہ خیر اونی اگر مری اوسدم و جنگ لسی
--	--	---	---

کر کے اوشا ہزاروں سیر یہ کلام گیا اوشا حرا کہ جب یہ قرین بولا اسطر جسے یہ مایہ ناز پہر تو وہ بولی آئیے صفا ہو گئی محو وہ زبون خصلت دیکھیے تو اوٹھا کر اپنی نگاہ وہ لب فرش پہنچی جب اگر نام اوسکا شرار جادو تھا مہر انور پہ پڑ گئی چوہر بولی شعلہ کہ اسی بڑی باجی اوسکو چپ منو سی جو گہرائی جبکہ اسنے بہت کیا اصرار نر ہے سبکے اختیار میں دل بہن کا اسکے ہونیا انداز اوسکی تقریر یہ سنی جس آن میری اور اسکے آپ میں مختار پہنچی اپنی مکائین جہ حرمین بہر تفریح پی جو اوسو شراب میں اسدم بجاو اسی خوشخو جو کہ بگڑا تھا اوسکا ساز دل بند دل کی مری جو اسی ماہتہ آئی ہے عشق کی مضرا کیا کو نہیں جو کچھ ہے میری	نکلا گہند سیر یہ قمر اندام لگی کہنے وہ ہو کو چنین جیسے وحشت عبت ہی بندہ نواز صنعت اپنی دکھا یو صفا اور حد سوزیادہ کی حدت آئیں ہمیشہ آپ کی ایماہ اوسکو لانی یہ جبر سے جا کر قد وہ بوٹا سا سرود لچو تھا تیر الفت کا کہا گئی دل پر چپ ہو کیوں تمہارا کیسا حجب یون سخن یہ زبان پر لانی بولی بجاو اوس کے کچھ شعار اور اوس میں میں ہوں نسل مجھ کو خوش آیا ہاتھ کا انداز یون لگی کرنے وہ شریرین کہیے جو کچھ مجھے نہیں انکار آگیا یاد وہ جوان حسین کھل گیا اوسکا بند شرم حجاب دل پر مردہ تا شگفتہ ہو یون لگی کہنے اپنا راز دل دہن میں جس گل کی شکباری رات دن اب بجاو غم کا تار سی ہوتی ہے عاشقوں کی گت	دیکھا تھا اسنو آئینہ میں چراغ کون ہو کیوں یہاں آیا ہو میرا آوازہ ہو زمانہ میں کیکے یہ اوسو نہر گانی پیر اگل مصاحب ہو گئی بیٹی تھی سنیکہ تیور یہ اوسکو بل آیا اوسکو بٹھلایا اپنی مسند عشق باز کیا اوسکو لپکا تھا ایسی عشق میں کی مہبت ندیا اوسو کچھ جواب اسکا لو سنو میں تا ہو خاطر شاہ سنیکے یہ اسنے ہی طائی میں دو گھڑی اوسو وان قیام کیا اگر خوشی میری اسی میں چاہا بات ایسی نہ آپ فرمائیں بات اپنی بہن کی سنیکہ اوجھا گیسو کی طرح ایسا دل اس قمر سے کیا یہ اوسو بیان اسنے اوسدم بجائی ایسی گیت جیسے اوسن جو انکو دیکھا وحشت کی کہتی ہے تو اگر باہر کچھ اور مطرب دل اسنوجب اسطر حسو کی تقریر	پہنچا یہ اوسکا لگا کالی سرخ سیج بنا تھک کو کون لایا ہو داخل ہے میں کے بجائے میں بٹھکا اسنے وہ بجائی میں اسمیں یون سا حرا ہو وہ بولی بولی اب عیش میں خلل آیا آپ بیٹی علیحدہ دیکر حد کو کچھ بڑھو اسکا چسکا ہو گئی لب پہ اوسکو مہر سکت بڑھ گیا اور سیج و تاب اسکا ایک اس فن کا آیا ہو آستما دل سوا سو وقت یہ بجائی میں جب لگی چلنے یون کلام کیا کچھ دنوں کو لیے اسے دیدو شوق میں سکو ساتھ لجا نیز لیکھی اس قمر کو اپنے گھر نگیا مرغ لسل اوسکا دل دل پریشان ہو بہت اس آن ہو گئی اور اوسکو دل کی گت نہیں قالو میں دل ہمارا ہو کہ گریبان کو تار تار کرو پیش آئی ہو اب عجب مشکل خوب لیں منسا یہ نہ تو میر
---	--	--	--

وائے رہی ہو ایہ ماہ تمام
کی رعایوں کہ حل مشکل ہو
بولاب ختم تیری منزل ہو
لا جو ردی ہو چار دیواری
وہ سین آئینہ ہی لگا ہے وہ
ہینن و سین کدورت و کینہ
ہو اوسکو کلید براری
آیا تھا میری پاس شیر سو
کے یہ بات ہو گیا وہ نہا
پوچھا اوس کو کہا نسو آئے ہو
سننے ہی اوس کے چومو ہوں
حسرت پر کہ تھی اوسکی تیری
مطلب دل زبا نہ یوں لایا
جب کیا اسنو اسطر حسن
فرش پر زری اوسکو عورت
اک حسین مرد پاس بٹھیا
دیکھا جسوقت اسنو یہ نقشا
دیکھا آخر کو اس قمر نواد
اوٹا وہ ماہ سنتی ہی کلام
کہا اسنو جو ہے سچ پوچھو
بولاوہ رو کیا بتائیں ہم
سامنو بیٹی ہو جو یہ عورت
اسکے کہ نہ اس کا

ہوئی اک شہنشاہی پیکار
مرد عا میرا جلد حاصل ہو
بلکہ آسان ساری شکل ہو
بیل بوٹا ہو اوسنے نگاری
رشک جامہ جان نما ہو
تم یہ سب حال ہو گا آئینہ
رتبا ہو رات دن یہ پیشاری
اوسو بھیجا ہو بیان پودیا
یہ وہائے ہوا او دہر کو
کیا ارادہ ہو کچھ بیان کرو
کیا گنبد میں لیکو اپنی ست
پردہ اوسپر تپانہا زنگاری
یہ مسافر ہو دور سے آیا
دیکھا اوس آئینہ بقیہ سال
بیٹی ہو اوسکے جوان
حسن خوبی میں پہنچا ہو
رہا استادہ دیر تک اسجا
جب ہم مل گئی نظر سو نظر
جب قریب آیا اسنو پوچھا
آئے ہیں ہم تمہاری لہو کو
نکاح حال اسکا کیا سنا میں ہم
ہو عجب بد بلا زبون خصلت
حق پر کہو نظر نہ کسر او

شب کو اسنے کیا قیام وان
کر رہا تھا دعا بحالت زرا
آگے دو کوس پر ہو ایک مقام
خود اسطو سے زوہ بنایا ہو
آگے اوس آئینہ کے جانا تم
پوچھو گے اوس نکو جب پر
میری جانب سو استودہ صفا
سننے ہی تمکو لیکے جائیگا
جبکہ ہو نچایا او سجا جا کر
کہ گیا تھا جو اس شیر سو
اوسکو آراستہ بہت پایا
باندھا پردہ وہ دفعۂ اسنو
مہر انور کا حال ظاہر ہو
ایک ہو باغ معیدیل نظیر
ناگ میں اوسکی ہو بہرینہ
رو برویج رہی ہیں چنگ و باب
بیٹھا تھا جو زبا نہ مر و ز
بولایا او تم ہمارے پاس
بولا کہتے ہیں مہر انور سب
پر کہو اسکا حال تم مجھے
شہر جو ہو گیا تھا پتھر کا
لائی ہو مگر سیہ بد انجام
ہونا اصلانہ اپنی دلیں دہ

صبح اوٹھنا نماز کو حیران
آیا وان ایک مرد شیر سو
اوسکا ہو گنبد اسطو نام
اپنی صنعت کو وان کہایا کر
مطلب دل زبا نہ لانا تم
آئیگا اک فقیر مت کو نظر
جا کر کہنا تم اوس سوتنی بات
سیر گنبد کی وہ دکھا ایگا
در پہ ایک پیر مرد یا نظر
کر دیا اوسکے صفا صفا اٹھا
ایک آئینہ وان نظر آیا
ہو کو استادہ سامنو اوسکو
یہ حزن جلد اس سو ماہر ہو
اوسین دوری ہی ہو تعمیر
نشہ فحش سے ہو رہی ہو چور
پی رہا ہو ہر ایک جام شراب
منظر تھا ادھر وہ دیکھو کہین
آئی ہیں ہم بیان تمہا پو
آپ اپنا بتائیے مطلب
کس طرح آگے اس بلابین ہے
دیکھنے کو میں اوسکو جاتا ہوں
شعلہ جادو ہو اس شر کر نام
ہم ہی آئے ہیں تمہاری یاد

آئنی ملکیت پر کمر باندھو
جب سمند کے پاس پہنچو
جاؤن آگ و باج کا خیر
فتح اوپر اگر دین پاؤنگا
جبکہ انشد شمع دوا و سپر
سوی سر اسکو الغرض فیکر
گاہ بیوشن گہ تمام شب
لیلو کیف تمہاری آہنگا کا
پہونچا یہ اونٹن چربان
ایک قلعہ بھی ان نظر آیا
جب گیا او سجدہ یہ گل خضار
وہ پکار کر کہلا یا او سکو طیار
وہ طعمام اسنو پھر کیا تیار
خاصہ ک دن جو پھر کیا تیار
نظر آیا نہ او سکو روحیات
او سکو اصلا ہوانہ کا غم
سکا فوراً بدل گیا انفسا
ین انچو وہ موتی آبا
رن ہاں نشو کی کجا
بی اس گل کو تظار میں
ہر مین اپنی لانی ہو کر شاد
ہو گئی شادمان ہنر کا
مرگ ساحر کا جبا یو چھا

ہاں کہ جہن میں جھک کر بیٹھو
انفکد اسطر سوا و ستر کی
سیرا جانا نہیں ہوا بے تیر
کیونکہ اس بار پھر تیر آنگا
اور آئینکا ہو ارا وہ اور
بیونی راہی ہاں سر وہ سطر
کف دین ہو نکھلتا سار بار
اس سحر سحر کا کڑوا کام
نئی صورت کا و کیا و اسٹان
اوسو نکت کا او سکو بھنی
دیکھی اپنی سانی جو شوا
ہو گیا ولسر وہ وز غلام
ہو گیا کہا تو ہی عا شوا
کیا او سین شریک کف تار
چکی آخر کو پاشنی مٹا
بلکہ شادی ہوئی او سکو اسیر
سحر کا کچھ اثر ذرا نہ ہا
پر رہی اس قمر کی و سکو
پہونچا جسوقت یہ لٹ ریا
دیر ہوئی سو انتشار میں
دیکھا ہر ایک کو و مان آباد
تا بدر آ رہے استقبال
کہدیا اسنو وہ تمام کمال

خوشی میں شکر او سکی انفسا
جاؤ آگے جو تشریف نصیب
کہا اسکو کہ یہ نور سلاؤ
بولی وہ کچھ نہ اسکی نظر گڑ
اسکو کہلاؤ آگے ہو سوار
جبکہ دو کوس وہ قمر آیا
اپنی باہنی میں وہ ہو گیا
دلسر او سوت کر گیا گشتا
صاف تھی او سکی دریا نیرا
وہی ساحر او زمین تھا تھا
بنگیا خاصہ پر یہ مٹویر
دج ساحر سی او سکو کی کجا
قربت شاہ ہو گئی حاصل
اوس ستار ذریعہ سو کہا
تھی جو ساحر کی زوجہ اختر
مر گیا جبہ ساحر غدار
اور وہ مجھو نام تھی جویری
قتل ساحر سی جب فراغت
تھا جو موسیٰ صر صیفہ تہا
ہوئی آگاہی او سکو و تہا
در شاہی یہ سکو تہا کر
گری پاؤنیہ کی بڑی عزا
مہر نور کو وہ ہوندا پھر سو

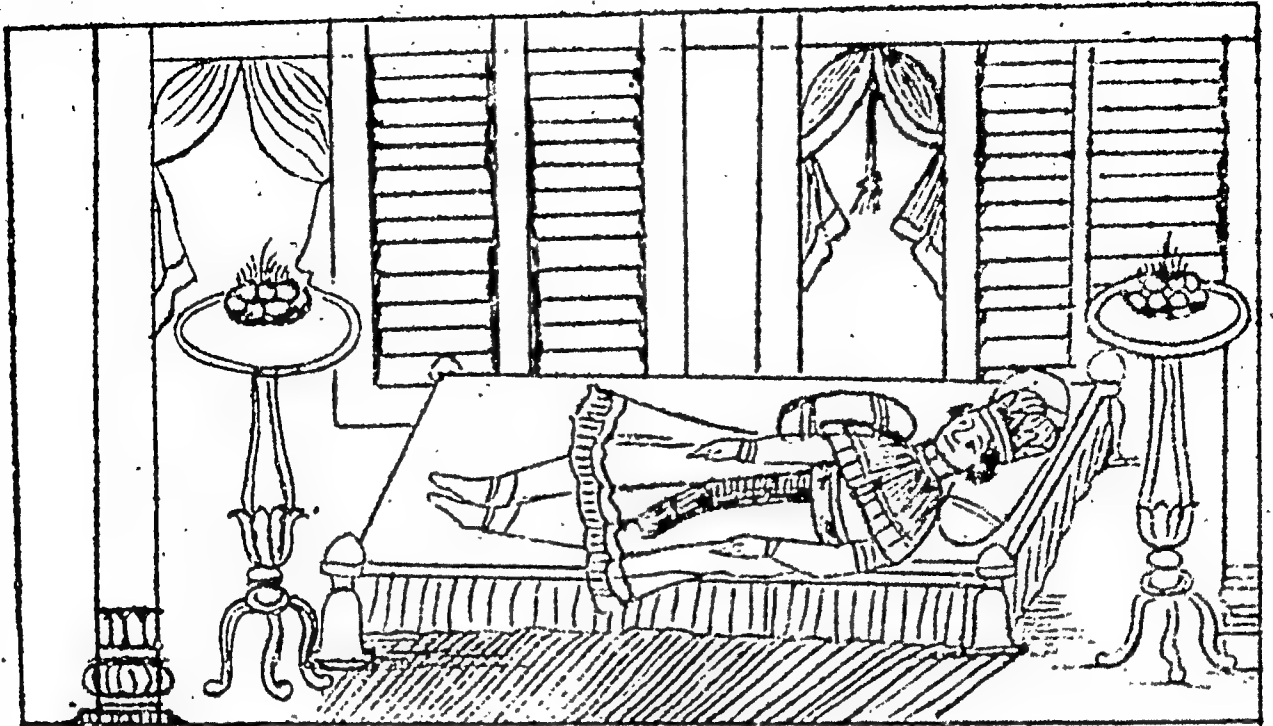
پہنچا اور سطر وہ ناظر
ہوئی اوس کی ہر کی حشر
تھو اب اپنی گھر کو تالی ہو
تھو تم ہاں ہر حشر کا ہو
ایکلی خواہ میرا آگے پاس
ایک مار سیہ نظر آیا
اوسکے دلیق او سکو تھی تہا
لے لیا او ستر پھر کشتا دار
وہی تاب سیدہ باین سیاہ
وہ مقام عدالت او سکا تہا
اوس سحر کا تہا جو ایک زیر
بولاکچہ لاؤ او سکو کجا کر
کر لیا او سکا ہی مسخر دل
موت کو اک بہانہ ہاتھ آیا
وہی مرقی نہی ایک نکتی
اوسنو پھر کا جو کیا تہا دیا
جسکو دیکھا تہا شکل ناگ کی
ایک دن اسنو استراحت کی
اوسکو کہلائی آگے ہو سکو
آئی پاس اسکو صورت صر
اپنی دختر سی کی خبر جا کر
لیکن گھر میں کی دعوت
نہ ملا جبکہ اسکو وہ گلہ

ہو گیا تھا جو ملک پتھر کا
 نہ ملا جب تو بقیہ ہر ارمو
 خوب واقف ہو اس سے معبود
 نہ ہی تھی جو طاقت رقنا
 کیون و لا کس طر فکوا اب و
 پیچھے اوسکے تھا ایک سیما
 سمجھایہ مجھ سے کرتی ہی فریاد
 ملکی جب و سو اوسکو امان
 اپنے میری آبر و رکھ لی
 شکے حیران ہوا یہ لیکن
 کس بانس کو بخونین نج و ملا
 میری دختر سے بونچنے کیا ہو
 تہا بنی جان نام ایک بلاد
 ایک ساحری قہر زان جاو
 ملک ابض سب اوسکو بچو
 شیفہ ہیمہ بد خصال ہوا
 ہوئی منہ کالا اوس شکر کا
 لگے پتھر کے ہو زین و در
 ناگنی جو کہ تمنے دیتی تھی
 اوس ضعیفہ کی جب سی تقریر
 کہ قیاحت نہ کوئی ایہ
 کہنے یو

پہلے اوسکی تلاش میں گیا
 حد سے افزود انتشار ہو
 خاص میرا نہیں ہے مقصود
 تھے اور سجا یہ سایہ ارشاد
 اسگری میں بہت اشرار
 تہا عذو کی طرح سے وہ ہوا
 کی ہو مار سیلے کچھ بیدار
 ہو گئی وہ نگاہ سو بہان
 لے چکا تھا و گرنہ یہ نوی
 یونچھا تم کوں کو کچھ حال
 مان میری تی ہی کیگی حال
 اس نصیب زدہ حال سنو
 دست دشمن سے وہ ہوا بڑ
 ساحرین بلا ہی وہ بد خو
 اوسمین حرام رہی ہیں
 بر ملا طالب وصال ہوا
 کر دیا اوسو ملک پتھر کا
 خوف سے دست پا ہو جان
 اس غمزدگی بیتی تھی
 اسطرح اوس کی تقریر
 اک نظر کچھ

جسٹجو میں اوسکے شام و سحر
 چاہی پروردگار سے ادا
 بہر سو ہو دلوں کے تو آگاہ
 بے راحت و ہانپہ ٹھہر گیا
 تہا تردد میں سطر یہ قہر
 سامنے جب وہ ناگنی آئی
 فوراً اسنے اوٹھا کو ایک تیر
 نیکے عورت پر سکے پاس آئی
 کس بانسواد اوسو شکر اسکا
 بولی حبس لٹا ہوا تاج اوت
 اتوں میں آئی اک مس عورت
 فرقہ جن سے اسی خصوص میں ہم
 میرا شوہر و ناگنا تھا سلطان
 ہو سمندر کے پالش کاویا
 کیا کوں کہ سقد رہی وہ گڑی
 صاف نیو دیا جو اوسکو جو
 کہو تھی جسکو لوگ غلہ نشان
 ہمیں اپنا بار کے پھر سدم
 نام محبوبہ اس حزمین کا ہو
 تمنے جس شکر کا کیا ہو ذکر
 کہ ہند میں شوار
 یارین
 یہ منظور

طو لگا کر نے منظر میں یہ قہر
 لون دعا انکی بادل نا شاد
 کہ میں سرگرم کار ہوں شہر
 اسطرح اپنے دوسرے کہنے لگا
 اسمین اک آئی ناگنی مضطرب
 یاس سے منہ کو اسکے کھنکھی
 اوسی ماریہ کا کچھ لاسر
 یون سخن وہ زبان پر لائی
 لے لیا مول اپنے گویا
 کہتے ہیں مجھ کو لوگ سوخت
 بولی یوں اس سے وہ نصرت
 مورد ظلم مقصور میں ہم
 جن تو سب اوسکو تابع فرما
 رہا ہو او سجا وہ ظلم شعار
 میری دختر چیکہ آنکھ پری
 آتش شک سے ہوا وہ کیا
 اب اوسکا ہوا نام سنگستان
 مع و خضر و بانس بہا کے ہم
 سکنا اب اپنا کوہ و صحرا
 اوسکے نظار کی ہو جھونک
 چلیے بانس قریب ہو وہ دیا
 نظر آئی ہر ایک شو تہر
 پہونچے اپنی سزا کو وہ



لیٹا یوں پلنگ پر جا کر
 جاتی ہو ایک سمت کو خلقت
 پاس نہ لگو گیا گیسہ کر
 بولا وہ شخص کیا مسافر ہو
 شکستہ باغ جنان ہو و ان گشتار
 جاتی ہیں ہم دمان ایست کو
 ز کبہا او سجا ہو شکر یہ سہار
 کیا بیان ہو کسی خوش سگاہ
 جیسی نکت تھی اون کی از بوی
 گرد ہو لونکا ایسا ہی انا
 سر بالین او نہیں مزار و نیک
 کچھ اگر سوز ہی مرصع کا
 وہ مقام اسکو جو پسند آیا
 سخن میں پہر غل ہوا نا
 چلی آتی ہیں وجوان ہر

بخودی نے اوٹھایا اپنا
 سیکے چہر و نسیم و عیان و
 پونہما اک شخص سے یہ ٹھہر کر
 نہیں تم حال سے جو ہر ہو
 دوشہید و لکچہ جگہ میں
 چلو کر تمکو شوق اسکا ہو
 باغ بمثل ہے وسیع و کلان
 نصف تھا بس نصف وہ لا
 اوی صورت تھی اون کی تیری
 نظر آتے نہیں ہر جان مزار
 کچھ جو اسر نگار ٹکڑے
 میں روشن تمام مشہور
 ایک جانب کو یہی شبہ کیا
 اسو تماشا ہو مشہور و راہ
 حسن میں غیرت نہ باہان

ہو گیا پر طلسم میں خل
 کپ پہ ہر شخص کے ہونا وہ
 جاتے ہو کس طرف بنا ہو
 بالنسب دو کون ہے ایک مقام
 عرس آج او نہیں شہید کا
 سنکے اسکو بھی شتیاق ہو
 بیچ میں اس کے مقبرہ آیا
 جب گیا مقبرہ کے یہ اندر
 سبز چادر تھی سبز مرقد پر
 لال پتھر کی کتنی مردنگین
 شامیا نے کچھ میں زردی
 خلی ہر سواڈی آتی ہو
 دن گذر کر و ان شام ہوئی
 دلہیا گہر کی اسنو جبکہ او
 تاج شاہانہ رکھی میں ہر

دیکھتا کیا ہی یہ مہ کامل
 فرط غم سے ہو سبکا حال تباہ
 حال اپنا ذرا سنا و بھیج
 جنت عاشقان ہو او سگانا
 فاتحہ ہو گا اون مسجد کا
 اونکے ہمراہ او سطرف کو گیا
 گنبد آسمان کا ہو وہ جو
 سبز و سرخ آئے دو مزار نظر
 سرخ مرقد یہ سرخ تھی چادر
 مختلف رنگ پیمان او میں
 مثل مرقد ہر نکت اون کی ہی
 اور زیارت وہ کرتی جاتی ہو
 روشنی جا سجا تمام ہوئی
 پہر یہ سامان طرفہ آیا نظر
 ایک سو ایک حسن میں ہر

وچکیں جبہ او سکویوں سکین
اوس سطح کا سوال کیا
اپنی محنت نہ رائگان جا
یا یا طالع این سکویوں
یا یا قبضہ نہ دست غم کا ذرا
ہونی فرحت سو فرح حاصل
حرف ایسا بیاخ سے پایا
دیکھا جب سوی نصر الحاج
اجتماع سطح طرق ہوا
دیکھا سوی عبتہ الدخل
کتے ہیں جسکو لبس طلسم
وہ اوس اوس طلسم لایا
نیک آئی ہو مشتری اوسکی
نیک ساعت ہو اوسکو باوگی
تیسری روز او سچا ہو چوین
دیکھا اوس جو بام شک کہ
ملکہ اور خیال شاہ فیہی
اوس پر یونکا جب کہا احوال
تین جو شرمندہ نشو و نما
آج ہم پر کہلا یہ سارا حال
ہنسکے کہنے لگی وہ غیرت
ہاں مگر اتنا اب سلوک کرو
یوں لگی کنو انسو وہ اوسم

اپنی بہائی کو جا کے آئین
اور اظہار یوں ملا لکیا
جلد تر وہ ہماری ہاتھ آئے
صورت گل وہ ہو گیا خندا
اوسکو خارج سو طرح ہو گیا
کیا عقلا یہ ہر مخاطب دل
دیکھا اوسکو و جدین یا
سمجھا کوئی نہیں ہوا برج
آخر بد تھا جو رفیق ہوا
بولا ہوگی مراد دل حاصل
پہلے اوسین پیو وہ ہر نصیب
اوسکو عاشق سو اوسکو ملو
ہوگی ہر طرح بہتری اوسکی
پہر کے خالی کہنی آوگی
جس جگہ تھے وہ دونوں باچہ بین
آج وہ دونوں شک نظر
شکل اوسینس کی جوین
گئے دونوں برائی استقبال
عذر کرنے لگین ہاں ملن
کہ یہ تم نے کیا ہمار حال
اسمین اصلا نہیں تیار گناہ
مجھ سے میری لیسر کو ملو اوز
دوسو حاضر ہیں ہم خدا کی قسم

دخا و سکوت نجوم میں تھا
ہمکو یہ بہائی جان تباد
شکے یہ سو قرعہ جو ہینکا
منقبض فکر سو تھا اوسکا دل
کی جماعت چبکلا اوسنو نظر
ہوا انکیس حمزہ سو چھوٹل
اور نفی سو یہی یہ ہوا اثبات
کہہ ہاتھ یہ نصرۃ الداخل
گو تھا دسویں بین عبتہ الخارج
ہو موٹا ہو سطح ظاہر
رہی کچن تلک اسیر مان
پاؤنیں اوسکے جو پیچہ تھا
ہو جو شہر دمشق مشرق کو
ہو گئیں شاد سنکے یہ گفتار
بام پر اپنا تخت ٹھہرا کر
ہو کر بے اختیار پاگیا
ہو گئی شادمانہ حد سو
اونکو لے آئے بام سو جا کر
شک عالم نے تب کہا اوسنو
بولین ہاں قصو و اسین
ست خوبی ہو انی تمت کی
اوسکی دور لیسو اب جان
پر یہ تباد ہو کمان قمر

بلکہ کامل وہ سب علوم میں تھا
کس طرف دہونڈ میں شک کا کم
شکشف حال ہو گیا اوسکا
ایسی شکلیں گن ہون حاصل
قرب مطلوب کیو وہ گل تر
کسی گلشن میں بیٹی ہو ملو
اوس قمر پر تو بہاری کچہ تر
ہاتھ آئینگی وہ میر کامل
پرنہ اس مرین وہ بلج
آگے اس سے ہو لبس اما ہر
قدرت حق سو آیا اک انسان
اوسکی تاثیر سے یہ چکر تھا
اب اوس ملک بین وہ خوشو
لیکے اوس منس کو اوزین کبار
ہنسکی پہلے ہیجا بہر خبر
اونکو ملو و نشو انکین ملنے لگا
خوب اوسوقت اوسکو پار کیا
آبرو سو ٹہسا یا مسند پر
خوب یہ شعبہ کیا تمنے
بخدا تمے شیر سار میں
نہیں تھی جگہ شکایت کی
عیش و عشرت یہ مجھو خوب خاک
ابھی لڑائیں ہم اوس جا کر

راہ سو اونکی سبب تیار بولی شہزادہ کی کہ سین تان کرین انصاف ہمارا جھٹک دانتا کل کل مہر نہیں جاتی وہ ہی آئی تو غل مچاتی ہوئی دفتتا ہو گئی وہ صد پار کو لکر اسنو اسکو جبکہ پیر ہو یہ لازم کہ یون کر تیر رکھو اس تیر نہ وہ سرکار رکھی ہو وہ بھی سکواؤ نکو پاں زین ہوئیگا اسکا اسکی کار اسکے ہمراہ ایک نانا ہو جا کے ٹھہری وہ جیسے گھوڑ پیر ہو پرچہ چوڑ ہو نہ وہ نا تھے ہی اس عجیب میں ہر اوسکے لیز کو اب میں ہوں	چاہا جھٹک تھا کیا تیار یا سمن غصہ میں میری دین منرا اسکو چھین فتنہ دکھو یہ بات خوش نہیں آئی آسمان وزمین ہلاتی ہوئی اوس کا غذا کا ایک پرچہ تازہ مضمون اوس میں لکھا تھا بہر اوہر کو ہو شوق ہو گیا تاکہ ہو بخیر نہ اسکو کچھ آزا اوسکو لیکر بجای ہو سوار بہ تکلف وہ اوس پر سوار ساتھ ہونا ضرور اسکا ہو پشت سے اسکو اوتری ہو سوار اوسکو ہی اس عجیب میں پایا جسکو خالق نے کر دیا اہلکار پیر کرتھوڑی دونوں میں آہو	نہو اتنا ہی یہ ختم بیان اوس پر کیا ہونا کین ہو کر برہم یہ بولی وہ اوس شامت آئی ہو خوب جل گئی شاہزادی نے اوٹھ کے کہا پیر گئی اس قمر کی اوس پر نظر کر کسی شخص کا یہ دل چاہا جو کہ دیر طلائی تپلا ہو انقرئی اور ایک قرنا ہو جسکے میں اسکو وہ بجایو گا اوسکو لیجا لیگا طلسم میں اپنی ہمراہ اسکو لیجا کر جو کوئی شخص اپنے آنے نظر شاہزادہ کی بول لایون ہنسکر یہی کہتا ہو مجھے میرا دل سکے یہ شاید ہو گئی وہ نگار	اس میں لی گئیں اک گریان زہر کماؤنگی میں غم الکی شہر لاؤ اس میں بیجا کو حلیہ بیان کتے کم ظرف ہو او بل نکلی وہ جریب اسکی لپٹ پڑی اسنو اسکو اوٹھا لیا اوٹھ کر کہ طلسم عجیب میں جاے ہاتھ میں اوسکے ایک قرنا سرخ اوس پر تمام بنیا ہے ایک گھوڑا سمند آئیگا آپکو یا لیگا طلسم میں وہ پر عمل میں یہ بات ہی لائے جہاں ساتھ اوسکی نامہ دیکر دیکھی تھیں یہ قدرت داو جلد دید اوسکی ہو سکی حاصل شکر کو سجی ہو ہی کی کوئی با
---	--	--	---

جانا نہ لقا کا طلسم عجیب میں اسطری ہائی شاہزادہ عمران کا اور وہاں شک عالم کا ملنا

ساغر بادہ ساقیا لانا ماک مدتی اسکی ہو ساقی نہاں و کو نہ آنا چنیو پیر الغرض اس کی سیر خست لی تھا جو مضمون پرچہ میں با مرصع لجا ام یا سمند	ہو طلسم عجیب میں جانا نہی و زمین یہ ہوس باقی خاک ہو فرد و انکو جل جگر سر پر اپنے اک اور آفت لی اوسی صورت اس کی ہو دیکھ کر اسکو یہ ہوا آخر	پہل پیر کر مجھے پلا اسدم میکشو منلو تم ہی اتنی بات جام ہو ہاتھ میں مدام رہا جبکہ پاس اس طلسم ہو گیا ہو کو جس وقت انقرئی قرنا ہو گیا بخیر سوار اوس پر	تاکہ ہو دور دل ہو خارالم گراوٹھانا ہو تھو لطف جیتا لوط بادہ اس پر وام رہے وہ پہ آیا نظر وہی تپتلا اور اوسکی ہوئی بلند صدا لے اوڑا وہ ہی ہو تھوڑا صبر
---	--	---	---

مان لوگی اگر یہ میری بات
اسمین ارش کوئی ہمارا اگر
جبر شو بات یہ نمائون گی
تہا بڑا بہائی جو ستھر کا
کہا اسنو کہ الہ ہو کیا مال
اس شخص میں ہو یہ پیر جہنم
جاگداس کان او سکری ہر تیز
نظر آئی جو شکل مجسم
دیکھا اوس نے پیر جو او سکری
رحم جو اوس کے حال پر آیا
یونہی تو اس سے نہو گا چٹکارا
مخلصی اپنی چاہتی ہو اگر
کہو اس طرح اس کے رتور کر
اس لیے چاہتے ہیں سب لاد
کروں محتاجوں کو میں انقبض
جس کیہ راضی ہو اس پتہ ظلم
کھا کر اوس کو نہ مانگو کا پانی
کوئی وارث نہیں یہ کتا ہی
ہو گا جس وقت ہنس کے پروں
ہو گی کچھ نہیں اس سے تکی
وقت شب او جس نے ہو کر شام
جو کہ ہوشنگ بتائی تھی حال
سمجھایہ دین پرورد کردار

شادمان کھنوکھا تھیں نہات
جستجو میں ہماری آیا دہر
جان اپنی ابھی نہیں فنی
اوسو جس وقت ماجر اپنا
ہاتھ آئی ہواک پر تھی آ
وصل میرا اوسو نہیں منظور
ہم ضامنہ اوسکو کرتی ہیز
ہوئی فرط حیا سو وہ ہم
پونچیا یان لائیں سطح نشین
کان دین سکری جو کسے فرما
جب تلک یہ بچا نیگا مارا
ہو یہ تدبیر ای پڑھی کہ
جیسے مارا گیا ہو میرا پر
تا کرین فاتحہ ہو سکویا د
ما او نہیں بخشہ ہو خدا کریم
تہوڑا حال اپکا نا تم اوس
ہو گا کچھ فنا میں نہ فانی
نہیں اندیشہ ہو اوس کا ہی
تم چلی جانا اوسو قمر مثال
ہو ابھی تازہ بابتلا ہی بلا
اوس تم کشش کیا پر یاد
اوسکری اوس وہ چلی ہی
اسکری مینو کر گیا انکار

کہا اوسو کہ ایک صورت ہو
تب تو بیشک نہنگی الہی بت
دیکھی بیکار اوسو جو حجت
اسنے بہائی کہ پائیں آیا
خبر دیون میں فرزدی و شہر
بولو وہ ہو عجب لال اسکا
اوس ستھر کر کر کہ یہ تقریر
سچ اوس دم بہت کیا اوسنے
آخر اوسنے بہ گریہ وزاری
فی الحقیقت بڑا یہ ناری
زہر دید و تم اسکو فوجیہ
یاوری اسمین کر کر تقدیر
پہول و ٹی نہیں ہو اوس
چاہتی ہوں کہ جلوہ کھو کر
دلسر گر شیفہ ہو میرا تو
زہر اوس حلو میں ملانا تم
جب و ملک عدم کو جائیگا
رہنا پر شوق سے ہمارا
اس طرح اوس کو سکھلا کر
اوس ستھر کر یون بنا کر
خوش ہو استی ہی پیام
چال چو کا چلی نہ زمانہ کی
ابھی آجائیگا پیادہ رنج

چہرہ مینے کی حکم مہلت دے
ورنہ مختار ہو تو ای بد ذات
چارنا چار او سکری مہلت
جو سنا تھا وہ حال ہر آیا
رو برو ہر گرد ہو و اندر
نہ کر و دین کچھ خیال اسکا
پاس اوس نہ کی گیارہ ہیر
شرم سے سر جھکا لیا اوسنے
کردی رو داد وہ بیان رسی
اس سے شوار ستکاری
اس سے بہتر نہیں کوی را
وہ میں جای کیا عجب شہر
نہو اچھ گذر گیا و سوان
دیکھ نہ اندر اپنے باپ کی او سپر
کر و سمان جلد اسکا تو
جس طرح ہو اوسو کہلانا تم
میری قبضہ میں ملک آئیگا
نہیں اس وقت کوئی خوف اس
کہا بہائی سو اپنی یون جا کر
اپنی گھر کو گیا وہ نیک صفا
سر کے بل ڈر آیا وہ ظلم
ہو گیا بند کچھ نہ بن آئی
ہو گا گردین ہر قلاوہ رنج

بولی جو چھل کر جاسیے صاب
 لاکھوں جھلو اتین پین ڈنگی
 ار سو بد ذات گہرہ میرا ہو
 مول لڑیا کر اس دم اور کان
 کہا او سنو گڈ کے او پخت
 تو نے یہ شور کیوں اچھایا ہو
 او سنو جب اس طرح سو چھایا ہو
 او تر ہی جیسا وس مخا سو وہ جو
 لیکسی او سکوا گہرین تھون
 رکھا عہدہ مکان میں او سکوا
 کر لو نیکی اگر بسلا چاہو
 یوم مہود جب ہوئی آخر
 یاس تھی بھکوا سی دولت
 اور ہی اون کا پاس
 کیسی فرست میں بھلا چھو
 سننے ہی یہ کلام اکباری
 ہو پیش پس و سر ہمار
 پر خطرہ تلوہ الیا ہوتا
 ایک کا او نہیں نام تھا از رنگ
 وہ جو از رنگ نام اکھرتا
 ہوا آگاہ جب بے بانی جو
 لعل اور نہیں ہو او سکوا ہی
 شوق و محبت سے مضطرب

یان نہ تشریف لاسیے صاب
 آئینگان تو نہ ہر کھانگی
 نہیں اس میں اجارہ میرا ہو
 اوسق میر کو رکھ تو شو شو
 ہو نہیں حیران تیرے عشق سنو
 کیا کیسے تجھے سکھایا ہو
 او سکوا او سوقت کے پتھین آ
 ویکہ شکل رنج ہو گیا دور
 لطف سو شیش آئی او سکوا
 تانہ کوئی اوسو ادیت ہو
 ہو بہت یہ پسند خالق کو
 طفل اک ماہر وہ اظہار
 ہونہ یا زس تیری رحمت
 کہتی تھی اسکا پیر اس کا
 اپنی معشوق سے جدا ہو رہے
 کی سب او سنو سفر کی تیار
 میری جانب چلا وہ نیک
 بے لٹی کوئی جانہ سکھاتا
 اور منہلی تہاد و سر ہشتنگ
 وہی سب ہر نو کا فسر تھا
 ہو چکا کہ فوج لیکو وہ فی
 لیکیا اپنی گہر نہیں ہشتنگ
 بولا یون اوس کے ایک دن کر

پہاڑ والا ہر تو نے میرا دل
 اس پڑا پین نگ لا پھر
 یان او تر نہ او سکوا میں لگی
 اب میرا پاس کچھ نہیں ہے کام
 کیسی جو روار سی بیٹھی ہو
 حجاب یان آؤ تو دیا ہوتا
 جب ہم خوب ہو چکی تھیں
 ہو لی صورت پہ او سکوا آئینہ
 پوچھا اوس غمزہ پسو جمال
 آپ کہا ناو سے کہا لگی
 تاجرہ حاملہ ہوئی اوشی
 لگی کہنو کہ اوس خدا صد شکر
 سجھی دلیج سکی ہمد کی
 یون کہا تاجرہ فی شوہر سے
 مصلحت اس میں شوہر دیکرو
 طفل اور منسل امر لیکے او
 ایک اوسی راہ میں خبر تھا
 یون تو رہتے تھو دان ظالم
 گو کہ یہ وہون تھو سکی بھائی
 ہو چکا جب ہ ہمار او چا پر
 اس کے تاجر کو او سنو قتل کیا
 اوس پیر و کی پاکہ صفت
 حجاب منظور کر غلامی میں

اب یہاں انکی نہیں قابل
 سنو ت مجھ پر تو لیکے آ پھر
 کہ کر گیا تو سکر کو پور ونگی
 زندگی بہرہ لونگی تیرا نام
 کیا یہ ہیو وہ منہ سو بکتی ہو
 صبر اتنا ار سے کیا ہوتا
 کہو لا در و ازہ او سنو آخر کا
 سر سو پاکہ بلاتین لین کی
 کہیا او سنو اوس سے احوال
 ماہر منہ و سکا فود و ہا لگی
 وقتا ہو گئی عنایت رہا
 ہکو دولت یہ کی عطا صد شکر
 تو نو او سکی عوض رحمت کی
 بار احسان او تارو آب سے
 اوس تلمک او سکوا جلد ہو چکا
 بیٹھا تاجر جہانہ پیر جا کے
 رہنوں کا مقام او چکا
 اوس جزیر کی پر تہ و دھام
 طبیعت جدا تھی دونوں کی
 کسی رہن او سکوا کو دخی
 مال اسباب سارا لوٹا لیا
 ولسی مفعون ہوا وہ بد
 لہر جو تا عمر شاو کامی

اوس سے پھر کیا ادھر آؤ نورتن تھو جو میری بازو کو اوس سے پھر یوں کینا رو کر راہ ہر جگہ قتل گاہ میں آ میری کہنے کو وہ بجالایا کوئی ٹھہرانہ اوس جگہ اوس شہر میں میرے مجھ کو پہنچایا کہ ملا مجھے شاہزادی کو مجھ کو تسکین طبع دیکر بتلا ہو عجب مصیبت میں تپ فرقت کی ہو بہت شد مان جو الفت زیادہ کہتی ہے نہیں کچھ قتل اسکا مشکل ہے جنس دیکھی نہ کہتی تکلیف اسی حالت میں بنی دو اسکو ہیں جو اوسکو نصیب گشتہ وہیکر اوس پر اس مصیبت کو ہو گندگار کی عایہ قبول اپنی فریاد کیا کہ نہیں غم ہے کہہ رہی تھی یہ سیرالم اوس گھڑی اسکو یہ سرور ہوا بولایا ہونچا گھر وہ تمام کہہ لکر انہی دست و بازو کو	ایک بکس کا کام کر آؤ کہول کر اوسکو نیو اگلے دیکھو وہ جو سامنے ہو شجر زیر شمشیر دست ہو تیرا ہنس سنتی ہی اوس جگہ آیا ہاگا ہر اک بچا کر اپنی جان جان میری بچا کر لے آیا نامیری زندگی کی صورت والتو را ہی ہو اسکو دلبر پڑ گیا فرق عیش و حیات میں زرد ہو مثل زعفران رنگت اور یہی ایک و سکی ٹہنی ہے ایک ہی ماتہ میں وہ لہلہا ہے اوسپہ سی پرچی تکلیف یونین مر جائیگی غم و دھوکہ ہو گویا ہین حبیب گشتہ یاد کرتی ہے اسکی رحمت کو عیش و راحت ہو اسکو جلد جان اسکی بچی یہ کیا کم ہے پار ہو تو تیرے دل سے ٹیرالم ریخ سب سکر دلسر دور ہوا لینے آیا ہو آگاہ غلام لے اوڑا والتو را ہی ہو	دلیخ ف و خطر نہ کچھ آیا دید یا پہلے ایک قاتل کو رحم فرما کے اسی غریب باز دیکھ لے آ کے آخری دید اوسو الیسی مہی بی آواز ملی اتنی جو منس کس صحبت مینے وان و س پر کیا یہ بیان کہا اوسو نہ آپ غم کہانین پہنچا شکو مکان دلبر پر بوریا اک بچا ہی زیر شجر شاہ کا قصد ہو کہ قتل کرو وہی اوسکو بچاتی رہتی ہے کان جتا کر اوسو دیتی ہو کس طرح کسی کی اسکی جان کوئی بولش کوئی سہم ہے ایک و سکی وزیر زاد ہی کہتی ہے انچرا می عزوجل بولی وہ مہ جو کچھ اذیت ہے گر دعا مانگتی ہو یہ مانگو اسمین ہنس سکی یا کس پونچا اوسکے اوسو خوش ہے سنتی ہی اس کلام کو وہ نا دیکھا وخت وزیر نے جو یہ رنگ	بات یہ سنتی ہی قریب یا دوسرا اوس شفیق کامل کو جا کر اوسجا ہیمہ بچی آؤ کر دی آگاہی اب ہو تو محمدا ہوش ہر اک کر گئے پروا لے اوڑا مجھ کو وہ بصد اور اتنا تو مجھہ کر احسان تیسرے دن حضور مجھ پر دیکھا صدمہ یہ جان دلبر اوسپہ مہی ہی اک پری ہر ایک دم میں اوسکو جینو دو شاہ سو اسطرح وہ کہتی ہے اسمین سوائی ہوگی حد چند دن خلق میں یہ جان کچھ عجب بکسی کا عالم ہے وہی دلجوئی اوسکی کرتی ہے اسکی ایذا سو جان نہ کر شکر کی جا ہو ست رحمت ہے خیر سے اپنی گھر وہ پہنچا ہے اوس پریر و جب سو دیکھا پہنچو وہ خیر سے تو ای گھر بولی خوش ہو کر چلے دل ہوا تیغ غم سے گھر
---	---	---	---

منس نے پشت پر سو اریا
ہو گی اوس وقت نصف شب
بام پر اوسکے مجھ کو ہونچا کر
کوئی اوس وقت گرد پیش نہیں
اوسکی تنہائی کا باعث
ماورا اسکے باپ کا تادار
کر رہا تھا خلش جو غم کا خار
مجھ کو ثابت اسکا حال ہوا
اوسکی تکلیف کا خیال ہوا
چمکا اتنی صبح کا خیر
منس سنات پر یوں ہوا
کہا مینے نہ اٹھا ہو گی
پشت سو وان تار کر مجھ کو
ایک سیرخ اوسپہ رہا ہوا
وہ یہ کہہ کر ہوا نہ او دہر
اپنی وعدہ پہ آیا وہ رہا
پہنچے گا ضرور جا تم صدا
تین آیت اوسکی آنکھیں
اوسکی کہتی ہوئی فیہ منہ زور
اسکی نغیر تھکاؤ نگہیں
قتل کر تا ہوں کوئی کشتی کو
سکے اوس شک نہ فریقا
جو کہ گدے جو صد فرقیہ

اور نہ سوئی ملک یار کیا
اوسکھڑی لکھتی عجب فرقت
یوں لگا کہ منہ سے وہ رہا
کہ ہوتا تھا فقط وہ ماہ جبین
ہو گیا تھا جو ساخہ ایسا
کہ نہ اسن تکی ہوا اوسکو خبر
شدت غم سے وہ بھی تہی رہا
ہی بناوت نہ یہ خیال ہوا
ہو گی چین یہ لال ہوا
پہر محروم و تھی یہ مضطر
بولا آنسو کیا حصول
ہو گا وہ جو تیری ضلالت
بولا اب اسجگہ مقام کرو
وہ بڑا دوستدار میرا رہا
ٹھہر ایسے سر امین کو ادر
لیگیا پہر مکان دلبر پر
ناکہ ہو دور دلسویں بچ و ملا
ہو رہی تھی بغیر خواب نہ
مینے پکڑا ہوا آج اپنا چو
جھک کر سر جدا کر دنگی میں
کہہ تو لہذا مینے صفت ہو
شہر سے آنکھیں نیچے کین کہا
کہہ دی وہ اس وقت تین

الحی ہوئی تین دینیں درانہ
جانتا تھا یہ ہی شب معراج
دیکھئے سامنی وہ گل اندام
نہیں کچھ جاہ خوف لوجا
تہا یہ اندیشہ گروہ دلبر
یہ تو سرین اوسکی ایشیت سو و تر
جب سنی میری پاؤں کی آست
دل زحرات نہ کی جگائگی
ہوا دل جب اسپہ آمادہ
نہ مزاج چل یار کا پایا
ایسی ہی گر تمہاری آست
مینے جب اسطرح کلام کیا
یا نسو دو کوسن اہو ایک
شام کو آؤنگا یہاں میں
یوں ہوا انتظار میں تمام
اور لگا کہنے وہ برای خدا
ہو چکا اوسکو قربت یہ جزین
پاس بیٹھا مین بخیل جا کر
ہاتھ میرا پکڑ کے یوں بولی
رکھ دیا مینے اوسکو پاؤں پہر
گر یہی قصد ہو تو لب لب
پاس اپنی لایا احسب
مینی ہی خواب میں رو رہا

ہو چکا اوسکو مکان پتہ و سنا
ہی بلندی پہ میرا خیر آج
کرتی ہی زیر سائبان اہم
موی و صلت کے نوش فرماؤ
کہ مین جمع نہ دیکھ کر ہر جا
اور اوس شک گل کا کین
نہد کین آنکھیں بیکر جہت
یہ ہی نیرنگی تھی زانی کی
زیر بالین ہا مین ستادہ
دل پہ اک اور داغ کہا آیا
وصل کی اوسکی کون جہت
وانہ لایا جہان تھی ایک
ٹھہر نگا اوسجگہ پہ مین کر
نکھو ہو چکا ونگا وہاں میں ضرور
جان آئی ہوئی جو ظاہر شام
اب محروم آج پہر پہے گا
دیکھا ہی خواہ مین ماہ جبین
رکھ دیا ہاتھ پائی جانان
اری چوری اور اوسپہ سروری
اور کہا اسی صبح درد جگر
شوق سے فرج کیجھے ایسا
منہ سے منہ ہی ملا دیا آخر
کیا اظہار پایا در جگر

جسلیو گرو جکولگیئین بین
اور وہ شہزادی ہوئی بی بی
یوہیا اس طرح مینے گھبرا کر
منہ گریبا میں اپنا دھوکو
خود ہی آئی ہو تم مری گریں
خط نہ کیچہ تمہیں تو گہرا ہی
غور سو مینی کی نظر جن آن
خود ہی حیران تھی ہنسکے
سہمی دیر بس یونہی حیرت
تا نہو ہر یہ جستجو میں خراب
پر نہ کیچہ نکلی آرزو دل کا
عالم بخودی میں لڑائیں
تہا میں سہوش صورت میں
جب دیکھا وہ ماہ پہلو میں
جمع وحشت کر ہو گئے آثار
شکل اوس کی جب نظر نہی
باپے میری جب بنی یہ خبر
اور دکھائی مہر ہی اونکو
سو جی اونکو وہ جب کی تدبیر
مہر میں جسکا نام کندہ ہی
اسی صورتی جا بیری کی
بلکہ جبکہ بدل جارت دی
کچہ زر نقد ہی ہوانہ سہ

جسکے گوشہ میں سیر کر ڈلگین
اوسنی پایا جو جکوز کینار
تم میری گریں آئی ہو کیونکہ
ہوش میں آو کس خیال میں
کیا سو ابھر گئی ہی یہ مہر
ملک میری گریہ میری
اپنی گہر کا نہ پایا کچہ ہی نشا
کہ بیان آگیا ہی یہ کیونکہ
ہوئی آپس میں پیری لفت
دھونڈہ لڑ نام ٹیکو یہ بتیا
گئی برباد جستجو دل کی
داغ وقت اوس ہی پیری
بعد دم بہر بہر جیاب میں
درواٹھا یہ آہ پہلو میں
عیش و راحت سہ دل ہوتا
چشم ترے لگا دیش کی تہری
آئی وہ میری پاس گہرا کر
تا نہ خواب خیال کا شکو
ہوئی خاموش صورت قصو
اوس کا گاہ خوب بندہ
شاخ پرمردہ یون سہری
والدہ ذہبی جکوز خشت ہی
نہیں جا سفر میں غالی

بخودی جب باغ سہری ہو
کی نظر اوس کی چہ چیرت سو
ہو کی حیرت زدہ یہ جلی جوتہ
خط میں کیچہ میں گہرا ہی
کہا مینی غلط یہ حیرت ہی
اس طرح دیر تک ہی تکرار
فی الحقیقت نہ تہا وہ میری
تو جو ہم دونوں سطر میں
ہوئی اسی ترقی لفت کی
مینی ہی سب بتایا نام نشا
ہو پریں کر دیا مہوش
مجھکے میری مسکائیں ہو چکا کر
نہ وہ ہوش تھی ورنہ وہ تہا
جان پہلو تھی لگی کرنے
لب ہو خشک نگہ رگڑا
تلخے غم نے کچہ مزایہ دیا
عجبے رافت جب کیا احوال
سنکے حیرت ہوئی کمال
ہنس تہا ساری حال سہ گاہ
میری ہمراہ کیجیے انکو
الغرض شاہ ذہب جو ہی
آیا اوس وقت میری دلی
گو غم حیرت تہا حال تہا

کلی اوس وقت میری گاہ حیرت
دیکھا مینی ہی اوس کو حسرت
طرفہ غمزہ ہی ہالشی ہو کا نو
ہیا لکی حاکم ہون گہر یہ میر
اسکھری آپ ترکو وحشت ہی
ہوئی قابل نہ وہ قمر خسا
جکوز تو لگیئیں تہیں ان ریا
خندہ زن تہیں ادھر کشتیاں
مہر اپنی عجوبہ عنایت کی
ساری واد اپنی کوفتی بیان
وقت خصت ہو نہ ہم خوش
ہو میں ہی ہالشی وہ خود سر
یا دگاری کو داغ دلبر تہا
زندگی مرگ پر لگی مرنے
عرونی جہانی دلمین دہوا
جان شیریں کو اوسیتہ کیا
مینی وہ عرض کر دیا احوال
حد سہرے بکھڑا مال انہیں
بولایوں اوسو وہ کہانہ فرجیا
تا ملاقات یار جانی ہو
کی گوارا غلام کی دوری
پاؤں رکھا ہی راہ مشکل میں
کچہ زر نقد لے لیا ہمار

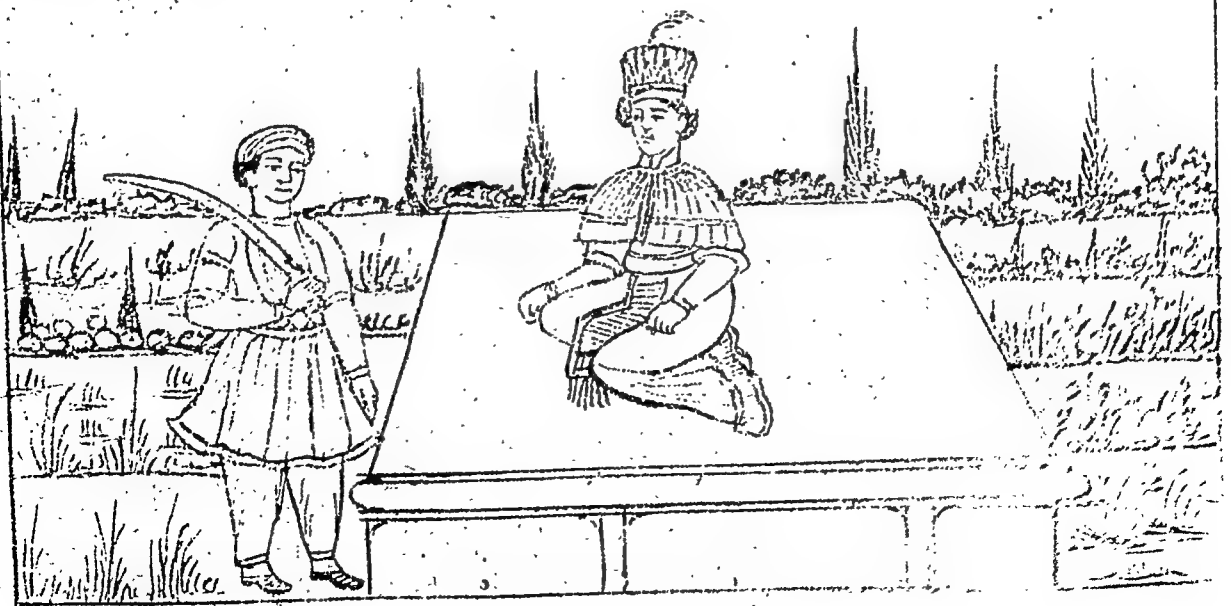
<p> یو چہو ہو جو اس فقیر کا حال ایک دن مینو جو کیا حتم سیکڑوں علاج کا علاج ہو مہنس کا خون اگر مقیم سر شہر میں اشتہار یہ دیدو شہر میں جب خبر یہ عام ہو ہو گئی سبکو میری زیست یا پر اونہیں زونہیں ہنسک ناگاہ کپڑو دھوبی واپس دھوتی لکھنوی ہر جنا اور اک سنیے ہی یہ عجیب افسانہ تہی رعایت اوسو جو نہ نظر میری صحت کی تھی جمبسا کو اوسکو جا کر وہ شخص رگری بہولا احسان سکا وہ دودھ ہنس کی شاہ کو جو خوش ہو تو تو ال اس سے جب آگاہ حسب معمول اپنے آیا ہر الفت غیر جنس نے مارا نہیں انسان ہر ایک دل جان شہن گیسو کو تھی ہو نہیں قبر خدا سو دتا ہی بولا زو جو پانی وہ بدلتا </p>	<p> گوشت لسی سنو حقیر کا حال پڑ گئے آبلے بدن میں گھر رو بصحت نہ کچھ مزاج ہو اس مرض سے ابھی نشا ہو جا تا خبر دار سب رعیت ہو خلاق آگاہ بہت سام ہو نہی باقی ایک ہی حو گردش آسمان سے ہو کرتاہ میل بھٹی چڑھا کر کھوڑے کرتے ہیں کسطح کیسے پا کیا دھوبی سے اوسو بارانہ اوسکی روجہ کو بھی دی گوسر کیا اوس دھوبی سے کینو ذکر دامن آرزو کو اپنی ہرے قتل پراوسکی ہو گیا مو جو ایک صیاد میری سانہ کڑ ایک صیاد کو کیا ہمراہ کچھ در برباہی لایا ہنس جال میں ہنس گیا وہ بچا کوئی راحم ہی کوئی قاتل در دولت پہ آئی روتی ہو کوئی محسن سے ایسا کرتا سن مری با شاہی مستور </p>	<p> ہو ہنس تہی شاہ کی اولاد ہو چکی جب سیر باکو غیر بتلائی الم حبیب ہو شاہ شہن تھی کلام اونکا در دولت پہ ہنس جو لا لکھن میں میری ہنس عفتا تھا یہ جو کچھ نکلی زندگانی تھی شہر میں میرا ایک رہا تھا دیکھا اونکی شہت شوکا حال ہیں یہ انسان لائق صحبت دی اوسو اوسو بہت موتی اسی صورت وہ روز آؤ لگا کہ ہر اک ہنس شاہ کو مطلوب سنی گا در فی جبکہ یہ تعمیر روبرو کو تو ال کے جا کر ابھی اوسکو اسیر کر اؤن اپنی گھر میں اوسو وہ آیا تھی اس حال کی جو اوسکو خبر تھی جو دھوبی کو لیں الفت جا دیکھا گا در کی زوجہ فرجیہ بولی شوم سے لوٹ اسیا پاک اب ترانہ کہی نہ دیکھو گئی کیون تو روتی ہی تھی زار </p>	<p> ریخ و غم سے تہا مثل شکر آؤ ہو گیا غم سے اونکا حال تہر منتفق ہمہ سب طبیب ہو حکم فوراً وزیر کو یہ دیا نہ روز جاگیر وہ بشر یا نہ کسی جائزہ آتا تھا یک آفت ہی مجھ پہ آئی تھی اوسکو ساحل پہ آکر وہ بیٹھا آیا اوس ہنس کے دل میں ال ایک سے انہیں کیجی الفت کیا ہمراہ اوسکے گھر میں ہی رہے ہر طرحی بڑا نو لگا حشمت جاہ جسکو ہو مطلوب ہو گیا دام حرص میں سیر یون لگا کنو اوس کے بدختر خلعت زر عوض میں بیٹھ جال پوشہ واپس بچوٹا جو ہنس بیٹھا زمین وہ اگر در دولت پہ لگی ہمراہ گھر سے اپنی جلی وہ نیک خصال خنجر غم سے دل کیا صلیک زندگی بہر نام ہی لو گئی الفت غیر جنس سے بیکار </p>
---	---	---	---

سنی جلاؤسی جو یہ گفتار اٹھا الناس تم گواہ رہو سکے پر دردا کی یہ گفتار پہر تو کہنے ہی نہ ماراؤ سنو نہ پیری خالق پر لکے تلوار دیکھا اوس دم نقشہ حیرت کون آفت بیا ہو کیا جانے ساقی جم چشم او صبر آنا غیر جنبسو ہو گئی نفرت وہ ہی اپنی کہو نصبت کو آخر او سجانہ ٹھہرایہ دم بھر تھا فقیرانہ اوس کی تن میں ہو رہا تھا اگر چہ حال تباہ	دیکھا حشر سو خرچ کو گئی مقل کرتے ہیں بگینہ مجھ کو کہا قاتل نے کھینچا تلوار اگر ہی مجبور ہو کر دن خم ولمیں کہہ کر اسنے آخر کا چوتھا کونا ہوا اس چوترا جانا ملے گا او بھکا رہے ہیں آج بھر کر وہ جام پلوانا کسی ہمدردی ہو اب صحت سینن ہم اوس کی رنج ورت کو ایک جانب ان ہوا او ٹھکر رنگ و زور و فرط غم و دوس ناصیہ سو عیان تھی شوکت جاہ	ایسی خالق کا ولیمین کیا ہو نہیں قاتل خدا کی وحدت کا سر جھکا جلد ہو چکی تقریر سر جھکا رہا یہ دیر تاک کی نگہ سووی پشت جوڑ کر ولمیں کہنو لگایہ کہہ کر جانا ملے گا او بھکا رہے ہیں سیرنازہ کوئی نظر آئے ناکھیں اس سے اینو دل کا حال ایسی ہمدردی میں مرا عجیب دیکھا اک جا پہلے جوان ناشائستہ رو برو فقر و دست بستہ تھا اپنا ہمدرد جب نظر آیا	قبلہ رو ہو کر یوں بیان کیا اور محمد کی ہیست کا مقل میں اب ہو گئی کچھ تاخیر تھا یقین قتل ہو گئے ہم مشک وہ تو سامان آیا اسکو نظر اب یہاں بیٹھنا ہنسن بہتر کس بلا میں ٹرون خدا جانے دل منموم لطف کچھ پائے دور ہو جائیں رنج و دل صحبہ غیر جنبسو نصیب نا تو ان تھا مگر وہ حد سے زیاد خاک کو فرش پر شستہ تھا دل منموم اسکا بہر آیا
---	---	---	--



بیٹھا یہ شک کل قریب اوس مکھو تلو او اپنا نام و نسب بات یہ سنتی ہی خستہ جگر دفعہ جاگ او نہ نصیب اور یہ ہی بیان کر دوس اس سطح بولا رو رو کر	کی فقرانہ پہلے یاد افتد کسکی الفت میں کن نیا کی کسی میں خیال شاہ مجھو پہر کہا اوس کو یوں ایڑیا کسکی فرقت میں کن دنیا کی س فلک فی کیا تباہ مجھو
--	---

<p>کامر پانی سبھو نکو بھیجنگا اوسنو وہ حال سارا دیکھاتہ ہو گیا دور دلسو خزن ملال اب سنا ہو کہ چور باغ میں اوس گلستا نین ہو ادا دل جبین پوشیدہ تریشہ کفر باز دھاکر مشکیاں اوسکی مہ نڈا اوسکو ہی حکم سو سیر کیا نقشہ کیا اوسجگہ کا ہو تیر کیسے وہ فرشتہ ہا ہلاکت کا پہلے تو اوسپہل گئی شمشیر دیکھی پینہ نہ آکی حلت خاک ہوئی ہون الفت پیش آ یا نوشہہ تقدیر ایک ساعت میں تجکو فرما</p>	<p>ورنہ اکایک کو منرا دوزنگا جس سپاہی کا شہو پرتا اوسنوجسوت یہ سنا احوال بندہ اسد مہ تلمس باغ میں سنکے یہ حکم شاد ہو گیا دل وہ ہی صندوق کو پھر کر پاس اوسنوکچہ کیا ہیریا جسے اوس لہ کو چہا پاتا گئے محبس قتلگاہ میں بوری اوسپہ اک فہلاکت کا تہا جو ان سبب میں ضعیف لاشد الحیدر اسو قمر طالت ہو غریب تابت قید محبت میں اوسکی گردن پہی چلی شمشیر کر کے وہ بات جو کہ کرنا ہی</p>	<p>گم ہوا کس طرح حسو وہ کندو رنگ سنخ اوزنگا ہو گیا تغیر شاہزادی کو باغ میں ہونا اوسچین کیفیت اس طرح لکھی باغ میں جا کر خود تلاش کرو شہبہ گدرا جہاں ہونا ہو گئی اوسکو دیکھا حیرت درد و لہ پہ کھینچتا لایا باری باری سوجا کر قتل کرو کیا بیان اوسکا کچھ سنا حکم آخر کی دیکھتے تھے وہ را بولی یون مہ نقاشوہ خیم ہونی مہنوں اپنی قسمت کی روی سنکے سبب تاشا بولا جلا دیون کہ اسی قید</p>	<p>تم اگر زلیست اپنی چاہتو ہو سنکے اوسکی زبانشو یہ تقریر کہا اوسنو گیا ہو چور کمان شاہزادی کو بھیجی اک صنی کہا یا اوسنو پھر کوعرضی کو اس طرح آکر اوسنوں ہونا نظر آیا وہ چاند کی صورت ولیدین اصلانہ رحم کچہ کہا یا ملکہ بولی تینوں شخصو نکو ریت کا اک چہ ترہ تہا ونا اوسکو گہر گر گئی فی تی آئی باری خواہ کی حبس مینے دار فنا سو سبقت کی یہ سخن زبانیہ جانی باری جیاسن انکی آئی</p>
--	---	---	--



ایہ کو تو ال فرقتیہ
سکی جو پو پو پو پو پو پو
لی شہزادی کو جو اپنی نظر
میں موقوف بات یہ کیا ہو
ایسا تو خلق کو اذیت ہو
سرا کی تو بخشہ تو قصیر
رات کو دینا انکو آب عام
کے زندان میں جیتا و زون
ساتھ رہی میں بکرات
یکینہ کو بلا میں ہنسوا یا
اور نیز گ آسمان کی جو
جنگل میں لقا ہوا تھا اسیر
جبکہ دلمین کمال گہرائی
کنگاری اسکو پہنچا گرای
گیا اسکو قریب مضطر
رہی شب بھر اسکو صابر
شکل سر جو میں نظر آئی
وہیں پوشیدہ اس کو کیا
گم ہوا ہو رفیق زمین کا
خوف ہوا کو تن میں جان
کوئی جا کر کو یہ دیکھت
کمال کچھ اک نہیں میں
قیہ خانہ میں سکھری جا کر

ہما جو ہما اس چاندو پر
شکایت سکا ہوا سچ پہرین
نہیں کرتی ہر تکیہ ہم تہم
بہ سلاطین کا طریقہ ہو
اور خود ہی شر کیا عبت
رونگی بار در گشتہ تو دیر
صبح کو قتل ہونے بد بجا
ہو یہ بچر بستہ زنجیر
نیک جنتوں کے ساتھ عورت
نہیہ تو تبا کلامتہ کیا آیا
کل کھاتا ہو یہ کہاں کی جو
کہا گئی تھی وہ اسکو عشق کا
لطف شکوہ بام باری
اڑھی اسکی نظر جو اک باری
کینچا اسکو کند الفت
تھی فراموش ہجر کی بیدار
ولمیں ہندم ہستہ گہرائی
سخت اسنول و جگر کو کیا
نہ ہیا خون اسی رفن کا
چپ تھی لکھی لبس نہایتی
یاد رکھنا یہ خوب ہر ذرت
زندہ در گور شکوہ کو رنگی
جو نگہبان تھو او ناو بلو کر

نہ کیا دلمین لچہرہ نچی فو خطر
اسن زکوہی اسنو قید کیا
لکاسکی کرتی ہیں خبر سر
چوڑی بالکل نہ عہد وار پر
دوسرے کیسکی خلق بشر
ہو جو زان سہر بانگ باری
کر کے یون کو تو ال سو کھتا
مہ لقا کھتا تھا یہی دلمین
بہ سبب مورد بلا میں ہم
جب بہت متعیر ہوا تھا
شاہزادی کی ایک ہریم
صد ہم سر چپ تھا بہت پر
تھی بہتہ ہری جو دشت
یون لگی گنوا س کے کینچہ کا
مانتہ اسکو مراد دل آئی
شاہزادہ کا تھا جو اسکو
کی بہتہ چالاک بہت پر
تھی سحر وہ کہ روز تحشر تھا
تھا نگہبانوں کا برا احوال
بولی شہزادی شکوہ مذکور
وہ جو قیدی نہ ہاتھ آنگا
جب سنا کو تو ال فریہ کلام
دیکھا اسنو سب دیا

خوب کیا جو اسکو اس کر
سمجھا یہ ہی ہوا لکا اسکا
بہیں اپنا بد لکھ پر نہیں
لطف اسن میں سو اشی
او پر او پر خائسکی یہ آہ
قید کر انکو واپس ہو سوا
ٹہر گئی آگے کو وہ ظلم شانہ
پہنسن گیا یہی سخت کل میں
کیون فلک لائق جفا میں
کھینچا آہ سر زو اتھا
وہ بھی ہما اسکو اسر ہم
بن پڑتی تھی کوئی راہ مگر
اپنی ہما لائی ایک کند
زیر دیوار آئیے اے ماہ
دفتا قصر باغ میں لائی
آسمان کی طرف تھی اسکی نظر
کہو لاصن وق سنو اک اہلکار
ہی اسن زو ذکر گہر گہر تھا
ڈر سوتی او ناو اپنی بیست
ہو شریک اسن کو تو ال ضرور
اوسکے بدلے تو مارا جائیگا
خوف ہو سب لے زکوہ اندام
ہو کر رہم یہ اسکو گفتا

آپنے تو بچائی میر بجان
تا نہ دلمین ہی عدو سے خطر
اندرون شاہ ہن بہت ہکا
جائیں یہ او سچکہ پیکر طیب
لکین الغام میں یہ پچہ زروا
بن پڑی گریہ بات بہتر ہی
انکو وامادہ الغرض پا کر
ہوئے بچے یہ ہی طیب ان نیک
اوسنی اکدن کیا یہ سہ کلام
اگر اوسکا علاج ہو منظور
ہو گئے یہ حضور میں حاضر
خسل صحت جبا و سنی فرمایا
مدعائے دلی جو تیرا ہو
شاہ بولا میں شاد کرونگا
مدعا یہ حصول حضرت ہو
خیر اگر تجھ کو ہے ہی در کا
دلمین اپنے تو میں نہال ہو
کہلینے بجایہ نہرایا
اوسنی مرہ سگر ہوئی یہ جتا
آپ منصف ہیں رفرا ہیں
دو لکین چشمہ سلیمان
میر اکنا جو فرما میں
کردیا لطف سہ نہال ہیں

آپکے من تیار اور قربان
ہمکو ہو بچا سکے نہ کوئی ضرر
ہنیں کچھ اوز کوز لست کے آنا
میں کروں انکی شاہ سنی تقریب
کر میں مسکو عوض تہار اسول
آگے تم دونو نکامفت رہے
دیدیں اوسنے دوا وہ منگو کہ
اشکارا کیے سب اپنی ہنر
سننے میں ہی خدیو والا کلام
اوسکو حاضر کروں ہی میں
نہوا اس میں پر کوئی ماہر
یہ سخن وہ زبان پر لایا
کر بیان مجھ سے بخاطر اوسکو
دامن حرص تیرا ہر ذنگا
چمن آرا مجھے عنایت ہو
ہمکو دینی میں کچھ نہیں نکلا
پر دکھانیکو پر ملاں موئی
اسکڑی مجھ کو خیال آیا
پہر تو مٹی کینز کی ہو خراب
نوتدی حاضر ہو جسکو چاہیو
آب جاوید سہی غسل کینز
اوسنی ہم دونوں سے فیرا
لی دولت یہ لازوال ہمین

کوئی ایسی کالیو اب راہ
سوچکر اوسنی جسے کی تقریر
مجھ کو معام ہر دوا ایسی
بے تردد کین علاج اونکا
شاہ بیشک متین انہیں دیکھا
بولی میں خوب نکالی بتا
وہ تو سمجھا کر شہ کرایس گئی
ہوئی شہرت خدا کی قدرت
یان اک ایسا حکیم آیا ہو
بولا سلطان اگر وہ ایسا ہو
جب ہوا شاہ کا شروع علاج
فی الحقیقت ہو تو مسیح
یہ لگے کہنے اسطرح سو کلام
جبا کہ حضرت نو یون کیا ارشاد
سنکے یہ بات ہنسکے فرمایا
مجھ کو بلوا کے دیدیا انکو
پوچھا سلطان کیوں نہیں
سنتی ہوں ہو فاپر اسنا
آتش غم میں چلی شہروز
ایک صورتی جانبری ہوئی
تار ہی عمر بہر بہار احسن
خیر خاطر ہی جاو غسل کرو
کہہ چکی جبکہ وہ تمام حوال

کردین آزاد اس کینز کو شاہ
اس میں بہتر نہیں کوئی تدبیر
گریہ ہو پوچھ تو ہوشفا جلدی
رو بخت ہو جب مزاج اونکا
بار احسان نہ سر پہ وہ لیگا
ہی یقین جابگی نہ خالی بات
ہوئی امید سکویاں گئی
مدح نکلی زبان خلقت کو
وقت کا اپنے وہ مسحا ہو
جلد لاؤ مضائقہ کیا ہے
دو ہی دن میں بحال فرج
نہ فراموش ہو گا یہ احسان
مانگے جو پائی آپ کا یہ غلام
عرض کرنے لگے یہ ہو کر شاد
ارسی ناوان یہ تو فرما لگا کیا
شاد ہر طرح سے کیا ان کو
تجسس میں تو بہتر ہی
خود غرض پیر دعا ہی ہر انس
ہی یہ صدمہ حضور غم اندوز
شاخ پیر مردہ یون ہری ہوئی
نہ کرے گوشت کسنا حسن
تا نہ پیر زلیست بہر جذائی
وانسور ہی ہوئی یہ نہ تشا

یونچا سلطان کی کیا سبب اسکا
چمن آرویر کی بیٹی
مجبور پچان کر سلام کیا
یون تو وہ کاہیکو تباوگی
قتل کیجا کر وہ بہتر ہے
تیر خا طری ہی ہو مگر منظور
سال بہر یہ رہیگا حال اسکا
رہی زندہ اگر وہ اسپر ہی
جب کیا امتحان آہ مرا
اس سیاست پہ بھی چسپاں آیا
اوسو انسے کہا یہ بلو اگر
اوسکی الفت اگر ہو کچھ دیر
اوسوروداوسپان کر دیا
انکی مرضی ہو باوفا پا کر
دیکھا میرا وہ عذاب الیم
اما میں نے فاق یہ بجا ہو
اتنی لایف کرنا شام جو
میرے دیکھا کہ اونی
ابھی جاوٹا اونی
خانہ کی دیکھا کہ اونی
دیکھا کہ اونی
بے خبری دیکھا کہ اونی

کہو مجھ سے ذرا سبب اسکا
بیاہ کے دن یونچا کی
پاسداری میں ایشام کیا
تن سے پر پوری انس وکی
خوف حضرت نہیں بڈر
میں یہ تعزیر اوسکو دیکھا
اوسکو اعمال بد کی ہو نیرا
دونگا پہر اوسکو صورت صلی
صاف ثابت ہو اگناہ مرا
مجبور مایہ میں اونی ہو گیا
اپنے دلبر کی لوجہ ہا کر
اڑی آجاو اوسکی شکل میں
بات مخفی تھی جو عیان کر دی
لیگی ساتھ اپنی اوسجا پر
حال لوکا ہو اکمال پیغم
لکھا تقدیر کا ہی مٹتا ہی
تانا دست عدو ہو پوچھو
بہر تامل کر گیا مجھ سے
بہر ہی بخشا اور شلو کیا
شاہو میں اونی گہر آئی
بہر تامل کر گیا مجھ سے

مجھ سے ملین کو رکتا تہا وہ لا
کسی انسان کو لائی تھی ہمراہ
میری کہنے کا ہو یقین اگر
پا ہی اوسپہ کچھ سیاست ہو
بولایون شاہ و سیکو
شکل افغی اوسے بناؤں گا
اوسپہ جس شخص کی ٹپری
آخر اونی یہ بات ٹھہر کر
ہو کر برہم کیا یہ سحر اوسم
ایک نی بن ہی میری
آپکے واسطی بلا میں سی
یونچا کیا گذری کچھ شاد
جب اس بات سے ہوئے آگاہ
جس جگہ میں تھی بتلا ہو بلا
روکے آغوش میں لیا مجھ کو
سج کرنے سے کچھ نہیں حاصل
جگو وقت سحر اوٹھا لینا
میرا کہنا کیا انہوں نے قبول
جو کہا تھا وہی کیا اونی
انکو چوری چھپی ملاتی تھی
میری رحمت میں ہی گرفتار
مصلحت سے نہ جی خالی با
میں نے دیکھا کہ اونی

اوسو اسطرح ہو گئی آگ
اوسکو گہر میں گیا جو نیا گاہ
امتحان کیجی اوسکو بلو اگر
ماکہ اور وٹکے دیکو عہد ہو
مجبور روح وزیر کا ہی پاس
آنکھ اسطور پر دکھا ہو ٹنگا
اوسکو مودی سمجھ کر کچھ کا
باغ سے میرے مجبور بلو اگر
نگلی ناگنی میں کشتہ غم
مجھ سے الفت دلی وہ کہتی تھی
کیا کہو نہیں کہ کسنا میں سی
جان ولسو کرونگا میں اونی
بولی ہو پوچھا اونی
حال تر کمال میرا تھا
اور اک تازہ غم دیا مجھ کو
کرو تیر کچھ جو ہو حال
شام کو بہر میں لٹا دینا
سال بہر رکھا میں بھی مل
شکل اصلی یہ کر دیا اونی
لطف و صلت کا یونچا کی
ایسی تیر کچھ کروا جو
جگو آئی پس رائی بات
یون کہا اوسے اونی

ہو گئی یہ تو اپنی گہرا ہی لگی اس بات میں شاد ہوئی دل نہ پایا یہ لطف و صلت کا گدرا اس طرح اک برس کو قریب ہاتھ لگتی نہ تھی جو سیری تھی شاہراہ کا بیکار آنکھ آہ روح کو تن میں بقیہ رہی انکی فرقت کا تاج جو محکوم عقد تہا میں برات میں و آج ہو کو بھی لیس پلو ہمراہ جب زبانی میری سنا انکا رکھ کے جوڑے میں سوار ہوئی آتی ہو آج غیر جنس کی ہو بیٹی خاموش میں اگات کر نئی صورت وہ شکاہ بنا ہو چکی جبکہ عقد سو فرست گئے جب اپنی اپنی گہرا گئی دن کا ہوا جو عرصہ تھا آفاقا اوسیدن ہو دیا سیر کرتا ہوا مکانوں کی اوتھی گہرا کے یہ پر غلط عوب حیلہ یہ اوسکو ہاتھ آیا عاجز آیا نہ حراموں کے	میرا کتنا یہ سب بکا لائی پہرہ انکو جو کیا دم بہر انکو پیش نظر میں کتنی تھی ہا میری گمات میں جھنڈا قاصد شاہ ایک دن آیا خوف سے اونکے کپڑے دم مارا جا کے خاموش مٹی محفل میں میں فرست ہا نسو جانی لگی ہوئی سوار میں جس آن بولی میں یہ خیال باطل ہے ہوئی اس بات میں جو میں بس جا کر دولہ کو جب سلام کیا ڈر گئی میں راز افشا ہو آیا گہرا سوز و دل کے جب ہرا پہر وہی سہرا باندہ کر سر پہ گہر میں اپنی وہ بیاہ کر لایا انکو انسان بنایا گہرا کر اسی لیے یہ کمال تھی مضطر اوسی صورت سو گریہ لکھ اوسکی صورت یہ تو تھی آگاہ دیکھا انکو منہ کو اکباری پہو بچا جس وقت اپنی گہرا سیر کو اب کہی نہ جاؤنگا	محکوم شب بہرہ غم سو فیدائی اور الفت محبہ زیاد ہوئی منہ نہ میں نہ کتنی ہی فرقت کا سینہ اس کے ماجر عجیب کف افشوس ملتا تھا دوزخ بادشہ نے تمہیں بلایا ہو پہرہ کچھ دیر کی سوار ہوئی بزم عشرت تھی محفل با تم عقد جب ہو چکے چلی آؤں دیکھیں شادی جو نکلی ہمراہ جان دینو یہ یہ ہوئی تیار پر تر دین جان اس ہوئی دیکھا چشم غصہ ہی ہر مانہ اس اوسکو کوئی خبر لوٹ کر گریہ سیاہ بنا ہوئی اوس دم عروس کی میں ہی گہرا اپنی گہرا اپنی اولاد کو نہ دیکھا تھا شاہ جن کا وہی پس ناگاہ آیا اوس وقت انکو گہرا ہی جہکے اوسکو اوسکی تسلیم بعدت کے دعا پایا ریخ پایا نہک حراموں کے	اسنے وعدہ یہ بھیجوا آئی رکھا انکو نہیں اپنی مثل نص پر وعدہ سے خطر میں کتنی تھی را دن اسے تہا وہ آمادہ یہ زبانی پیام وہ لایا ہجرت پر غم سے دم مارا درداؤ تھا تہا دم میں لسل و سویت گہرا علی آئی مجھے اوس دم لگی یہ کر فہم جاو انسان نہیں مشکل ہو سحر سے پیر نہیں بنا کر گس اوسنو عجب لاکو یوں کلام کیا کوئی فتنہ بیان نہ ہر پامو شاہراہ تھی اوشکو غسل کیا یونین پہو بچا عروس کے گہرا ملک بربر جن میں پایا اور کہا ہونہ یہ کیسکو خبر میری گہرا گئی یہ اپنی گہرا گہر سے اپنی چلا وہ بد اختر لچہ نہ انجام دلیس سوئی آہ ہوا غائب نظر سے وہ ماری بچپن کی یہ شاہ سے تفسیر نہ قدم اوس طرح پر پایا
--	--	---	---

ہو گئی یہ تو اپنی لہر راہی
انکی اس بات سے میں شاد ہوئی
دل نہ پایا یہ اطفاف و صلت کا
گزار اس طرح اک برس کی فریب
ہاتھ لگتی نہ تھی جو میری بات
شاہراہ کا ہوا بیکار آہا ہر
روح کو تن میں مقیم رہی
انکی فرقت کا تھا جو مجھ کو غم
عقد تھا میں برات میں بون
آج ہلو بھی لیجیو ہمراہ
جب زبانی میری سنا انکا
رکھ لے جوڑ دین میں سوار ہوئی
آتی ہو آج غیر غنس کی بو
بیٹی خاموش میں لگا تاکہ
نئی صورت وہ شکاہ بنا
ہو چکی جبکہ عقد سو فرست
گئے جب اپنی اپنی کمر خان
کئی دن کا ہوا جو عرصہ تھا
آفاقا اوسیدن ایو بیاہ
سیر کرتا ہوا مکانوں کی
اوٹھی گھر کے یہ دروغ غلط
خوب حیلہ یہ اوسکی ہاتھ آیا
عاجز آیا نہ حراموں کے

مجھ کو شب بھر نہ غم سو فیدائی
اور الفت مجھ کو زیاد ہوئی
منہ نہ میں نہ کہتی تھی فرقت کا
سینے اب آگے ماجر عجب
کف افسوس ملتا تھا دوزخات
بادشہ نے تمہیں بلایا ہی
پر نہ کچھ دیر کی سوار ہوئی
بزم عشرت تھی محفل با تم
عقد جب ہو چکا چلی آؤں
دیکھیں شادی جو نکی ہمراہ
جان دینو یہ یہ ہوئی تیار
پر تر دین جان ارم ہوئی
دیکھا چشم غصہ سے ہی ہر
مانہ اس از سہ ہو کوئی خبر
لوٹ کر گر رہے سیاہ بنا
ہوئی اوس دم عروس کی
میں ہی پڑی اپنی گراؤں آن
اپنی اولاد کو نہ دیکھا تھا
شاہ جن کا وہی پس ناگاہ
آیا اوس وقت انکو گھر میں ہی
جہکے اوسکو اوسکی تسلیم
بعد مدت کے رہا پایا
ریخ پایا نہک حراموں کے

میرا کہنا یہ سب بجالائی
پر نہ انکو جہا کیا دم بہر
انکو پیش نظر میں کہتی تھی
تہا میری گمات میں شہزاد
قاصد شاہ ایک دن آیا
خوف سے اونکے کپڑے دم مارا
جا کے خاموش ٹھہری محفل میں
میں نے فرصت ہاں سو جیانی
لگی ہوئی سوار میں جس آن
بولی میں یہ خیال باطل ہے
ہوئی اس بات سے جو میں بس
جا کر دو لہ کہ جب سلام کیا
ڈر گئی میں راز افشا ہو
آیا گھر سے دو لہ کے جبہرا
پر وہی سہرا باند بھر سر پہ
گھر میں اپنی وہ سیاہ کر لایا
انکو انسان بنایا گھر آکر
اسی لیے یہ کمال تھی مضطر
اوسی صورت سے کہ یہ ایک
اوسکی صورت سے یہ تو تھی آگاہ
دیکھا انکو منہ کو اکساری
پہونچا جس وقت اپنی گھر پہنچا
سیر کو اب کہی نہ جاؤں گا

اپنے وعدہ پہ بھگوانی
رکھا انکو نہیں اپنی مثال نصیر
پر وعدہ سے خطر میں کہتی تھی
راڈن اپنے ہتھ اوہ آمادہ
یہ زبانی پیام وہ لایا
ہجر نے پر غیب سے مارا
درد اوٹتا تھا وہ بدھ میں
لسل و سوت گھر چلی آئی
مجھے اوس دم لگی یہ کہ نہ پایا
جاء انسان نہیں مشکل ہو
سحر سے پھر نہیں بنا کر گس
اوسنو عجب لاکو لیں کلام کیا
کوئی فتنہ بیان نہ بہا ہو
شاہراہ تھی اوٹھ کر غسل کیا
یونہی یہ بچا عروس کے گھر
ملک بربر جن میں پایا
اور کہا ہونہ یہ کیوں خبر
میری گھر سے گئی یہ اپنی گھر
گھر سے اپنی چلا وہ بد اختر
کچھ نہ انجام دلیں سوئی آہ
ہوا غائب نظر سے وہ فاری
بچھڑ کی یہ شاہ سے تفسیر
نہ قدم او سطر پہ پایا ہو گا

ہاتھ میں ہاتھ شاہ کو دیکھ
پرویش سطر حسو فرمائی
بعد چیک کو جب فی میں جو
محکو در پردہ پیار کرنے لگا
کیا انکار و سکی جھلک
مستعد تھا بے جفا و نرات
تھا جو بیجاوان دی تعزیر
بیجا با آبرو وہاں محکو
ایک دن ل یہ مقبرہ ہوا
صحن میں باغ کو تھا حوض
لہر پر اسکو جی جو اسرا
ہوئی اسطور پر جو شہل
صندلی تھا لباس سبیرا
باغ کے پاس تھا مکان انکا
سیر گلشن یہ ہی آنکھ
عشق نے باغ میں کھلایا گل
انکھ اپنا جو شیفہ پایا
میں جست و دیکھا ایسا رنگ
دل نے خاموش جب نہ ہو
بولی یہ میں ارشید امون
سحر آمیز گفت گو سنکر
نہا جبکہ در میان میں ججا
نخصت اسدم نہیں کیا میں

دار فانی سو کر گئی وہ سفر
کوئی آفت نہ میری پاس آئی
پر گئی اک بلا میں سی جا
بے اجل عشق میں مر ڈنگا
لگی چہنہ میں باس ہرست
وہ نور تھا تہا میری خطا و نرا
اوس میں نذر دیکھ یہ کی تدبیر
دیدیا بلکہ وہ مکان محکو
محکو ہر گل بجا می خار ہوا
تھا وہ بالکل گلاب سو سمور
میر و ملیق اسکو نہ آیا
ہر رف مال کا ہش ل
ٹھا ٹھہ اسوقت تھا عجب
حال میں کیرون میں انکا
حوض کی سمت جبکہ جا
نئی بوباس کا جو یا یا گل
پہر تو میرا ہی اپنے دل آیا
ہو گیا اور میر دل رنگ
میں اسوقت یوں کلام کیا
بہر نظر رو یا نہ آیا میں
بولی میں اسطر حسو سرور
لا میرا رہ در میں انکو ججا
دیکھ زرا سطح کہا میں

ایس و سیر لٹھی شہ ججا
مثل فرزند مجبہ شفقت کی
اوس سی سلطان کا ایک فرزند
مجبہ طاس جو یہ جناب ہوا
اوسکا مطلب بچ حصول
شاہ کو جبکہ یہ یہ معلوم
ایک تھا باغ اوسکا نام کے پر
عیش نرات وان میں نگلی
اوٹھی بارہ درگی گہرا کر
جبکہ میں حوض کے قریب آئی
اسجا ایک دم ذرا ٹھہر
بیٹھی میں حوض کو کنار پر
یہ جو بیٹھی میں باس مسند پر
اونڈن انہی ہی بہت کلیف
مجبہ انکی نظر پڑی اوسدم
مثل بلبل خدا ہوئی مجبہ
آنکھ اوسدم یہ مجبہ الٹی تھی
رہی جہنک کہ شرم و نیگہ
کونسی ہر ورق کی قمری ہو
آپکا عجب حسن ایسا تھا
عشق سچا اگر تمہارا ہے
دو ہی باتوں میں میں تمام ہوا
کر کے تبدیل لباس کسیت

مجبہ کھنکھ لگا کر صر کی نگاہ
سیکڑوں طرح حسو عنایت کی
نام تھا اوس قمر کا دشمن
خوف شد دل بہستریاب ہوا
پہر وہ مجبہ سو بہت ملول ہوا
وہ ہی اسبات پر ہو اوسم
اوسکو جی ہی ہی ہی بہت خور
لطف سو بچلش گزرنے لگی
ٹھہری اک نخل کے تلوار کر
روح نے تازگی وہاں پائی
خفقان جاؤ داکو تسکین ہوا
تھا وہ اسوقت کوئی پیش نظر
دختر جن میں میں یہ قوم بشر
پہنے تو تن میں لباس کسیت
ہو گیا انکا کچھ عجب عالم
سرو پاکی رہی انکو خبر
دیکھ لیتی تھی جبین لیتی
رہی خاموش صورت تصو
راست جو کچھ ہو وہ بیان کرد
دیکھ لیتا تھا کہ نہ سکتا تھا
خیر بہتر یہ گہر تمہارا ہے
جبکہ روشن چراغ شام ہوا
صبح کو لایکا یہاں شرف

راست چپ این چنانچه جبین و چپ
 اسب صفت سوره پیری ستم
 محو و دیکھو بین السی بین
 دیکھو ہی حین و زرافرن
 نام اپنا بتائیں مجھ کو حصہ
 سیر کا میری دل کہ لپکا ہی
 چند ساعت وہاں نظر آوا
 بات یہ سنکے ہو گیا یہ شاد
 اس گل تر کو دیکھ کر راضی
 تھی نہ اوس دم جو کوئی دلو فکر
 اوس پر لپی کیا یہ اسو بیان
 اپنی ہمعوم پر وہ عاشق ہو
 وارثوں سے وہ اپنی ہی محبوب
 آتش غم کتری اوسکو جا
 کیلئے تم نہا نکلی حاکم ہو
 کہد یا اسو سب مفصل حال
 حسن بانو ہی نام اک عورت
 حسن بانو وہاں پہ جی آئی
 سنتے ہی یہ کلام وہ گاتر
 اوسی مجلس میں اوتری کیوا
 رسم جو کہ تھی لگی ہوئے
 اسو شہزاد لپی کیا یہ کلام
 جبکہ یا اسو رات خست ہوئے

ایک سوا ایک نہیں حتی طرا
 ناز کرتی ہوئی قدم بقدم
 اپنی جاسو ہی ذرا نہ ہیر
 وہ پر سوسے ہو گئی منقوش
 کیون بیان آکر ٹھہری و ستر
 اسلئے بندہ یا نہ بیٹھا ہی
 تا بہت شاد دل بختار ہو
 دل سے لولا کہ اب برائی مرا
 لیکھی و اسو سکو شہزادی
 لگے ہوئی ادھر ادھر کے ذکر
 سینے اک عرض ایسا نہ بان
 بخدا اوسکا عشق عمارت
 اوسکی فرقت میں تھی ہی بچو
 یاد رکھو اگر میرا وہ ہلاک
 دو منرا اوسکو جو کہ ظالم
 سنکے اوسکو معہ اکمال مال
 اوسکو بلوایاں لعل عجلت
 بولی یون مہ لقا سہ شہزادی
 آیا سودا کو پاشن شکر
 ناچ گاؤں میں گنری رسی رات
 ہو سب ختم تو کو تو نے
 نیند آئی ہی اسی بلند مقام
 تم جگا دنیا اوسکے طری محکمو

یا بچو ہاتھوں پر ڈھانک ہوئی
 پہنچی تالاب پر غرض کر
 جبکہ اوروں نے اونکو سرکایا
 نہ ہی پھر تو اوسکو ضبط کی تا
 کہا اسنو کہ اسی سپہر ستام
 بولی وہ گریہ شوق ہی تھو
 والی ملک کی ہو نہیں دختر
 نیک ساعت میں گھر نکلتا
 باغ میں اپنی لاکے آخر کا
 مذکر آسین عشق کا ہی ہوا
 شہر میں ہی عمر تار کی تاجر
 دوزن جانب سے چاہ ہوئی
 کیا کہون تھی حال تاجر کا
 حشر کو دو گے کیا خدا کو جواب
 بولی وہ تم تباؤ اوسکا نام
 کر کے پیر ایک خادمہ کو یا
 کہا ناظر سے اوسنے بلوا کر
 اوسکو دو لمحہ بنا کر تم لاؤ
 اوسکو دو لمحہ بنا کر آخر کار
 ہوا قاضی طلب قریب بحر
 جبکہ اس کام سے فراغ ہوا
 دوا جارت خوشی سے محکمو
 یون لگی کہن تب وہ گل اندام

تو ریان ناز سے چڑائی ہوئی
 اون خواص کو سہوئی چہ
 ملکہ کو وہ گل لطف آیا
 بولی اس طرح اس کے کو خطا
 مہ لقا اس حقیر کا ہوا نام
 باغ میں سیر چلے سیر کر
 اگر کہا ناو میرا ہے بہتر
 اچھو وقت اسجگہ پہ آیا تھا
 اوسو کی نرمی کشتی تیار
 آیا اسکو خیال سودا کا
 تم نہیں اوسکو حال سوا ہر
 وہ ہی فرقت میں جا کہ تھی
 بے اجل مرتا ہی وہ بچا
 دیکھے اسبات کا جواب تاب
 بسر و چشم میں کرو گئی یہ کام
 اوس سے سطر حس کیا ایشا
 اوسنے حاضر کیا اوسکو لاکر
 میں بناتی ہوں یاد و وطن
 اوسجگہ لایا وہ قمر خسار
 عقد پڑھ کر گیا وہ اپنی گھر
 دلیں اپنی یہ باغ باغ ہوا
 سور ہو نہیں کہیں الگ جا کر
 شوق سے تم ہمیں کرو آرام

اسنی جسم سنایا و سکا حال
چلکے اسکی کرونگا کچھ تدبیر
جو صلہ سی ہی بڑ بڑ دعوت
آگیا اوسکھڑی ایسکو خیا
کیجیے جلد اسکی کچھ تدبیر
اک ذرا سیر کو بین علیا ہوں
دیکھ لے تسکین اسکو آخر کا
سامنے اوسکے خوشنالا اب
جمع ساحل یہ کچھ طبیعت آ
آگیا جو پسند یہ سامان
یہ تروتازہ باغ کسا ہی
سینے اس ملک ہی جو کسل
سنی اوں شخص کی چفتیا
اسقدر لگ گیا تھا اسکا
مالک باغ تہی جو شہزادی
دیکھتی کیا ہین اوٹھا اگلا
قابل ید حسن اوسکا ہی
شکل آئینہ رہ گئیں شہ
اک کہاری بلانے کو آئی
شاہزادی کی تہی جو خوش
سوئی تالا اب جو کہ جاتا ہی
اس لطیفہ کو سنتی ہی وہ
تمام کرنا تہ اوٹھی نزاکت

رویا بد ساختہ یہ مہنٹال
اسقدر ہونہ دلمین تخم گلیہ
خاہہ مونکی طرح خدمت کی
دلمین کمنو لگایہ مہنٹال
مرہی جایگا گرمونی تاخیر
ایک ساعت میں سپر آتا ہوں
ایک جانب کیا یہ گلہ خسار
سنگ مر مر کا پروہ تہا تالا اب
قابل ید تہی وہان کی بہا
یہ ہی جا کر ہوا شریک ہا
آج کیا ہی جو یا پنے میلہ ہی
باغ یہ ہی اوسکی دختر کا
وہین بیٹھا رنایہ گلہ خسا
نہ اوٹھا و انسویہ مہ کامل
پے گلگشت وہ ہی آئی تہی
لب تالا اب یک غیرت ماہ
مہراوسکے حضور درتہ ہی
سوئی گلشن دیکھا پھر مر کر
وہ ہی رنگ انکی طرح لائی
ہوئی آگاہ اسے جب شہ
نہین معلوم کیا تہا شاہی
بولی مین اوٹھکے چلوںکی ضرورت
چلی اسطرح شان شوکت

کہا اوسکے کہ اب نہ مضطرب
ہو گیا شاد سنتے ہی کلام
اوسکے گرمین یہ ایک فزرا
گر رہی اسکی اب ہی حالت
ہوئی یہ بات جبکہ دشمن
جب تک مین آوں اسجا پر
انکلا جسوقت شہر کے باہر
گہاٹ او سپر بنا بلور کا تھا
پے تفریح بیٹھے تھے کتنی
اور کیا ایک شخص سے یہ کلام
بولوا وہ شخص تازہ وارد ہو
ملکہ مہروش ہی اوسکا نام
آخر کار جبکہ شام ہوئی
سیر مین اسطرح تہا مشغول
رشاک حوراوسکی کچھ صحبت
ڈالے ہو اپنے پاؤں مین
دیکھتے ہی وہ چاند خورشید
رہین کچھ دیر تک جو وہ اوجا
الغرض جو کہ لینے آتا تھا
بولی شہزادی کہ اسویجاہ
پہر کے و انسویہ پہنیں آتا
دیکھو تو کونسی ہو سی آتا
کچھ خواہجہ مین تہین آگے

گرمین تم اپنے لیجاو محکو
لیکھا ایجو گرمین ہا نام کام
دیکھا سر خطہ غیر حال اوسکا
جلد دینا سی ہوئی حلت
اسطرح خوش مین ہی باتیں
گھر سے اینو نہ جانا تم باہر
باغ اک اوسکو واپس آیا نظر
کچھ عجب وہ مقام نور کا تھا
اور کتنے ہی غسل کر ڈتے
محکو تہا او کون ہی مقام
نہین معلوم حال جو محکو
روفق افزا ہی یان گل اندم
اپنے گھر کو ہر اک ہوا رہی
تہی فراموش دل ہو یاد ملول
سیر کر نیکو وہ ادھر آئین
چور ہو نشہ جوانی مین
ہو گئیں لاکھ دلسو اوسپہنار
شاہزادی نو او نکو یاد کیا
پہر نہ پر کر ہیا انسوی جاتا تھا
ہو تخر مین یہ ترقی خواہ
کیسے ملک عدم کو ہی جاتا
کیون نہین آئی سپر اک بد آ
اپنے اپنے لیے ہوئے عہد

بولا اسطرح وہ خوش بول
 تابیہ بندہ حقیر ہو کر شاد
 او سو ہر دانا جاب پایا
 او سو کو کتو میں لوگ عشق نگہ
 نام ہو خاک اس کا سودا
 او سو کو کتے میں خوشتر تجار
 حسن بونہو اوس پر کیا نام
 میری الفت کی جو کچھ تاثیر
 تھو اسشن دل فرج کیا مضطر
 جا کے آرام میں اوس پایا
 بٹیکہ پاون میں دباؤ لگا
 جاؤ لبت میرے گھر سونم
 سمجھی میں اب تمہارے کوئی
 دیکھا زلف سان او سو ہم
 ہوئی راضی غرض وہ غیرت
 ہو گیا ایک شخص ان پیدا
 پاس حرمت ہوا جو دیکھ کر
 نہ کرو ہر حق تم ایسا کام
 جو گناہ عظیم پیش خدا
 اور تم جیسے روز عجب کرو
 کسی سحر کبیت سے تیرا
 پسیدہ تیرے ہر چہ تیرا
 نہ سوچو نہ سوچو نہ سوچو

عرض یہ اس غلام کی ہو بول
 آپس سب بیان کر کرود
 یہ سخن وہ زبان پر لایا
 ہو اوسجا یہ سکن احقر
 بیٹھے بٹھلاؤ یہ ہوا سوا
 تاجرون میں وہ بلند قرار
 آگئی ایک وزوہ لب بام
 ہوئی وافتہ وہ بھی تنویر
 حرکت میں کی یہ تنگ اگر
 درمقصود میرے ہاتھ آیا
 فتنہ خفتہ کو جگانے لگا
 دیکھو گر جاؤ گے نظر سنی
 اپنی مطلب کی ہو یہ گاہ
 نہ رہا یہ تو میری تن میں م
 کر دیا عفو میرا جرم و قصو
 میری دلکو یہ شک ہوا الکا
 جان دین کی سوچی تیرے
 جان دین کا ہو میرا انجام
 دوسری مونگی میں بہت
 دلکو اپنے سنبھالو جبر کرو
 ہوئی تسکین چھو اسی خوشنما
 نہیں دیکھا ہی اوس پریر کو
 میں سیکے نہ ایسی سخت سیما

پہلے یہ حال مجھ سے کیجئے بیان
 کہدیا آخر اسنو اپنا مال
 سینے رو داد آپ میری ہی
 پیشہ سوداگری کا کرتا تھا
 جس گلی میں مکان میرا
 اوسکی ناکہ خدا ہی کی دفتر
 آنکھیں میں سے کیا دو چار ہو
 ایک مدت رہا پیام و سلام
 رات کو مار کر کتے جھنڈو
 وہ جوانی کی ننید کا عالم
 اس میں وہ خواب سے ہوئی سدا
 چلے آئی میں بڑ بلا کی ہی
 سو مجھی بات یہ نہیں منظور
 پاؤں پر گر پڑا بلا میں لین
 اہراو میں ہوا میں ہم بستر
 کہیں سننے نہ چھو دیکھا ہو
 دیکھ کر قصہ میرا وہ گل تر
 ایک تو خون اپنا خود کرنا
 تمکو دیکھا ہی ہو گا سنی اگر
 عہد کرتی ہوں ساتھ و فانی
 اللعرض بعد گریہ و زاری
 تنک کرتی ہو جبکہ فرقت یار
 دیکھ لیتا تھا گاہ گاہ اوسکو

کون میں آپ اسی مہتابان
 تھا جو کچھ اسکو دل میں نہ دلا
 یا نسو دو کوس پر ہی کستی
 نام الفت سے پر میں نہ تاتا
 ایک جبر ہی واپس رہتا ہی
 چاروہ سالہ اور پر ہی سکر
 بر چہ بیان ہتھیں کج دیکھو پھر
 پر رہا اوسکو وصل سے نا کام
 پہنچا اوسکو مکان میں رہنا
 دیکھتے ہی پھر گیا لبس گ
 محبو بچان کر یہ کی گفتا
 رنگ لائی جواب آئے ہی
 ٹھنڈی ٹھنڈی سرد ترین گھر کو حضور
 سر کو سر سے اتارا قسین
 آگیا رشک آسمان کو نگر
 کوئی فتنہ نہ اس کے بریا ہو
 بولی اسطرح مجھے گھر اگر
 ہاتھ سے اپنے بے حل کرنا
 میں سمجھ لوں گی کچھ کرو نہ خطر
 لیچلو گے جہان چلوں گی میں
 اوس سے خضت ہوا ہر شواہی
 آنکھتا ہوں نشت میں نا چار
 ہوئی مسدود وہ بھی آہ تیرا

سیر سجا کی ہو بہت مشکل اوسن یرو سو کر کے یقیندار کی دعا شکو یون بسوز و گداز یون دعا کر کے سوڑا وہ دعا کیا ہے مجھے فرماؤ نام اپنا حضور فرمائیں ولمیں میری آیا اسی دیجاہ یہ نصیحت ہماری یاد رہے یونہیں گزر گئی یہ سمجھتا تھا حبس طرف آنکھ میں وٹھاتا تھا دوست کوئی نہ پہ نظر آیا مال زر کچھ نہ میری کام آیا جب کہلی میری نکلے ان جا کر دسترس کچھ نہیں کستی آج دیکھنا ہو طلسم تمکو اگر حکم حمیشہ زہی ہو تحکو دیا لعل اک نہ سو وہ او گل دیا تم وہی لعل و سس مس کرنا اوس ہی بارہ دری میں ملانا تم دیکھ کر تمکو مسکرائیگی جو کہو گے وہ سب کی قبول ہوا غائب نگاہ ہو اکبار زراغ جب نکلے ہو کہانی دیا	استقامت بیان ہو بیجا صل لایا خیمہ میں اوسکو آخر کار ہو تو ہی چارہ ساز بندہ خواب میں نہ کیہتا ہی کیا وہ مطلب دل زبان پر لاؤ کون ہیں آپ حال تباریز کردون راہ طلسم آگاہ تیرا غر و شرف زیاد رہے سلطنت پر کمال غر اتھا جان تبار اپنا سکھو پاتا تھا کون میت پہ نوحہ کر آیا ایکٹ کہ نہ اک غلام آیا گور میں کی چشم غور نظر سورہ فاتحہ کا ہوں محتاج اوسکی تدریس رہے یہ لکل تر مجھکو سیر اس طلسم کی دکھلا سمت مشرق کر رہے تہ لکھ ہو گا دروازہ اوسجا کہ پید ولمیں اپنی نہ خوف کہانا تم باتہ ہی اپنا وہ بڑا سنگی نہ ذرا حکم سے کوئی عدو خواب سو یہ ادھر ہو بیدا اسنے اوس سے وہی کلام کیا	کہا اسکو کہ تم نہ مضطرب وہ ہی دن این خیال میں گذرا کردی ایسا سبب خداوند اک شعر با وقار آیا ہے پہلے اسنے اوس سے سلام کیا بولاجمشد نام میرا ہے جسکے تم دیکھنے کو ہو مشتاق کہ یہ دنیا ہو ایک عبرت گاہ لوگ دربار میں جو آتے تھے جانتا تھا بہت ہوں دشمن نہ دیا پھر کسی میرا ساتھ ہاں مگر ساتھ تھی میری حال جز لحد تھانہ کوئی مونس یاد بار دنیا نہ سربہ لینا تم آتا ہی جو شجر بہ زراغ سیاہ جب سنیا گیا اسی قزوہ زراغ لیکے وہ لعل جانا سو جی حصار اوسکے اندر ہی ترخ بارہ دری لو متو عہد ہو اوسمیں ہر تصویر وہی لعل و سسکی باتہ میں دیا الغرض اسطرح ہو سجا کر اوٹھکے پھر صبح کو یہ ماہ جبر سنکے اوسکی کیا نہ کچھ ہی خطر	دیکھو گایا نکی سیر کل آکر لحہ لمحہ لال میں گذرا دیکھے سیر طلسم یہ سب اسطرح مجھے ہنسکے گویا ہو پھر یہ اوس شاہ ہو کلام کیا تھکو مشتاق سیر یا یا ہو ہوں مہربان س طلسم کا خلاق تھا کس وقت میں شہی ہنشاہ وہ میری ہاں میں ہاں ملائی تھی جسکے ہی نکلے میری گئی بند مر گیا میں سب کے چور اسٹھ کیا کہوں اپنی گور کا احوال بلکہ سب عضو تن ہو اختیار دل میں اوسکو جگہ نہ دنیا تم اوس ہو کہنا تم اسطرح اپنا بٹھے گا کہ باتہ یہ وہ زراغ ہو جو مشرق کی سمت کی لولا خوبصورت ہو وہ مثال سی ہو جو باقوت کی مگر تصویر ایک لحظہ وہاں یہ ہم لینا راہ جانیکی اسکو بتلا کر والسوا یا اوسی شجر کو قرین بٹھا وہ اسکو باتہ پرا کر
--	--	---	--



اسم عالی ہی اپنا بتلاو اس طرف سیر کو چلا آیا بولی ہر اس طرح وہ گلہ خسا مخود دل دیکھتے سے ہوتا ہی اونکا نامانی نہیں میان جان چڑھتی ہو زینہ لگا کے کوئی اگر کچھ عجب و اردات ہوتی ہی ایسی ہوتی نہیں کوئی صورت لیچلو مجھ کو جلد او سجا پر اوسکے خیمہ میں ساریات دیکھا اسنو وہاں وہی مان رات کو ہی کیا وہاں پہ مقام اوسپہ نراغ سیاہ آ بیٹھا کر گیا اوس رخسار پر باز بولی اس طرح وہ شہنوازی	کیا ہی مقصود صافراؤ دل میرا کچھ جو آج گھبرا یا رہی تادیر اور کچھ اذکار فی الحقیقت عجیب جا ہی اوسکو اندر مکان میں عالیشان اوسکو دیوار و درین تہو اور حسوت رات ہوتی ہی رہتی ہی رات بہر صغیرت بولایہ سنکے یون یہ شکہ قمر ہو کو مشتاق وہ قمر سہما اوسنی احوال جو کیا تہا پیا اس دشواری میں نہ ہوا وہ تمام تہا شجر ایک شہ پانی کا صدا دیکو بہر لب و زنگہ جب کچھ راہ سیر کی نکلی	کس طرح لائی اسجگہ تشریف حال قمر پو پختی ہو کیا میر میری قسمت ادھر سچی آئی نہیں کچھ دور ہی بہت قریب نئی صنعت کی اوسپہ گلکار نہیں آتا کہ میں اوسکا نظر کہ نگاہ ہی نہ جاسکے زہار کبھی بختی میں ان ہزاروں راز کھلیا تو مطمئن دل ہو آج آرام اسجگہ پہ کرو وہ جگہ اوسنو اوسکو دکھلا کوئی صورت نہ نکلی اوسکی مگر ہو گئی جب کہ آشکار سحر نہوا ایک دن ہی میں یوں اور دونی اسو ہوتی حشر	اسی لیے آپ کو یہ وی تکلیف ہو لا ہی نام نہ لقا میر ہی مقدر میں دشت تپائی باغ اک ہی بیان عجیب غریب سنگ مرمر کی چار دیواری بند ہی راہ چارہست مگر اسقدر ہو بلند وہ دیوار آتی ہی قہقہہ ہونکی گہاوار ناکہ کچھ دید اوسکی حال ہو بولی کل لیچلو نگہی ان نکلو لیکھی صبح کو وہاں وہی برسی چاہا اسنو کہ جاسے اندر شعبہ دلا کہ میں ہی ان وہی صدائیکہ نامی صد فوسر نراغ کا شکے نا کہ حشر
---	--	--	--

دو ہنر پہلوئین ماہ پیکر ہی یون کما اسنو اوس کے ہوش اوس تم پیشہ کو غرض سن سکے ہنی جو اوس کو خواہش کش کرے	درد و سرخ و الم سحر محظوظ ہی جلد یا لیسو ہٹو براسی مراد ہوئی لہی و نالسو اپنی گھر کر کے اوس کو طلسم کا مختار	ہر گھڑی آہ سرد بہر تار ہی ہوا اوس کے جدا وہ غنچہ من زہر نے اوس کو کر دیا فانی ماہ پیکر کو واسنے لے آیا	مخلصی کی دعائیں کرتا ہی نگلی ساحرہ واک ناگن بہ گیا جسم مو کسب یانی باپ سواوس کو اسنے ملوایا
ماہ پیکر جو واپس بیٹھا تھا سہ لقا دیکھ کر مو مضطرب اوس سنتی ہی اسکی گفتار دلین کنو لگایہ کشتہ غم	یون کما اوس نو دیو و جلک کہول کر منہ کو اپنی صورت غار کہ اجل میری آئی تھی ادم روشنی زرخیز شہر کچھ پائی	خوف اعلانہ کچھ ہوا اسکو دوست پر میر کر گیا یہ سحر اوس مطلق نہ کچھ دریغ کیا دم اندر میر لیسو جب گٹھا اسکا	دوسرا اوس کو اسنے ملوایا دفعۃً وہ نکل گیا اوسکو محلو کیون چھوڑا ہوا و الم اسنو آنکھوں کو اپنی بند کیا
نہ ہوئی ہوگی دیر اکدم کی لیگیا تھا جان سی شہزادہ	نام جس گل کا ماہ پیکر تھا	آنکھیں کہو لیتج یہ نظر آیا اسکو یہ شعبہ جو آیا نظر	دوسرا کو نہ سے جہ ترہ کا دلین اوس دم بہت ہوا

بیٹھنا ملتا کا تیسرے کو نے پر چہ ترہ کے اور دیکھنا عجائب وہان کے

ساقیا دوسرا شراب دیز کر شوق نظارہ اسکو ایسا تھا بیچ میں اوس کو خیمہ پیر زر سامنے اوس کے قرض پا ہی	ہر جو دم سحر اب دل پر تیسری کو نے پر ہی بیٹھا جلوہ گراو میں ان پر ہی مٹو گلگو نکادور چلتا ہی	تیسری کو نے کا ہی غم میر دشت ہموار ایک یا نظر عورتیں چند اوسکی مجھ میں اوس پر کی پڑھی او نظیر	دیکھون چل کر وہاں کی فیر صاف تھا آئینہ سو وہ پیر پاس بیٹھی ہیں وہ سر پانہ اپنی عیارہ سو کہا منسکر
وہ جو بیٹھی ہیں اوں ترہ پر اس قمر کے قریب جاتی انکے لے لایا ہی تسکو موا لیا ساتھ سنتی ہی یہ بات	مادولت کر پاس حاضر کہ سہلے آدابہ بجالائی جلکے جلدی شریک صحبت منتظر تھی او سرہ نیک متفا	فتنہ باو پاتھا اوس کا نام پہر کیا اوسنو اسطر حسو کلام اونکو جلسے میں ہو گا دل شاہزادہ کا دیکھ کر اجمال	اوری ولسنوہ سنتی ہی کلام سینو اک عرضی بلند مقام ہر عجب خوش بیان غیرت چند گام آئی بہر استقبال
	پاسل نیو مہیا یا عرت سو	یون لگتی ہیں کرنے لگتے	

کھا او سو کہ کیا ہوا تجھ کو یہ کیا تیرا تجھ کو سم ہو گا سننے ہی یہ رہی او سکوت اب یون ہوئی اوں خواص ہو گا تجھ کو سوتا یا بچہ تہا دینا الغرض ظلم وہ کیا او سہر مخلصی اوں بلا سو داوا کر دیکھا جب اپنی سمت اوں مل کھا او سو کہ نہ کر کیا اسکی ہنکے کہنے لگی وہ غیرت سحر کے فن میں تہی بہت کمال پہلے اوں سے ہر بانی خوبت بیتے ہی او سو کو کچر تھی خبر دل کو اسکے ہوا جو خوف گز اسم عظیم اگر پڑا جائے اسکو جیتا نہ چھوڑیگی زہنا بن پڑی نصف شکو اوں کی کھا کچھ سرو پا کا تہانہ او سو ہو وفعتاد ورمو گیا جاو قید سے جبکہ مخلصی پائی وہ کیا مجھ پہ اپنے احسان پہر تو جو کچھ کہ اسکا مطلب شادمان ہو کر نہ مان آیا	انشائی کا چڑھا ہو کیا تجھ کو سن لیا او سننے تو ستم ہو گا آتش شیک سی ہوئی وہ کھا اپنی حق میں اری یہ بس بویا تو نے یہ لہجے گردیا بینا گر پڑی کہا کوشش ہی خبر رہی دلجوئی اوں کی مد نظر کھا اسنو سب اس سے مطلب گہر میں موجود تھی تضاسکی سینے احوال گوشن نفس ہو سامنو اوں کی تھی یہ کمال کر سے ایک وز کی دعوت ساحرہ تھی جو یہ ہی بد گوہر سحر کے زور سے کیا منہ اس بلا سو نجات وہ پاک ایک دم میں کر لگی وہ فی المنا اوسرا اوں چاہ وہ نیک صفت شکل مردہ پڑی تھی غاش آگئی ہوش میں عہدہ جو آپ اوں چاہ سو نکال آئی کس بانسو کو نہیں شکر بیا اسنو اس سے بیان کیا وہ وسجہ کہ سنے رنگ یہ پیا	روک اپنی زبان ای نادان ہو رہی تھی دیو نوخیز سچ گنوا ری مثل کسی کھی اور کوئی نہ تھا جہا نہیں د نہ کیا اپنی جان کا بھی خطر مہ لقا کو جو رسم کچھ آیا ہو گئی او سو کو جب شفا بالکل اور پوچھا بتاؤ مجھ کو بولایہ ماہر وہ کہ اسی خوشخو اسکو اک ساحرہ سو کینا تھا در پے قتل او سو کو تھی نرا کر کے پھر اسنو شغل ہو تھی سحر آفت کا یہ کیا اسنے ہو کنواں اسجہ کہ یہ جواہ پھر وہ اسپر کر لگی وہ بیدا سنکے یہ بات ہو گیا یہ شاد جبکہ پوچھا یہ ماہر و تہریر اسنو اوسوقت کی وہ تھی ہر لوٹ کر ننگی وہ آدم زاد یہ ہی جب آیا چاہ سی باہر آپ کا مدعا جو سن پاؤں بولی یہ سنو وہ نہ دیر کر د نشہ محی سے ارغوان جاو	کیون ہوئی آپ اپنی شمع آگئی اسنے میں ہ بد کردا ہوتی ہی سوت چوکی نہیں کرتی جس سے تو اپنی آگ کو ستر پڑ گئے پردہ ایسی آنکھوں اوس جفا جو کو خوب سمجھایا ہوئی ممنون بہت ہ غیرت ارغوان قتل کس طرح ہو جلد لبتہ مجھ کو بتلا دو فتنہ انگیز نام اوں کا تھا اسنو آخر کو یہ نکالی بات دیدیا او سو کو جام مہوشی او سو ناگن بنا دیا اسنے ہی مقید اوں سے میں ذیجاہ دودہ اسکو چھٹی کا آئینہ لاد اسم ہی او سو کر لیا وہ یاد وہی ناگن و ہانپہ آئی نظر اوسو دکھلائی اپنی یہ تاثیر دیکھ کر اس فکر ہو گئی شاد یون کہا او سو پاؤں پر گر کر او سو آنکھوں لشی میں بجا لائے ماہ پکیر کو وہ انسو سر کا دو شکل مردہ پڑی ہو تو قابو
---	--	---	--

تہا جو وہ شوق وصل میں	بولایوں سہ لقا سو کر خطا	اس جگہ کہ پ کیجیے آرام	بام پر آج میں کرو گناہ قیام
الغرض اس کے یہ تقریر	اوٹھا اوسجا سو وہ قمر تنویر	گل خندان کو لیکے پہرہ راہ	سورنا جا کے بام پر وہ ماہ
جسکے مری صبح کا ہوا انگام	ماہ پیکر کی جو کہ تھی خدام	گئے کوٹھے پہ سیکے کلباں	نا کرین اوسکو خواب سہو بیدار
نظر آیا عجب اونہیں نقشا	جسم سے سر جدا ہو دو نو کا	رو کر گئے لگے وہ سب باہم	ہاں کس شخص نے کیا ہر قسم
پہر اسی غم میں سبے گہرا کر	بات سے اوسکے کی خبر جا کر	شاہ فیہ خبر سنی جسم دم	ہر گیا جیتی جی ہوا یہ
اوسنے پہرہ لقا کو بلوایا	اوسے رو رو کر حال نہرایا	اسنے جسوقت پیدا احوال	بولایا کیجیے نہ آپ سکا ملال
آپ اس بہید سے نہیں آگاہ	زندہ دنیا میں یہ وہ غیر شاہ	سجدا میں یہ بات تار گیا	شعبہ رہی یہ ایک ساحرہ کا
گر کئی چال ارغوان جاوے	گل خندان بنی تھی وہ بد خو	جا کے اوسکا پتا لگا تا ہوں	گر میں زندہ رہا تو لا تا ہوں
کر کے اسطرح شاہ سے اقرار	وان سے راہی ہوا یہ گل خضر	ایک صحرا میں لکین پہنچا	سنی گانیکی اسنو واپس جدا
اوسے جانب گیا یہ گہرا کر	چار دیواری ایک آئی نظر	بند تھی چار سمت اوسکی راہ	دل میں حیران ابست یہ ماہ
پاس لیا اوسکے تھا ایک شجر	بہر نظر سارہ چڑ گیا اوسپر	اوسمیں آئی نظر وہ چار پہرہ	جسے صد گرو ہزار میں
تخت کا چوکا بیچ میں نایاب	تھے چارویں جسمیں گہر شتاب	فرش اوسپر بچھا ہوا خوشتر	گاؤ تکیہ لگا ہوا پر زار
جلوہ گرو سپہ ارغوان جاوے	کچھ خرمین میں منی ہر	ماہ پیکر بغل میں بیٹھا ہر	ساغر ارغوان کا دور بار
پڑی اوسے عرو کی اوسپہ گاہ	یوں لگی کہنے ہنسکے وہ گراہ	واہ عاشق کہاں کہاں ہو گیا	نہ جان ہم اور کہاں ہو گیا
بال و پر نخل کریمہ پھیلاؤ	خیر خاطر ہو بوسچلے آؤ	جبکہ یہ بات اوسو کی ہنسکے	اسکو دروازہ اوسکا آیا نظر
ہوا جا کر نکا غنیمت بفرما	ماہ پیکر نے اسکو حب لکھا	لپٹا اوسکو وہ اسکو سینکے	پاس بٹھلایا قریب سے
ریچ گزرتا جو کہ فرقت میں	کر دیا سب بیان صلیت میں	زان یہ رہی لگا ابد عشر	تا نکالے رانی کی صورت
حسرت ہی پہ کو تکیہ تھا	اوسکی ادا د کا یہ چو تھا	وہی لاریب واقع غم ہی	رافع احتیاج عالم ہی
اوسکے آگے محال ہو ممکن	رات کو جا ہی تو کر جوہر	کون واقف ہو اوسکی قدر	آپا ہر ہی اپنی حکمت سے
آخر اکدن ہوئی یہ طرف بات	کسی جانب گئی تھی وہ بد بات	انسترن نام ایک تھی عورت	ماہ پیکر سے رکتی تھی لفت
خوف سے اوسکو کر سکتی تھی	آگ پر ٹوٹتی تھی وہ درنا	وقت ایسا جاو اوسکو یاد آیا	دل مضطر نہ تاب پہر لایا
گری پاؤں پہ اوسکو وہ مضطر	اور کہنے لگی یہ رو رو کر	ایسے سیحان دور دیوان	ماہ زندگی غمخواران
تسک کرتی ہو محلوں تیغ فرا	اب جدائی ہو ایک دم کی	رکھی مجروح سینہ پر ہر دم	کیجیے محبوب اب نگاہ کرم

بساط میں جا ہی اخلط اترتا
نہیں تیری طرح میں جان
تو بیان آیتا اسی خاطر
اوسکثری ہو خوب منت کی
لبس اسی دل پہ کرتے تھو انکار
گو کہ آیتا اوسپر اسکا دل
اور کہا تو ہی ارغوان جا
ہوئی اسن تسو کھسیانی
شکوگر اسقدر کدورت ہی
اوٹھو یہ بہ لقا کو پاس آیا
ارغوان نام ایک ہو عورت
الغرض دونوں یہ تہا بان
شکر حق کر کے یہ سوار ہوئے
پے نظارہ دل ہوا مال
اوسکے کمر میں ایک غیر تھا
خلق کا اثر دام اوسجا
یا یا اوسکو جو اپنا عاشق
دیکھ اوس رکھو جو سلام
سننے ہی یہ کلام وہ بیبا
وارثوں کو مری خدا رکھے
جیسے خود ہو رہی ہو خانہ
جب سنی یہ لقاویہ تقریر
شفیہ یہ تمہاری بہن و

پڑی چو لھو میں ارباب اترتا
ہوگی دونوں جانیں سوئی
مجھ پہ یہ حال بے اطہار
منتیں کر نہیں لجا جت کی
یا وہ نفرت ہی یا یہ قہر کیا
تہا بہت اوسکے سمت ہی
جلت کہاؤنگا تجھے اوسو
فرط غم ہو اہو پانی
جاری جواب مجھ ہی نفرت
کر کے بیدار حال دہرایا
کیا ہمیں رہتی ہو وہ بد
لگو کرنے سفر کا ہر سامان
والسیرا ہی سو دیار ہو
بیدارک اوسمیں ہو دیار
مے نخوت کو نشہ سو ہو چور
حسن کا اوسکی اک تماشہ
ہو گئی شاد و دلین مکار
ماہ پیکر نے بہ کیا یہ کلام
لگی کہنے تمہاری منہ میں خاک
میری سر پہ نہیں سدا رکھو
سکو اپنا جانتی ہو جانا
کہا اسی کہ اسی تیرے تنویر
کچھ ملاقات کی تبا و راہ

دیکھ لگا کوئی تو سم ہوگا
منہ کیسے کہیں دیکھا ہوگی
آگئی تھی جو اسکی طبع اوک
بن پڑی جبکہ اوس شہر گنا
جب سنی اسی گفتگو اسکی
ہوا لیکن جو اپنی قول کا
یا در کہہ تو بنے کی حور اگر
اشک لکھو غنیں اپنی ہر لائی
میں ہی اسن تسو ہوئی تبا
سنکے حیران ہوایہ حد سو
یون کہا اوسو اس گدگر
تے جو پیدل دو نون گلر خشا
تھی جو گہری ہوئی ملا اونکو
ہو گیا چوک میں جبکہ گذر
ایک کر سی پٹہ ہی ہو سہراہ
ماہ پیکر کا اوسپہ یاد دل
لطف آمیز اسپہ کر کے نظر
لب شیرین سواب کر دینا
تمنے منہ بہرے جگو کو سن
ہوش میں اپنی آئی صبا
میں ہی اپنی زبان اگر کہو لو
تم ہوش میں ہن کر رہی ہو
بولی وہ ہی اگر ہی منظور

میری حق میں اسی قسم ہوگا
ہو کر شرمندہ زہر کہا ہوگی
اوسکی انکار سی ہو
بولی یون منسکر اس سے وہ بد
دل میں سمجھایہ ساحر ہو ہی
ماری اک لات اوسکو ہو سو
تو نہ تھو کو نگاہوں کر تجھ پر
گفتگو یون زبان پر لائی
کہے یہ اسی وہ ہوئی غا
چو دہری کو بلا کو یون پوچھا
بخدا اوس میں نہیں ہو خیر
دیو اوس ج دہری دور ہو
شہر اک راہ میں ملا اونکو
اک مکان عہدہ واپس یا نظر
کر رہی ہی ہر اک سمت نگاہ
میخ ابرو سی ہو گیا سہل
ناز سے ہاتھ لیگتی تھر
کوئی وار شاہی تھا رہا رہا
جیہ ہی میں جواب کچھ نہ
خیر بیان سو جانی صبا
چکیان آیکو جگر میں یون
ہوئی اسی خطا معاف کرو
لائین تشریف میری گھر میں

پانی راحت تو چینی ہو سو کے حسن غنی بین چاندی بہتر دست نازک مین ایک ڈالی ہو سامنو اسکے رکھو وہ ڈالی اوٹھکے بیٹیا پر اور کی تقریر بیٹو غنیمت پاس غنی کی گری کیا بھر و سا ہی آشنائی کا واہ کرتی ہو گفتگو کیا خوب کہ بہت ہیں یہ صاحب عصمت سنو صنایع تہمتی ہوں صنایع منحرف حکم سے نہ ہو گویا آگیا کیا مری کتب جہت جال میں تیری میں آئی غرض خوب اسکو لگا کر باتو نہیں	تو تھکے ماندی دونوں منزل کو دیکھا عورت ہواک پرستی چال نیاسی کچھ نرالی ہو بخطر وہ اوسکے پاس آئی بات یہ سنکے وہ قمر تنویر کہا اوسکو کہ یہ نہو گا کہی چاہیے حفظ پار سائی کا ہنسکے بولایہ ماہر و کیا خوا کہے دیتی ہو آپ کی صورت بولی وہ نازنین ہو نہ خلا بولایہ ماہر و خدا کی قسم لگی کہنے کہ مردوی کل مکمل مطلب تجھ کو منظور تہا یہ شاق ایسی کہا تو نہیں	اوسجگہ کے خواب فرمایا ماہ پیکر اوہر ہو ابیدار رال ٹپکے اگر ملک دیکھے چلی آتی ہو اسطرف وہ نگاہ سو چکر نیند بہر کو اب اوٹھو دور بٹھی ہو کیوں قریب آئے رہی عورت ہمیشہ مرد سو بھاکتی ہیں ایسی تیرے دور ہو فرست مین عقل میں کامل نہین کرتا کسی یہ جبر ایام تیرے اقرار پہلے مجھ سو آؤ آغوش مین مری بجان کسی حق کو تو یہ فقر و وہم پر چڑھتی نہیں بانی جو	مہ لقا کو جو دلیں کچھ آیا ہو زجسوقت صبح کا آثار ماہ صمد ہو کر جہاں دیکھو اوسمیں کچھ ہو رہی ہیں سیانہ بولی یوں نوش کیجیو خاطر میمان ہو کر تم کو کہہ گئے ہیں بات اہل جنکی عصمت مین کچھ نہیں چشم بردور ہو بہت حال پر ابھی مجھ سے تم نہیں آگا ہو اگر آپ کو یہی منظور اب ہوا ہو جو تھو اطمینان ہو ال تا ہو ایسی جلد سو اوس گل تر نہ جیت دیکھا
--	--	--	---



مجھ کو بائیں چہرے میں آئین چہرہ زور و ہاتھ در نہ ہر گاہ	پرتو بولی وہ ہو کر جنین بیدار بیٹ نوگی ابھی میں اپنا	ہاتھ اوسکا پکڑ کر کھینچ لیا سوئے لوگوں کو میں جگا رہی	کچھ ہی وسد نہ نہ سنی خوف لیا دیکھو واعد غل میا تو نگلی
--	---	--	---

Handwritten text in a historical script, likely Persian or Urdu, arranged in multiple columns. The text is dense and appears to be a manuscript or a collection of verses. The script is cursive and characteristic of the 16th or 17th century. The text is written on aged, slightly discolored paper. The columns are separated by vertical lines, and the text is written in a consistent style throughout. The content is difficult to transcribe accurately due to the cursive nature of the script and the fading of the ink in some places. The text appears to be a mix of prose and poetry, with some lines having a more rhythmic quality. The overall appearance is that of a well-preserved but aged historical document.

چنانچہ میں نے یہ آخر کار
 کھینچ کر سب نیتوں کو
 کھینچتے تھے شکار یہ میرا
 خیر کا بیجا ایک شان باب
 سبے تر دینے پھر تو خرسند
 اپنیست مرکت ہو سوارا کت
 صورتیں ہی جلو میں ہیں
 ابھی ولون یہ کر رہے تھے کلام
 ماہ سپیکہ کا یاد دل اوس پر
 کتنے واسطہ تم ہو غرضت
 اسنے یہ سنکویں جواب یا
 جلکے کدے لگی وہ فور انگلیں
 منہ لقا کو رہی تہ ضبط کی تا
 مار جو باندھے گا کت سودا
 اور تو بات کہ نہ بن آئی
 سحر کا انکے گرد کیے حصا
 گرد و لوار آگ کی پانی
 جبکہ گذارن اور آئی شب
 و کیا جب وقت صبح جا کر اورد
 ہو کر ناچار واسنے آخر کار
 وان کا خاکم جو کچہ شناسا
 تھے جو ہر اک طرح یہ محبوب
 خوب نہ دیکھو کمانا کھلوا یا

لگے رنجو ہم یہ لیل منار
 اب پیکر کیا برا سے شکار
 کیے پیچھے سیکڑوں آہو
 گردا و سکوچیں بہت شادا
 کہ ہوا سامنے عبا رہند
 اچ کج سرچسپین بخرو
 وہ بھی گھوڑ و پیہ پانیو
 آگئی سہیلان گل اندام
 پونچھا تباؤ نام گل تر
 کہ منجھتے تھے ہو گئی الفت
 کیا یہ بیوہ تمنی ذکر کیا
 مجھ سے اب تم اگر کرو گریز
 اوسکی تو سنو دل ہوا جو کیا
 دل پہ کسکا ہلا اہا راجہ
 انکے لشکر پہ وہ بلا لانی
 کستی جانب گئی وہ بدلتوا
 راہ مسدود وہ نظر آئی
 بڑ گیا اور انکار سچ و تعب
 پایا اوس آگ کا ذرا نہ اثر
 پاہیادہ چلے یہ گھر خسار
 ماہ پیکر سے یونہی کہنے لگا
 اوسکے کہنے کو کر لیا منشا
 اور پانی بھی سرد پلوا یا

اسی صورت گذر کر گئی سال
 مہ لقا کو ہی اوسنویا یہاں
 اسی صورت میں پیر و ولون
 تابش مہر سے جو تھے مضطر
 دامن گرد میں پڑا خوشگام
 دست گل رنگ میں ہر تیر و گام
 ماہ پیکر سے منہ لقلے کہا
 اوٹری گھوڑ لیسو اینچوہ طحا
 بولی کہتی ہیں رخوان بدو
 میری صلت بس اتوں کو
 سب یہ بیکار مجھ سے الفت ہو
 رکھو لگی زیت ہر زمین چو
 بولا بیوہ کیوں تو کہتی ہو
 ہوئی غمگین بات وہ سنکر
 ترا ایک تابی واپہ نشان
 بعد دم ہر کہ جیسا افسوس
 آئے اپار پیر وین پیر
 کی لہر شب آہ و زار سین
 غم کا بھی کچھ نشان یکھا
 ہو گیا رہر وین میں غم
 سین اب شبکہ کچھ آب مقام
 دلچسپ سر دم کمال خوش ہو کر
 ماہ پیکر تو صورت انا زہر

دریا نچین آیا کوئی ملال
 رخ کیا شہر سے سوچو صحر
 پہونچو اکا درشت بینا کر
 کھڑے رہ دو لون سجھا جا کر
 نظر آیا یہ اوکو دور سے صفا
 اسی جانب کو آتی ہو شادا
 کہ ہو بیشک اسی گاہ بنگلا
 بیٹھی کرسی یہ بانہر ار انداز
 میں ہوں اک بیانی کی اور حفر
 نہ مر دہل کو تم لول کر دو
 محکوم جادو گر و لیسو نفرت
 ملو گور و زو شب کف افسوس
 نہیں نادان ہی کچھ ایسی ہو
 اوٹھی اوسجا سے اپنا سر نہکے
 نہ یہ ثابت ہوا لگی وہ کمان
 دس قسم ہی نہ یہ جلو بنگلے
 ولین پیدا ہو پیر وین
 غنید آئی نہ بقدری تین
 یاس ہو سو آسمان یکھا
 پہونچو اک قصیدین کی شام
 بندہ ہوا کچھ قدیم غلام
 لیکھا اور و لیسو اپنے گھر
 ترا جو زہر سکان کر باہر

لیکھی تھی جہاں نہ رہ پریا | ہنس کر جو سوار آئی تھی | بولا گہر کے کیا ہوا یارب | کس طرح جان میں آ گیا یارب
ہمچھنا مہ لقا کا دوسرے کو نے پراس چہ ترہ کے اور دیکھنا عجائب و مانکے

ساقیا دوسرا شراب خیم کی خیر | دوسری کوئی کی بھی کیوں کر | جان پر ننگی ہو یرنگہ | ہی ہجوم تحشیر اب دل پر
نقشہ آمد سبسا رکا ہوں | کب سوار ہوا خمار کا ہوں | سیر دکھلا طلسم کی ساقی | رہ نہ جائے یہ آرزو باقی
ساغر جہم مر اپنا لہو | نشہ خرمی دو بالا ہو | اس قدر دل پہر کا گہرا | دوسری کو نے پر چلا آیا
گذری تھی اسکو وان کیست | نظر آئی اسکی کیفیت | دہوم سواک سوار سی آتی | شان شاہانہ پانی جاتی ہی
آگے ماسی مرتب اور نکا | ساز و سامان ہو نیا اسکا | کچھ رسائی ہی ہوں رو کو | ٹھاٹھ بانگی ہن ترہ دارو کو
چو بدارو نکا او کو پیچے پرا | دیتے آتے ہیں دوسری صدا | عمر دولت ہر سو قدم بقدم | رہی ہر دم خدا کا فضل و کم
راست چپ ہیں تمام و لخواہ | لیے سامان شکار کا ہمراہ | بیچ میں اک جوان قمر خسار | عجب انداز سو فریق سوار
پر نہیں اسکا حسن میں | رکنا ہی شوکت جہان بینی | جبکہ اسکے قریب آ یا | رسم اسلام کو بجا لایا



اسنو اسکو دیا جواب سلا | حسن میں وہ ہی تھا جواہر تامہ | اسنو اس گل کی دیکھی صحبت | ہو گئی اسکو اک ملی الفت
ہو کو عاشق کہا کہ انچو شیخو | اسم عالی بتائیے جملو | مسکرا کر کیا یہ اسنو کلام | ماہ پیکر سو خاکسار کا نام
آپ ہی نام اپنا فرہین | یان سبب ہنس کا بتلا ہن | کہا اسنو کہ مہ لقا ہو نام | سیر کرتا ہوں ای قمر اندام
بولا وہ گریہ ہی مد نظر | دیکھیں سیر جد گر حل کر | ہو چکا تھا جواہر سپہ شیدا | بیخاطر و شکے اسکو ساتھ
اپنے گھر میں گل اسو لایا | باپ سوا اپنے اسکو ملوایا | دیکھا اسکو ہو گیا وہ شہ | اپنی بیٹی سو یوں کیا ایشا
لایا تو ایسا شخص انفر زہ | تجھی سو وقت میں آو | دیکھ اس شخص کی شرفا | لوگ زیبا میں ایسی صحبت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

سال الحالم جو مال فرویدو
 بیون کرچی ہووین آجی
 پیر کراوسیر کیا کچھ ایساوم
 یون شیر شو و سونکی گھار
 ہو چکا ہو حصار سحر میں بد
 لیکے ساتھ او نکوئیہ ہانچا
 اپنی ہمیشہ کی جو عاشق تھی
 و ہوم سوساں قمر کی دھوکی
 جو کہا تھا دکھا دیا او سکو
 نشہ باوہ سرور ہوا
 او سگڑی مہ لقا کو نیندی
 پہلا کوئیہ ہی اوں چوتہ کا

سو پکار چہ اسکی آگیا پاس جوگی کی بن کو دیکھا اسکو اس باتین بہت تھی سوز فقرہ اک دلمین کر لیا تجویر
 بولا اوس کے بابا جی اوسیر شوق میں جیجنگی چوڑا لیسر سنکے یہ بات اسکی وہ بولا



پاس بٹھالیا اور شفقت کی آ پکوسکے بن میں کامل برسوں اس کام کو کیا جو چاہو سی کی باتیں یہ سنکر میں لیکر بجاؤ دیکھیں تو اوسکٹری اٹھ بجا یا ہا کہا اوتار ہو کر وہی قسم تھی ہی فکر سکودیل ونا اسمیں اکدن کہیں گیا وہ شر اوس پرچی سنایہ جبکین جو کہ یہ شانہ راوہ بٹھا ہی اس سنگر کا نام بھی بھال کہا اسکو کہ اب نہ گھبراؤ
 حدی اوسکی زیادہ حرمت کی ہو شتاق اس حقیر کا دل نہوا دخل جیسا تھا منظور ہوا راضی کمانہ خود و خال اسمیں ہو کس قدر تلو رگنی محو ہو کے لائی رگ تنکو تعلیم کیا کرنگے ہم کیونکر ان دنوں کا حال انا اسنو اون دنوں کی تقریر بولی ہی نام میرا غنچہ بن نام اوس گل کا ماہ سیاہی سحر میں کتا ہی بہت کمال لیے چلتے ہیں بانسیر تم تلو
 اوسو آنیکا جب بہت چہا ڈھونڈتو ڈھونڈتو ہی آنا آپ تعلیم کچھ جو فرمائیں بولا آتا ہی جو بتائیں گے کہکے اس ماہ ذہبت بہتہ ہاتھ جوگی نو اوٹھکر چوم لیا پیش آیا بہت محبت سی ڈرسو جوگی کر کچھ نہ کہتا تھا اپنا احوال کچھ کر تو بیا محکو قمری بنا کر یہ بد ذات اسکو بی لایا ہی وہی مغرور سنی اون نو کی یہی یاد ڈھونڈتو ہی سیرتو تھیں تو ہم
 اس طرح اوس کی یہ ہوا گو یا میرا بخت رسا مجھے لایا اسکو عیبت ثواب کھلجائیں تم سیر گرد ہم چپائیں گے اپنی کا نہ ہو یہ بین کو کر کہہ مارا کہ موتیوں کا اسکو دیا اپنی ہمراہ رکھا الفت سی فطر وقت کا یہ رہتا تھا کیا ہی نام آکر کس طرح سن لایا ہی میری ہر سیان مہیا اسکے ہاتھوں سے ہی ہر اک کچھ دلمیں اپنی بہت ہوا یہ شاد لکھنا محمد تم سے اسدم

سویچہ چہاں سکر اگر گیا	پاس جوگی کی مین کو دیکھا	اسکو اس بن تین بہت سی تمیز	فقیرہ اک ملین کر لیا جوینہ
ہو لا اوس کہ بابا جی اوسیر	شوق مین چنچ نکو چہاں اوسیر	سنگے یہ بات اسکی وہ بولا	رہو سکے سکر کر ہی ہلا خانا



پاس بٹھلایا اوشفت کی	حدس اوسکی زیادہ حیرت کی	اوسو آنکا جب سبب تھا	اسطرح اوسکی یہ ہوا گویا
آپو سنکے مین مین کامل	ہوشتاق اس حقیر کا دل	وہو نہ متی و ہونڈتہو پیاں	میرا بخت رسا مجھے لایا
برسون اس کام کو کیا ہو	ہوا دخل جیسا تھا منطوق	آپ تعلیم کچھ جو فرمائیں	اسکو عیب ثواب کھلی جائیں
چاپو سی کی باتیں یہ سنگ	ہوا راضی کمال ہ خود	ہو لا آتا ہی جو بتائیں گے	تم سی ہرگز نہ ہم چہاں مین گے
مین لیکر بجاؤ دیکھیں تو	داخل سمین ہو کس قدر کاو	کہکے اس ماہ نہ بہت بہتر	اپنی کا نہ ہو یہ مین گوراکھ
اوسکری اسطرح بجا یا ہا	راگنی جو ہو کے لائی گے	ہاتھ جوگی فریاد ہو چوچ	ہاراک موتیوں کا اسکو دیا
کہا اوستاد ہو کر وکی سم	نہکو تعلیم کیا کرینگے ہم	پیش آن بہت صحبت سی	اپنی ہمراہ رکھا الفت سی
تھی ہی فکر اسکی لیل و نہا	کیونکر ان و نونکا حال اظہار	وہی جوگی کی کہچہ نہ کہتا تھا	غفلت وقت کا یہ رہتا تھا
اسمین اکرن کہیں گیا وہ شر	اسنو اون و نون کی تقریر	اپنا احوال کچھ کر تو بیا	کیا ہی نام آکر کس طرح سن
اوس پرتی سنایہ جبکہ سن	ہولی ہی نام میرا غنچہ سن	حک جو قمری بنا کر یہ بد ذات	لایا ہی میری گہری بان بہت
جو کہ یہ شانہ اوہ بٹیا ہی	نام اوس گل کا ماہ سیا ہی	اسکو سی لایا سی وہی مغرور	اسکے ہاتھ لائی ہی ہر اک کچھ
اس سنگ کا نام ہو شہباز	سحر مین کتا ہی بہت کمال	سنی اون نو کی یہی بیت اد	و ملین اپنی بہت ہوا یہ شاد
کہا اسکو کہ اب نہ گھبراؤ	لینے چلتے ہیں انیسو ہم حکو	وہو نہ متی یہی ہر تہی ہر تہی	اللہ الحمد تم سے اسدم

ای زہری بخت ای زہری مہمت
 ہویہ دختر جو میری تمثال
 ہو جو منظور خانہ دامادی
 رعب اپنا اگر دکھا تو ہن آپ
 اپنی جرات کا گروہ دین
 یہ سنا ہوزبان اکثر سے
 لکھ چکے جبہ اسطرح نام
 پونچا اوش کو جو خط کا جواب
 شادی کر نہ کو وہ شہ لیشاں
 عشق ہم دونہن ہوا لسیا
 ہوئی کشتہ یک بیک تقدیر
 بام پر پرتو فرش بچھا کر
 تھا وہ سامان دیکھ قابل
 لطف و ناموگر مود و ترس
 نشہ موکا وہ دلونہ و فو
 اسمین کچھ آسا لکھ شیک آیا
 رات گذری تھی دوپہر سو
 جسم پر پی ٹو ہو تہا بہشت
 مرگ چہا لے سے او ترا اک باری
 تھا جو وہ بد شعرا جادوگر
 نہ کیا وصل سی کسی مہر
 نہوا اثر مساروہ ہذات

نیکے سطر حلی اگر صورت
 میں ہی کتا ہوں اس سے کمال
 کیجیے آکے شوق سہ شادی
 مجھ کو اس دین آتی ہن آپ
 آزمائش کریں ضرور حضور
 جو کہ گزری ہن نہیں سے
 رکھ یاد دست پاک سی خفا
 کیا مضمون اسکو دلو کنا
 اسطرح آیا کر کو سب ان
 ایک ساعت ہی ہو تو نہ جلد
 رنج کی اینویاتہ کی تیز
 ہو سب جمع او سجا جاکر
 بیٹھو تو سب ان شکستہ دل
 دین مزا اور سی یہ چاک بنا
 اور وہ چاندنی یہ عالم نو
 دفعہ سر پہ اک بلا لایا
 مرگ چھا لالاک سو ایک تر
 تہا یہ زیبا جو اسکو کھی بہت
 اوسی محفل میں آیا وہ ناری
 نہوا کچھ کسی سے اسکو ڈر
 کبتک تہی ہن بھر سی مجھ
 تھا عجب بد شعرا وہ بد
 اتہوا حوال سی ہونین آگاہ

ہویہ بندہ حضور اک ناخبر
 اسکی دوری ہن مجھ منظور
 اسبہ راضی ہو میں آپاگر
 یہہ اراد کبھی کیجیے گا
 کیجیے پس بان اپنی بند
 رسم دنیا سو ہو گیا مجھو
 دیکو اسن الچی کو خلعت زر
 سترہ الفت پس جو ہوئی
 جب ہوئی رسم عقد سو فر
 دو بر گن روی عیش و عشرت
 سو جی اک شت بات دلو جہا
 ہتین ش آواز کا سن دو جا
 اسمین شہزاد سحر یہ فرمایا
 ساغر موم کا اسمین ہو
 او سگھڑی تھی عجب کیفیت
 محفل عیش ہو گئی برہم
 ایک جوگی سوار تہا او سپر
 سنخ آنکھیں ناک چٹپٹی
 بیخطر بیٹھا میرے پہلو میں
 بیخاشا یہ مجھ کی گفتار
 یوں کہا میں زشت خصلت
 بیجائی سی لولا یوں شہر
 کیجیے رسم و راہ اب ایماہ

جان تکا پسو ہنین ہو عہد
 ہونہن با چار اسب مجھ حضور
 تو نہ لکھیو گا مجھ کو بار دگر
 کیا ہی منہ یوں جو آپ لکھیو گا
 ہنین اند کو غور پسند
 کبھی کرتا نہ رسم یہ منظور
 نامہ دیکر کیا روانہ اودم
 کر لی منظور خانہ دامادی
 چوڑ کر بیٹے کو ہوا رخصت
 تھی نہ آگاہ غم کی صورت
 ہو عجب لطف پیر شتاب
 لکھن گانہ بجائو سب کیا
 یہ سخن زہ زبان پر لایا
 ساری محفل کا اور طور ہوا
 تھا ہر اک مست بادہ عشرت
 نہا ایک دین ہی باقی دم
 کچھ عجب شکل کتا تھا وہ شہر
 رنگ کا لاجلی ہوئی لکھٹی
 بو غضب تھی جسم بد خون
 ایک بد نشو کرتے ہن ہن
 ہنین آگاہ تیری صورت
 کیا قباحت ہی ای قمر تنویر

لے کے اپنی سپر یون تفریر
چمن آرا گلشن اخلاق
چشمہ فیض معدن لہفت
عبدالباغ تحفہ اس سلام
خانہ دل کا ہر چراغ سید
پرینے لچتا ہوا نوحہ بجاہ
ہو ہی حکم خالق کسبہ
نام تو اس کا ماہ سہماہ
ریخ اس کا جیسے نہیں منظور
التجا یہ نہوگی گر منظور
سبزہ یان سبط حسرت حاضر
مین شہنشاہ ہونے سے شاہ
جانیو گانہ خاکسار کو دور
ہوا اگر صلح آیکو منظور
آخر اس طرح کر کے خط تحریر
اور تصویر یہی ملاحظہ کی
مجھ کو شب شبہ آنی نظر
ہوئی مضمون خط سے کہ ہر دم
حاکم وقت رستم دوران
اختر مجید شیر اجلال
گاہ کی طرح ہون و پامال
باتہ آیا جو سلسلہ جدید
چشمہ بد و رغبت گل جو

تو جو او شاہ کو ندیم مشیر

خط

کان جو دو سخا ملک سیر
عرض کرتا ہر حال نہ ناگاہ
صبح بیکھا اپنی ہر خوشید
ہو میری کہ یہ رسم راہ
اور یونین ہر حدت کا پیہر
حسن میں چاند پر سراپا ہر
خوب واقف ہر اس کے بغیر
نہ کسی امر میں کرو کا قصور
دون کی کچھ نہیں ظاہر ہر
ہر موہنیں اگر تو تم موہا
وہیں موجود مجھ کو جھینور
کرن تشریف جلد نامہ حضور
بہیا اس کو ادھر ہر تصویر
شکل اس کی بہت پسند آئی
ہو گئی میں فریفتہ اس پر
مصاحبت سے مگر نہ مارا دم

مشورہ ہمیں جواب اس کی

خط

صاحب عقل و دانش و ہنگ
جس طرح آکلی ہو یہ دختر
ہو ہی آرزو کہ جیتے جی
سو بخو تو نہیں بیاہ جین
اوسکی تصویر کرتا ہوں اس سال
خوب اسکو ملاحظہ کر لیں
خط لکھا ہو یہ انکسار کشتہ
و ہم فاسد اگر دماغ میں ہو
چاند ہو تم تو آفتاب ہو نہیں
کم نہیں آپس مقابلہ میں
سبزہ بیا ہو اب تو پیر کا ب
تا کہ ہو میرے دل کو اطمینان
جب میرے پاؤں پہ ہو نچا خط
کہ چکا دید جب عرش سریر
مجھ کو پایا جواب نے صنی
لیکے خود دست فیض بین خام

جواب خط

خیر و خسران ہما یون قال
ہو نہ خوشید سلطنت کو زوال
ہوئی و اللہ خاکسار کو عید
پہول سا چہ زلف سنبل
شاہ گردون قارنل آک
نامہ خاص کا ہوا جو ورود
فی الحقیقت کہ وہ قمر سہا
اوسک الفت جو کچھ زریا

یون لکھا میری باپ کو ناما
تازگی بخش نخل باغ وفاق
روشنی بخش چشم مفت اور
مین ہی کرتا ہوں یون لکھ
دیکھ یون اس فکر کی شنائی
رسم دنیا یہی ہر مشفق
دیکھ لیں آپ اس کا حسن و حال
اسکے قابل ہو کر تو عقد کریں
بند لیکن نہیں ہزار کو شہ
ذرا ایک جانتا ہوں نہیں تم کو
ہر طرح افضل اجنا ہو نہیں
حال کسل جائیگا مجاہد میں
منتظر ہی جواب خط کا خواب
کروں دیکھ میں بیان سامان
خواب ہوں نے پڑا وہ سارا خط
ہیجری میری باپس تصویر
کچھ ہوا رنج او کو کچھ شادی
لکھ دیا یون جواب میں نامہ
منع جو دشاہ فیض بیان
دم بدم ہو فروں حشمت و جا
رتبہ مخلص کا ہو گیا افرو
رحمت جان حضرت والا
قابل سکون وہ ایسا ہے

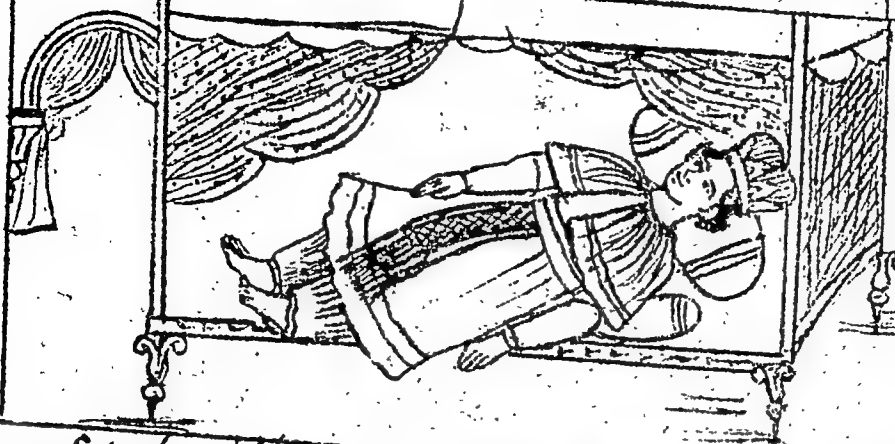
مشکات نام نہیکسا و نکا ہے
 رہن غم فر او نکو لوٹا ہے
 اسلئے آنی ہو نہیں غم تین
 ایک تو کام یہ ثواب کا ہے
 بولا و اللہ کیا فسو نگرو
 اک پلک رقیبین مہ قانی
 اپنی مسند پہ سکھ ٹھہلا کر
 اشک آنکھوں میں بڑباہو ہو
 دونوں تھوٹو اپنا تھام کر دل
 پرین کرتی ہوں اسلیو نگار
 اب سین گشت لسی کو خواب
 سکے یہ بات اسی سپہر مقام
 نہیں وز و نہیں ایک شہزاد
 دہو بی کٹری ہمار دہوتا
 پوچھا اوس ہر روز دہو بی
 عرض کی اوس یون کی خوش
 شکے اوس شک گل کی گشت
 ملکہ مشکبو ہی نام اوس کا
 ہو گیا عشق جب گیریاں گ
 خوب نیزنگ ہمو دکھلائی
 جبکہ وہ ہو گیا بہت مضطر
 مشکبو نام ہی جو شہزادی
 پایہ ز اوس کی جب سنایا

آپکے پاس مجکو بھیجا ہے
 آسمان اک ستم کا ٹوٹا ہے
 چلکے کام آئے مصیبت
 دوسری نام بھی جناب کا ہے
 خیر بہتر ہے لیچا ہو نکو
 باغ میں مشکبو کی دہ لانی
 بادب بیٹی رو برو آ کر
 جان نیو یہ زہر کہا ہی ہو
 بولی اس طرح وہ مہ کامل
 تانکلی می میری دل کا بچار
 کہ ہوا جبکا خادمہ کا شباب
 بیجا بیٹی یہ والدہ کو پایا
 ملک میں خادمہ کو آیا تھا
 اوس خوشبو تھی سقد پیدا
 مجکو یہ حال جلد تبادی
 اسی جامہ سی آتی ہو خوشبو
 اوس ہی ہوبی ز یون کیا
 حسن گویا کہ ہی غلام اوس کا
 یون لگا کر نے خود بخود تقریر
 کسجامہ یہ ہمیں لگا لای
 والنسی بل ہی ہوا وہ انی گہر
 اوس کی دیکھی مری شادی
 کہا اسی جان کچھ کرو نہ لال

یون نہیں کی زیر راوی
 آپا بیاہ میں طلسم کشا
 تاکہ غم سیرانی وہ پاو
 ایسی پردہ راوی کی تقریر
 ہو گئی شاد اسکے یہ گفتار
 بیٹی تھی وہ تو منتظر اسکی
 پریہ اوس غمزدہ کی حالت تھی
 بولایہ باہ کیجئے ارشاد
 کیا کہوں آہ آپس احوال
 یا کہ کچھ رحم آپ کو آئے
 فکر شادی کی والدین کی
 اوس ابتر سی ہماری شادی ہو
 ایک تریا ہی شہر کے باہر
 دامن گل ہوا تھا سا مایا
 کہ یہ خوشبو کہا نسو آتی ہی
 کہا اوس کو کہ ہی یہ کسکا لبا
 ہی اسی ملک کی یہ شہزادی
 اور گیا اسکے اوسکا طائر ہو
 حضرت عشق خوب کام کیا
 گہر ملک جالین اتنا دم لیجیے
 صدر مہ سحر سی تاجہ دیکر
 گز نکلی گئی کوئی اسکی راہ
 جس طرح ہو گا بیاہ لائینگے

آپکے لینے کو میں آنی ہوں
 رحم دل آپا نہیں بچار
 تن بجان این سکی جان آ
 ہو گیا اسکے یہ مسد دلیگر
 منسج اپنی ساتھ کر کے سوار
 ہو گئی شاد دیکھا وہ پری
 خشک تھی مونڈہ نہ رو گشت تھی
 کیون مجھو آپکے کیا ہی یاد
 کہ مری دل کو قمر کا ہلال
 زلیست کی شکل میری ہو جا
 حسن پرانی میں نازان تھی
 ہمسوی جسکی شکل اچھی ہو
 ہو گیا اوس طرف جو اسکا گز
 چین باسین تبا گویا گھاٹ
 تازگی جس سحر و باقی ہی
 جس سے ہر گرد عطر کی بو باہر
 اتنا سکی نہیں کی شادی
 موافقت ذولمیں بارش
 کام میرا ہسان تمام کیا
 حضرت عشق بقدم لیجیے
 اپنی ان باسی یہ کی تقریر
 جان دید و نگاہیں ہی نہر
 تمکو اوس عورتی ملائینگے

جاگو لیٹا وہ اوس سہری سو گیا دفعتاً یہ شک فہر



جب پرا دل پہ پردہ غفلت
پر فضا خوب ایک صحرای
کوڑیا لاکمین پہ پیولاہی
صورت طفل خوش و شاد
گردیا قوت کا کٹہر ہے
ہین جواہر کے چار گلہ ستر

اوسی صورت طلسم میں پیو
شک جنت جو کینہ زریا
کج کلمہ ایک سمت لالہ
محو ہین جست خیز میں ہر
اور زمرہ کا اوس کارینہ
کچھ ہین چاروں کو نونیرا

اوجگاہ پر ہیج ہوا بیدار
کسی جا پر ہر تختہ سوسن
تختہ زعفران پہ پیو بیدار
بیچ میں اک چو ترہ عمدہ
سبز مخمل کا فرش ہوا بیدار
چار سمت اوسک سایہ ارد

نظر آئی وہاں عجیب بنا
گل رنگین ہر غضب میں
قلم زدن ہر شاخ گل پر
پر سراپا ہوا وہ جواہر کا
تازہ ہوتی ہر دیکھی سنی
دیر میں عجب بلدر



دل جواو سکی فضا پہ لہرایا
پاس آیا تو لیٹے رہا
پہر او تر کردا سکی پاس آئی
نام ایجو کیا تمہارا
دوسرے کمر میں آئی عضو

ایک کوئی یہ اوسکو بتدیک گیا
کتیے گرد و نشہ چاند او تر آیا
جہا کے آداب سجا لائی
کیون بیان آئین کیا اراد
اور تشریف یان بھی

اوسک ہر ہی یہ سیر میں مشغول
ایک مہ پارہ ہوا سوار او
بیٹی بہاؤ میں ہر قمر اندم
بولی اسطر حسوہ مہ پار
تہ جو مشور آپ کے اخلاق

ہوا اک منہ کا فلک سوزو
پر بہت ہوا مضطر و ششہ
اسنی منہ کیا یہ اوس
کتے ہین اس کینہ کو زریا
شاہرا دی مری ہونی

تمی کو تین برکتی جو ملک
 بگیا ایک سنگ کا دریا
 ماری بچھری سہر ایک منور
 در تماشا زمین پر یہ گرا
 پس سی تجوید کا عالم میں
 تاجو بیلا طلسم کا کرا
 کھا اس کمریو یہ ماہ شام
 کب تک ہم رہیں کمرین
 شکے یہ اور ہو گئی حشرت
 جوش حیران سجکے کینکر
 صبح کمرین جا کر لیا تانا
 اغرض اخیال ہیں فر
 ساقیا آج ہو وہ بخاری
 نام ہو جائی ہو پرستی میں
 دوسرور کی سیر ہو منظور
 ہی اسی ناک میں ل مخور
 کرین آباد جلد مسجد
 وانکی دوری تھی امکو دلیر شام
 مثل سبل طہان ہاشب ہر
 لا اسنی وہ دوسر کرا
 اوسنی نگ کی تیار
 کوئی میں میری تحفا
 خوشبو یہ اسکا دل

وان بی ہم ہر ایک کینکر
 کون ایسا تاجو نہ درو با
 بہاگی والشیو خیمہ کو باہم
 پوچھا مند تہ اس طرف
 ہو چکا کمرین انسو کہ میں
 اور سجکے سے آکھو پایا
 نہ کو دیکھا تو ہو گئی تخی شام
 کس قدر زمان میں تھی ہمیں
 ولین کھو لگا یہ طلعت
 کہ بیان گذری صرف چار پر
 اور پھر تاج شام کو کھلا
 لکھو لنامہ لقا کا دوسری کمرے کو طلسم
 چار بہار کے اور دیکھنا عجائب ہاں
 کروں سیر طلسم سنی میں
 ناشگفتہ ہو کینکر رنجور
 چچا ہو آنکھو نہ خوبا بر سر
 سنین مجھسویا اک افسانہ
 دوسری کمری کا ہوا شام
 خوش ہوا جبکہ دیکھا روی
 جا کر سامان وہیں دیکھا
 ساری چہت پر رہی نگاری
 اوسپہ کھا ہی ایک گلدستہ
 سو گھبا اسنو اوشا کر گلد

اس قدر دن اربعہ کمال
 سین پر بارش کو آیا جوش
 یہ بھی دوڑا کہ سب سے بلا
 ہو گئی حد طلسم کی ہی نہا
 ہو شیار جب بیان اگر
 تہا نہ حال طلسم سے جو خبر
 تے سکندر کے جتنی فرنگا
 ہو اسبہ کہ اسی منہ انور
 نہیں کچھ عقل میں آتا کہ
 نہیں کہتے ہیں وہ ہی گن غلا
 ولین انی جو کرنا ہو خیال
 لکھو لنامہ لقا کا دوسری کمرے کو طلسم
 چار بہار کے اور دیکھنا عجائب ہاں
 زخمی مجھ کو جی کا وہ بہار
 بستی سخت ہو حال تیر
 ساقیا بیٹی میں کہ ہر منو
 پہلے کمرین خط وہ پایا تھا
 شوق دید طلسم ایسا تھا
 اوٹھا بستر سے یہ طلعت
 وہ زمرہ نگار سارا ہے
 ایک جانب کو ہی مسہری ہی
 اوس کے پیدا ہی سقد زخو
 تیا یہ اوسکی خوشبو

ہو گیا رنگ سمان ہی لال
 تہ کے بیٹھا تہا لقا نامو
 پاؤں ناگہ ہسٹل گیا او
 نہا ہوشین یہ گل ازام
 ہر نہ وہ نرم سکھو آئی نظر
 ولین سدم بہت ہوشیار
 اوشی اسطرح سنی کی گفتار
 ہم ہی کمرین آپ چار پر
 اک زمانہ تو اس میں جا ہوا
 سکھو ہو تا نہیں ثبوت ہوا
 گذری اس سیرین مجھ کو
 سورا شکوہ اینو بستر
 جسکی غفلت میں بھی شادی
 پردی ٹپ جانیں جس کی ہوتی
 شکل مہ کر مجھے سیر لیسیر
 کمدی اوشو کہ آیا اب بہار
 سکھو دم خیال اوشکا تہا
 منتظر شام سے سحر کا تہا
 کر کے کار ضرور سے فر
 چیز جو ہی وہاں وہ عمدہ
 ہی دولین کبیر حسو وہی
 گردی جس سے نافسہ ہو
 خوبا لودہ ہو گین آنکھیں



جب پرا دل پر پردہ غفلت پر فضا خوب ایک صحرای کوڑیا لاکمین پہ پہو لاسی صورت طفل خوش و شاد گردیا قوت کا کھڑا ہین جواہر کے چار گلہ	اوسی صورت طلسم میں پیو شک جنت جو کئی زیاہی کج کلا ایک سمت لالہ ہی محو ہین جست خیز میں سحر اور زمرہ کا اوسکارینہ لمحہ ہین چارون نونیر او	او مجاہد پر یہ جیب ہو امید کسی جا پر ہو تختہ سوسن تختہ زعفران پہ ہو یہاں ہیچ میں اک چو ترہ عمدہ سبز مخمل کا فرش ہو او سہر چار سمت اوسکو سایہ اردر	نظر آئی وہاں عجیب بہا گل رنگین ہو غضب قمقمہ زن ہو شاخ گل پیہ پر سراپا ہو وہ جواہر کا تازہ ہوتی ہو دیکھنی نظر دور ہو میں عجب
---	--	--	--



دل جواہر سلی فضا پہ لہرایا پاس آیا تو لیتے رہا پہر او تر کردہ اسکو پاس آئی نام ایجو کر کیا تمہارا ہی دوسرے مکر میں آئی مضو	ایک لونی پہ اوسلو مٹیہ لیا کئیے گرد و نشو جاندا تو لیا جہا کے آداب سجا لائی کیون بیان آئین کیا ارا اور تشریف بیان بھی لیا	او مٹی پیر میں سول ایک مہ پارہ ہو سوار پو بٹی پہلو میں ہ قمر اندم بولی اسطر حسروہ مہ پارا تہو جو مشور آپ کے اخلاق	ہوا اس منہس کا فک سوزو پر بہت ہو وہ مضطر و ششہ اسنی منکر کیا یہ اوس کلام کتے ہین اس کینز کو زیرا شاہرا دی مری ہوئی ششہ
--	---	---	--

تھی تو نہیں ہر جیانی جو ناک
 بھگیا ایک ناک کا دریا
 ماری بچکاری سہر ایک نہر
 تو تھاشا زمین پر یہ گرا
 پس اسی بخود دیکھو عالم میں
 تھاجو پہلا طاسم کا کرا
 نکلا اس کمریسی یہاں تمام
 کب تک ہم رہیں کمرین
 سکے یہ اور ہو گئی وحشت
 ہونش حیران اسجگہ کیونکر
 صبح کمرین جا کر لیا تھا
 لغرض اچھا سال میں فر
 سا قیام آج ہو وہ بخواری
 نام ہو جائی تو پستی میں
 دوسرور کی سیر ہی منظور
 ہی اسی تاک میں لٹھو
 کرین آباد جلد مینا
 وانگن وری تھی اسکو دیشا
 مثل لعل طہان ہاشب ہر
 کھولا اسنو وہ دوسر کر
 سب اوسکی رنگ کی تیار
 ایک کو زمین میں تیر تھنا
 اسکی خوشبو پہ اسکا دل

وان ہنسی ہم ہر کسیدہ
 کون ایسا تھا جو نہ ڈوبا
 بہاگی وانشی جو خیمہ کر باہر
 ہو چھا خندہ تو سطر فسا
 ہو چھا کمرین وانشی کد مرن
 اوسجگہ اسنے آیکو پایا
 دیکھو دیکھا تو ہو گئی تھی شام
 کس قدر وان مٹی ہو چھین
 ولین کنو لگا یہ طوفت
 کہ بیان گذری صرف چار پر
 اور پیر آج شام کو نکلا
 کھو لنامہ لٹھا کا دوسری کمر کے کو طلسم
 چار بہار کے اور دیکھنا اچھا شب ہاسکے
 کروں سیر طلسم سستی میں
 ناشگفتہ ہو چھینک رنجور
 چھا آنکھوں پہ خوبا بہرور
 سین مجھو نیا اک افسا
 دوسری کمر کیا ہوا شستا
 خوش ہوا جبکہ دیکھا روی
 جا کر سامان وہیں دیکھا
 ساری جہت پر وہی ہنسی
 اوسپہ کھا ہی ایک گلدستہ
 سو لکھا اسنو اوٹا کر گلدستا

استقدان چراغ کلال
 اسچین ہر پارخ کو آجوش
 یہ ہی دور کہ لیجئے بلا
 ہو گئی حد طلسم کی ہی نام
 ہو چھا باریب بیان اگر
 تھانہ حال طلسم سے جو خبر
 تے سکندر کے جتنی فرنگا
 بول اسبہ کہ اسی منہ انور
 نہیں کچھ عقل میں آتا کر
 نہیں کہتی ہنسی ہی گنگ
 ولین انی جو کر نامو خیا
 کھو لنامہ لٹھا کا دوسری کمر کے کو طلسم
 چار بہار کے اور دیکھنا اچھا شب ہاسکے
 دی محبوب جی کا وہ بہار
 بستی بخت سہی حالت
 سا قیام سستی میں کہ ہر منو
 پہلے کمرین خط وہ پایا تھا
 شوق دید طلسم ایسا تھا
 اوٹا بستی یہی طرعت
 وہ زمرہ نگار سارا ہے
 ایک جانب کو ہی مسہر ہی
 اوسکے پیدا ہی سقد زخو
 تھی یا شیر و سکی خوشبو میں

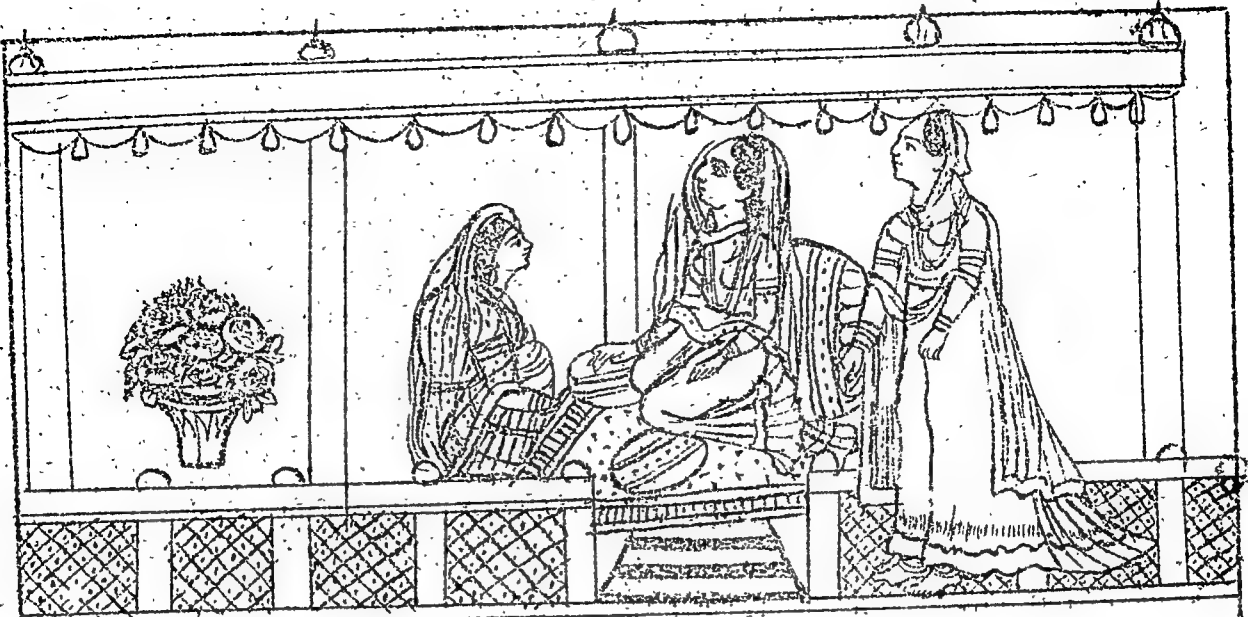
ہو گیا رنگ سحر ہی لال
 تھک کے بیٹھا تھا لقا نامو
 پاؤں ناگہ ہسپل گیا او
 نہر ہوشین یہ گل اندام
 پرنہ وہ نریم سکھائی نظر
 ولین و سدرم بہت ہوش
 اوشی سطح سنی کی گفتار
 ہم ہی کمرین آب چار پر
 کزبانہ تو اسچین جاتا ہی
 سکھو ہوا نہیں ثبوت یہ جتا
 گذری اس سیرین مجھو کی
 سورا شکوہ اپنی بستی
 جسکی عفت میں ہی شادی
 پر دی ٹپ جابین جسکے پتھر
 شکل مہ کر مجھے سیرج اسیر
 کدو اونسو کدایا ابر بہار
 اسکو ہم دم خیال و سکا تھا
 منتظر شام سے سحر کا تھا
 کر کے کار ضرور سے صبت
 چیز جو ہی وہاں وہ عمدہ
 ہی دوطن کبیر حسو وہی سچی
 گردی جس ہی نافسہ ہو
 خوبا نودہ ہو گئیں آنکھیں

اور بچکاران ہی سب مہوی آثار صبح جبکہ عیان وہ مکان ہو گیا تکلف کا جس میں بچکاران تین تہی تھی خواب سے اور تھیں ہار نہ نہ وہ وہ ہی سب کی رو بہ ویز کر دیار وی ماہ رخ کو لال چھپ گیا شہر مہولی مہولی کا مہولیاں گائیں ان بعد تکلیں خمیہ سے دفینا یا ہر بہر لیا گو دین عبیر گلال کچھ عجیب کیا تا افکارنگ ارک فی غمزی سے ملال کیا دف بجاتی حلین ماہ چین خوب ایسی ہی لیاں گائیں	فقیہ رنگ رنگ کو عہدا سبے شہر ہر دین کیا سا شش او میں کیا تکلف کا وہ ہی شہر تان ہان لاک اس میں شہزادی اور ماہ لقا ملکہ کی مصاحبت جو تین مہ لقا فی اوٹا کی بیو گلال میر تو ہنگامہ ہو گیا سار سبزی ہاتھ میں اپنی لکیسا حکم یہ شہزادی کا سنکر تہا جو ہر اک کی دلکشوق کا پیلے ہاتھ و ہانہ کھیلا رنگ منہ کسیہ کا کسی نے لال کیا جبکہ وان خوب لی کیا حکم شہزادی کر سانسو تین	کچھ رنگ گامی عبیر کے انبار نوشی پوش او پڑا و شہر کچھ رنگ گامی اک شہر تان رک میں کچھ رنگ گامی شہر تان پہنا ہر ایک فی سفید کیا مہوی استادہ رو بہ ویز پہر یہ سامان دل لگی کا ہو کر دیا اس شہر کو خوب ساثر اور بچہ قہقہہ ہی چلنے لگا تھم ہی آلیسین کی بیو اب چار خول اپنی کر دی اور آن مہوی تیار ہر یہی سیکر کو فی بہاگی تو او سکول لکا کو سرخ بلوس کر دیا سا اور گلال اوٹا کی تہی	مہوی کچھ رنگ گامی شہر تان کشتیوں میں شہر تان تھی جہاں جہاں تھی تیار مہوی اور شہر تان کی تہی اپنی آقا کی تہا شہر تان بیشیروان جا کر وہ لڑن تہا پیلے کچھ شغل ہو کشتی کا ہو رنگ و شش روشن ہو گیا رنگ بہر شہر کو او جہاں لگا شہزادی خوار ہو گئی صحن تین آکر لیا سا اپنے ہاتھ میں تین کو لیا ماری بہر کر کچھ بچکار کچھ بچکار فقیہ تہا مہولیاں عہدہ عہدہ گامی
--	---	--	---



<p>خونکہ تراہی تجہ شکہ پر شکہ چپ ہوئی بد کردار نہوا اوس کے وہ مگر سر بر سا منہ او سر کر گنیا لاکر لیگیا اوس کو اوس کی پاس خوب کار ثواب تھی کیا ہوئی شرمندہ اس قدر وہ دفن کی عاشقوں رورو کر قتل کیونکہ عزیز کی بدست حسین یون لقا کی تقریر یون کرو اوس کی قتل کرتی اور سینہ پر اوس کی یون پر ہوئی اور وقت وہ بہت سبب کہی وہ نہایت کہی سیاقہ او سر عاشق</p>	<p>ہمین جاتا ہر زندہ وہ پر کر جبکہ اس طرح اس کی گفتار اوس کی سہروہ لڑا جا کر ایک عورت زشت اور خیر شادان ہو خوب بیوسا جلے بولایہ اوس ماہ لقا طعنہ آمیز شکہ یہ تقریر لاش مقتول پر ہم ہو کر ولین جگہ تھی اپنی تھی بات پر نہ کچھ کی زمین میں تھی لڑتا ہر زور و سحر وہ شیر جسکے می وہ کسی کے زیر کر سیکو یہ بات آئی پسند آئی اور وقت ان ہی عورت شکہ یہ بات لائیمان لیکر</p>	<p>دیکھتا یا ہون کو یہ شکہ کل ہم اگر لڑ شکہ تھی و ہمیں سہرے کو جان رہی اوس کے سینہ پر چڑھ کر وہ خونسور کے ہر دیا تشلا اور کیا عزم و انشہ جان کا نام پیرا گیا ہر سینہ خوب ہوئی راہی وہ اس کے شہید گویا و سجا پہ سبکال نعیم دیر تک مشورہ کیا باہم ہم نہیں اوس کو حال سہاگہ باز حکم لائیمان چلو شکر کر دالہ اوس کا کاندہ صبح ہر سو سب ہو مشیار آواز پر چپکے ان پر غیب</p>	<p>ہر سینہ ہر دہ خارا کا اولا ہر تو زنگی کے زور پر شہر سینہ پر زنگی کی رہی تھی زیر کر کے لڑین کی چھینا سر عاشق کے اوپر کر کے ہر اوس نے انکشت پا کر شہر کیا کیا تاشتم و طبع کو خوب و زنگی کی راہ بچانہ ہوا جیسا کہ ریشہ دل تھی ہم شہید سب لیکہ ایجا اوس زیر زنگی ہو گا یون و جان اپنی نہ مقت و وحش جیسا کہ اوس پر گھر و جا کر گزری وہ راستہ زمین آخر کا آگیا وقت انکشت کا غریب</p>
--	--	--	---





<p>ایک گلشن ہو غیر حینت جسم میں لباس پہانی ہو اکھاڑا ہی ایک زینت مہ تھا کی جو شکل کی نظر کون ہوا کیوں تم اسجا تم تو نازک ہو اور لطیف انداز اسی جب مکی پینی تقریر</p>	<p>جلوہ کر شہت پر ہو اک حور حسن میں ہو گروہ لاثانی پیشا ہو وان ہ رنگی بہ مہو گئی دلسو شیفتہ سیر کیا نہیں مال سو پانگو خبر تمہ ہرگز نہ ہو سیکھا یہ کام رنگ و غنیمت ہو نقیر</p>	<p>حسن یرا پو ہو بہت مترو اگے اوسکے ہو طاشن چاندکا اوس جفا جو کو رو پروہا کر کیے اس سخطا پسرہ ناز ہو ادا شریا لکی ہو د جو کوئی اسجگہ پہ آتا ہی اسطرح اوس ہی پیر کلام کہا</p>	<p>لکتنے خاوم کھری دیں سکر اوسپہ خنجر بر منہ ہے رکھا ہو فی استادہ عاشق مصطر سے کئے کہنے لگی اوی جاننا ہو وہ ہو جو لیت گنیرا نزدہ پیر کر نہیں جاتا ہو کیا یہ کتنی ہو اوستم آرا</p>
--	---	--	---

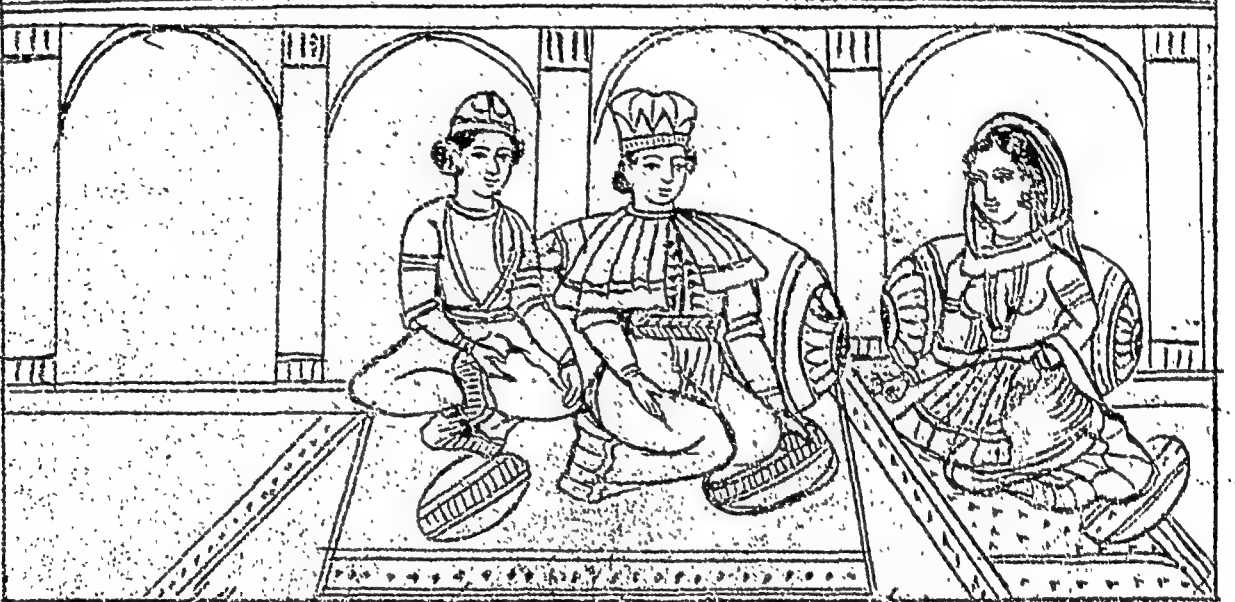
<p>و ریزم دو نوک لگا کر کیاب چرخ سی وانیہ ایک اوشت فوراً اوس بجیا کا کاٹا سر جس طرف سیو بجی آؤ تو تماچہ و شاہزادہ سنبھلیا اس بلبل میں ہنسی تہے تم کیونکہ کران اس کی ایک ہی خوشخو لیکن اوس کا عجیب دستور در پالاک اگر کوئی فریاد کرے جو کوئی زنگی کو پیر جو زنگی سے زور کرتا زیر کرتا اور جسکو وہ زنگی اوس عاشق کو خونیں خوش ہو کر میری بھائی یہ بھی گدرا پیر اوس سمیت کارا و جو کچھ تو رفت نہ کچھ لٹک جبکہ باہم صلاح یہ پھیری او تر و اوس چا پو توں قضا مہ لقا فی کمانہ ہو مضطر ہر نکالنے کوئی ایسی رام اس غشی میں آیا شکو خوا آؤ اسو عاشقان اہل وفا چلے عشاق سب سب کو صلا</p>	<p>کھاؤ نکی جھیر میں سبک شرا ہو و عیران کمال ہنر ڈال کر آگ میں پیرا و سکا اوس جانب کو وہ روانہ ہو یوں کلام اوس سے لقا ہو جاؤ گے اس گہری ہیا شو کدہ نام اوس کا ہر نشتن خسار اسطر حصی ہر خلق میں نہ مدارات ہی نہ دلجوئی عقد اوس گروہ و عہدہ نہیں معلوم یہ سب کیا خلق پیرا و سکا پیرا ہو اپنی نکشت پا کو کرتی ہر تر مدعی ہو کو خون ناحق کا اب اوہر کو یہ بندہ جاتا چلیہ بندہ ہی آسکے ہر شہر نسرتن کو یہ ہوئی را جمع تہ جس مکان میں عشاق رحمت حق پر رکھو اپنی نظر جس سے ہر وقت کار خاں شاہ مثل سیلاب سب ہی تباہ استخوان گاہ میں گشتن لگا ہو لیا ساتھ اونکو راہ لقا</p>	<p>یہ زبانی سہ کر رہی تھی کیا کہینچے تلوار میں سپہ جلا ہو گئے اچر تخت پر وہ سوا جب ہوئی اس لاسی و نکو بجا حال اپنا تو کچھ بیان کرو کہا او سنو میں گہری آیتا حسن بی میں تو وہ لکھتا ہو ایک نکی غلام اوس کا ہو نہیں کرتی ہوا اوس کے کدہ ہو جو زبرد برکی یہ ہی با آئے کسا ہی فی زور او اور وہ سنگدل بت خوشخو جس کا دفن ہو میں شتاق اوس جانب کو جاتا تھا پیر شکے اس کو کہا کہ ہتر ہے خون ناحق کا میں عوض لگا کر کے طر منر نو نکو شام و ملو انسو وہ عاشقان کہن ہم تماشا وہ دیکھ لیں را جبکہ اون سب سے پیشی تھر ہو گئی جس گہری زو سحر جو کہ نابت قدم ہو وہ آ تھا مقرر جو استخوان کا مکان</p>	<p>ہو گیا اسمیں ج رہی مان فیل تن ایک ایک شیر نرا کی نہ اصلا کسی کچھ گفتا کی او احمد قاضی حاجات کوئی کس جگہ پر رہتی ہو شہر نسرتن سمیت جاتا تھا اک جہان اوس کا شیدا اور خونریز نام اوس کا کشتی لڑواتی ہو اوس وہ کہیہ کرتی ہوا امتحان دہا نہیں ہوتا ہو فحشا اب ہر نام جس کا ہر نشتن خسار نام اوس کا ہر دفن عشا ساحرہ کر سی بیان لائی اب شریک آپکا یہ مضطر اوس جفا کار کو سزا ونگا پہونچو یہ اوس دیا میں جا کر کیوں سب بیان بیخ و محن کرتی ہر حال کیا وہ نکال خوشی میں اپنی دین و لکیر ایک عورت پکار میں ان کر ہوا اوس اپنی گہر کو پیر جا او میں کدہ پیر ہو گیا</p>
--	--	--	---

بہن کا مذہب پر اگر خلیفہ باب
کچھ روی پر جو آیا اسکا تخت
جنیفر وان تخت سی او ترا
جی میمان کتھون لگاؤنگا
اسکو کا کل کشاف جب بکھا
کرو یا اسنو اپنا حال اہل
شہادان اور ایک شہزاد

نہم میں چل مانتا جانتا
ہو اس پر لہ لہو پان و تارو
اور سوا سطح سی ہو اگر یا
پہریش شک کو انہی تارو کا
ہو کئی شاوان وندو سوا
سنکے چپ ہو رچی بد احوال

دام کا کل میں ل ل سیر ہوا
عذر پاس اسکا کر سکین
جاو بکار و تھارا قیام
ہو کسین ہر و انہی گھر
وہی عکایہ پنے پاس سیر
جبکہ گزرا دن و رات تھو

سینے سے یہ میر منیر ہوا
اسکو اس میں باغین لیا میں
کنا سچان پر سیر میر اسکا
کیا اس میں ہم سن یہ خوش ہو
پوچھا احوال اس کے ہنسی
اوسکے ٹہری طرف و رات تھو
اوسکو کتھو تو لوگ سہر قبا



اوتھ چوڑی اسکو ملو یا
جہوٹا کھاتا میں ٹیچر کر لالچ
وہ میں تو بچ سوچا کر انجیا
مثل شعلہ وہ تھر تھر لو لگی
آگ مینہ کی طرح برسنے لگی
لا کہ صدوت سو اسنو دھمکایا
رٹو لو کتھو ناگو اہ ہو
ہو اگو ہنگری ہو سحر
جبہ ہر دالہ ہر اہ تیار

ایک پہلے میں اپنے بھلا یا
گر سمجھتے تھے ہم ہی اسکو بیچ
کہدیا یہ نہو گاہ جسے کام
آتش سحر ڈرانے لگی
اوٹھی اس وشتور سے اندھی
پرنہ اونکے خیال میں آیا
کل سی جہری وہ خار خار ہو
بولی اک ساحرہ سی لو لگی
بولی ان دو لوٹو وہ بد کردا

جب ہو یا اسکو دو لو لگی
وہ صلت سی تو کرو مسر
سنتے ہی اہیہ ہو گئی ہر
سحر کرنے لگی ہر چل کر
تیرگی سی جہان ہوا مہر
ہوئی اسوقت اوٹھیا فی
الغرض بات بہرہ بد کردا
جلد حاضر کر اب پھر کا تیا
ان لو اب ہی تم ہاری تا

یون لگی اسنو وہ ہر
در و فرقت ہو میر و لکھو
اہوں اسوقت کا میں عالم
آسمان سی کر ہی سہارون
دیدہ ماہ ہو گیا بے نور
نکلی انکی دشمن جانی
اسی کرتی رہی یونین تکر
اور لگا اک الما و آتش کا
وکیو اچی نہیں رہی تا



مجموعہ حنین کو کیا ہو جیسا شاہ یون لگا کہنے یہ قمر ہنسکے آپ کی ہونین تالبع فرمان دید یا اسکا او سکو ہاتھ میں یہ ہمارا بچاں یون بعد کس طرح چٹ گیا مر شکر ہم انہیں لائی ہیں بیاہنے حضور لو اورین ہسکو وہ شال	رکھو خالق انہیں ام آباد پاؤنسی ہر اوٹھا کو او سکا بولی اس طرح وہ متا بان کرو یا عقد اس پر کیے ستا اسنے جمو قت کی طلب کہا اسنو مجھے ہنیں یہ خبر ان کنیز و نسو یہ ہوا ہر قسم جسکری حکم یہ سنا اسکا	لی انکو سب سے بچک حیات گر مری یاؤن پر وہ نہ تو ستارہ بدک عقد کرو او سکو عاشق کو سو بوا وانا لگی رہے وہ عیش و عشرت اپنی رود او کچھ سناؤ نہ وہ ہی حاضر ہنیں ان کو اسکے لشکر میں انکو ہونچا	یہ سچا ہن تیرا بچو شفت سکے یہ اپنی مالنس کفیت حق ہمارا جو کچھ سمجھتی ہو راستی او بس شکر کہ کو جاب ہوئی او سکو نجات فرقت کیون بیان کی تیرا و تر دونوں پران او سکو لائی بولی وہ و نسو اب دیر کرو
---	---	---	---

چنانامہ لقا کا طرف شاہی لشکر کے ہمراہ پر یون کے اور راہ میں ملنا ایک
مانع کا جیسے ایک ساہرہ کا کل کشا جادو نامہ تھی تھی او سپر شیفٹ ہو کر وہاں او ترنا

ساقیا دیکھو وہ جام شراب اسکے لشکر کی سمت پران دیکھا اک مانع غیرت جنت	اس خرابات میں ہونین لیے جانی ہنیں مشاہد او ہمیں بیٹی تھی اک عیش	ایک بیٹیا نہ آئینا کا راہ میں قی ہو کہیں ناگاہ چاند سو روشن تو کامل	رہوں گے دش میں ز صورت ہو گئی اس قمر کی نئی نگاہ قریب ہر تاب جسکو کالی کشا
--	---	---	---

جام پر جام موی کا چلنے لگا کر کے لعلی ہم پاس بٹلایا جانکر مرد و نکو آیا ہون مرد کمانہ پہر جو قاصر ہون نخواستن دل دہر سچی آئی سنگدل ہی سخی تو منوچین بہر حق اسچین کیجئے لدا قول کا اپنی کچھ جو پاس ابھی آنکھوں اور سکھ لاؤں جس سبک ہو اسی محکول گر ٹپا اسکے پاؤں پر جا کر یہ کہیں اور ڈول الو تم تم ہو عاشق کرو نہ سپہ نظر سج کب لاپتی عشق بیروی اوکی تلخو زیاسی جلد سب جیات سنگلاو سر جہا کر کہی میرا تہی بات لیکے وہ سبک اس سے ہنسکے اکر رچان پر کی پاس کہا مثل پروانہ اسکو گر دہری سو گنتی ہی او سوہ جی توئی شمر مدعا جو ہاتھ آیا ملو عمر لیسے او شکو خود خیر	بیاچ گانیکا ہو گیا چر جا عرب اسکا کچھ اسپہ ہیا کہا اسکو کہ کیا بیان کرو بول لا فرایتے میں حاضر ہون کہ ہی بندہ کو شوق سیاحی کرتی تھی اک ضعیفہ الشی کہی او سنی تمہاری سبک و شکے یہ بات وہ اودا ہون کیجئے جو کچھ کہ آپا سکے سو بول اوہ خیر نہ وہ ہی ل بہر وصل ایک وز گہر کر دل مویہ و سوسنہ کا تو تم اسنی اسطر سے کہا ہنسکر جاو بجا اوٹھا تو عشق پاؤں اس لہ ہین رکھا ہی کوئی تکرار اب اسچین کر اسکو منگو او یا وہ سیجیات اسنو شکو اسکا پہلو کر کے ہو کر خست ہا نسہ آخر کا لیکھو اسکو غیہ شوقی فہر نفس عیسوی تھی کو اسکی زندہ دختر کو او سو جب بیا بولی یون لقا کو تہا کر	بہیا مسند پہ برج میں جا کر پڑی اس شخص کی جست نظر کیسے اس جگہ پہ آئے ہو حشر تک خلق میں سبک نام یون سخن یہ زبان پر لایا ایک تابوت عجا آیا نظر مینے اوس ہیرا ل سو بوب عرض مقبول کچھ یہ مری کیجئے اس بات میں کچھ کر کیون ہو او سکے سفیر شہر تپ فرقت سے روز ہکتا پاؤں سنی سر اوٹھا ہو کا فو کیون اوٹھ لکھو نہیں خلا جہا کے ملتے ہیں کہیں کب عشق ہیکھا کچھ ہی شکوہ بیدار آپ تم اپنی دلیق قائل ہو دلیق با دم ہوا ہست و غیر یہ تو فرماؤ اب تو راضی ہو غم فرقت سوا ب ہو گری لیجئے محبت آپ سبک شیا رکھا او سبک کو جو تمنو جا کو ملک دم سوا آئی رجا شاد بانی سے مسکراتی تھی	آکے او ترا وہ جب رہی پر یہ ہی اوس بر جو گیا اندر لو چھا تشرفی تم جو لاسی ہو تم سے ہو جائیگا جو میرا کا اوسکو جو وقت راہ پر پایا ہو گیا اس یار میں غم گذر حال دیکھ کر مانہ گیا ہو کیسے طرح زندہ شاہ پری سطح او سنی اس کی گفتار یو چھا اسنو کہو تو مشفق دلیق میں سنی ہی شہید کا ہیر کر منہ یہ بولی وہ غزو کیجئے آپ اسچین اب انصاف یونہیں کرتے ہیں نا معشوق لے گئے قیاس و مق و فرما سمجھو اس بات کو جو عاقل ہو سنی حبس وقت او سنی تقریر تمنے قائل بہت کیا محکوم ہو مبارک حال شاہ پری شاد ہو کر کہا کہ او خوشنڈ لاش خیر کے پاس پہر لا کر تن بیجان او سنی بانی رجا ہیر میں میں وہ ساتی تھی
---	---	--	---

راگان خون برہنجایگا	کین اسکا عوض تو پایگا	اسو جسم سنو یہ اوسو کین	اکیارحم دل ہوا بوجہ
حال اوس سو کیا جو ہستار	بولی رو کر وہ مثل ہستار	کچھ نہ اس بات میں کر تھار	درومیر انہیں علاج پذیر
کر کے اسرار بولا یہ اوسم	سج میں آپ کے شرکاب میں ہم	راز ہے کہ چہر چہاوت ہم	حال مرحومہ کا بتاؤ تم
بولی وہ اس طرح سو رو کر	اس جیفی میں تھی مچی ختر	حسن اسکا جہا نہیں مشہور	نتی ہی حکم ران شہر بلور
ایک اسکے چیا کا بیٹا ہی	اوسو یہ قہر مجھ پہ توڑا ہی	جان کی جب یہ باہ میں آکر	کنوئیں جھکوا ای چاہ میں آکر
اوس شکر نے ایسا سحر کیا	مرکئی دم میں یہ قہر کیا	شخت تلخ آکوبہ چہنچہ	نہ ہیکا سہارا جینے گا
جاتی ہوں لاش فتن کر نیکیو	میں ہی اب تصور ہوں نیکیو	سنکے یہ حال لایوں ہ قہر	محکو تیلادی یہ ہی امی مضطر
ہو کوئی اس طرح کی تھی ہر	حسن زندہ ہو یہ قہر تنو یہ	کما اوسو کہ قہر حاجات	ہو بیہ زندہ جو سو گئی حیات
پر میں واقف نہیں کہ ہو وہ کین	مان مگر جانتا ہوں دشمن کین	پروہ اس کو چہ میں آئیگا	حال اسکا وہ کب بتائیگا
پوچھا اسنو کمان رہتا ہی	کس جگہ یہ مکان اوسکا ہی	بولی پڑہ کہ اسی مہ انور	ایک دریا ہی شہر کے باہر
وآن تعمیر اک بلور کا گما	واقعی ہی عجیبے رکا گما	سج چاند کیا اوس جگہ پر	سج خوشید سو وہ بہتری
رات کو بٹھتا ہی وآن آکر	رہتا ہی زیر آب ہ دن	نام ہی ناہر خ ستارہ بدن	ساحر میں بلا ہی وہ فرین
جبکہ اوسو نشان بٹلایا	اس طرح اسو اوسکو سمجھا	مانو یہ بات میری ای محزون	نہ کر و لاش کو ابھی مذنون
آدمی کوئی میری ساتھ کٹر	تا بتاوی مقام وہ محکو	سو گئی خادبات یہ سنکر	لیکنی لاش کو وہ اپو گہر
اک پر پرو کو اسکے ساتھ کیا	کہدیا اوس جگہ وآن لچا	اسکو لیکر وہ گھاٹ پر آئی	وہ سکونت کی جاہی کھلائی
اوس شکر سیرت اچو اسکو د	اوس جگہ پر نہ ٹھہری وہ ہر	بہر نظر اہ سج میں گیا	دیکھا آراستہ ہی حدی سوا
وہ خواہز نگار سارا ہے	کیسے چشم فلک کا تارا ہی	فرش زد روزی اوسکا ایسا	برق کی طرح سو چمکتا ہی
سیر اوسجا کی دیکھ کر یہ قہر	بٹھیا ساحل یہ نظر ہو کر	گذرا جسوقت روزانی شام	ہو گئی روشنی ومانیہ تمام
کئی پر یون کی تخت آئی	ٹھاٹھ سے نزل اؤ کوئی	سر سو پاک ہر اک جواہر پور	صورتیں سبکی برق خورشید
تخت سو او ترین وہ ناہر	جا کر اوس میں چہنچہ بٹھیں	گذری اس سرین جب ہی ت	نظر آئی سو عجب اک بات
کتی دریا سو جلیان نکلیں	سبکی خوبصورت اور نکلین	سج باقوت کی طرح سو	پتھر پراونکی تو کنول شن
سج میں اونکی تھی بڑی محلی	پشت پر اوسکو کی ہو کڑی	بیٹھا تھا ایک مرد غیرت ماہ	سر پہ بانگی دی ہوئی تاکلاہ
لیکن اوسکی عجیب تھی	ہر شہر سوزالی بیشت تھی	چاند ماٹھی یہ جسم میں تار	نقری بال سر کے تھو سار

دل من حبوت یه خیال کیا	پیر نه پیر یون در کچه لال کیا	ایک کبها بجا کوز یه شجر	آخر اسکو لسا ویا او سپر
گو سوا بقیر از کادول	هو گیتی چیه و شهر من اخل	صبحا کجک بهیه هوا سیدار	نظر آله کچه افری آثار
نه وه شهرادی هونه و خیا	هونه وه چیل اورنه و صحر	تن ترها مون کونی یا شجر	منبلا می بلا می جان خرین
ولمین کمنو لگا بهیه دلش	کچه نیا شعبه به هوا درش	کی نگه هر طرف جو گبر اگر	وهی شهر بور آ یا نظر



او سگتری تها جو تشارین	مو گیا اوس یارین اخل	چوک سین جبکه یه قمر آ یا	ساخه اک نیا نظر آ یا
ده هوم سواک جازه آتا	اوسکی به راه حشر بریا	سب آگه جلوس اوس راه	ور دیان بین گلوسین کوسا
سترابوت لقرنی سهد	بهاری کخواب کا به یگر	شیجه اوسکی بین سیکون	ننگه سر بار منه و گرین
جسم من سکو بهیه نوک	خاک منه پرله گریان چا	اک ضعیفه زیاده عزمین	شدر غم سی و شومین نهین
پشت حمر اسکی هونیک هلا	نوحی هونه اپنی سکر بال	ور دیان لب به نالی بین	چند پرین و سوسنها لوز
اپنی منه پنه و خاک ملتی	شمع سان سوز غمسی جلوی	کستی هوسو لاش کرک	مین هی مرقی تیر عوض ماه
رهی زنده و حیاتانی	تو گئی اس جهان فانی	تو فی منی نه جکودی	راه ملک عدم کی لی
مورمون حوین حوین	مکجو تبا به اسی پیری	اس ضعیفی من انگلی من	هی نظرین میری جهان سب
نورین سوس حوین	لطف او دایانه زندگانی	اس ضعیفی منی اس نورنی	مان ضعیفه سی منه کومورنی
نورین سوس حوین	گئی شهر عدم کوشاه پری	نهین سجا نکوریت	پاس اپنی بلا و اسی مغفور
نورین سوس حوین	نورین سوس حوین	گاه کستی تھی ایخدا فریاد	کرون کس تیری سوا فریاد
نورین سوس حوین	نورین سوس حوین	کیون هوا بسب اوس	جان لی تو زده کیا جادو

اوس سے پوچھو یہ تو تمام سہارا صورت اوس تیغ کی نظر دیکھو معبود خوش کاجام اسم اعظم کو ٹپکی مار تیر ہوا موقوف تیغ کا چکر نہ وہ عالم تہات تھا و طور کیا اسخرف کفر سہول شکلی ساری کفر کی بنیا شاہزادیوں کلام کیا ہم کو اس بات میں تو عزت مناظرے کی سپاہ سنا اوترو اک شہنشاہ الحاصل طبع شہزادی کی جو لہرائی اوسپہ نگیر کچھ کیا زنا کیو تھا نور کا شگفتہ چین رہی نصف شب بیتی اتفاقا یہ واردات ہوئی نہوا اوس کوئی بھی باہر تخت پر اینو اسکو کر سوا مشورہ وہ ہم پر کرے لکیر ہی اب سب راجہ صفا خوف و لذت ہی پر ضروری دیکھو اسکو ہو گا دل مسرور	متصل ہو رہا ہے وہ آواز اگر کسی اور سے وہ عرجائے ہو لا اب چکر اسی بلند مقام اور یہ کی قتل تلخ کی تدبیر گر تیرا اوس شجر سے وہ کر اوسکو دیکھا ہر کیسے بوجھ ہوئی شہزادی اپنی ولین محل ملک اسلام سے ہوا آباد اور عرصہ زیادہ گھبرا لوئی اس طرح سے وہ جہین کر کے سامان الضرورت تیار طریعوئی شام کی قرین محل جھیل ہی ایک ان نظر آئی حکم ہوئے ہی ہو گیا تیار چاندنی پر شعی عجیب ہون پانچ گانگی ہی ہوئی صحت رنگی رات جھگڑی ہوئی وہ اوترا تین سیر کے خار نہوا خوف کچھ اور نہیں تیار ہو بخین چہاں شہر کو وہ یہی تدبیر اب مناسب ہو شاق دل پر گر اسکی دوری یہ اسی شہر میں رہ گیا ضرور	سحر کا وہ ہی ایک پتلا ہے اوسکی دھم تک بقا گردش شاہزادی کو پاس آ یا یہ جس جگہ چرخ کہانی تھی تلوا تیر سینہ سے اوسکے بازو نرسہ کچھ ہی سحر کو آثار ایک کاغذ کے دونوں تہ لای قرآن پر ہی بیان جبکہ کچھ اوسکو دلجو و حشمت تک پہنچا ہو تو چلو ہمراہ ناکہ سامان سفر کا ہم کین کچھ دالنی کیا بجاہ و شہم باغ ویرانہ ہو گیا سارا باند ہو جلدی چہر ترہ سجا نور کا ہو گیا وہ کاشانہ جوش آباد شغل منجھواری جلسہ خلعت ہو گیا وہ تمام اونکو آیا نظر جو یہ سامان ہو گئیں دلسر شفیقتہ اوسپر لیکے اوسکو یونین او دہر کو ابھی ہو جائیگی ہر اک کو خبر اسکی الفت سوسنہ کو مو و نم نہین جیا گیا یا لسی اور نہین	اوسپہ نراغ سیاہ مٹیہا ہو لبس اوس پر بنائی گردش راز مخفی سے ہو کے پیر گاہ اوسکو لایا وہاں یہ آخر کا دفعہ نراغ وہ شہکار ہوا خاک پر تیغ ہی گر گیا ہوا شعبہ ہی سحر کے یہ ساری ساتھ اوسکی ہوئے مسلمان ایک دن واپس تھکا کی اب میں جاتا ہوں اپنی گزیر لیکن اتنی حضور عیالت میں نرنا کوئی کام نہیں جہنم جا بجا شہسے ہو گئے گہرا خاومونکو یہ اوسنو حکم دیا فرش اوسین سجایا شانہ اک طرف روشنی کی تپائی شاہزادی نے جب کیا آرام گذرین وس سمت ہو گئی پیر مہ لقا کی جو شکل آئی نظر اونکا شہر بلور میں گہرا اسکو لیجا تنگ کر دینو گہر اسی جا پر لبس اسکو ہوئے ہو کا بیدار جب ماہ چین
--	---	---	---

یون لگا کنوہ قمر سال ایک کوٹی ہی شہر کے بار جو ہو منظور اوس فرما ہو گیا و انسی یہ وائے اوہ یولی تم کون ہو کہا سال کرتی جو عقل اسکا قصور ہنیں قمر خدا سر دنی لائی اک دشت میں اس پر	کر چکی جنبان یہ حال یولی وہ ہوا اگر یہ نظر وہیں تشریف کیا بجا دیکھا جست اسنے روئے کی ملاقات اسنے جنبان کہا اسنوں کیا کروں سجدہ مخلوق کو جو کرتی کہکے یہ بات وہ بہت بیاہ	بابا و سکا ہوا ہر تاشین کہ ملاقات اوسنے ہو حاصل جمع ہوتی میں ز خاص عام راشتہ ہوا ویکاد میں اسمین ہی جلوہ گروہ سکا مطلب دل تمہارا حاصل ہو ہنیں کہتی میں اسکو اپنے تم ہی گردیکہ لو کرو سجا	مملکت ہوا ویکو ز رنگین چاہتا ہی یہ اب ہمارا دل اسمین ہی جلوہ گروہ گل اندام کر کے دریافت اوسنے سب دیکھی جائز یکی ایک در یولی وہ حال کیہ بیان کرو کہ ہو خلاق دو جہان جو یولی خالق ہمارا ہی ایسا
--	--	---	--



دو ہر ہی ہوا ہمارا گلہ کئی سجدہ کے معہ خدام اسطرح اپنی دلسوی گفتار یولا یون طرز سوز و شکار جب آوا لگی حق پہ تم ایمان وحدت حق کی دستور نال وانسی یہی ہوا یہ آخر کار شیخ کا حال ہو مجھ معلوم	چارون کو نوپہ چار گدشتہ ہو نہی صوفت وان گل اندام پڑھو لاول فقہ کئی با بات یہ اپنی دلیمن ہر کر تھم پست وکی ہو جو عیان نویں میں آپکا قبول کرو اوس پر پرو کر یون قرار اسی کریم و رحیم اسی قیوم	سنگ موسی کا او سو گروہ چرخ کما فی نہی خود بخود ہوا سمجھا ہی شعبہ یہ ساحر کا نایہ شرمندہ خوب دلیمن ہو ہننے دیکھا تمہارے خالق کو ہو عیان مجھ اسکا حال اگر حال کہاجا بگا یہ سب تیر اسطرح کی خلاصی زور و دعا	تہا گردشتہ بہت ہوا زیچ میں نہی معلق اک تلوا جبکہ طور اوسجگہ دیکھا اسکو دریافت اب کسی کو جسکی تہنیت رخ خوان ایچو یولی پسکو وہ پری سیکر ہنکے اسکی کہا بہت تیر ایک صحرا میں تم کہ ہو بیا
---	--	---	--



<p> ہو کیا شاد دل میں یہ ہو اپنی گلزار میں سے لاکر سینے ای قبیلہ زمین زبان نام و نیا کا دار فانی ہے شبہ اس بات میں نہیں اصل وحدت حق کی دین قائم پیر اثر اسطرح علی تہی تقریر بولا اسطرح سو کہ ای دختر لات اب میں لات پراری اوسنی جنم سنایہ حکم پر دین اسلام کو قبول کیا چوتھے دن و انسویہ ہمار ہو گئی تھی مہمان جو اسکو شام نام کیا ہو یہ ایک سلطان کا راجہ سلطان بنی عربیت حسن پیش کشاں پر پیر </p>	<p> آئی آنو میں لربا جادو گئی تنہا وہ حورشیں پر جو کہ کرتی ہو یہ کنیر بیان جادو کی یہ زندگی ہو ایک دن آئیگی ضرور قصدا حشر میں سرخروئی حاصل کر گئی دل پہ وسکو وہ پیر جو کہ کشتی ہو تو وہ ہی بہتر لاؤ اوس شخص کو بیان دی اسکو ہمراہ لیگئی آکر کلہ پڑہ کر شرف حصول کیا ہوا ہر ایک کو غم فرقت اک سر میں کیا او کو مقام کیا ہی احوال وسکو ایما کا تیغ کو جانتی ہیں اپنا ب روست کشتی ہو او کو چھین اوسنی جادو کا ہر نام </p>	<p> اوسنی فتح کی مبارکباد کہلے فتح طلسم کا احوال میری کہنے کو وہ بیان میں چاہی کچھ خیال عقلی کا نہیں اندر کے سوا بعد کیجیے وہ کہ ہو تجسیر انجام پیر کیا دل ہوئی لغت سے کہ ہوئی دین حق ہو تو آگاہ دین حق جنو یہ بتایا ہی خود ملا اس سو بادشاہ کو ہوئی تیاری ہریم عشرت گزرجوب کتنوں میں سفر بیٹھی ہو جو کچھ خیال آیا بولی وہ نام بادشاہ جنو اوسنی سلطان کی ایک دختر اوسنی ہر و کا ہر نام </p>	<p> لپٹی اسکو گل سے ہو کر شاد یوں لگی کسو وہ قمر شمال اب ذرا راہ راست پر آو نہیں کچھ اعتبار دنیا کا میں یہ لات و مناسبت ہو نہیں آئیگا کوئی قبر میں کام ہو گئی لغت او کی صورت سے رکھ نہ محروم مجھ کو ہی اللہ قمر حق سو میں بچا یا ہی پاس پہلایا اپنی مسند تین دن اوسکی خوب دعوت کی ہو چکا یہ ایک ملک میں اسنی ہتھیلی سے یہ فرمایا سب میں رہیں گلاہ ہو مشہور وہی حاکم ہوا بچا پر نہیں ہو لوچ ہو او کو کلام </p>
--	--	--	--

بند کرہ جو اسجگہ پر ہو الغرض اس عاکوتلا کر جا کر صحر امین قبائر و ہو کر ہو حاضر وہ مرغ شیردان آنکھ میں کی طرح تہیں شہر و کیسی سنو جو اسکی شکل عجیب شمس نامی جو لوح دار ہو ان جس طرف کہ کھاتا ہو پنا و اس دشت میں کبر تہی فا جو کہ بنیے کی شکل تہا ساحر بار اس طرح زور سواک پر اسکو ہو پنا کے باغ میں غر و کیو اندر نے یہ دلوائی ہو گئی اسکو جبکہ لوح حصول کسیے انتشار اتنا ہے جائے گاہ طلسم کے اندر	بس ہی اس طلسم کا درجہ سب نشیب و فراز سمجھا کر پڑھی اسنو دعا وہ رو رو کر کیا سراپا کروں میں سکایا اونٹ سی ہی سواتی کی گرد ڈرتے ڈرتے کیا یہ اسکو ترس او سجا گہ چلک او اسکو کریان ایک گوشہ میں اسکو ٹھہرایا غیر دارتے تمام اشجار او سجا پھر رہا تھا وہ کافر گر پڑا وہ زمین پر مگر ہو غائب نگاہ سے وہ طا لوح کیا ہی مراد دل بانی ہو اندر فتح میں مشغول یاں مقفل ج ایک کراہی راہ رو کی گے شیر دوا کر ہو انہیں سو فقط بقا طلسم	جب بلوچ او سین جا باتم ایو گہ کو وہ ہو گئی راہی دیر تہی او سکے ختم ہو گئی چہرہ ہا چہرہ بلنگ کی لو پاون و لون تہو شک پل اسطرح او سکے یہ ہوا گویا سنی اس مرغ ذی جو یہ لقتا نچا او پنا تھا تختہ وہ ایسا او تہی تہا اس میں شعلہ او سگری آئی تہی جو اسکی زندگی سو لیکے لوح ماہ لقا باغ میں جب ایہ زیب افزا دیکھ کر اسکو وہ بھی دہو و کیا او سین میں اسنو مطلب بیخطر جا تو جلد پاس اسکو فل کرنا تو اونکو بیوسو ہو کر یاد سب بنای طلسم	و ملین املانہ خوف کہانا تم پہرہ او سوقت اسکو تابانی ایک ساعت نہ اسکو گذری تھی شاؤ مانا کو تاریش سرخ کا دم قامت دیو سی فروں تہا دل دشت آشوب میں مجھی ہو پنا نشت پرانی اسکو کرک سو جیسے دندانہ دار ہو آرا سنگ جل جل کی ہو تہی کو اوڑ کے وہ مرغ اسکو پاس گیا نشت پر مرغ کے سوار ہو لوح دکھلا کے دلریا سو کہا بولی حاصل مری مراد ہوئی بات یہ اس ہو گئی حاصل لوح مس کر کہ قفل کھل جائی و ملین نا ذرا نہ خوف و ہراس
--	--	---	--

چا نامہ لقا کا اس طلسم میں فتح کرنا اور نہ ہونا چاہ طلسم اور جانا آگے کو

ساقیا اپنا ہی مقصود کلام آئینکے دخت زر کو دم کر کے مضمون لوح نہیں ہو گیا اس طلسم میں اصل	نہ باب میکہ مسدود دیدہ و دل رنگ شیشہ جام گیا پھر اس طلسم کے یہ قرین ہوئی دو شیراہ میں داخل	دختر زربہ تاک ہو ساقی مواقت سو جلد کر مسرور قفل سو جبکہ لوح مس نہی اونکو اس لوح سو بلا گیا	مجبو تہا شراب کی ہٹھی آج کو لونگا قفل کو ضرور کھل گیا دفعتاً نہ دیر لگی جو کہ کھٹکا تھا اسکو پاک کیا
---	---	---	---

دیکھی اسکی جو بیاد سی موت | شیعتہ ہو گئی وہ طلعت | نہ کسی سو ذرا حجاب آیا | اپنی پہلو میں اسکو پہلا آیا



<p>جان پر اپنی کیوں بلالہ نہ سمجھ میں تمہاری کچھ سحر میں ہی بلا وہ بازو اور وہ پیر شوہر اسکا نہ رانی کی ہوتی کچھ مخلصی ہی ہاں سو پاؤں عیش و عشرت میں گزار ہوئی او سوقت وہ بہت</p> <p>آئی او سجا جان تھا یہ نہان رخشاہ کا یہ فعل قول بولی اس کہ سن بات مر اس جوان پر ہمارا دل تہنیں ملادو کیا کروں مر جاواہ راہ کیا کہنا ولہیں کچھ سوچا</p>	<p>چاہے خشب میں کس طرح نہیں اس پیر فریب کیا نام اسکا فریب جادو وہی بدعت میری دایہ ورنہ رہتی اسی بلا میں لطف اسکا جعبی او ہنگام او سجا کچھ پر راہ ساری جیتا و سکودان آیان دکیتو بھالو قدم کر نشا بولی آتا ہوں دیکھو بیرخی اسکی دیکھا وہ کہنے ہی سو تمہاری دایہ سکے یہ بات بولی یوں خوب تم کو کیا میرا کہنا کر چکی جبکی اس طرح</p>	<p>بہہ جوانی حسین زچال سکے کہنے لگی وہ مارا یونہی کر رہی مکروہ نشا نام اسکا ہی مارون کہ بیان آکر لگی آفت تم طاعت میری وگا اگر ہنسکے اسکو کہا بہت جسے آہو بنایا تھا اسکو اوٹھی مثل شرب کا کر جو دیکھ کر جل گئی وہ بد کرد بیشی خوش ہیں اسو لیکر نہ کر عشق بہ نہیں بشر ساتھ ہی میری جان چلی راہ اب کیا ہو ای قمر اسکی درہی ہو کوئی چہ تو</p>	<p>یونہی تبتلاؤا و خجستہ خصل کہدیا اسنے حال وہ سارا ہی نگہبان روہی ذات جسے تھکوا بنایا تھا آہو یاوری پر تمہاری تھی ہو گیا تمسوس انگل تر کہہ چکی جبتا وہ بری بیکر جعب اوٹھی جو پیر زن بد کر گیا رم پیر اسکا آہو یا یا اہ سکھو جو اسکا عاشق نہ کیا ان راہی خوف پر تہنہ کہتی تھیں جعبی بیکر اب جو کچھ آہو آہو شاہ کو ہو چکی خبر اسکی غیر کو شش کو فکلی تا تھا</p>
--	--	---	--

او سکھ ہوئی نہ تھی خبر صلا
 او ہی موت ہوئی نہ تھی خبر
 سیر کروا لیں جب آگ گیا
 ہے مگر بندہ اس کا دروازہ
 جسکی باہر ہو لینی پتھری
 اتنے میں چار شخص کی نظر
 بولی باز ندان ہوا نام سکا
 قیسرون ہوا ہوا راج کر
 ذکر اور ان کو لے کر سناتا تھا
 ایک چوبیسویں بات یہ ہے کہ
 دایک میں سے یہ تھا بہت جرات
 نوبت آگے کہ رسالہ ارادہ کو
 یہو بارون کا اون کے اہل پر
 تخت کا ایک ایک پاس آئے
 رہے اندر ناصر اور معین
 کیون بہا تو یہ تخت پر ہو گیا
 کہ یہ سب تو اس کے گاہی
 آخر میں سعد صبا آتا ہے
 مگر گیا ہو جو بادشاہان کا
 ہٹھا وہ آگے دستا قدس پر
 آج سے آپ شہر بار ہو گیا
 ولید اور سعد بہت چیرا گیا
 رخت شاد بادہ اسکو ہٹایا

کس طرح میں بان گیا آیا
 ہو او اقل طلسم کے اندر
 دیکھا کہ قلعہ بنگ ہرگز
 کسی جانب نہیں ہو رہا ذرا
 ہدیگی اور یہی کسی طعاری
 وہ ہی ٹھہری اور سچا کہ
 رشک جنت ہو رہا تمام کا
 کہ وہ دنیا سے گر گیا پتھر
 باز آگے کہ ہاتھ پھینکا
 لگے نوبت بجائے وہ سچم
 نظر آیا پیر اور یہ سا بان
 غصے غصے پھر پھر سو آرا
 ہر ہر دولت یہ ہر ہر کی
 جس کے تسلیم وہ کمال ہے
 مہر مہر تاکہ ہر چیز میں
 کیا یہ ہو یا جرمیان کرو
 بادشاہ جب یہاں کا مہر ہو
 ہاتھ پیرا اسکے ہتھ پہا پیر
 اسکے تھے کلاچ دین تھا
 کھل گیا قلعہ کا بھی فوراً
 دل سو خادم یہ جان رہا
 کہ پریشان تھا گاہ خندان تھا
 اک جہان دیکھنے کو ان آیا

تہا ہی طور سار ہی کر و نکا
 او سچا کہ پیر یہ دیکھتا کیا ہو
 ہر یہ نوبت نواز ہوا پیر
 چاہا اسنے یہ و اگر ہو جا
 ہوا اشتاق و پیر یہ لیا
 اسے اور نیکو کر گیا یہ کلا
 یان کہ حاکم کا نام دار تھا
 او سکے ہر نیکو کا ہی الم بکو
 نوبت اور یہ ہتھ پھینکا
 کھل گیا قلعہ کا بھی دروازہ
 چلی آتی ہو کچھ سپاہ اور
 پلٹیدین کتنی ہر حق بکو
 پیچھے اک تخت آختاب نظیر
 عرض یوں کہ اس کی رخصت
 اسے جو وقت دیکھا یہ سا بان
 جب زیر و نعل یہ سنی تقریر
 او سکے تھے کور و اسجا
 بس میں ہی تاجدار ہو تا ہی
 حسب دستور باز اور آتا ہی
 حکم سامان جشن کا دیکر
 اون کی روئی سکویہ گفتار
 لگے ہر وہ قلعہ کے اندر
 دیکھا اسکی شکل ہو گئی شاد

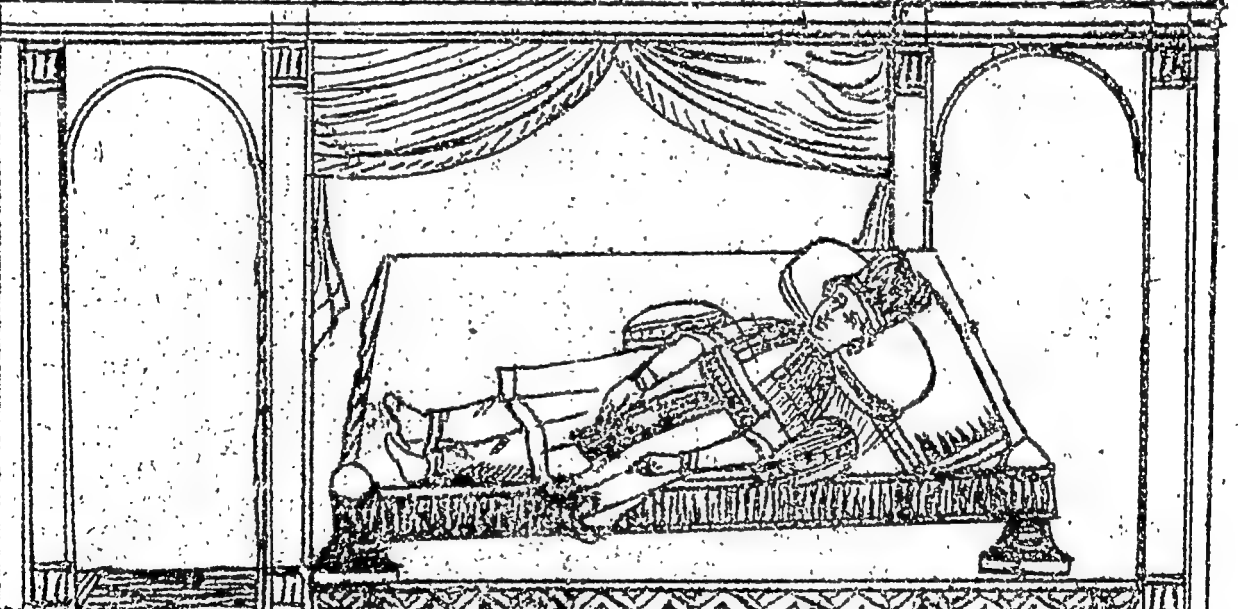
وہی باب طلسم تھا گویا
 پیر فضا خوب ایک صبح آگیا
 شکل قلعہ کی ہوئی شاد
 پیر تو اپنا یہاں گذر ہو جا
 کھل نقش قلعہ نہ لے لیا
 کہیے تو کیا ہو اس میں یار کا نا
 کھل کی ہو یا بت جلوہ آ رہا
 کیا کہیں جنت پر ہو غم سچا
 دیکھا کہ بہت شاد ہو گیا
 ہو مبارکت و النبی فی صلا
 ہاتھ یوں پر نشان پر ہی چکا
 ہر جن ان انتخاب سب فو کو
 چارون کو نو ہوا و سکوار کو
 جلوہ افزو رخت پر ہو نا
 یوں لگا کہ یہ مہر نا بان
 دست بستہ پہنے کی تقریر
 باز کو سب اور آئے ہر ملکر
 وہی مختار کار ہو تا ہے
 مرتبہ کس لشکر کا لیا تھا
 آئے یہ فوج و تخت اور سب
 تخت پر بیٹھ ہوا یہ سوار
 کیا اسپر شار مال و زر
 ایک نے اک کو دی مبارک

اوسنی اس طرح اس کا کام کیا کہ نہ اس کو خبر ہوئی نہ اس کا کیا اور خواہ اس پر یہ اظہار کہ یہی ہو طلسم چار بہار

کھوٹا سا مہ لٹکا کا پہلے کر کے کو طلسم چار بہار کے اور داخل

ہو کر دیکھتے عجائب ہاں نہ

نقد جان لیا تو شراب مول	ورنجانہ جلد ساقی کھول	دیکھو ہون منجانب طلسم کارنگ	سو جو سستی میں لکڑی لکڑی کرنگ
ماہرہ آجائیں غیب سے مضمون	تا میں حال طلسم نظم کروں	جبکہ تنہا رہا یہ سرور ان	ہو گیا سارا باغ خارستان
غم جو تنہائی کا ہوا دل	باغ میں یہ پر کیا دن	جبکہ گزرا دن اور رات شب	کاٹا اور سکویا پر بیچ و
بسکڑی ہو گئی نمود و محر	و فتا خواہ گاہ سوا و شکر	تہا جو کر و گئی دیکھا شستہ	اتنا وقفہ تھا اس کو لہشتہ
ماہرہ میں لیکر گھبرا گھبرا	پہلے کر کے قتل کو کھولا	جبکہ کریمین یہ ہوا داخل	مثل گل ہو گیا شگفتہ دل



یا یا آراستہ مثال عروس	ہو گیا دیکھتی ہی لالہ سر	وہ سراپا بناتا ہیر کا	کام اوپر سے و طر و کا
کطرفہ تھی مسہری نایاب	آیا جاتا تھا جب کو دیکھ کر	اوس آتی تھی عطری شہو	شب کا جاگا ہوا ہوا ہیر
ہو گیا دیکھتی ہی لالہ سر	جا کر لیتا یہ اوس مسہری	بخیر ہو گیا یہ آئی شہد	اوس گھڑی اور رنگ لالہ شہد
کچھ عجب راہ اوس طلسم کی	سیر کو آتا تھا جو ان کوئی	اوس صیورتس کریمین جا کر	سوتا تھا وہ شہر مسہری
ہو کر بہر خوب نیند میں غافل	ہوتا تھا اوس طلسم شہن	جب پڑا دل پر وہ فطرت	اسی پر دھیمین ہو چکا وہ کو
اوس جگہ جا کر ہوتا تھا بیدار	سیر کرتا تھا خوب لیل و ناز	جبکہ خدا کی قسم ہوتی تھی	دیکھ لیتا تھا ہیر جا کی
ہو کے بندیش و سچک کہ بار			آکے کریمین ہوتا تھا شہد

دیکتی ہی او کی یہ شاد ہوا
بہید ہی اس میں یہ کجا لقیں
نظر آتی ہیں عورتیں وہی
اب سب طرح کی شادی سپر
جس جگہ وہ تہا تہا وہ بھرا
بچہ بچہ لگا پہاڑ سپر
او جگہ پر کیا لہجہ سنو قیام
روح افزا وہ کوہ الیسا تھا
اس قدر سرخ رنگا و سکا تھا
ہر طرف کے گل و نسو تھا مملو
فجرا و سکو تمام خوش سلب
چاندنی پروان تہا یہ جون
تیرے مکانات او سپر عشرت خیز
نقہ باور کی سب جہاں
فرش پر ایک مسند پر
چارون کو نوین فرش کے روشن
سب روشن تہیں اگر سب
سیر کرتی ہوئی وہ شکی

نامرادی میں بھرا ہوا
ناؤ بوجہ ڈوٹی ہو کین
بال بیکانیں بیکابی
دیکھیں جاتا ہوں دو بکیر کچھ
آگے جیتے ان جھجکا
دو بارہ چرخ کھا کر آخر کار
ناز سواو تری ان گل اندک
یہ جہا نہیں نظیر او سکا تھا
کوہ یا قوت کا وہ گویا تھا
آتی تھی ان مویشی کی بھر
غیرت سرفراست محبوب
و کی صورت تھی ات وہ
جل ہی تھی ہوا و عنبر
لطف دیتی تھی کہ چہاں
اوسمیں بھی ہوتی تھی جہاں
قابل دید او کا ہی جو بن
بارہ اون سب کی اک قرین

شاد و بان ہو کو لون ہو گویا
ہوتا بجا و غرق بحر فنا
و و بنو کا غلط یہ وہو کا
اسی اند میں یہ سب
ابھی اک چرخ بھی تھا یا تھا
و ہاں سوا کدم میں جا کر وہ بھرا
گیلی سب کو کوہ سپر
و انکی آہ ہوا ہی اسی تھی
اور ایسا تہا وہ رفیع و بلند
تھے جن الی و سپر گس
نغمہ کش او سپر خوش الحان
نہیں جاری تہیں جا یا تھا
شمال ہزار ایک ہنگام
بینظیر او سپر فرش بجا تھا
جہاں فرشی بلور کے عمار
سرخ او سپر کتنی مرنگین
مجمع او جگہ کیا کیا تھا

واضحی راست تھا گمان ہر
ایک نذر نہ اس میں سے تھا
نہیں کہ لگا کہ بجا کیا ہوا
اپنے مطلب کر گھاٹ چاہو
سیر کر یہ قریب او سکو گیا
بچہ بچہ پر اک پر اڑ کے او بھرا
بچہ بچہ چلا بہ غرت باو
روح خیر مرده تہا وہ تھی
جس پہ ہونے لگا کی دیکھ
انکسین کھلیا انکسین
سینک ہو تہا سو طائر جان
پانی او کتا تہا بے شک گلاب
چاندیکہ جو بونیر تہا کی کا
سرخ شمل کمرہ سارا تھا
تہا تہا ثانی جہاں میں جکا
سوی کا فرشی ان اون
جو جوہر کا سب میرا تھا
جاگ سندہ ناز سے بیٹھی



کعبه سر برین آید اک ابرو آید	مال سر بر سرین آید و کو آید	خوشنما او سپید ایک کمره	تصیر باغ جهان سوا چها
خفته آید استارین برین	کعبه عجب لطف بر عجب چون	صدرین اسکو مسند پر زر	جابه گرا سپید یک پری یک
سر بر او سحر بر خوشنما جورا	پس متاب بر شب یلدا	گیسو و نین جبین مثل قمر	دو شبنم کو بر در میان بحر
شیخ متین بر بر خون ریز	سر بر آید گنج زهر آینه	دونون آنکبین برین کرد و	دیکه جواب بری هو ده با
صف ترکان غضب برین	تیر کیم بر جان لینی تیر	صند بر حسن برین ه کان	وصف برین حسرت عقل برین
بید منور بر او سکی کان کی	هر خجل حسن آفتاب کی	دونون عارض کرد برین	زیب بر کیسه بر اگر چیتی
ایک غنچه بر پاس برین	خوشنما برین در معقول	رشک بر رشید روی برین	شعله بر صاف گردن بر
رخسبه خال سیه نمایان بر	رشک بر داغ ماه تابان	ننگ غنچه بر بری سواد بر	در دندان برین صاف دندان
بر گل برین باز و سلب	هر تبسم کا بار او نه غضب	دونون باز بری برین	دیکه بری بر حاکم دل بقیاب
مخ گوری جو ده گلانی	اثر برین حسنی	کیا بیان بر تملین کانو	ید برینا بر یا تحسین طور
باغین بر سکو برین غنچه	او نگین بر رخی بر شمع	غنچه گورنی او رشک شفا	مثل عنیک بر و نون بر
جابه و گر بیتان برین	بار و ریا بر حسن کا	یا که سمشا بر نور سینه کا	دونون عارض کا یا که عکس
هر بر بار یک برین کی	او سکه اگر گنده دار نظر	نشت پا صاف او رو بر	دور رخ بر سیه ایک آینه
تر عفرانی غضب برین	زنگ بر او سکا برین	کعبه کمری برین خوشین	کامین برین برین
کار برین ایسی برین	فد کر برین برین غنچه	پهلوی برین صاحبین چار	او نگر برین حسن کی
پوچا برین برین و بر	چرخ کا کرزان و تو چرخ	جکایه برین ساخته نظر آبا	فراد غم سول و سکا بکریا
بست برین برین مال	دل برین برین کا خیال	برین برین برین کی بیداد	برین برین برین کی بیداد
اوس برین برین برین	او حالت برین برین	غرق برین برین برین	غرق برین برین برین
دیر برین برین برین	پر برین برین برین	خود برین برین برین	خود برین برین برین
کسکی برین برین برین	تو برین برین برین	کل برین برین برین	کل برین برین برین
او سکا برین برین	اب برین برین برین	کر برین برین برین	کر برین برین برین
اس برین برین برین	اس برین برین برین	هر طرف کو او تر برین	هر طرف کو او تر برین
جب برین برین برین	کر برین برین برین	کدری برین برین برین	کدری برین برین برین

تو اسرا پاوہ صورت مای
 نہا وہ گردن چین چرخ کی صورت
 اس چم اچھم کیا جو پڑ سکے دم
 بلکہ باغی را نہ کوئی مکان
 شئی جو فوج سکی بر جگر دیر
 اس قدر مال فرزد با سبکو
 اسکو اور سرم جو کچھ آتا
 اسکو مفہوم منجوب پایا
 سینے پر سجھ چکیا تھا کام
 کہا اسنی کہ اسی پری بیکر
 رہی ہمراہ کیوں نہ پروں کج
 اور سچا کہہ پر کمون کیا کرتا
 اونکو روکا نہ تھنی کیوں نہ
 میں کفری ہوئے بیان دیند
 کیونکر او نکو میں جس کی سکتی تھی
 دوسری اس سنی میں آگاہ
 یہی سچ کہ نہیں گوارا تھا
 اپنی سینہ سچا اسکے لیا کر
 ہم ہی مجبور ہیں نہا چکا
 اوسو اس روز و ان قیام کیا
 ہر فرزد کو سب اسنو دیا
 کھدیا اوس کو یوں ہی تکیہ
 رکھو اوسد مہدایہ اپنی نظر

رکھیں سمجھاویں جو حوت
 جدی ہی بڑی کرتا تھا وہ
 ہو گیا اوسکو واسطو وہ
 اک کف و ت ہو گیا سدا
 او سچا کہہ سچوہ صبا آئی نظر
 ایک دم میں غنی کیا سبکو
 اور سچا کہہ اوس پر کیو بلوایا
 باز بکر تاتہ خوب غدر کیا
 آج دیکھا اوسیکانہ انجام
 دیکھو انصاف کی نظر لگو
 ہوئی حامی اسی بیدین
 یا سچا اونکی جان کا کرتا
 جھک اوسکا ہی خود دکلاو شد
 کہ سطر پاچہ اس میں میر گناہ
 تم ہی بتلاو لو کہ سکتی تھی
 کس طرف جاتی تھی فوج و پا
 قتل منظور کب تمہارا تھا
 یوں کہا اوس میں لیسو شکر کر
 نکر دھڑکلی اب گفتار
 خوب اسجا کا انتظام کیا
 تن تنہا سفر وہا لے گیا
 بہرین آونگا تم ہو مگین
 سوی صحرا نکل گیا وہ قمر

اوسکی اکھ میں چھین چھوڑ کر دے
 جسکے مری سیدھے ہو گیا
 دفعتاً اوسکا تن گیا نقشہ
 شادمان ہو گیا یہ سدا
 والنو اپنی سپاہ میں آیا
 ہتی ہوشاہ طلسم کی مٹی
 با یکے غم میں گوار تری وہ
 بولی اسطر حوروہ شکر پری
 خیر جو کچھ ہوا وہ سب بجا
 اس میں ہرگز نہیں خطا میری
 پہلے مجبور نہیں کس وقت
 مان اگر خود میں تیل ہوتا
 بولی وہ سچ ہی افرام
 پر یہ انصاف تو فرماؤ
 کچھ مخاطب اگر او میں پاتی
 بعد اسکے ہوئی خبر مجھ کو
 اوسنی صبا اسطر حور کی تقریر
 کیا یہ کہتے ہوا وہ بان
 سنکے یہ بات وہ ہوئی سرور
 تیسری شرط کا جابیا گیا
 اوسن یرو کو نہی جان چوڑا
 نہا نہ واقف جو اس کو نہ
 قریب شام اسکو اک دکلاو

ہوتا تھا دیکھنی سوز ہر آب
 سچ سچ کی لکھیب صدا
 نہا پشت پر جو تھا نقشہ
 اور ادا شکر کا کیا سدا
 استادہ کیو خیام اور سجا
 جس سونجی طلسم مانی تھی
 مثل سیلاب بقیہ تھی وہ
 تھسوی کیا یہ تو ہی خطا میری
 حق نہ شکو تو فحشا کیا
 سنو یہ بات دل را میری
 بچھا دینے بعد جرات کی
 تو یہ انجام پہر نہ پیش آتا
 ہی بجا جو کردو مجھو الزام
 بہت دہرم ہی اتنی بچاؤ
 کسی پیراہ سونجی سمجھاتی
 بن بکر کچھ نہ ای قمر مجھ کو
 سنکے خوش ہو گیا یہ مہر
 میں تمہارا بہن بندہ چسپا
 لگے کچھ ہوئی اور ہی اند کو
 اوسکی قبضہ میں تھا جو کچھ نہ
 اوسکی الفت سوا پنا منہ طور
 کس طرفی طلسم چسپا
 دین تانی نہا

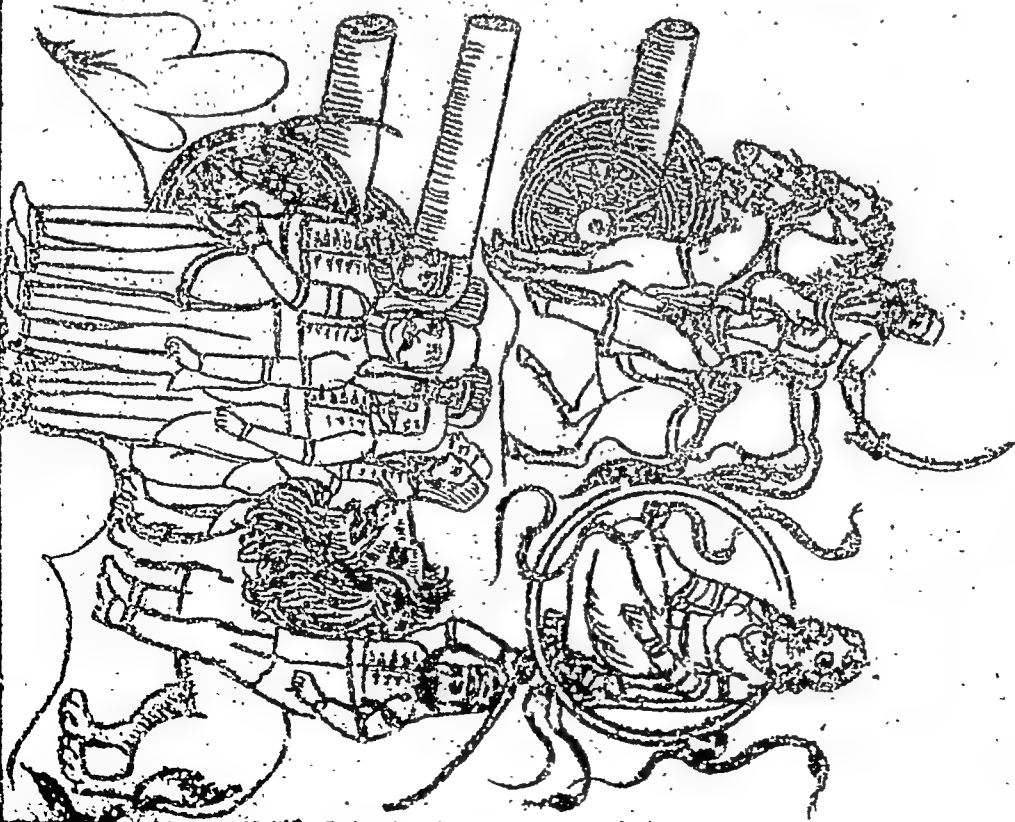
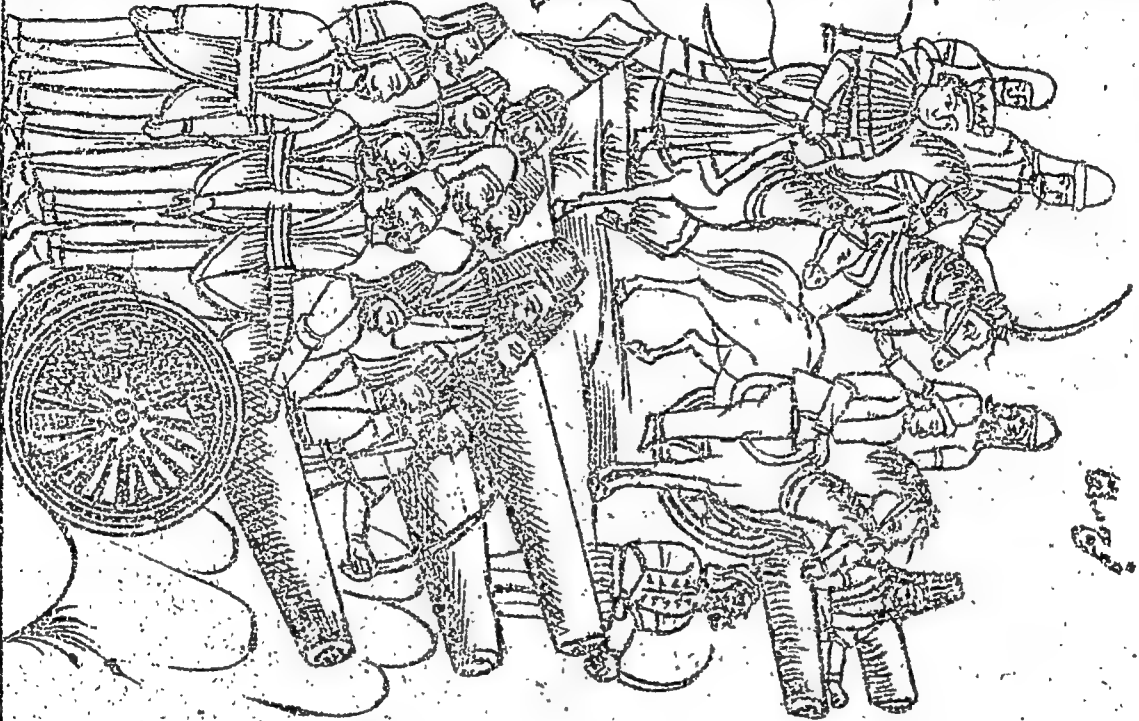
آیا میدانم چیکار سزا
 بود که من جنگ من جنگ
 سبک آگے ہو اور ہستاد
 جمع اکسیرین سیکر و ناص
 مستندہ جنگ پرین کھنڈ
 جیل اور سکا کمال گھبرا
 دیکر اجس وقت کہ کوثر
 اور جفا جو کی سنتی ہی با
 سینے تو سحر او نیلایا کیا
 اگر نہ وہ لوح ہوئی سکیا
 جنت کی اور کو سحر سے تاثیر
 جس کو دعویٰ بہادریکا ہو
 سنے یہ بات بل گئی غازی
 پتلا جادو کا تھا جو وہ مگا
 بیخبر اس حاکم کو کر کے اسیر
 ایک نے سحر یہ کیا ناگاہ
 ترا اور فرج تین ہی اک
 اسے لٹاؤ میں چاکر و ناص
 خاک ہو جا جلا کر ناص
 اور اسنو فسون پیرایا
 سحر کی ساری آگ سحر
 تین کے نیچے رکھ لیا اور کو
 جسے تلوار چھو گئی دم جفا

میں میرے کیا تیار
 رکھا اون کو کو کو پید
 شیر کی طرح جوتہ اتنا کھڑا
 خود پر شاہ طالع ہی تیار
 جابجا مورچہ پی پی تیار
 یہ سخن وہ زبان پر لا یا
 کرایا بہر بیچ و تاب بیا
 ہوئی آمادہ سحر میرا
 بنا دانا ہر ایک انگار
 قدر دار وہ دانے بیوسا
 ہوتے کھسکا نسیکے شہیر
 جان وہ بہر ہی پی ہو سکو
 اک جوی کلاہر جان بازی
 ہوئی سو گری پتے ہی ٹلو
 آگے پروں کی لیا وہ تر
 نکلے لاکھوں نین مار سیاہ
 سحر کے فن میں خوب تیار
 ساری سانیو نکو کوڑا فی
 آتش افشان تھی سکیا
 ابرا کے وان ہر نو گار
 سحر کی سحر و نی گردی
 دم نہ لینے دیا اور کو
 مع کرک دسویا چورنگ

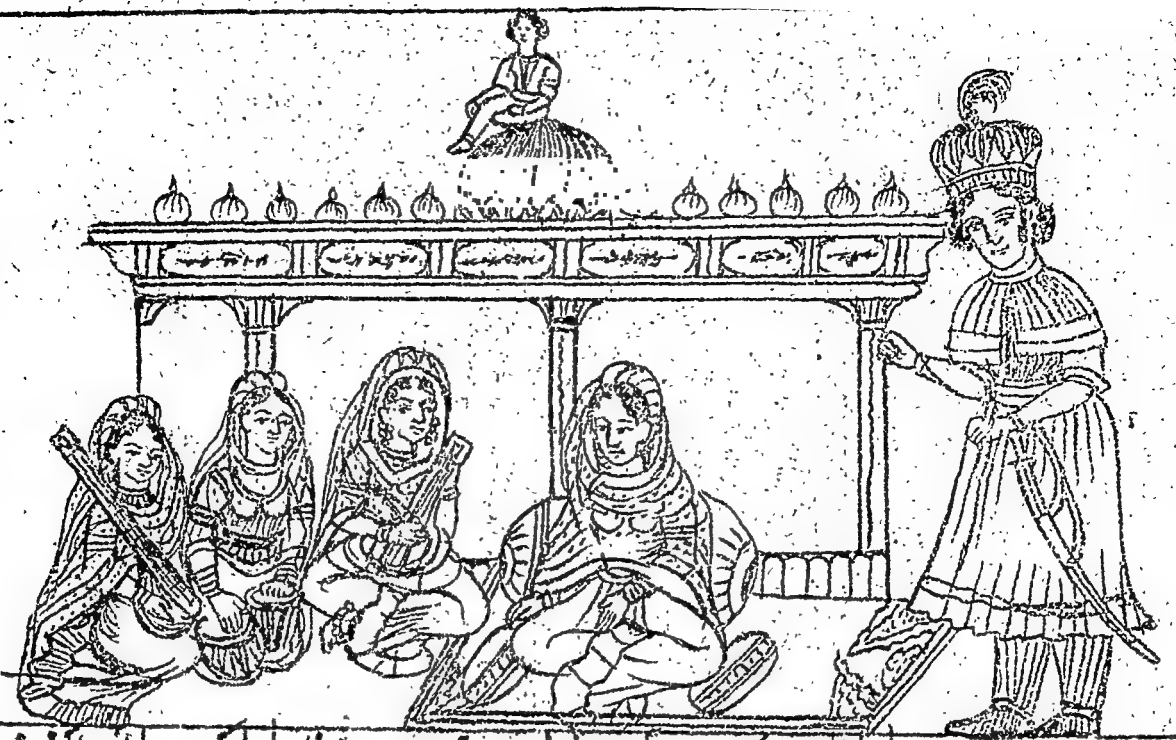
چنے اور سو جوان ناباب
 کچھ جری اپنی ساتھ ہی رکھے
 فوج پروں کی پکی پتہ گاہ
 ایک جانب سپاہ پروں
 اسنو جھوٹ دیکھا ایسا رنگ
 تہ ہر سانہ ہوا دل ناب
 دفعتاً حکم ساہرو نکو دیا
 رائی سحر و فکر ہاتھ لیں
 پیر اور ہونے کیا نہ خوفنا
 تیر وشی کی طرح سحر و چار
 نکلا پھر سحر ایک بد کردار
 وہ کر کے جھپٹ گیا جلا
 نہ کیا جانکا کچھ اور سو دیر
 اسنو ہی اپنے کیا جادو
 بڑھ گیا ساحر و نکال اسد
 جبکہ سامان لٹس گیا
 جب پریشان فوج کو دیکھا
 بہر یون ساحروں نے سحر کیا
 اوٹتا تھا شر و ناکا طوفان
 ہوئی بارش کی سی سیانی
 نئی اور سحر و غین تنکار
 اوٹ گری و نکا حال ایسا
 تیر چہر پیر اور سار ہوا

اوس زمانہ میں تھا جنگا جویا
 کچھ کہیں گاہین ہی سحر
 دیکھا ہر جھج ہشتاد پاد
 سخت پر جلوہ گروہ سحر
 ہو گیا اور اسکے دکا رنگ
 دیکھ کر تار ہی کیا خدا سالن
 تم کرو وہ لقاہ سحر اپنا
 تیرے آگے کو کتنے جادوگر
 اسکے لشکر پر اور نکو ہنکریا
 پہونچ جب اسکی پاشن وہ چل
 یون لگا کتو وہ پکار پکار
 بڑو لوسو نہیں ہی میرا سوا
 اوس جفا کار پر لگائی تیغ
 نہا ہاتھ پاؤں پر قابو
 سحر کرنے لگے وہ سب بیہم
 ولین اپنے ہر ایک گھبرا
 سحر اور سحر ہی کیا الیا
 آگ کا اک بہادیا وریا
 خوف سو تھا کباب طاعون
 ساری لشکر میں گیا پان
 غازیوں نے ہی ڈر کر اکبار
 منہ سے کچھ کتو کچھ نکلتا تھا
 تو سن مرگ پر سوا ہوا

جوان شازدگان ای سحر انگیزان	دیکرین کیساتو آج کرتی مونا	غٹ کر غٹ پیچتی سوارو	غول کو تیری نیرہ وارو کے
پیشیں اک قمری سے ہرگز	قدتر کردار تری وہ سپا	اوچنیں ایک ایک شہزادان	جو کہ ہو جنگ لاکھوں سرتنا
سیرہ آواز غیرت شہزاد	جسے رستم کا بی ہونیرہ	چو پیر کر قصہ مولیٰ لپرتے	خود وہ تیریہ جان پیرتے
ہوتا رستم تو دیا دادا	فتح و نصرت تھی نہ زاد او	آخر انیا لے ہو موشکر	ایک گولی کو سپے پر اگر
سا میں سا حروف کو وہ شہزاد			آئی ہی باندہ مامور چہ اپنا



ہو گئی جمع جب سپاہ عظیم	قاعہ جنگ کی تعلیم	ایکے ہمراہ اپنی ساری سپاہ	والسورانی تھی ایہ خیرت ماہ
جانا نامہ لقا کا بچہ دوازہ ہفت دین	ورلڑا پڑھیں جا دو مالک شج	اور قحطیاں نا او سپر	
ساقیا اب پلا مٹھکون	نارانی کا حال کچھ لکھو	آج کرونگا تجھ کو بالال	ہوئی یہی فوج ساحرائی
میکرین کرونگا آج مقام	بھی جوخت زکوٰۃ خطبہ	اوسط نامہ ہے یہی جا کر	شرط آداب کو بجا لا کر
وست پروین میں دیدیا نا	اوسو خوشی ہوگی لیلیا نا	جبکہ اوسکا لفاظہ اوسو پڑا	دیکھا لکھا ہی نام ماہ لقا
ہو گیا انتشار گھبرانی	یہہ سخن زبان لائی	صاحب ہو گیا شرم کیا	اس خوشی میں الم کیا
میں تو سمجھی تھی نامہ دختر کا	وای یہ خطہ ہو اوس شکر کا	کر رہا ہو طلسم جو برباد	میرہی جبکا خنجر بباد
کل تو میں سنا ہوا ہے ہر اک	کس طرح اوسو خط کیا تھر	ہو گیا تھیر رہا کیونکر	وہ چھلا دے کوئی باہر تھر
ہو کر حیران ہو دلیں کمال	ہو چھا اوس نامہ بھر ہی ہوا	عرض کی اوسو میں نہیں گاہ	جاننا ہوں پرتنا اٹو بجاہ
گیارہ جوان بچہ اوسو فتح کیا	عزم ہی اباد مر کے آئیکا	فوج ہی بیشمار لاتا ہے	آج ہی کل میں یوں آتا ہے
ہو گئی قتل پک پک	کشتہ لاکھوں سپاہ کو سر	خون خمر سو آپکے چھو	اوسو نامہ کیا ہی یہ مسطو
آپ خط کو لا خطہ تیر	حال سارہی مندرج اس میں	شکے اوسو لفاظہ چاک کیا	تیغ غم نے اوسو ہلاک کیا
خون دختر کی جس تیر	ہو گیا جوش میں تمام ہو	پڑ کر مضمون خط تمام کمال	ہو گئی بہلائی رنج و ملال
غیظ میں آ کے بولی ہیں	ہوئے تو بانی بد کردار	رہی باقی اگر ہماری جیتا	دیکھ لینا بفضل لات و تاتا
سر سیت کوئی بکری	مست خواہ دونکی میں تعزیر	جھکواہ سفلہ کیا ڈراتا ہے	لوح کی برتے پر دہراتا ہے
نہیں میں کو اوسو تری	ہو گیا بل کرنی میں	یوں کہا افسر نکو بلو کر	کرد و لشکر میں یہ خبر جا کر
جھکواہ تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	جلد تیار ہو کے وقت سحر	جمع ہو جای بچ کی در پر
ہو گیا تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	تم ہی بیشمار ہو رہے ہو	ہر لون کو جگاؤ دیکر ہو
ہو گیا تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	جبکہ سپاہی کی چکی تیز	بولی قاصد سو سطح وہ تیر
ہو گیا تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	توب جلد گر تم آتے ہو	ویر کیوں اس قدر گتا تو ہو
ہو گیا تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	ہو گیا تیر سو تیر	خوب مردانگی میں نام کیا
ہو گیا تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	ہو گیا تیر سو تیر	کہکے کرتے موقل دشمن کو
ہو گیا تیر سو تیر	ہو گیا جب ہویشا	ہو گیا تیر سو تیر	اور میں جواب کیا اسکا



<p>دیکھی بریا فیصل محفل اوسکے گانیکا یہ بندہ ہر کی ہو ایسی جان نثار دل چھپکے کرنے لگا وہاں سے نظر آڑ میں ہو ستون کو استنا ہو ہو ہو ہی طلسم کشا بہر سیاست ہی سکھ قتل کرو ناز سو اس قمر کو بایں ناگر تلوای ماہ خوف گسیکا ہو سب پر وشن ہو آپکا اخلاقی ہو گیا اوسکو دامن میں یہ ابر لائی ساتھ اسکو و نشی و فراخ خوب کھلایا ناچ کا نا بھی تا قیامت نہ ہوشمیں آئے زندگی بہر نہ ہو لو لگی</p>	<p>ہوا اوس جین جیہ پخل گاتی ہو ایک ہر وشن ناگ ساری محفل کا بقیر دل یہ ہی اک در کی رٹ میں جا کر دیکھا اوسکو کہ ایک شہزادہ سمجھی یہ دیکھ کر وہ لگاتا لوح پہلے تو لکھ سے لیلو بات یہ انہی دل میں ٹھہر کر کفش خانہ تو یہ تھما رہا ہے ذات اقدس ہی منج شفا اسطرح اوسو اس سو کی تقریر ہاتھ اسکا پکڑ کے وہ مکار قسمین کیکر کھلایا کھانا ہی ایک قطرہ جو کوئی پی جا کی عنایت جو پناہ</p>	<p>آنی طبلہ کی کان میں واز دولت حسن ہو ہی وہ منہ پر سب میں ہوش صورت کو رگنی کر ہی تھی لا کہون تم کہیں بہ نظر ٹری اسکی اسطر فلو ہو اسکی آنکھ لڑی آئی اوسکو خیال میں یہ بات ہو گا سب حروغ میں میرا نام کیون کٹری ہو بیا بی پوشیدہ تاکروں اپنی نخت پر میں ناز ناچ دیکھ کر دل کو فرحت ہو ہو گیا اوسکو سمت یہ نال بیٹی انداز سو الگ جا کر دین میں ملو تھی وہ محو احمر بولی یوں ناز شہرہ خانہ خرا</p>	<p>سیرین محو تھا وہ مایہ ناز بیٹھی ہو واپس ایک غیرت کو ایک کر ہی سجا نہیں ہوش وہ بہر کا جو وقت تھا اوس مالک اوس برج کی چوٹی تھی لوح ہی ہو گئی اسگری اسقدر بد بلا تھی وہ بد بن پڑ گیا اگر یہ مجھ سے کام باند پکڑا تھ یہ کلام کیا کیجیے اس کینہ کو ممتاز چلکے صاحب شریک صحت ہو لیلیا اسطر حسن مایہ دل اپنی مسند پہ اسکو ٹھہرا کر بہر منگائے شرب کے کشر بہری ساغر میں اپنی سنو سرا</p>
--	--	---	---

نظم کا کچھ اسکو آمو خیال	آئین مضمون ہر استقبال	ہر توانی کو فن میں ہی کیا	یاد علم عروض ہر ایسا
طبع اسکی دہر کو آئے اگر	کری اسکو بیان ستراسر	حفظ اپنا ہو جسکو کچھ درکا	شک نہ اس سے ہر موزن سار
نہیں کرتا یہ بے سبب حجت	نہ خصلت ہی اور نہ یہ حادث	جو دت طبع ہو میرا تیرا	واقعی طور پر نہیں میرا
کیا کیا تو فیہ زبان سہیا	میں تو ہوں ایک دم بھرا	نہ لیاقت نہ کچھ طبیعت ہی	سب یہ بیکار تیری حجت ہی
شاعری تو بہت بڑی ہے میری	نظم میں ہی مجھ میں ہے تمہیں	پر جو میں فی کمال اہل ہر	اور میں انصاف طبع جتنی بشر
اونکو آگے میں طفل کتب ہوں	کیا ہی طاقت جو نہ کو کوں	ہو انہیں سب سے میری گفتا	ہٹ ہر دم و نہیں کچھ درکار
جو کہ استاد بنے پیچھے ہیں	جو میان مٹوا بیرونہ سین	نہیں اب کسی سطح میں بند	اسمیں مجھ پر ہوں کہ خوش
اسی سفیرات باتیں جاؤ	سب میں شوق قصہ نظم کرو	جب سنا بچ ہدی فتح ہوئی	مہ لقا و الشہر ہی ہوا رہی
ولو کہ برج کی تھی اسکو تار	خجھر فکر سے تہا دل صد باتیں	جا جاوہ ہر ایشال صبا	پر نیا یا کہ میں تپا اوسکا
ہو چا جاب اسو شہت نین گاہ	کسی گدرا نہ ایسا پیش نگاہ	وصف لکھوں جو و انکی سبھی	کیا عجب ہو کاک خشک
رنگ سبز کا وہ زرد گون	سبز رنگ اسے لستو نہیں مضمون	کر رہا تہا یہ چار سمت نظر	پای تسکین ناول مضطر
اک طرف باغ بھی نظر آیا	رنگ سب علاحدہ پایا	اوسکی تعمیر میں تھی سو بچا	تہا خجل حسن گلشن شہاد
تھی وہ پر نور چار دیواری	دید سو جبکہ تھی نظر عاری	کیجے اوسکا کیا بیان نقشا	گر یہ تشبیہ دیجو ہے زیبا
چار عنصر تھی چار دیواری	تھی جدا گانہ اونکی تیار کیا	اک زمرہ کی ایک ہیو کی	ایک نیلم کی ایک نعل کی
جب نظر آئی اسطر علی بہا	گیا اوس باغ میں گلستا	دیکھا آراستہ میں مخمب	قابل دید اونکا ہو جو بن
لعل کی سب کٹی ہوئی خوش	ہر روش پڑی ہر زمرہ کی	تھی خواہر کے سیکڑوں اشجا	زور جو بن اور طرف بہار
طائران چین خواہر کے	بولیاں وہ عجیب بولتی تھیں	پیر زمرہ کو دم تھی نیلم کی	لعل کی جو بچ پاؤں الماسی
نئی صورت تھی اونکو لغت کی	جس طرح کوئی گامی رہا مکی	پر یہ اونہیں نے الی صنعت	ہوئی تھی عقل کو و ان حیرت
کہوتے تھی جب بیوہ ویران	اوڑتا تھا ہر طرف عبیر کمال	جس قدر و ان پہونو کچھ اشجا	اوجا تھی بہا لیل ہزار
صحن گلزار میں ایک کنواں	وان عجب لطف تھا عجباں	جلت اوسکی طلانی ساری	خوشنما سونکی گزاری تھی
نیل ہر یکے پر تہا نیلم کا	سونی جان پر تہا زونگار تہا	پانی بولاگ خود نکلتا تھا	آپ سو آپ پر وہ چلتا تھا
سیچے تھے اوس میوہ و اشجار	تازہ ہوتے تھے تو بہا ہر	برج ہی ایک ان الماسی	سامنوا اسکو نہر جاری تھی

سبکی نظر و زمین ہی حقیر مولیٰ وہی پیش آ یا خوف تھا جسکا رہیت مشکل ہی اکیسا عجب ہمو کے بتیاب اوہیں کوڈر اک دریاغ برہوں ستارا پئے تفریح وان مواد	لوق زنجیرین اسیر مولیٰ شکے میری پرندہ دی سیر انتہا ہی کچھ اس فیت کی جست اسوشتنا ظالم کا نہ وہ مہر و ہوا و نہ ہو جا تہا جو اوست و انتشارین دل	مچکو یہ پھل ما محبت کا اوسکی باعث میں اس لالچنی راتن اس غضب دین بتی اوٹہ نہیں سکتی محبت سید آ نکدین کھو لین وان آ یا نظر دیکھ یہ تونی منہ کی یا کانی	اکس گیا حال تیری الفت کا تجاکو لوح طاسم جو دی بتی تیری باعث یہ سچ سہتی پتہ جلد لاشد کہ مری امداد پاؤن ٹھہری زمین چپ جا کر دل سی بولا کہ خوب ک پانی
---	---	---	---



ترج اک صحن بین ہی نگاری اوسے پٹی ہی اک پری بیکر ہو گئی اسکو دل کو اک در اوسو دی طرح سی سکون ہی بنکر غزال کی صورت جلد اسکا ہی کر لو کام تمام اوسی عورت کو یاہ حب آ یا آنکدین نیچی کراد سے ہٹو	حدیسی بیکر ہی اوسین باری بچی ہی ایک مسند پر ز وکی ہی اسو جو وان کیفیت سو جا کر یہ جو کی نظر اوہر جو کہ مسند پٹی ہی عورت زہرہ جادو ہی اس شیر کا نا دیکھ کر وہ کو یہ کہہ سیم	باغ سب گل خوشو ہی مسلو کدین سمان یہ نہ دیکھا تھا وہ ہی سخت شجہاں مہ پار ہو لیدن کی یا کو کدوں ج بید ہو ہو ہو ہو ہو بید ہو ہو ہو ہو ہو	دیکھو اسے چہن ہر سو نہ کہتے ہی حدیسی ہوا بہی چھین کر بہی چھین کر بہی چھین کر
---	--	--	--

ساقیا ایک جام ایسا دی ہوا اگر کچھ مزاج بحال ہوا صحرا پر پھینا میں گزر اوجھلے تباہ نظم باد ہمار اودی و دی گنتا غضب گنگو نغمہ زن ایک جام بیبا تھا کیمین داب کوڑیا لانا تھا ابر تیرے برق یون تالان پھر رہی تھی جگہ رہی ہر سو زلف و سنبل کے پیچ و پون بہتر تھا وہ زمین سے عقد و شوق دلی جو اس طرح گہرا ساتھ اوسکو گنایا غیرت وہ ہر تن لاکھ چلا و اتھا مہر کی یہ حرارت اوس جاتی حال و منشت کا اگر فہم ذرہ ذرہ تیرے غیرت ہنگر نثر طائر فلک پہ تھا بتاب جان بلبل سے یہ حیوان و مینا نہیں گروئی اور دیکھو دیکھو اک سمت کچھ شجر ہائے تھا بہت تشنگی سے جو مضطر کہ مسلسل تیرے حلاسل میں	دوسری جام کی ہوس نہ لکھوں مریج جد کیا کچھ حوال جسمین تھا لطف باغ سے ہرگز تھا کیمین نام کو نہ گرد و غبار تھا ترشح ہی اور مورد کا سو کیمین کو بل کے گو کہنے کی عدد زنگ لاکھ کیمین پہ لایا تھا دھن تپتے جیسے صبح عین مست تھی جنت خیزن کی ہو گر رہی تھی ایسی طائر ہوش شوخیان کرتا تھا عجیب ہر تو طین سب کو او و ہر پہا ہو بچا اک الیہ خشت میں ناگاہ نہ کی طرح سے اسیر ہوا یاد آتی تھی خشر کی گرمی تر نہو خشر تک نہ بان قلم وڑتے تھے وہ موسیقی خضر بالش شمس سجارتا کیاب تب تیغ اجل کے خواب کی چرین ہادی خیال میں چھا اوی جانے تھا اوسو قدم شاد ہو کر گیا کنار می موا حیران بہت بے بس	نہیں بے سکراب قرار مجھو قوس کا مریج جب کس فتح کیا ریشک باغ جنان تھا وہ تختہ خار و خن پاک کر رہی تھی کسی جاتی صدی خندہ گل گل خود رو بہ طرفہ جو بچھا ڈھاک پھولا ہوا تھا یہ بین سرمہ آلودیاتی برقی نگا سبز چرتے تھے اوجھلے ہر سیر کرتا تھا دانکی یہ مہر ہو گیا دل معقار اسکا اوس ہر تن جو دیکھا نقش دھن شست میں بہر تھی خا جا کر اوس شست میں وہ رہا تھا بیا بان یا جہنم تھا گرم ہمدرد ہر گول تھا خاک پر جل کر گریہ تھی ہر کچھ عجیب جوشنگی ہو رہا آگ کر فیکے تھے سب اشجار تشنگی سے ہوا جو حال تباہ جسکری یہ تہہ شجر آیا رہ رہ کر کوہان دیکھا ہوئیں جنت اوس انگلیں موت ہر نشہ کا اوتار مجھے اوجھلے سے چلا یہ مہر کچھ عجیب جوشنگی تھا ابر کو کار آب پاشی تھا بخت شیون میں تھی کین سارا صحرا وہ رشک گلشن تھا لطف دیکھا نہ ایسا گلشن یا کہ وہ ابر تھا تجلی گاہ بنتا تھا مشک نافہ او کا دھن چو کر رہی بہر کے آیا اک ہو چاہا بس کیجیے خمار کا ایک جانب وہ جنت کمر کلا چار سو اوڑھتا تھا گرد و غبار نہ ملا اوسکو نقش سم کا نشان کچھ نیاسبے اوسکا عالم تھا برق تھا ساعقہ تھا شعلہ کسی جانب لوٹتو تو خرید چاٹتو آب گوہر دندان العطش کھتی تھی زبان خا لگا کر لے ہر ایک سمت نگا ایک تالاب وان نظر آیا اسطرح اوسکو نیجان دیکھا اوسکی اس اسطرح گفتا
--	---	---

خوب سینہ سحر کو لپٹا کر جب ہانسو گیا یہ تھوڑی	ہوئی راہی ہانسو گھر نسا منو دیکھا ایک بیج بلور	رات بہرہ گھر ہا اوں اسم عظم کو پڑے آخر کا	جمع جسم ہوئی روانہ ہو اوسین داخل ہو ایہ گل خنار
--	---	--	--



نئی صورت کا دیکھا جاوے کر سیر میں واو سکراوے لکھ کر غیظ میں یا چڑھ گئی ابرو چلے او تر اگمان ابرو کا ناوک غم سے دل فگار ہوا دست پا او سکے تھر تھر انگلی اوسین نکلی یہ بات مطلب کی چہ کرد و بار اس عظم کو حکم چوتھا او سے بجا لایا قوس جاوے نہ جت دیکھا کر نہ نہ ہوش میں خلل آیا	قوس کی طرح ہے خمیدہ مگر ہر سر ہو اوسکا آتش بار مضطرب کیجئے لگا ہر سو ہو گیا نر درنگ بد خو کا مثل سیاب بہت سدا رہا ہوش آ کر ہوئی جانی لگے قوس کا بیج ای قوس ہوئی لوح کا سایہ بیج پر ڈالو بیج پر ڈالالوح کا سایا ہو گیا لیسوہ برای جنگ غیظ سوا برو نہیں بل آیا	ہاتھ میں اوسکی ہاں تیر پیرسی اوسکی نگاہ جب ابر اوسپر عجب اس قدر رہا یا چاہا گوشہ میں جبکہ پیرہ ہو شکل سو فارمنہ کو قبول دیا و حق جو کا جب دیکھا طو قوس جاوے ہو اس شریک نام پھر کرو اس شریک کو فی النام شق ہوا وہ جاب کی صورت او ہر آیا وہ تیر کی صورت ہاتھ اسکا نہ سوا نہ ہو دیا	ہر طرف دیکھتا ہر وہ بڑے ہر دل میں اپنی بہت ہو مصطر اوسکے شریک چہ اوں بن آیا کسی صورت میں سامنے ہو سب فراموش سحر اوسکیا کی نظر اسنو لوح پر فی الفو مالک اس بیج کا ہی یہ نام نہ کرو اس سے خون کچھ نہا بہ گیا بلکہ آب کی صورت اس طرف سوس ہی یہ کی جرات کشتہ سیاب کی طرح سو گیا
--	--	--	---

✱ جانا نہ لقا کا بیج دھم جدی میں اور نہ فتح کرنا اوں کا ✱

وان بہو چک کیا پس سر کلام
کئی رہے کلمہ وہ پری پیکر
پڑی عقرت برب نظر اکی
لوح کو لیکے مگر کئی راہی
لوح او سنگ گارین پناوی
جشن اون دن کچھ کیا او سنگ
ہوئی جسد مہ جھکا ویدیا
نہ وہاں نہ لقا کو ہی پایا
پر کھین ہی ملے نہ او سنگا پتا
جلد قیدی کو دھونڈ لگا
اوس شکر کی سنگی تیر
مین اوس دھونڈ کو جانی
ننگی تھی ہوا وہ جاو
گئی ایتھو وان ملے شکار
جل گئی دیکھا جبکہ یہ تانا
سامی اونکو وہ ٹر پو گئی
خوب ہر مٹی کیستی ہو شکار
مچکو تیلادی جلد تو یہ بات
کہا اسنے کہ روک اپنی زبان
محر اور ساجری جھلا دو گنا
سنی جھوت اسکی گیتار
جبکہ اس قہر سے نہ پایا ہاتھ
ہو کے دو کلمہ زمین گرا

تم کرو بخیر بیان آرام
سورہا یہی ہی اک مسرتی
تھی عدد وجوہ سیمبھو کی
والسوجیا پڑ باغین آئی
تھی جو کچھ الفت اوسو دنگا
ہو گئی دور دل سو رنج و لم
دیکھتی کیا ہو وہ زلوان
دل بہتا اوس بلا کا گہرا
مر گئے جیتے جی یہ رنج ہوا
گر نہ وہ آئی اوسکا سر لاو
خوف سے کا پنی لگے وہ شیر
ایک ساعت مین لپکا آئی ہون
نہ کچی کوئی جا ہی بدحو
جسکھری ہو رہا تھا بونکنار
دلین کئی لگی وہ بڑا مان
گفتگو اوس پر سی ہیرون کی
انہو سن مین ہونڈ لانی با
اب کہاں جا بیگا تو اوی بدتا
کیا یہ جیکارتی ہو تو اس
خاک مین شجھو مین ملاو گنا
جل گئی اور سچی ہد کردا
ہاں اسکے قریب اوسکا ہاتھ
تھکے ایک خون کی ندی

اب میں ہ لوح لینو جاتی ہون
ہو رنجی اکا مین عور و ہا
چاہتی تھی کہ کچھ بیان
بجھر سو ماٹھا جواہ لقا
لوح ملتی سی ہو گیا یہ شاد
یان تو شب بہری بالقتا
لوح آتی نہیں گل مین نظر
کہ او ہر دیکھا اسکو گاہ اوڈ
مہر جادو فی حب سنی یہ خبر
وہ مع لوح گر نہ ہاتھ آیا
بولی غصہ تم کرو حجبیر
لیکے یہاں سطح و ہانسو علی
ڈھونڈتی دھونڈتی ہون
مہر افروز اور وہ ماہ لقا
مہر افروز کی کیا ہی یہ قہر
تیری دید کو ڈیر اسی لڑکی
کر چکی جبکہ اوس یون تیر
دیکھ شجھو اسیر کرتی ہون
اجل آئی ہو شامت کی ہو
تیر مولات و شات گرائین
چاہتی تھی کہ پہل لوح کو لون
میان سے اوسدم سولیتا
جب نجات اوسکا ہاتھ پائی

ابھی لیکر اوسو ہی آتی ہون
دیکھا ہر اک کو خواہ مین سلطان
ہوئی خوف پد سے پرتسا
اوسکو بیدار مثل نخت کیا
محسوس رنج سی ہوا آزاد
قید مین جسکی نہا یہ سہما
گئی زندان مین دغا اٹھک
یو پنہا ہر اک و شمین ٹی لک
ہون کہا اوسو اوسکو ملو کم
ہو گا بیشک شہر حق مین رنج
جا بیگا مجھ سے وہ کہاں بھا
جیسے چلتی ہو ورسو آندی
تھا یہ شک قمر جان بچی
وہ لون مٹی کی ایک جاتہا
مین سمجھی تھی یہ آیت
تو نے سیکھی غضب کی چالاکی
بولی اس ہر سو ٹی شہر
کچھ کمال شمع مین ہون
سوت یان کچھ کچھ لانی ہی
ہاتھ سے میری وہ سنا پائین
بعد اوسکا اسو اسیر کرو
اسطرح کی لکائی اوسترت
میں بیان مین اسکو جان لانی

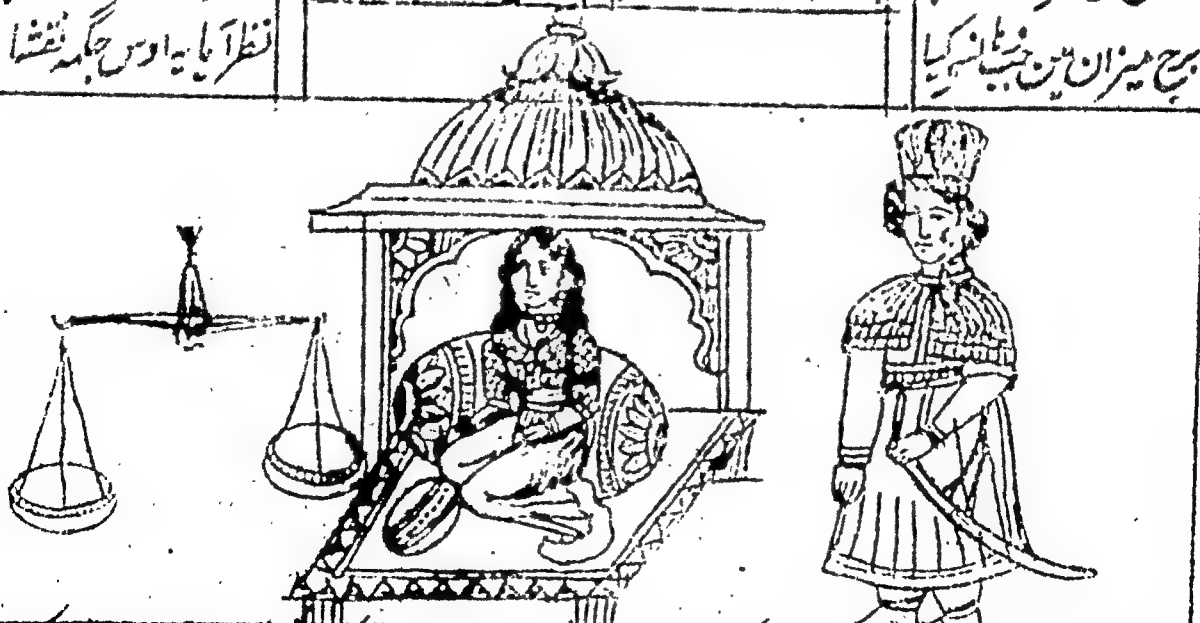
نہ دیا اسکی بات کا بھی جواب رنگ اس سحر فری دے کیا یا یہ لوح ہوتی نہ اسکو پاس اگر نہ کیا اسکو مٹی کچھ سنو دینے آگ نہ کی طرح برسنے لگی سحر کا شعبہ ہٹا سارا	سحر کرنے لگی وہ خانہ خراب پہٹ گئی زمین کا یا یہ کبھی ہوتی نہ اس بلایو مفر ہاتھ میں لیکر لوح صورت تیغ آگری اس نور شور و بجلی جانا نہ لقا کا برج ہشتم عقرب میں اور ایسٹ	جس میں پر کھڑا تھا وہ کل دیکھ کر خوش ہوئی بہت شکر اسم اعظم زبان پر لایا ماری اس سحر کے جو سپر اوتنے تختہ کا کچھ تیانہ لگا کچھ نہ اس مریج کا نشان	خوش ہوا بتایا قیام رانی وسکے بکنے یہ کچھ نہیں سمجھا کر تو اس بات میں کچھ پیش کہتے ہیں پھر بانسویا ہ لقا ایک صحر اطاوہ آفت کا گر جب کی اسنی لاکھ پامردی پیر بہت اسنی آپ کو روکا بالا جیتا ہوا نہ جانیے دلو سمجھا کو جیت آگے برآ طائر ہوش جلکے خاک شیوہ ہر آگ کا جلا دینا دیکھا اسکو تو یہ ہوا اٹھا ابر مشرق سے ایک آہنگا وہی تدبیر اسنے آخر کی اوسمیں داخل ہوا جو یہ گل اقلین نی پڑ گزر جو کیا	ساعت جشن بادہ خوارانی ارحم الراحمین ہر باب اکہ دیو وہ مٹی ہو جو ہر مہم لشر مہج ہشتم کی سیر سی منظور رات دن ہر کویتا مشغول حضرت خضر ہی جو آنکھیں قوت پائے ہی جواب دیا ہو ہر لسان اس دل دان ہوگی آسان ہی اب مشکل دیکھا دریا آتشیں ایسا ہو کر حیران یہ کرتا تھا گفتا جب ہوا غرق اس تعسکریں کہ مددگار ہو خدا ہر دم کوئی کشکا نہیں پیر نہار شادمان ہو کر طو کیا دریا پانچ دروچکا اسکا زینہ تھا ایک عورتی لاش کی نظر	نہ اس بات کی جو سحر ہنسکے بولی کہ بن پڑتی رفعت اس سے یہ نکل آیا ہوئی داخل سقر میں جا کر بنگیا خار چاہ بابل کا کچھ نہ اس مریج کا نشان فما کہ زائد ہی اینو دین جلے ایک ساعت نہیں رکتی ہر جا ہی آکھو نہیں ضرور سر گاہ ہوتا تھا شاد گاہ ملول عمر بھر ٹاٹو پیرین سیمین کیا عجب تھا خوشی عش آنا اسگر مٹی ہن ہر حواس کمان نہیں کچھ انتشار سی حال نظر آیا نہ تھا کیلن یا پیر نہیں وڑک جاؤں جو ایسا یاد آیا کہ لوح کو دیکھیں اسم یہ پڑہ کر کر فلک دم جانا اسوقت شوقی و شہر جا کر اوس پار ایک بانغ ملا سحر کا دان نیا قرینہ تھا دست و پا تھو نہ اسکو اور نہ
--	--	---	--	--	--

یہ بھی شہر طے نہیں کیا
 کچھ نہ تجا نہ کیا نہیں لائی
 ہستی غصہ ساز وہ تیرا کی
 اسی پریر و مری خطا ہو
 کسکے خاطر لالہ میں ان سیر
 دل لگانا ہو خالاجی کا گھر
 خیر اچھا جو پیار کرتے ہو
 کہا اس دہ لوج سے وہ نہ
 لوج میری گلے میں پناؤ
 جان عاشق ہی لوج ہو کیا خبر
 اری نادان کیا یہ کرتا ہو
 میرا کہنا اگر نہ باور ہو
 یہ عہد اس کے سکاویا ہو
 ولیمین من بات سو وہ ذک ہوا
 برج میزان میں جیسا نہ کیا

یہی تیرا فرشتہ دل تھا
 ہر ہر تیرا ہر ہر تیرا کمان
 و سب پر اسے طبع شکایت کی
 نہ نہیں آتی نا انصاف
 ولیمین کچھ سوچو اسی قمر نور
 اچھا اچھا ہو یوں میں کب سہر
 جان اپنی نثار کرتے ہیں
 سہو مانگو تو دونوں ہی بنا
 جو کہ کہتے ہو کہ رکھو لاؤ
 سخی کوئی شہنشین ہر زمان
 چاہا پوسی پاسکے تر ہے
 و م کرو پڑنے کے ہر زمان
 ہو گیا و روز اسے شوق کا جو
 ایک طبعیت کا اور رنگ ہوا

و کیسے تو مری محبت کو
 سب کج خط نہ تھے شاد کیا
 پاس الفت ہوا جو دنیا گھر
 سلطنت کی تباہ کس کو لے
 بولی یہ نہ کہ یوں عیارا
 عشق بانہ کیو کیو کیو
 یہ تباہ و تہہ کو آؤ بیتیں
 بولی وہ فتنہ گر جو چہرہ ہو
 منسکے کہو رنگا یہ جہیز
 چاہتا تھا کہ لوج کو دیکھ
 تیری عشق و شوق شیریں ہیز
 تپہ کمال جاگی یہ عیارا
 پڑنا وہ ہم دم کیا اوپر
 عقل کو اپنی کی بہت افرین

کہ کہ ہر باور و عشق و شوق
 ایسے بھیرا کہ کسی نہ یاد کیا
 ہر طرح ہنسا وہ جس کی تفریح
 ہوں میں ہر باور و گھر لے
 کیا بڑا آہستہ ہر ہر مار
 نہیں عشق و شوق مانگو نہ ہر مار
 کوئی شوق جسے تو عزیز نہیں
 نہیں جو ہر ہر ہر ہر ہر
 پس اللہ کا رحم مسک نہیں
 یہ عہد لائی جتنی تباہ
 آنا اسکو فریب میں کب نہ
 خاک اسبی خلیہ ہو گی تیرا
 ہوئی نور و وہ جل کے کئی تر
 و لکھو سی لاکھوں باتیں بہر
 نظر آیا یہ اس جگہ نقشا



ساخت زرین پاک پر ہو	سامنی او سکے اک ترازو	اوس پر سو لے سنی منسکے کہا	اپنے اعمال تولی ہو کیا
چترہ گین پلہ لفظ پر تم	اب بچو گی نہ ایک دم بہر تم	سنی صیوقت اونی پیری کی بات	جلگئی انہر دل میں بدی

<p> ولسو گہرا کیون یہ کہو لگا جو کہ مسند پہ جلوہ گری پری خوف ولسو جلا دیا تنے یان سے نزدیک سچ میں لگا حرف مطلب آشنا ہو کر چشم تر نے لگا دی منہ کی تہ سچ میزان پہ جکھو ہو چکا یون عجب بان پر لایا سنگریزوں اسکو تھانہ قدم اسم عظم کو آخر اسو تیرا جانور سحر کے جو اُجھاتے مالک برج سو کسی نے کہا جب اس بات سے ہو آگاہ بولی یون اسو ہر برج و تہ لوح اوس سو کی طرح لیلو اوسو پہیلا یا اک غضب کا جل لیکے ساتھ اپنی چند بیرون کو اوسکو در لدا رکی جو شوری شکل محبوب کیا نظر آئی جوش الفت سے جب مضطر بولی منہ پیر کر وہ مکارہ اپنی دل کو تو اوٹھ رہی نہیں در و فرقت سے ہمتوں مضطر </p>	<p> اپنی غفلت کی تو ذہانی نزل وہی مالک تہی برج میں لگی پاس کیون متھی کیا کیا تنہ رہنا ہشیار دشت جان اسی جانب گیا شیک قمر برق آہ جگر چمکنے لگی باب مقصود جلد دکھلا دی پھر وہی کوہ اسو نظر آیا سخت گھبرا یا یقین اسدم ہو گئی دور قید آگے بڑا مستعد ہر برج و اندازے یان پیر آتا ہر وہ طلسم کشا ہوا دشت اسکا حال تھا تنکو اسواسطے کیا طلب اجاسکے اوسو اسیر کرو کر کے دریافت اسکا سحر حال سر راہ آکو ٹھہری وہ خبر جسکے باعث سے سر پرفتخ آگئی جسم میں توانائی یون لگا کہنے اوس گہرا تمنے دل کر دیا یہ صدیا فکر کیا ہر کوئی جو کہ مرے ہو لکڑی ہو ہماری خبر </p>	<p> لوح پر کی بان جو اسو نظر انہیں یہ طرز عاشقی بہتر ایسی غفلت چاہیے تھکو اسم عظم کو رکھنا ہر مہر ایسی تکلیف راہ میں بانی یون مناجات میں مواشغول ساحر و ن کیا سہناک دین ہو کر خوش و سپجٹ مایہ ماہ کی تو کوشش مگر بجا نہ ہوئی اسم پڑھتا ہوا یہ سہما خواب گوش سے وہ چاہے ہمنے صاحب یہ خبر کوئی پڑھ کر کچھ اوسو سحر کر لول آیا ہی یان پاک طلسم کشا جب سنا سننے حال سارا اوسکو معشوق کی تہی شکل آیا اتنی میں تھا ہی اور دفعتا اسنو اوسکو سچا نا اوسکو اسی سکون نہ آیا خیال خیر یو لائن کیون ہاں شرف خربت سے ہماری کیا طلب ہمتوں میں بتلائے سچ عالم کیون جی شہر میں آکر تہی </p>	<p> اوسمیں نکلا کہ انجمنہ ورنہ اکدن کٹو گایون میں خیرات ہنی کو روانہ ہو اوسکو پڑھنا جو ہو کوئی فتا درد و غم کی گھٹا اُٹائی کر دگا راجن آل سول کرتے ہیں وز تازہ جو رستم طو ہوئی تہی اپنی آہ حرکت پاؤں کو ذرا نہ ہوئی بیخطر اوس بیمار پر ہو سچا اسم عظم کو خوف سے ہلاک کوئی تدبیر کیجیے جلدی آئی بیرون کو واپس غول کر غول ہر وہ ہم سے در پے ایذا تہی بہت دشمن ایک عیار بگئی اوسکو تہی و لسی شکل اوس فسوسناز پر پڑی جو نظر اپنا معشوق تھا اوسو چا کہ کمان اسجگہ وہ تہ مثال دوست و دشمنائی کیون تکلیف جبکہ رکھنا اک ذرا مطلب تنکو اس بات کا نہ کچھ غم خبر و یونہ یا کہ مرے ہو </p>
--	--	---	--

والشیراز گزاف کی آنی | کچھ طبیعت جو اوسکی لہرائی | اوسے بارود زمین پہر پہ گیا | دیکھا۔ ما۔ مان کچھ رہا نکامیانا



تخت بچو دین سات اکجا پر رج بین جو کہ تخت بچیا ہ جاوہ گراو سپہایت شریک اسنے خستہ دیکھا یہ جلسا نام اسکا ہر سنبلا جاو اک تکلف سدیگی جام شرب پینیکہ نیاز میں پڑہ جام نام جسکا تھا سنبلا جاو میں گل رنگ پہلے تم فی کی یہ اوسوقت نہو چالاکی پروہ و موڑ کیسی نہیں سی	چتر او پیر گے ہونہ شتر اوسکا نقشہ نئی طرح کا ہ ہاتھ میں اوسکو شاخ سنبلی کی نظر لوچ پر تو ہنس نکلا ساحرہ ہر غضب کی یہ خبر یا موت ہم بتلائی رنج و عدا دیکھا لینا پھر اسکا بی انجام جگہ کی دیکھا وہ خبر بدہو اسکے پیر میرے تخت پر پڑو ہاتھ کو اسی اسی غرض کی دیکھا تو تلیان میں پر کی	جلوہ گراو سپہایت چارون کو نوپہ چار گل ستر رو برو کچھ خواصین رہا وہ پیر و جو غیرت گل ہو ہو اسی برج کی یہی مختار دیکھا پیانہ می کا وہ سار جبکہ اس از سے ہوا آگاہ دفتا ہر کی ایک جام شراب تیر جو یاد اوسکو لوچ کو نکام تو تکلف گراو میں وہ جام شرح جب سنبلا کا فتح ہوا	قہر خون ہو اور مال کی گات دی رہے ہیں بہار گات دست ابستہ کٹری ہیں ہاتھ میں جسکو شاخ سنبلی تجک و دیکھی کی جب بد کردار مان لگا اوسکو ہاتھ سولیکر پاس اوس تخت کی گایا یہ ما اس سو کٹنے لگی وہ خانہ خرا لیلیا اوسکو ہاتھ سدی وہ جام ہو گیا سنبلا کا کام تمام والشیراز ہی ہوا یہ سہ
--	--	---	---

جانامہ لقا کا برج ہفتہ میں رہا میں اور فریب کہا کر ایسے ہونا پھر رہا ہو کر مستح کرنا

ہیں وہ رو بہ طبع پر افسوس | او کو پنجہ بین میں آ جاؤں | صبح پنجہ بین جب یہ ماہ گیا | لو کہہ سامان ان ہیرو حشمت



ہو بنا برج شیر کی صورت | او سحر سحر و نیکی ہو کرت | سحر ساز بین میں رہے مستعمل | صورتیں ہیں مہیش نامہ عقل
شیر کے چہرے ہیں ہم انسان کے | بطور ہیں او زمین و حیوان کے | پنجہ ظلم تیز ایسا ہے | حبسکو دیکھو لو کا پیاسا
سیر انسان ہر اک کے ہاتھ میں | پیرہ کو کچھ اپہ سپنے انہی میں | سامنے ایک شیشہ کہا ہی | منہ سے او سکری دیوان
جبکہ اسنے دیا تو دیکھا کہ | ہو ابیزگ اسکو دیکھا کہ | لوح دیکھی تو یہ نظر آیا | کس لیے اس قدر ہے گہرا
جا کے تو توڑ ڈال شیشہ | جلد کر یا پال شیشہ | جبکہ شیشہ وہ ٹوٹ جائیگا | اوس سے ٹکڑا شعلہ کیا
یوں کہیں گے وہ سب کا پکار | وقار بنا عذاب النار | ہو گئے آخر کو خاک سیا | فتح ہوگی تجھ کو نصیب ایما
لوح سے اس طرح خبر پا کر | شیشہ وہ ٹکڑی کر دیا جا کر | ہو گیا حبشہ شیشہ چنا چو | پیٹھے سرا پیاسا حذر خرو
شعلہ او ٹھاک اس طرح ناگا | ہو گئے سب جلا کے خاک سیا | تھم گیا صبح چرخ سواوس | سلسلے آ یا ایک شیربان
تا نکلا اپنا پنجہ خوشخوار | چاہتا تھا کہ کچھ اپنا و آ | تیغ سے او سننے قتل کروا | بھر دیا او سننے خوش تالا
او سکا و نیا سو جب ٹٹا نقشا | ہو گیا اور کچھ نیا نقشا | آئی یہ غیب صدانا گاہ | آفرین کی فرین جزاک اشد
کیا مٹایا ہو نام برج سد | خال ہوتا تھا کا مچ ششہ سنبلا میں اور فتح کرنا اوسکا | نرنا انتظام برج سد
ساقیا ہیکو جہا غزل دے | اور تو محنت کو سنبل دے | دور ہو جاوے ستیشانی | دور ہو فکری کو راحت ہو
اسنے رخنے غصہ کا والا ہو | سناپ کیوں آستین میں پلاو | تھی نئی طرح علی روش ٹری | تھی نئی طرح علی روش ٹری
تھا چٹا صبح ہو کہ سنبلا نام | پہنچا او میں سچ بیٹہ تام | نو بصورت بصورت تصویق | نو بصورت بصورت تصویق
گل سنبل کے لاکھوں تنہو تنہو | نہ کسی جاہی ایسی دیکھو تنہو | ایک بار رہی ہی تھی تعمیر | ایک بار رہی ہی تھی تعمیر

سکھ سپان کی تہی کچی وار او سکھیں شکر بیکم یون بایا لکھنڈو دروازہ پر تو نام دفتہ خود بخود کھلا وہ در	کبھی کوئی نہ آئی تھی وار ولین از دیشہ اپنی کیوں لایا ابھی ہو جائیگا در اسکا وا	بہ عجاوبان جو آئے نظر یہی گندہ تو شکل سرطان پڑہ کو مضمون یہ ہو سر	لوح کو دیکھنے لگا ڈر کر یان کے حاکم کا نام کیوان دور پہ نام خدا کیا مسطور ہو اد اخل بہی مہج کو اندر
--	--	---	--



سب جگہ سے نرالا دیکھا طو بٹھا ہوا ایک شخص کرسی نشہ میں ایک سمت کچھ چم بولایوں اپنی خاوندی شہر دیکھا مضمون او میں بوج آپ چلتا ہوں میں رہتا ہوں سکے یہ بات خوف کھا بنکو تھکو لیجا نیگے او سکھایس اسنو مضمون پڑیا جسن جسکڑی او میں کے پاس	صوت آسمان ہو سکا طو جسم میں لباس ہو پڑ سامنے بچ رہی شمع پوراب ہاں کرو جلد اس جو انکو آئین جب لوگ تھک کر لائیں جسم کو میرے تم لگاؤ نہ ہاتھ سرسختی پر کبھی آئین گے جانا تم اس قہر جب اسکو ہو گیا اسکو دل کو اٹھینا لوح کا حکم یہ کب لایا	سقف مملو ہو سب تارو گو وہ رکنا ہو شکل سر طانکی دیکھا اس قہر کو وہ شیطان اسنو جسم سنی او سکھایات ولین ہرگز نہ اوشی کچھ دینا گر نہ مانو گے تو برا ہوگا جو کہ بٹھا ہو شخص کرسی لوح سی او سکھایو فی اننا آئے وہ لوگ سکھ کر آئیں ہو گیا وہ شہر چرب بیجا	بھج روشن ہو ماہ پارون ساری خصلت گریہ شیطانی ولین اپنی بہت ہو احیران لوح لی ہاتھ میں ای نجات گفتگو اس طرح سے تم کرنا فتنہ اس بھج میں بیابوگا وہ شکر بڑا ہے جادوگر خود ہی ججائینگے یہ اشار اوی صورتی سنے کی تقریر نر ایک خیر کا ہی نشان
---	---	---	--

جانا نامہ لقا کا بھج سیدین اور فتح کرنا اوس کا

بہر دی ساقی طلسم کا حکم	یہی بہر دی ساقی طلسم کا حکم	نشہ محسوس ہو میرا شہر	بزدلوں کو کروں تہہ شمشیر
-------------------------	-----------------------------	-----------------------	--------------------------

گاہ زانو پہ رکھ دیا زانو
ہمال اپنا تو کچھ بیان کرو
اوسو اس طرح جسے کہا ہنسکا
ان کے باشندے ناکہ تراحو
ایک دوسری سفر میں مگر
بنکے میں شکل سال محتاج
آرزو میرے دل کی برائی
سکے لئے کہا کہ او بدست
دولی جھجکا کر یوں بدست
ہو بہا جھجکا کسطح سقین
سکے بات او کی یہاں مضطر
کس لئے اس قدر ہر رنج و الم
یا سنی دین کوں بر جا کر
اوسکے پانی سوجھاؤ گے
اوسپہ ایماہ برج جوزا ہے
الغرض اسم وہ پڑا اوس آن
جب چڑھا اوسپہ یہ تہ تابان

سو گنج گدا اوسکے بندہ بن گویا
مرو کی ہمیں میں تو تیرا
یان کی آیت ہوا کا ہریہ اثر
اب ہر ابھی سفر ذرا احوال
خوشن وصل میں تیرے میں
کلی تہی جستجوی مرد میں کہ
شاد ہو کر تہیتن بیان لائی
نہیں ہونگی مجھ جیسی بات
میں ہوں صوم جملوۃ بنو
تو بہ کنیکا سن ابی نہیں
چل سکتا ترازو بر جو اسیر
اسم جوزا کو پڑھ کر کہہ دے
ایک چشمہ ملیکا ایگل تر
دل کا جو دغا ہی پاؤ گے
اس سبب نہی وہ ملتا ہی
ہوا چھکا را آئی تن میں جان

طوریہ کہ گروہ رشک ہر
نچو اسدہ میں کمال ہر شہر
ہیں کہ ہی مرد اور میں عورت
بچہ دل فوگلا کا بچہ شہر ہر
اس قدر راج مقیر اسدہ فی
تمسا جو تہ میں نظر آیا
اب کرو جلا رجا ہو ہم ہست
کی ہو سینہ گناہ سے توبہ
آپ کی توبہ سے مجھے کیا کام
تم سے ہر سے پاس سے شجیت جاؤ
لوح کو دیکھا ہر دفعہ بلا
ہو گا اسکی نگاہ ہر بیان
ہو اوی چشمہ کا عطار دہر
یہی رکھتا ہی اوسکا آیت
خوش ہوا پڑھ کر اس عمارت کو
ہو چا چشمہ عطار دہر

یوں لگا اوس طرح کہ گہر کر
کچھ تہا ہی عجیب صورت
نہیں تہی ہی ایک ہی صورت
آپ کی طرح وہ ہی خوشتر
خوشن میں میری جان لائی
شکل اسید سے شہر پایا
جان ہی شوق وصل میں
توڑوں تہرہ و سیاہ ہو توبہ
نکر و عجیبہ سطح سے کلام
نہیں ممکن یہوشمین کو
اوس سطح سے حکم ہوا
سمت مشرق کی ہونا جلا رجا
رشک آب بقا ہی آب تمام
آسکا ایک کوہ تہ کو نظر
کر دیا و در دل سچو دشت کو
غسل کر تہ ہی آیا کوہ نظر
سچ جوزا کو دیکھا صاعیان



جسم چسکو ٹپتی تھی جا کر رکھ دیا لاشہ پیش عین الشور نزدہ ہو جاتا تھا وہ لبس کرتا فرط حیرت سے غیر حال ہوا	اوسکو ہوتا تھا ذرا ہی شر وہ کہتے ہی اوسو وہ بانی جو اوسی شیطان جسکے بانی جان ولیں اس بات کا خیال ہوا	زخم کا رسی جو ہوائی تھا تن سے اوسکو ملا کر سر اوسکا اوس سے لڑ نیکو آیا وہ اوس یاد ہی اسکو سحر آفت کا	لیکے ہاتھوں تہہ اوسو کفار سحر کرتا تھا اوسپہ کچھ سیا وہ کیا حبس وقت سنی یہ عالم یونہی مردہ اگر مواز نہ
کسطرح اب میں فتح پاؤنگا لوح سو کرتا تھا انہیں فتح انسا فتح تیری ہو کچھ نہ کہنا ہوئی اس بات سے بہت تسکین	جان سے اپنی خود میں جانکا کس لیے اتنے نوئی کی تلوا دل میں اپنی نہ وسوسہ لانا بے تردید گیا یہ اوسکو قرین	مضطرب کو لوح کو دیکھا تجھ کو بیکار انکی مشیت پہلے کر قتل نکلے ملاکت سر پہ اوسکو جو لوح کو مارا	اوسمیں نکالا کہ اسی طلسم ہیں یہ کیا چہر کیا حقیقت خود ہی مر جائینگے سیٹ خم شعبہ سحر کا مٹا سارا
ہو گیا کشتہ صوتی سیلاب ترا کچھ نشان خانہ خراب ہو گیا جلکے برج خاک سیاہ	نکلا یہ اوسکو منہ سے شعاع نکلا یہ اوسکو منہ سے شعاع		

فتح کرنا مہ لقا کا برج سوم جو زاکو اور ملنا ایک مرد کا پھر عورت بنا

ساقیادو شراب ناب مجھو دہن ہی میرا چلا ہو کند برج جو زا پہ آج جانا ہو تیسرا برج جس طرف کو تھا	صبر کی انہیں ہوتا مجھ وی مجھے کوئی جام بادہ اوس دوپیکر کو اٹھا نا ہو اوس طرف کو ہی پرہ و انہ	آگیا ہی خارا آنکھوں میں بلبل فکر چھپا اوسے سجھ ادا دل سے میرا وحدت میں کر کے طے منزل کو شام بگاہ	باغ عالم ہی خارا آنکھوں میں شعر گوئی کا پھر فرا اوٹھو یہ دونی اسکی کچھ پسند نہیں ہو بچا سرحد میں سکے ناکا گاہ
ساری خلقت کی کچھ صورت جبکہ آیا نظر اسے یہ نگ چاہا شب کو کروں مقام میں اسمیں اک مرد سامنے آیا	کہ جہاں سوزاں ہی خلقت فرط حیرت سے ہو گیا بیہوش قطع منزل کا اب وقت نہیں یوں سخن وہ زبان پر لایا	ضعف ہی جسم اور کاعوت کا دیر کا وسجگہ قیام کیا اشتہا ہی کچھ غلبہ تھی کیون پریشان ہوا اسی انور	ضعف رکھتے ہیں مرد کا نقشہ دن وہ اس سیر میں تمام کیا طبع اوسکی غذا کی طالب تھی اور ترو گھر میں ہر دم حکم
تھکو ہو گا وہاں بہت آرام دل میں اوسدم کمال غنیمت کہا فینے سے وہی صورت کر چکا خوب جبکہ اپنا نکھار	ہو مہیا تمام آب و طعام لیکھا اسکو اوسراپنے گھر تخلیہ میں گیا وہ بد خصلت بٹھا پہلو میں کر وہ اکبا	تھا اسکی غیرت نا عمدہ کہانا اسکو کھلایا خوب تھا طلبگار جو وہ خصلت کا چہر میں کچھ اختلاط کی بات	بات یہ سنتی ہی ہوا ہمراہ ہفت کا پانی ہی بلایا خوب جا کر پہنا لباس عورت کا اور لگا کر لے اور ہی کہاتین
ہاتھ گردن میں گاہ ڈال دیا کبھی کچھ بات کہہ کر ڈال دیا	میشی نظر و لشی و سکو دیکھا	کبھی کی خود بخود زبان سے آہ	

اگیا اوسکو مٹی سے کھینچا دوم میں اس شخص کے نہ آنا تم کسیلے میں تمہارا ہون مجھوں مارنا اوسکو بیچ بیوسوس کرنا تدبیر یہ بلا تاجیر اوسکو اوسجا سی پھر مٹا دینا تم اوسی لقب میں تو رہا بنا کر کے مضمون لوح و زہن نشین الایا وہ کبر ایک جام شراب اسی ہنسکا دیا یہ دیکھو جواب سکے یہ بات خوش ہوا وہ شیر لوح لینے کو آیا اسکے پاس ہو گیا قتل جبکہ وہ جلا د بزدلوں نے جب اسکو گھیر لیا جا پڑا جسطرفا وٹ دی جس تم گارنے اٹھایا تھا جسجگہ تھی طلائی وہ تصویر دفعۃً اسقدر سب پانی پہرا وسی لقب میں کو ڈیرا لوح پر اب نظر جو اسکی پڑی	لوح لی ہاتھ میں برائے فال نہ او دہر دل ذرا لگا نا تم لوح تم کو تو جام میں لیا ولمیں کرنا ذرا نہ خوف و ہراس وہ جو تصویر تیرا بنی شیخ ایک لفظ وہاں نہ دم لینا ولمیں اپنے نہ خوف کچھ کہنا جبکہ اوس تخت کو گیا وہ قرین بولایوں مکر سے وہ خانہ خزا یوں نہیں لگائیں جام شراب سمجھا ولمیں کیا اب اسکو ہیر ماری تلوار اسے بیوسوس غیظ میں آیا ہر شتم ایجاد پھر تو اس شیر فیہی حملہ کیا ہوئی پیوند خاک ساری صف پہر سلامت مانا اوسکا تاج ہو گیا اوسکو قرین تصویر ہو گیا وہ تختہ طوفانی نظر آیا وہاں یہ اک صحرا اوس کا ہر پڑی یہ خوشخبری	نکلی اوسمیں بات مطلب کی وہ جو تمکو کوئی شراب کا جام گروہ دم پر تمہاری چہرہ جا ہو گا حبس وقت لہجہ نچا انا زیر پا اوسکے لقب نہاں موج زن ہو گا اوس کا کشت اسطرح سو اگر کرو کے عمل تھا جو میریخ نام جہاد و گر آپ یہ جام نوش فرمائیں لوح اسکے عوض میں محسوس اوس جفا جو کی جو اہل آبی ایک ہی وار میں ہلاک کیا میان سے لیکے تیغ اور خنجر اسکی جرات کو کچھ کیا تحیر دیا خالی کس کار و کاوار بھاگا آخر ہر ایک کو شکست اوسجگہ سے جو اوسکو مٹا دیا سچ آیا نظر مثال جباب جبکہ میریخ حمل ہوا تاراج فتح اوسن جکی مبارک ہو	گر نہیں پانچ بی بی کوئی کرنا اوسن شربت سی یہ کلام اوسکے لینے کو یا جسب آسے تم یہ حملہ کر نیکی سب کفار وہ ہی گویا تیز طوفان دوب جانے لگا اوسمیں وہ شیر فتح ہو جائیگا یہ برج حمل مالک دروہی تھا ہذا ختر شرط خدمت کو ہم کجا لائیں شوق سے ہر مجھو یہ ساغر گم ہوئی ساری عقل و دانائی سینہ سامری کو چاک کیا دورا اسکی طرف ہر اک دیر شیر تھا آپ تیغ برق نظر کسی ساحر کی چین لی تلوار جب ہوئی سر بلند سار سست صاف منہ نق کا نظر آیا سب مکانات نگہ تالاب اوسدم اسکا ہوا دستار دوسری در کی چلنے فکر کرو
---	---	--	--

جانا مہ لقا کا برج دوم تو زمین اور لڑنا سا حروں سے اور فتح کرنا اوسکا

سناغ آفتاب لاساقی تور میں قناب آتا ہی	سچ مینا مجھے دکھا ساقی دیکھئے کیا آخر دکھاتا ہی	رایت فتح میرا چکاوے ایک و جام ساقیابی	مغربی تیغ چاہتا ہوں چلے پہر میں کیفیت اوسکی کتب
--	--	--	--

جانا مہ لقا کا بیج اول حمل میں اور فتح کرنا اوس کا

نیک سعت ہو ساقیا دھرم ابنوی خوش کو تو خست و عشق میں اک کمان برو چال سو اٹھاؤں نقش طلسم نہ ہے کوئی کسر پھر باقی فال لی اوس جبکہ سفر پہلے نکلویگا برج حمل ہوئی اسن تسی جب گاہی رفتہ رفتہ گیا جو اسکو پوز پسین جاتی ہو آگ کی جاو جبکہ اوسن جگہ گیا اندر	جس سے بکڑی ہو مینیں سگام چند دن کر لے اجازت د کیونچ ڈالے مین سیکڑوں خرب بیکڑا لون ایسا سم بہر دون نقش طلسم سیاقی اوسمین نکلا کا اور خستہ سیر ساری برج و مین سے اول اوسی جانب کو یہ ہوا رہی دیکھی شکل و سکی کچھ عجیب غریب قطرہ خون ہر اک ہر شل شہر	کر چکا پا تراب میں کسے مہر کی طرح طو کروں منزل دیکھا مہون موکلون کی زکا پڑی برج حمل میں جس خل لوح جس وقت اسکو ہاتھ آئی سامنے جاو کیسے بسم اللہ مور و ان شوق سے کہ نصرت طو کیے اسن جب کئی صحر سر لگتے مین گہ دینڈ ہون منہ سے باہر ہر ایک کی ہون	منتظر ہنیا ہون تاج شہ سے ہو مخو فتح کا شرف حاصل اولی سیفی سے کم ہنیں ہن کبھی خالی نہ جایگا یہ عمل طبع برج حمل پہ لہرائی ہو طلسمانکی یہ سیدی راہ اٹ ٹھہر کہ نیک سعت ہو دوسری برج وہ نظر آتا منہ سے اوسن نکلتے شعلے سامری پر کی ہن سر قرآن وان یہ سامان اسکو یا نظر
--	--	---	---



بوی کفر اوس سے آشکار ہو دست بستہ کٹر ہو ہون کچھ جوان کتنوں سے سید مین اور جو اہر سے سنی ہو وہ کچھ حساب کتاب لکھتے ہن	کہاں کا فرش او سپہ سالار ہو اتے جاتے مین غریب امیر سر نہ وسینگ ہی خمیدہ تخت کو رو برو کتری ہو وہ اہل انشا و ہانپہ کتنے ہن	جسکا تخت بری ہو دیوانہ ہو وہ شکل اور ہیبت کبھی بیٹھ ہو کوسٹ ہن مین ہاتھ مین اوسکی مغربی شمیر اوپہ بیٹھ مین کچھ بری ہو	تخت بچھا ہو ایک شاہانہ بیٹھی ہو او سپہ ک معونت جسم پراونکے سقد ہن بال قد آدم طلائی اک تصویر ہن قرینے سے کرسیاں ہن
--	---	---	---

تیرا اس وقت کس طرف خیال	فتح یوں ہو طلسم ہر محال	کوئی تدبیر نہ آسکی	مفت میں اوسکی جان جاگنی
جسکے دل فریہ مجھ کو سمجھایا	پیر تو میری ہی ذہن میں آیا	کچھ تو شرم و حیا تھی دبا	کیہ تھی خوف پیر غم میں
سو جہتی تھی مجھ کو کوئی راہ	شوق دیدار میں تھا حال تباہ	دل کو ہاتھ نہیں جھپٹا	کر دیا ترک بنی جو تھا حجاب
آج بار میری جو بن پڑتی ہے	آئی تم تک میں ہی قمر تنویر	اسی لئے آئی ہوں ہوا و آتش	کہ تمہاری شریک بن آیاہ
وہ لیں انہی نہ کچھ سراسر	دوست اپنا سمجھے مجھ کو	ہو جو مستح طلسم و نظر	جو کو نہیں عمل کروا دے
لوح تم مجھ سے اوس طلسم کی	شوق میری جا کر اوس کو فتح کرو	جان پر کیل کر میں تھی ہو	آفتین انہی سر پہ لیتی ہوں
دیکھو اوس گل میری محبت کو	اور کرو دہیان اس موت کو	ہر زبر کو نکاح جس سے نشان	اوس کو برباد کرتی ہوں یہاں
باپ کو میرے گھر خیر ہو جا	آفت لک میری جان پر ہو جا	خیر ہو گا شرا و ٹھان لو لگی	جان تم پر نیشاں کر دو لگی
رہنا اس لوح سے بہت ہیشا	غفلت اس میں نہ ہو تمہیں نہاں	اسکے لینے کو آئنگے سار	باتیں کیا کیا بنا نیکو سار
اوسکے دم میں رانہ آ جانا	جس ساز و نسو جل کہا جانا	یاد رکھو جو اس کو کہو سچ	جان سوا بنی ماتہ دھو سچ
یہی ہر دم تمہارا کیونگی کام	دفع ہو گئے اسی سے الگ نام	کام کرنا نہ اسکے بڑ دیکھے	ورنہ لا کمون کہیں ٹھاو گے
لوح سے جو کہ بات پیدا ہو	جاننا نقش سنگ کا اوس کو	اس لوح سے عمل کرنا	نہ کس طرح کا خلل کرنا
کہے دیتی ہوں بلا کا حال	رہو اسکا تمہیں و رخیاں	بہج بارہ ہیں گل خندان	ساحر و نکاحی اختیار و ہاں
پہنچن میں وہ سج سب کجا	افاصلہ ہی ہر اک سو کو سونکا	لوح حاضر ہی شوق سوا ہے	لیکن ان بات کا نوشتہ دو
کہ نہ دو گا کہی و غنا تم کو	نہ کہی ہوں جان و نکا تم کو	نہیں جان میں تم سے وصلت کی	ہوں طلبگار چشم الفت کی
بہیجا خط شوق ہی آیاہ	ہو نہ مسدود دوستی کی راہ	شکے اوس شک سے رکی گفتا	ہو لا اس طرح وہ قمر خسار
جان دل سے ہی مجھے منظور	کہو جو کچھ میں کروں مسطور	ای پر رو وہ و ہر دین انسان	جو فراموش کرتے ہیں حساں
ہر نیشاں او کو نام دہتا ہے	بلکہ نعرین خدا ہی کرتا ہے	ابھی مجھے نہیں ہو تم آگاہ	میرا شیوا نہیں ہے یہ آیاہ
تم تو کرتی ہو مجھ سے ہنسی	کہ نہ کرتا جہان میں کوئی	واقعی تم کو مجھ سے الفت ہے	حد سے ہی بڑھ کر کچھ محبت ہے
نہیں اصلا دغا مرا پیشہ	تم کو ناحق ہی مجھ سے اندیشہ	سکے یہ بات خوشی ہوئی وہ	بڑا تامل وہ لوح اس کو دی
ہو گئے دونوں ہم نعل کبار	یہ دہر صد اور او دہر ثنا	بعد اک دم کو وہ پری پیکر	ہولی اس طرح اس سے رو رو کر
خوش ہو انہی باپ کا محکو	حال اسکا کہیں ظاہر ہو	اب تو جاتی ہیں اوس نہ عالم	راست گری تو پھر بلنگے ہم
جب کہ اوس کو خدا حافظ	ہو لایہ رب کعبہ یا حافظ	کئی یہ کہے وہ قمر طلعت	ہو گئی اسکے دل کو اک حشر

آئی میں جال میں ضرورتی شکر کے کس طرف کروں سجد تو بہ کتنی بڑی طبیعت ہو وہ محبت کا بھرنہ ہر جانی کیونکہ دشمنوں ان ہی حشر کی بخرا آگیا ہر اس کا پاس رکھو نہیں نہ عاشقی کی او ستھو ہر جانی پر کیا یہ ہو شعبہ دیوان ہزاروں شجر تجربہ میں ایسا نہیں ہوئی کہا اس سے کہ اے عالم کچھ تمہارا نہیں ہے تصویر عشق ہو وہ بلا دوران کیا یہی پہل ہو نخل الفت کا شکوہ آئینہ گفت گو شکر اس قدر تم خفا ہو صفا آیا ہو ایسا یان خستہ اوسکو معشوق کی شہر تیری جب سنا غم کا تھا حال کس مشقت سے یہ نیا ہو طمس عیش و راحت کا عبا و آیا گر نہ مافی کا تو کرونگی ہر ہوئی معشوق سے یہ کرتا ہی	کسی نادان کو جا کر دیو فقر تم ہو میرے چاہنی و اجی الفت ہو ہی عا ہر مجھ کو یہ بات کہنے خوش لگی کروں الفت کسی شکر کی بغیر حق میں مجھ کو کسا پا تبیغ ساحر ہو گو تم چو رنگ اس راوی اپنا منہ موڑو اجی صورت کو آپ بندہ بن سیکھ لیل سے جا کر خود فنا کیا تمھیں دینج اب اس کا ہم دولت حسن پر یہ تم مغرور نہیں بتا ہو اپنی زبان ہی طریقہ یہی مروت کا آچکا تھا جو اس کا دل سپر ہم سے احوال اب سنو صفا حسن میں ہو وہ شکر و شکر ہو ہی خاک میں سر و سہی ہو گئی بتلائی رخ و دلال فی الحقیقت بہت نیا ہو طمس کس طرف سے یہ جنگجو آیا میں سے بہتر نہیں کوئی تدبیر ہوئی کوئی دم کسی کا بہتر ہی	فرے والو کی ہو ہی صورت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نسو جان جسکو دیکھا اسی یہ مر لگ نوج ہر جانیو ناگو پیار کرو ملک میں میرے تم جو آئی ہو ہو عین شاہ طلمس کی دست آنکھ میں میرے حسین لڑتی ہو عزم فتح طلسم کا ہو اگر گر نہ مالو کے زکا و کھاو جب سنی اوس کی کی گفتار ایسی باتیں لب پہ لائی ہو نہیں سخت ہی اتنی اچھی اسی وقت نہیں ہوا خوشد تم نے حبیب بیان کیا ایما بہت اوس دم وہ حور گہرائی لائی تشریف آجگر جو حضور پروہ اک ق و ق شیدا ہو سنکے شہر اے مار غمی بی کا مجھ کو اوس وقت یہ خیال ہوا گر مٹایا اسی غضب ہو گا پہلے چاکر اوس میں سمجھاؤں دل میں یہ جو مشورہ کیا گر نہ الفت کو نام کو بدنام	سیج ہو یا نجی خدا کی ہو قدرت منہ گریہ میں آباد ہو او جان دل نہ تار کرنے لگ کیا ہو شناخت جو دل تار کر سر پہ بارالم اوٹھاسے ہو یونہی کچھ دلمیں کیا آئی ادھر ہر جگہ دل ٹپکی پڑتی ہو وہ نہایت نہار یہ نہیں بہتر زندگی بہر نہ کر کو جاوے دل سے بولا بلا کی ہو طرار اولی سیدی ہو ہنسا ہو چاندنی چار دلی ہوئی ہو رہتی ہو گہر میں چرخ و ستار آفرین آفرین جزاک انشا یہ سخن وہ زبان پر لائی جا بجا بنی یہ سنا مذکور قصد فتح طلسم کھتا ہو ہو گیا شوق دیدار سو سوا بلکہ اس بات کا مال ہوا باپ کو میری کیا تعب ہو گا ہو وہ گمراہ راہ پر لاؤں اوس پر عکس میں جواب یا بلکہ اس وقت آتو اوس کو کام
---	---	---	---

شہزادی گلشن عشق

پہان ڈالو نہرا دن ہی	ہو گئی ایک دم کی ہست	اسطرح اس سیر وہ ہو گیا	رات دن ہو گی بہتر تیری	سوی مغرب ہاں سنی لینا راہ	رات و سیرم تھی و گہری باقی	اوسی جانب وان ہوا اکبار
ہر قون اسکی جست میں پرا	ہو گیا غم سوا سکا اتر حال	خواب میں اک بزرگ کو دیکھا	آج بدلی ہو مشتری تیری	نئے تر دیکھ کر کو اس ماہ	شکے پڑوہ سکی آنکھ کھلی	پہنچنا مہ لقا کا شہر شاہ طلسم میں و عاشق
سوی صحرانگار گیا یہ قمر	نہ کسی نشان سنا اوکا	سو گیا اس الم میں و رو کر	اس سبب سے تجھے راجا کر	اب نہ واس الم سے تو رنجور	فضل خالق ہو موگا وہ حاصل	پہنچنا مہ لقا کا شہر شاہ طلسم میں و عاشق
گرے تکیہ خدا کی رحمت پر	نہ لگا پر کسین پہا اور سکا	کسی صحران میں ایک شہب قمر	گہر دی پر تہا جو ترا اختر	جو نگو ست تھی شب ہو گئی نور	سجدا ہو جو تیرا مطلب دل	ہو جو جہنت جمع کے آثار

ساقیا مجھ کو دیوہ مجھ کا اینا	پہر وہ فلاں لکھون احوال	قرعہ پیکون جہان موزونکا	بارہ برجوں کا ہو طلسم جہان	سب اسچی یہ بن پڑی دنیا	پہنچنا یہ اوسن یارین ناگاہ	وہ طلسم اوسنے خود بنایا تھا	عقل نے اسکی جہت کا کم کیا	ایسا اک شخص مجھ کو لجا ہوا
جس سے پہنچو مر فاکت دماغ	لڑک ٹن سب منجم و رمال	اک نئی شکل اسے ہو پیا	شکل نہ اس طرف ہون جلد و نا	وہی اس امر میں میری پیش	جسم میں تہا تہا اوسن لکھنا	بارہ برج اوسن نام پایا تھا	اسنو اس شہر میں قیام کیا	ہندہ اسکا
دینا پہر ہیا نک کر شراب	لج دل پہر ہون نشوہ سامان	ابو مجھ کو یہ دھن سانی ہو	اک مسخر پری شمائل ہو	آخر الامر بعد مدت کے	تہا وہ دنیا میں ثانی شہداد	نتی نہ اس بات کی جو سکو غر	نکڑین ات دن رتہا تھا	
سو جہت میںون انتخاب مجھ کو	مان جائین مجھ کو راضی دن	یہ طبیعت میں بات آئی ہو	گھر مرا آفتاب منزل ہو	گذرے ایام جہت کے	دل سوا و نو کیا تھا یہ ایجاد	فتح کیے طلسم وہ کیونکر	دل سوا ہر م یہ اپنو کستا تھا	کبھی بکا کرتا

ارحم الراحمین
 جو سب سے نام پاک
 پہر تو شکل نہ پائے
 تہا جو شافہ
 جسکا ایسا
 باپ کے ڈر سے تہ



کمدی چو کج که گذری تویی
لاله رخ ز بی جھک کی تسلیم
صدقه بتا آپکی جو تیونکا
سنی درویش نے چپ تقریر
نہ کرو ای پری کلام سیا
کر چکا جبکہ اسطر حس بیان
رات بہر انکو میمان کھسا
بعد تھوڑی دنو کو اچال
جب بنگلہ سوچکا اوس سے
جس جگہ ٹھہری تھی وہ قہر
جب رانی کا اوسکو پوچھا
سنکے حال اوسو پر کیا یہ بیان
اسی صدقہ ورنہ رو رو
ختم واد تم یہ جرات تو
تین دن خوب ناچ رنگ ہا
نہ بہلتا تھا دل کسی صورت
شاہ زرین سے یہ ہو اور

سنکے احوال ہو گیا وہ شام
چونے اوسکو قدیم بصد کیم
کہ موئی اس عند البوسین
ہو اراضی بہتہ ہاتو قیر
تمہ خالق نے اپنا فضل کیا
انکی دعوت کا وہ کیا سا
مہر سی اپنی شادمان کھا
ہو یو زرین رین داخل
کہہ یا حال بر بلا اوس
اوسکے اپنے کیو ہٹے آیا
مہ قانی کہا وہ سارا حال
میں ہو لوں گا آپکا احسان
کر تا دنیا سے ایک و زعفر
سام و رستم کی کیا حقیقت
نرنا یاد کچھ غم سہم فرو
تو روپ صبر صبر کی تھی شد
چہرے اوسو ہی کیا رخصت

انتہا سو زیادہ کی تجسیر
بوی سمجھین مجھ کو کثیر حسد
ورنہ رستی یونین اسیر بلا
ہو لاسر کو لگا کہ چپاتی سو
انہیں اتنی مجال انسا کہ
دیکھن یون کہی نہ آیا تھا
صحا دو لون یہ طلعت
ایک جا لالہ رخ کو ٹھہرا کر
آمد لالہ رخ کی سنکے خبر
کر کے شکہ ال میں راو
قید جو صبط چھوڑا یا تھا
بات وہ میر سناہ کی تمنو
ہو نہا شجے یہی اس آن
الغرض خوب سنو حرت کی
مہ لقا کی گم یہ حالت تھی
دوسری شہر طہنی جو پیش
تھا جو اس مرقن حیران

ہو لا خالق رہو ہمیشہ معین
و اسو قسمت سی پیا پور
ہو تی میری خلصی اصلا
تم زیادہ ہو میری بیٹی
کر سکے کچھ خدا کی ہمیرنی
کہنا ایسا کہ بیٹا کیا تھا
ہو کر رخصت چلو عجلت
گیا سلطان کو بایں گل
ہو گیا شاد شاد وہ مضطر
لایا گھر میں شہر یار اوسکو
جس مصیبت میں آکھیا
بخدا رکھ لی زندگی تمنو
کروں قدمو نہ جانکو قربا
اک تکلف سی اسکی دعوی
وہی صدقہ تہا وہ ہی و حشمت
شاق اوسکو قیام تہا زمر
بارہ بر جو نکا ہی طلسم کیا

شہنوی گلشن عشق

پہان ڈال کر ہارون سے بچا	درون اسکی جستجو میں پھرا	سوی صحرانکار گیا یہ قہر	اگر کے تکیہ خدا کی حمدت پر
ہو گئی ایک دم کی بیست مال	ہو گیا غم سے اسکا ابرو حال	نہ کسی سے نشان سنا اوکا	نہ لگا پر کہیں سہ پہا اور سکا
اسطرح اس سے وہ ہو گویا	خواب میں اک بزرگ کو دیکھا	سو گیا اس الم میں عرو کر	کسی صحران میں ایک شب قہر
رات دن ہو گئی بہتری تیری	آج بدلی ہو مشتری تیری	اس جستجو سے تجھے راجا کر	کجروی پر تھا جو ترا اختر
خربہا نسو لینا		اب نہ واس الم سے تیرے	جو نحوست تھی منہ ہو گئی تیر
		فضل خالق ہو موگا وہ خار	بخدا ہی جو تیرا مطلب دل
		اپنے پیچھا	ہو کر جس وقت صبح کے آثار

ہو نا اور سپرد ختر شاہ نذر کر کا اور

ساقیا جھک دے وہ چمکا یاغ	جس سے پہونچو مرا	بارہ برس جو کا ہو طلسم جہان
پہرہ فلاں کا لکھون احوال	ننگ من سب	سب اور سچ یہ بن پڑی تیر
قرعہ ہیکون جہ طبع موز کا	اک نئی شکل اس سے ہو	پہونچا یہ اوس یارین ناگاہ
بارہ برس جو کا ہو طلسم جہان	شکل سے اوسط ہون جلوہ دار	وہ طلسم سے خود بنایا تھا
سب اور سچ یہ بن پڑی تیر	وہی اس امر میں میری پیش	عقل نے اسکی جنت کا کمیا
پہونچا یہ اوس یارین ناگاہ	جس میں جتنا تھا اور کتنا کاشا	ایسا اک شخص مجھ کو لجاو
وہ طلسم سے خود بنایا تھا	بارہ برج اوسو ناخ پایا تھا	ارحم الراحمین رتو فیدر
عقل نے اسکی جنت کا کمیا	اسنو اس شہر میں	ہر مسبب نام پاک او سکا
ایسا اک شخص مجھ کو لجاو	نذر وہ تدبیر اسکی تباہی	پہر تو شکل نہ پیش آنے لگی
ارحم الراحمین رتو فیدر	تھا جو اس غم میں بہت لگی	تھا جو شاہ طلسم بد اختر
ہر مسبب نام پاک او سکا	کر دیا اوسنے اک سبب پیدا	چسکا ایسا تھا او سکو الفت کا
پہر تو شکل نہ پیش آنے لگی	دیکھو سستی نہ عمر بھر کوئی	باپ کے ڈر سے تھی ماگر ناچار
تھا جو شاہ طلسم بد اختر	ایک دہر تھی اسکی شکم	
چسکا ایسا تھا او سکو الفت کا	ذوق رہتا تھا اچھی صورت کا	
باپ کے ڈر سے تھی ماگر ناچار	جانہ سکتی تھی وہ پر دیدار	

اور اوٹھا تاہو	آخر اسکی دعا ہو	بیکسو نکا ہو چارہ سازو بھ
حسن گویا غلام تھا او	نہ کر مرچھو او سکول سے لبتہ	مہر فروز نام تھا او سکا
ہوئی مشتاق دید وہ گل تر	شہرہ حسن مع لقا سنکر	جب ہوئی شوق دید میں
نہ کیا پر کچھ او سنو خوف پیر	میں	

انتخاب
انسی دا



کہدی جو کچھ کہ گزری تھی دو
 لالہ رخ زیبی جھک کی تسلیم
 صدر تہہ تا ایک جوتیوں کا
 سنی درویش نے چپ تقریب
 نہ کرواوی پری کلام سیا
 کر چکا جبکہ اسطر حسریاں
 رات بہرا نکو میعان کھسا
 بعد تھوڑی دنوں کو الحال
 جب بعلنگہ سوچکا اوس سے
 جس جگہ ٹھہری تھی وہ تہہ
 جب رانی کا اوسکو پوچھا
 شکے حال سنی پھر کیا یہ بیان
 اسی صدر تہہ ورنہ رو رو
 ختم واد تہم بہ جرات
 تین دن خوش بچ رنگ با
 نہ بہلتا تہا دل کسی صورت
 شاہ زرین ہی یہ ہو اور
 سنکے احوال ہو گیا وہ شاہ
 جوئے اوسکو قدم بصد کریم
 کہ ہوئی اس عند البسوس
 ہوا راضی بہت ہا تو قیر
 تمہہ خالق نے اپنا فضل کیا
 انکی دعوت کا وہ کیا سا
 مہر سی اپنی شادمان کھا
 ہوئی زرین صبار میں داخل
 کہہ دیا حال بر بلا اوس سے
 اوسکے لینے کیو سطلے آیا
 سہ لقا مانی کہا وہ سارا حال
 میں ہو لوں گا آپکا احسان
 کرتا دنیا سی ایک وزیر
 سام ورت تم کی کیا حقیقت
 نہ یاد کچھ غم ہم فردا
 دردی بھر صنم کی تھی شاد
 جہر سی اوسو ہی کیا رخصت
 اتنا سوز زیادہ کی تحسیر
 ہوئی سمجھیں مجھ کو کثیر حضور
 ورنہ رستی یونہیں اسیر بلا
 بولا سر کو لگا کر چاتی سو
 نہیں اتنی مجال انسانہ
 دیکھو میں کہی نہ آیا تھا
 صبح کو دونوں یہ قمر طلعت
 ایک لالہ رخ کو ٹھہرا کر
 آمد لالہ رخ کی سنکے خبر
 کہ کے سکچہاں میں جاو
 قید ہو جسطح چھوڑا یا تھا
 بات وہ میر ساتھ کی تمنو
 ہی مناسبت ہے سی اس آن
 الغرض خوب سنو جہت کی
 سہ لقا کی مگر یہ حالت تھی
 دوسری شرط تھی جو پیش نظر
 تھا جو اس مرتب حیران
 بولا خالق رہی ہمیشہ معین
 واسی قسمت رہی میں اس دور
 ہوئی میری مخلصی اصلا
 تم زیادہ ہو میری بیٹی
 کر سکے کچھ خدا کی بہیضی
 کہانا ایسا کہنی کھایا تھا
 ہو کر خست چلو عجلت
 گیا سلطان کو یاسین گل
 ہو گیا شاد شاد وہ مضطر
 لایا گھر میں شہر یار اوس
 جس مصیبت میں کو پایا تھا
 بخدا رکھ لی زندگی تمنو
 کروں قدمو نہ جانکو قربا
 اک تکلف سی اسکی عشو کی
 وہی صدر تہہ تا وہی وحشت تھی
 شاق اوسکو قیام تھا زمر
 بارہ بر جو کا ہی طلسم کہا



خوب و سدم شاد و شاد ہوا
 خوب اسکی بلالین لہجہ سدم
 اس طرف تو ہوا تہا یہ سان
 کرتے تو کردیا تہا سب مان
 اسی اندیشہ میں رہتی تھی
 ویکہا جس وقت اسنویا سار
 تھم گیا جو طلسم ہے تاخیر
 تہا جہان مہ لقا وہاں آئی
 سا تھا اپنے اوسو وہ آیا
 اسنے احسان کیا ہی سہم
 بولی وہ یہ نہ آب فرامین
 تہا بہ احسان کرونگی کیا کیا
 نہ سنایہ جب مذکور
 تصویر حسن صفحہ ۷۰ میں ہے

لالہ رخ ہی پھر اسکی پاس آئی
 ہو گئے شاد جب پیرو کیر
 تہا نہ اوسکو دست روشن
 کتنی تھی دل سو کیا کیا کام
 مرچے جبکہ تھی دھولون پا
 رہی تاویرا و سکون فکر مال
 ہو گئی جت بات و نشین
 دیکھتے ہی اوسو ہر مثال
 وہی ناہید ہی نہ یک صفت
 قتل ہوئے وہ شریہ کہی
 بین نا چیز میری اصل تھی
 بخدا وہ کیا حضور نے کام
 ملی اوسے دوبارہ اٹھک
 تصویر حسن صفحہ ۷۰ میں ہے

بولی اب میں مخلصی پائی
 لگے سب کروشن کی تیر
 پڑی مٹی مٹی منہ لٹیرو داس
 دیکھ کیا ہوا اسکا اب بجا
 تھم گیا وان طلسم کا وہ مگان
 آ گیا پھر یہ اوسکو لین خیال
 وان سو راہی ہوئی وہاں
 دھڑا خوش ہو کر استقبال
 ملی جسکے سببے تھک و نجات
 دلکی دل ہی بن اپور بجاتی
 نہ نخل کیجیے بری خدا
 تا قیامت رہیگا ایکانا
 اوسے کہ بھلا یا اپنی مسند
 نظر آتا نہ تھا کوئی بھول

خواب سوخت اسکو سہا کر | مع تیر و کمان یا خجہ | ہو گئی اسکی جب حصول مراد | والہو را ہی ہوا یہ خرم و شاد

آنامہ نقا کا پھر کے لالہ رخ کی پائیں اوس کے حال کہنا اور ساحر کا قتل کرنا

<p>الغرض لالہ رخ کی پاس آیا بولی وادئہ امیہ انور اب صنو مجسوبات مطلب کی اسقدر تم پلانا اسکو شہر سنگے یہ بات وہ ہوئی رنی کر کے تیار نریم مینوشی اسطرف تو ہوئی تھی تیر آیا اوشین وہ خوب کر کنکھا اور چھو تما سبز گاج کارو ہا نورتن یون سیاہ بازو ہا زرو آنکھیں تین تیلیاں نیلی سامنے آیا جب باہن بیت بیٹھا آگروہ اور پج کر پائیں بولی وہ ناز سے کٹھن و ذرا تھا جو اوس گل کا اور ہی ہاتھ سے اپنی ہر کی اک ساغر وہ ستمگرہ سنکو پہول گیا بڑی مہری عشق میں حلال ہوا مہ نقا تو یہ رنگ جب دیکھا</p>	<p>سارا احوال اوس کے دہرایا تمسا ثابت قدم نہیں بکثرت تار مائی تمہاری سہو طبری نرہ ہوش میں خانہ خراب دو ہرات جب گھڑی آئی ایک کنٹھن میں الی ہوشی تھا او دہرے پیچھے و شہر تا کہ مائل ہو کچھ دل لدا گوشت پر اوسکو موت نہ کاجا جلوہ گر جیسے شکوہ یون اختر سرخ سب دانتاں کی جی پیٹی جل گئی دیکھ آگروہ مہ یون لگا کہنے اوس کے بیوہ کر لو کچھ شغل باہر وہ غواری کا کہنے یہ کی وہی شہر طلب بولی اسطرح وہ پر سی پیکر ساری ہشیاری اپنی ہو گیا پیتے ہی اوس کے غیر حال ہوا تصویر قتل کرنا مہ نقا کا ساحر کو صفحہ ۶۹ میں</p>	<p>سب چیزیں اپنی سکو کھلا بولا اسطرح یہ کہ ان خوشخو وہ ستمگرہ جب آج یان آئے آگے جو ہو گا میں سمجھ لوں گا وقت آیا جو اوسکو آنے کا اس قمر کو بھی کر کے پوشیدہ تنگدل میں بہت شکر تھا بھاری ٹوپی تو اوسکی سر پر زرد اطلس کا پائیجا تھا دست پائیں بھی بنگ حنا تیل کر کے لگا ٹی بالون میں ہنسکے بولی کہ خوب ہو آیا جان جان ات مج کو ترساؤ لوگ سب دیکھتے تیرا بزدل جسمین الی تھی اوسو ہوشی ہی یہ جام مراد میں کجاں فرط شاد لینے یہ جواب تھا سرو یا کارنا نہ مطلق ہوا آیا پاس اوسکو بکے پک قضا</p>	<p>دیکھ کر خوش ہوئی وہ ماہ چین محب کو شہر مندہ بہر حق نکر زندہ پر کر نہ اپنی گھر جائے تمکو کلیف پھر کچھ دوں گا ہوا سامان جان جانیکا اوس پر سنی بنا و خوبیا روز کے ٹالنے سے مضطرب اور پوشاک ساری بزرگ پانچو نہیں گہنی ٹپا تھا جسم کا رنگ مثل شب کالا نیلے چٹھے پڑے تھی گالوں میں ہوا جیسے کتھا کا ہونڈا آؤ میرے گلے سے لگ جاؤ ہول کیا ہی اپنی ہی ہوت ایک مہ پارہ جا کر لے آئی بڑی مہری ہاتھ سے ترس کر زبان بی لباف عتا وہ جام شہر ہوا خواب اصل مٹو خاموش آیا پاس اوسکو بکے پک قضا</p>
---	--	--	--

اسجگہ پر پہو ایک حوض بلوہ
کو دینا تم او سمن کے سہا
چار دیواری ہی زبرد کی
قاعدہ ہی اوسکا اگل تر
سامری سامری کہتا ہی
وکیو کا جتہین ہی بد
جستہ تہین وہ پائے گا
چت ہی خیر اوتار لینا تم
اسم عظم کیو اسطو تو مجھے
اگر اسمن کر گیا کچہ انکار
غفلت او سوت او سکی ہوگی
بولی یہ سکو وہت مغرور
الارخ ہو کین باجلدی
اسخبر کے قبضہ میں ہی
جسے عورت وہ حوض بلوہ

کرنا دم پر ہی اوسپہ سورہ نور
ایک زہ نہ کرنا خوف و ہراس
اور مرد کی عمدہ بارہ دی
جبکہ جاتا ہی کوئی غیر بشر
اثر اوسکی زبان میں ایسا ہی
بے تامل کیگا وہ ہی با
مرغ سہل سا پھر پھر ایسا
کچہ نہ اوسکو جواب نہ نام
جلد سنگ عجیب تہلاوے
جھلکے ہوگا قفس میں فی
آکامہ کھلتی ہی ہو گیا مسر
آپ لہن انی ہون بخور
ہو میطلب یہ مد عاجلدی
بے تردد او سکا کال کے دی
نرم کیا اوسپہ پڑھو سورہ
خواب میں سچ کہتا جسکا نشا
سامری سامری کہتا ہی ہم
میں نکلتے اس کے ظالم
چت ہی خیر اوتار لینا تم
اسم عظم کیو اسطو تو مجھے

پانی اوسکا یہ خوش گھایا
ہوگا ایسے کا نہیں داخل
چت میں ہی اوسکے قفس آوینا
دیکھتے ہی اوسے وہ ہار دیا
گوشن دیکھے ہو گئی وہ صبا
حرز جان لوح ہوگی بازو
یون کہتا ہی انسی پھر جاتو
اوشن کو زمین پر کھک
جب سو گا وہ سطر حاجی قسم
کر چکا یہ بیان جس آن
پہر تو نامید کو بلا کر پاس
یہ تو کار ثواب ہی وادہ
کر چکی اس سے جبکہ یہ گفتا
جبکہ حاصل ہوا دل
جب طلحہ میں آیا آب و سکا
کیا بارہ درسی کے جب از
تہی جو وہ لوح اوسکی بازو پر
دیکھ کہتا ہو سمن طلسم توڑ
پھر یہ تقریر اوسکے اوسد م
س قسم سورہ ہو گیا ناچا
وسکر درین ہی زہ زردور
کر چکا جبکہ اسطر حصے کلام
ہو گیا بار کہ خود بخود جل کر

کچہ کروہ چار سمت جائیگا
ہوگا حیران جسکو نہ کیوں دل
اوسمین طر ہی کیش شالین
دفعتا اپنی کہول کر منتظر
دفعتا ہو گیا وہ تہسکا
کچہ نہ ہو چکا تھو اس کے صبر
دیکھ پھٹا ایسا گانہ بیان تو
کہتا اسطرح اوسکے اگل تر
دور سے اصلا نہ مار گیا کچہ دم
ہوا اوسکی نگاہ سے نہ بیان
کہتا یسا را حال ہو سوسا
ہو سمن دل سے شریک او دیہا
نہ کیا خوف اوسکو کچہ زنا
ہو گئی دور ساری رنج و تعب
بے تاملت او سمن کو دیرا
چت میں خیر اجڑا ویا نظر
ہوا اسحر کا ذرا بھی اثر
اس اراد سے اپنی منہ کو
ہی قسم نکلا اس عظم کی
یون لگا کر فی اس سے وہ گفتا
لیٹی ہی اوسجگہ پر ایک سی
ہو گیا اوسکو وہ اجل کا پیام
یہ قفس وہ رہا نہ بال و پر

کیجئے گا معاف میرا قصور
ایسی اسنو بجائی پھر سازنگ
جبکہ پیلو بجایا اور جنگلا
ان گونکا بجانا کافی تھا
تہا جو منظور اس قمر کو بھی
ولسویون چند نہیں سکھلایا
مطلب دل بیان فرماؤ
کہا اسنو کہ تم قسم کھاؤ
یہ جو خنجر گلے میں رہتا ہے
پونچھا گھر کو یون کہ پونچھا
بولایا مہر و سبب کیا ہے
بولی آنکھوں میں اشک بہہ کر
شمس حال دوسری ایک جادو کر
یون کہا مجھ کو دیکو یہ خنجر
نہ کسی سو یہ راز کس نام
آبداری کا کر دیا محتاج
یونچا اسنو کہاں پتر ہے
نہیں آگاہی کسجاہ
جب اوس سنگ کا پتا پایا
آئی درویش کی پراستیا
اوسکے پڑھتی ہی گئی غفلت
کیون تردد ہی ایترا بان
نکلی کی سی طرح انکار

بے شمار ہوا گشتار حضور
مثال آئینہ ہو گئے سب گنگ
ولس غربت دو نکو یاد آیا
دل ناہید ہو گیا شیدا
ہو مسخر کس سیطرح یہ پری
بین کو فن میں ہوئی یکتا
ہم سے کہتے ہوئے نہ شرما
تا کبھی اپنی قول سے نہ پھر
اسکا تہلاؤ تو سب کیا ہے
آپ کیون مجھ سے پتہ پتہ بتا
یہ نیا طور یان جو دیکھا ہے
اسکے کہنے میں جان کا خطر
تند خود بد مزاج اور خود
نہ جدا اسکو کچھ و دم کھبر
ہر گھڑی ہوشیار رہنا تم
ہی یہ تیغ گلی سے بدرج
مجھ سے کہدو جہان پتر ہے
عقل سے یہ ثبوت ہوتا ہے
دل میں اپنے بہت یہ گھبرا
انتہا سو زیادہ ہو گیا شادا
نرا ہوش چا گئی غفلت
لوح خنجر کے قبضہ میں نہ
دیگی نکو اوسو وہ بی تکرار

کر کے اوس سحر سے یون گفتار
کو وہ لی آسمان تر ہر جلی
اوس گل ترے بجانائی بہا
بولی یون ہاتھ باندھا کر وہ
اوسکو شاگرد کر لیا اپنا
ایک دن اوس ہی نے ہوا کر شا
گر زبانی تھاری سن پاؤں
شکے یہ دین ہی نہ کھائی قسم
شکے یہ اوس کا رنگ نہ رہا
اسمیں کیا ہے حضور کا مطلب
رکھتی ہیں سب کمر میں خنجر کو
بر بیان کرتی ہوں مجھو ہی
کہ چکایا طلسم جب تیار
اسی خنجر سے ہو قضا میری
دیکھو وہ عقلمند ایسا ہے
گر یہ سنگ عجیب کو چلے
بولی ہوں مجھے نہ جانو گا
ہو گا لایہ کسی طلسم میں
تہا یہ اس فکر نہیں دلیک
جو کہ درویش نے بتا ہوتا
وہی درویش لسی نظر آیا
اوسکو ناہید ہو سب طلب کرنا
باندھنا اوسکو اپنے بازو

لیکے بین اوسکو ہاتھ سوا کبار
لگی بایان بجائی رام گلی
سننے کی آفرین نہرا نہرا
محکوشا گرد آنا کچھ حضور
ناڑہ اوسکی کلائی میں باندھا
اسطرح سے کہا کہ یا اوستا
اوسکو آنکھوں میں بجلاؤں
یون لگا کرنے یہ بیان اوسم
بلکہ اندام سارا سرد ہوا
مجھ کو تہلایو تو اسکا سبب
کیون گلی میں تم سکو آو ہو
آپے اب میں قول ٹا رہی
اوسنے اسکا مجھ کیا مٹھا
اور شری نہ نہیں میری
اوسنی نقص اس میں کھا ہے
کاہ کی طرح کوہ کو کاٹے
دل میں اپنی ترانہ مانو گا
یا نہان ہو سنی طلسم میں
ہو گئی پاور ہی یہ جو تقدیر
جا کی تنہائی میں عمل ہو پتر
حال یہ و سنی اسکو تہلایا
اوس اعلان دین کچھ ڈرنا
تانا نہ ہو سچے کس طرح کا ضرر

کہو کیا تم پیام لائے ہو
 کب کسی کا پیام لایا ہوں
 و مکیہ اسکی صحت کو کہا
 نہیں بجاتی مجھ کو فصلی تا
 کتنا دیدہ دلیل ہو خیرا
 او سکھ آزدہ جب بہت
 شے اس فن میں آئی شہرت
 بولی شے وہ قمر غنا
 پر یہ تم پہلے محکومتاؤ
 سچا جبکہ میں اوصہرا
 روبرو اسکی ہی جو ایک شجر
 اوستی چوخ اپنی برگ پری
 دل سے اپنی یہ باتیں کر لگا
 چڑ گیا میں شجر پہ گھر کہ
 جا پڑی او سپہ جبکہ میری نگاہ
 بینے او سوخت کی تہی بہر
 گر خطاوار ہوں سراد تو
 اپنی گہرائی کا ہو محکوب میں
 اور کوئی نہ یوں چلا آئے
 سیدھی کر آ تو لوح کو جا کر
 اسقدر اسکا ہاتھ تھا طبا
 مدح سے اسکی ہو گئی مسرت
 کہا اسنو کہ انو گل عرسا

کسیہ میری پائل لے ہو
 خود میں شتاق ہو کر آیا ہوں
 یوں گلی کرنے اس سے گفتا
 دیگی زک ایک روز انسی تا
 کہ چلے آئی سید ہرک اسجا
 یہ سخن وہ زبان پر لایا
 و لگو اس درجہ ہو گئی غبت
 بس یاد وہ گائیں اپلا
 اس جگہ کہ سطح سے آئی ہو
 چرخ میں یہ مکان نظر آیا
 بہر تفتیش ان کا دم بہر
 آئی آواز اک کٹا کر کی
 نہیں دیکھا ہو گے سخت ایسا
 لوح تو نہیں اسکی آئی نظر
 صاف کہتا ہوا تھا یہ ایماہ
 تحکم گیا چرخ او سکا بی تاہر
 قابل عفو ہوں تو بخشو تم
 ورنہ دیتی سزا میں سودا
 شمس جا دو خبر سن پائے
 و در ہو جاو لسو خوف خطر
 و جہین آگہ در و دیو آ
 اس سے ہی پھر ہونی جو
 آپکا حکم ہے سچا لانا

شے اسنے کہا کہ نامہ ہر
 شے یہ بات ہو گئی وہ ونگ
 ہر گھڑی کچھ عجیب فقر ہی
 کس قدر یاد ہو گئے گھٹائیں
 بات جو سچ وہ بیان کرو
 امی گل بہستان حسن حال
 چوڑ کر دلیں کر کے طر صفا
 خیر آتا ہو جو سنائیں گے
 کہا اسنو کہ ایہہ تا بان
 آگیا او سکھرتی و لختن
 او ٹھکھی سوور نخل جبکہ نگاہ
 ہو گئی محکومتاؤ راک حیرت
 کیا طلسمات کا یہ صحر اہو
 نقش لوح سپہ ایک تھا قہم
 لوح معکوس جو کہ دکھائی
 اسطرح تم تلک تین چچا ہوں
 بولی یوں شکوہ قمر اندام
 کہے یہ بولی ایک ساحرہ سے
 ورنہ محکومتاؤ زندہ چوٹیا
 شے یہ ساحرہ اوہ کو گئی
 اسطرح اسو اسکی کی تفت
 میں دیکر کہا بجا و تم
 ورنہ محکومتاؤ نہیں ہو لیا غنا

جھوٹ تمہیں کہوں تو ہی بعد
 و فتنہ حسنہ و سکے او گناہ
 پہلے کیا گفتگو تھی اب کیا ہو
 فتنہ انگیز ساری باتیں
 بند طراری کی زبان کرو
 رکنی میں آپ میں چرخ کمال
 اس بڑی گت سواں تلک آیا
 جو کہ سیکو گے تم بتائیں گے
 لائی تقدیر میری محکومتاؤ
 یو چہ تو کسی اسکا حال
 ایک قمری نظر پڑی ناگاہ
 کیا کہوں اس سکھری میں و
 جو یہاں خیر ہو وہ عنقا
 جھوٹ کہتا نہیں خدا علیہم
 بس ابھی طلسم تحکم جائے
 نہیں کہتا خلا سچا ہوں
 فی الحقیقت کیا تھا ایسا
 فکر اس بات کی بڑی ہو محو
 جان پر میری قمر توڑ گیا
 میں اوس حور نے او دھر چھری
 واہ تیار کیا ہوت شریف
 اپنی صنعت زاد کہا و تم
 فضل حق سے محکومتاؤ

<p>میکشی پرایسے کیا اسل اوس کے وہ حال سارا ہر ایا سوی کے خست ہو ارنانہ دیکر جا کر پاس و سکی خیر کیا اویس اوس عمل سنیوہ تنہم کیا اوس جاسی اوسینش نہی مجال لشیر کہ سی اس طلسم کا ہو در ہوا اوسکے حصار میں داخل کر دنا ہی سے خبر جا کر بولی روسکے نہ کوئی آنی دو دیکھنے میں کہینش نہ آیا کم سنی اوسپہ قمر کا جو بن لیے بیٹھی ہے بایان گت حدس کو کہ بلجھ کر کھتی ہو ق بولی سرخ رویت کے وہ ہر ملی سہ</p>	<p>دعا جبکہ ہو گیا حاصل مہ لقا کو پھر اوسنے لہوایا اوس اسیر لاسے یہ کہل تسا قریب طلسم جو کہ شہر پرخ کہا تا تاروہ مکان یہید دیکھا در اوسکا ہوتے اندر ہو چکا تھا جو لوح سی یہ خبر بعد دم ہر کے یہ مد کمال کہا اس طرح اوسکے پاس کہ ہوئی حبوت یہ خبر اوسکو ایسا آرسے اوسے پایا قد قیامت تھا اک بلا خوں پاس ان کو رکھی تھی ان میں اوسکو گانہ بجانیکا ہو سو بیٹھا اس بات پر سرکہا کر سم</p>	<p>ہو گئی دلیں پریشاں بہم ہوتی نہی ہوار خست دل سکی کوشتش کرینگہ سہم ایک مدت کے بعد وہاں پنا ایشت اوسکی جوب سہم کھانی کیا فی الشور اوس طلسم اوس سے شعلے مکاتہ تہی ہار جا پڑا اوسکے منہ میں سو اوس چہ ضروری سیکھوں دران کچہ زبانی پیام لایا ہر بی تردید اوس مکان گین جلوہ گر ساحرہ وہ اوسین بیٹھی تھیں سکو رو بر خاوش دل میں انچہ یہ اوسنو ٹہرایا تا یہ ہو جای اپنی ہی ہزار</p>	<p>جبکہ یونہی حال کر چکا وہ بیان سی شب بھر سہم شمع سکے اوسنے کہانہ کی شہم جسکے کالام تھا اوسکو پنا اوسکے پیونین لوح وہ پنا اوس شہر سی اوسر کے بیوسو منہ جو اوسکا گھلا تھا صورت اوسنے اوسدم کیا نہ کچہ ہی دیکھا دروازہ ایک روہا شمس جادو کا قاصد آیا جب سنا حکم باریابی کا تھی نرم دلی عمدہ اک کوٹھی ساحرہ عورتین جو اہر پش جبکہ یہ نگ ان نظر آیا چلکے اس فہمین اس کے کچہ سہ</p>
---	---	---	---



نہرا وقت وہ گئی وہ بات واسطہ حضرت سلیمان کا پھیر کر منہ کو یونہی کہنی لگی چلن چھی دور ہو نہ کر حجت چل سکے گا نہ اب تر افترا کچھ عجب لطف کا ہی یہ بی مقام گرچہ عشق لا کہہ کا دب ہو ہو کر مجبور اوسنے آخر کا کاٹ ڈالو نگاہیں گلا اپنا میری جوتی یہی نہو گاہوں نہیں کہتی تین شہسوی ساز کہیں ایسا نہ غضب ہو جا بولی وہ گر تم اس پر راضی ہو	غیر خواہی عبت ہو اور واسطہ اپنی دین ایمان کا تیری دم میں نہیں یہاں کی مجھ کو اب تجھے ہو گئی نفرت نہ کہی تھا ہو گا دل میرا نہیں خالی ہو رہی کسی کلام راستی کا گمان ہو عاشق کو اسطرح اوس پر لسی کی گفتا خون گردن پہ آپکی ہو گا یونہی کہتی تیرے لکھوں اہل جن خیر اسمین ہو اس آواز مرگ کا تیری سبب ہو جا	اوسکو رنجیدہ جب بت پایا سن لو احوال اب برہم ہو سننے والی جہاں سوغات ہو آگ لگ جائی تیری صورت کو جب سنی اوس پر کی گئی تھا اوسکو ہو گا ایمان فرا حاصل اپنا مرنا قبول کر تا ہو پیر ز رشتہ سام کی قسم سنسکے وہ یونہی بانہ لانی دیکھ کہتی ہو نہیں زبان میری دل کو خیال اسکا ہو کہا اوسو یہ مجھ کو ہے منظور بتلا نا ساحر کا موت اپنی اور جانا	یہ سخن نہ زبان پر لایا رحم لازم ہو غصہ ور کر موت آج ہی کہنے والا کو بجائے سن لو ایسی لفت رست سواپنی وہ ہوا نیزا ہو چکا ہو گا جسکا شیفہ دل نہیں اوسکو ملول کر تا ہو گر سنو گی نہ حال تم سہم کیا بلا ہو گیا ہو سوداں کیا ہوا تیری عقل کو اس ہی ہوتی خوف آتا ہے پر گوارا نہیں ملال حضور کیا مال ہے لو بیان کرو
--	---	--	---

مہ لقا کا طلسمین واسطے اوسکے اور وہاں سے آکر قتل کرنا ساحر کا

ساقیا آخری پلاؤ شراب شاق دل پر ملال ہو بار بار مکراون دونوں کی کیا ایسا ہو یقین میری توائی ہو سمت مغرب ہی رشتہ نافرمان نام اوس ساحر کا ہو ناہید ہاں وہ خنجر کیو ہو جو حصول ہو لایا سکو یونہی ہدا خیر پشت اوس کو چھوٹی دھلا	زندگانی ہو اپنی لقتل رب دوش پر اپنی سری بار ہو اوسکو چارہ نہ بتا کر ہوا دل میں جمع اسطرح سمائی ہے اوجھلے طلسم کا ہو مکان میری شاگرد تین باسی رشید تو میں شہدہ سے ہون سامنے اوسکی ہر قدم کا خبر اوسکی تاثر سو وہ تم جائے	ساحر عمر ہو چکا معہور اکھنڈون نشہ میں کہ سارا حال بولانا چار ہو کے وہ مکار نہ سمجھے گا میری بات تلا خرچ کھاتا ہو یہ وہ لیل منہا وسکی سیکل میں ایک ہو خنجر بولی وہ کوئی شخص عالمی اگر اوسکو تیوں میں لوح مخفی ہو بی تکلف ہو کر اوس میں قدم	مئی کے دین میں کچھ تو قصو رہو انجام کا نہ کچھ خیال سنے اب آپا ہی قمر خیار کی دیتا ہوں اب میں اسچھا ساحر ایک اوسکی ہو مختار اوسکو کرتی نہیں جادو مہر کسطرح اوس طلسم میں گذر وہ زمرہ نگار ساری ہو کوئی خوف و خطر نہیں بدھم
--	---	---	--

<p> بولی تہ جو رہا مہر بہا مجھ کو بیٹھتی تھی روبرو جو لالہ پر کر لیا تھا جو مشورہ جسم ہم جو کہتے تھے تم کو کڑی تین شہر جو امتحان میں شکل جو کہا اوس کو کہ ان بجا چھو بولی اس طرح شاہزادی ہی مجھ کو اس بات سے تھکا کیا حال میری پاپوش کو غرض کیا تھی اس لیے میں نے آزمایا تھا اوس سنگم کو آگئی جو حیا بولی وہ کیا بتاؤ نہیں انکے کیا کروں اسکا حال نہیں مینے اوس کے جواب میں کہا اگر اسیری کا کچھ خیال کرو ہو یہ ہشت کوئی لیجائے دل نہ جان وہ تم پہ مڑے ہیں بولی وہ ہنس کے کہل چلی گیا ایک عقل میں آئی یہ بات سخت بگڑی ہو چکی سامنے اوسکی آزدگی شورنے لگا آپ کرتی ہیں امتحان میرا جس طرح چاہو امتحان کرو </p>	<p> جسکا دنیا پہ کچھ وجود نہ ہو دوست ظاہر میں تھی سنگم کی لالہ رخ اوس کی بولی اوس کیوں مری جان اتنا یاتین کسکی یہ جان کسکا دل جو بخشش کیجی بہت ہو اتنی جو اوس شمع کو یہ طعنہ دینی لگی فیقہا دیکھتی تھی تیرا دل کہ میں اس امر میں مصروف تھی امتحان میں گمراہ کچھ پایا اوسے بخت وزیر ہو چکا عقل سے آگے ہر ذل محال آج یوں مجھے کتنی تھی یہ جو ہو غلط سب بیان صاحب کا دلیں اسکا اگر مال کرو داغ فرقت کا دلو دیجائے فی الحقیقت وہ پیدا کرتے ہیں جو ہر دل میں بنانے آگیا ہاتھ آئیگی اب ایسی گہات اپنے کھوئی بس کیاری با اس طرح اوس کے عذر کہنے لگا نہ گیا اس طرف گمان میرا یوں نہ اپنی ہلاک جان کو </p>	<p> کیا پھر الہام میں آو سکا فتور دلیں سکین عدو سے تھی بدتر کیوں نہ است مسخر کیا ہو کوئی ثابت قدم نہیں کیا مرنے والو کی اور صعوبت اوس سنگم سے یہ اوس کو کیا بس ہی مجھ سے تھکا لفت تھی تجھ سا کا زب نہیں نہ اذیت سنتی تھی جو کہ پیار کرتا ہے نام عشاق کو خراگ کیا اس معجزہ کو جلد بتلا دو کوئی جانو کیسے کیا جی کی شمس جانو کا عشق کا ذب دل سے و اللہ شفیقا ہیں ہو عبت بات طبیعت میں دلو ای جو گرا زیت ہو آپ جہ میں امتحان کہ لیں قول میرا وہ آزمائی تھی جل گیا ہمارا منوں بہر ہو گیا سن یہ بات وہ سنگم سینے ای شک نہ ہو وہ لیلی ہے اگر آپ کو یہی منظور ہو کی برہم یہ وہ پری بولی </p>	<p> ہم سے کہنا کہ نہیں منظور باتیں یہ تھی تھی ہجما کی انکسمن انہی کو داد ہر کیو تیری سر کی قسم میں نہ کیا یوں تو کہنے کو سب کو لغت خوب شجاعت کا داغ مجھ کو دیا بس ہی چاہا وہ محبت تھی طاق حیرات کو بنا نہیں جان اپنی تیار کرتا ہے تیری باتوں نے دل کہا کیا ایک دلچسپی ہے میرے دلو میری محنت تمام مٹی کی دل سے ہرگز نہیں غریب جان اور مال سے فدا ہیں وہ رکھتی ہیں نگو وہ حقایق شب کو کس در عیش و عشرت اک سرور نہو گا فرق آئین اس لیے باتیں نہ بناتی تھی راہ پر آجلی تھی یہ گل تر پہلے تو چپ ہوا وہ شہر میں کہ تھی نہ ہسکی مجھے خبر اصلا اب میں کرتا ہوں غرض و کھو اب نہیں ہو مجھے غرض اسکی </p>
--	---	---	--

اور سوا و سکو چہا و یا جا کر | بشی اپنی جگہ پہ خود کار | آگیا اتنی دیر میں وہ ہی | تھا جو آمادہ ظلم پر موزی



اک تکبر سے اڑ رہی پھوٹا
بگڑی صورت کو وہ بکا ہوئے
بولی کیوں آج تنہا دیرنی
سنسکے یہ بات خوش ہوا وہ سر
کیا سبب ہے جو ہر گاہ کرم
آج جی میں مگر یہ نہیں آیا
صاف صفا اب سو بیان کر
میں جو تجھ شوق لگاتی تھی
اس قدر اس سے ناز ہی بیکار
مگر اب اتنی کامش جان ہے
تو ہر منصف خاک ہوں خراب
ہاں بتادی جوانی کا حال
سنسکے اس شاکھ کی تقریر
ناز سے بولی یوں وہ چہین
ہی ضرر اس بیان سے محکوم

تو میرا ہی جڑ لاتا تھا ہر
ٹینکا سیندھو کا لکا ہوئے
کیا طبیعت بخاری سیر ہوئی
نرا آپ میں فرادہ شہر پہ
ورنہ رہتی تھیں مجھ سے ہم
تو خیر ہی ہو اس سے گھبرا
کچھ بناوٹ نہ میری جان
تو ہر کتنا یہ آزماتی تھی
ہو غلش جس سے نہیں غا
ملک نیرنگ کا تو سلطان
گر تری دشمنوں کو پہنچا گوند
ابھی تسکین ہو دور ہو بلا
یوں لگا کہنے اس گھڑی شہر
بی تباہی مجھے نہو گالین
تم یونہی بار و جان مجھ کو

تاج شایانہ رکے تھا سر پہ
آکے بیٹھا جو میں نشت خفا
نظر کب سے میں تمہاری تھی
بولا تہلا وہی خجستہ صفا
بولی بتلاؤں کیا سبب اسکا
سنسکے کہنے لگا وہ بد
بولی وہ سطح کہ اسی بد
جبکہ ثابت قدم تجھ کو پایا
خوش ہو تو یہ مقام عشرت
دوست گرو گرو دو تو شہر
بہر یونہی میں اسیر سحر ہی
کروں منظور وصل ہو سوا
موت میری نہیں ہو دنیا پر
کہا اس کو کہ اس میں نہ رکو
اس میں ہوتا نہ کچھ فساد اگر

جسم میں ہی لباس پر زور
ڈالا فطرت کا اون کی نوجا
فکر تھی دلوں بھاری تھی
نہیں آتی مری سمجھ میں نہ
کیوں ہو اسی تجھے عجب اسکا
نہیں یہ بات خالی از علت
ہی تری شاد ہو نیکی یہ بات
آج دلمیں مگر خیال آیا
روز و شب رجا مصلحت
نہیں کہتی خلاف میں سخن
بلکہ مٹی ہوئی خراب مری
نہی ایک بات کا ہی ہر
بھی جو لخت خیال بجا پر
یونہی نہ اسکو نہ خود
میں چہا تا نہ ای تیری

دن جو گذرے اور ہو کر فنا
 اس طرف چند عورتیں ہم
 ہو گئیں جمع اس قدر بیان
 اوٹھی کشتی سے وہ پرسی پیکر
 بیچ میں بوجھ اوس کی بڑ کا
 بڑ ہی سر روز پکا اقبال
 پاس بوجھ کے تھوکنوں کو
 پاس بارہ دریکو جب پہنچا
 اوس بارہ درمیں پھر جا کر
 مرتبہ اونچین کا جیسا تھا
 روشنی اس قدر تری پیش گاہ
 نرم کی اوس طرف تہ تیاری
 تہا یقین بول اوٹھو جو مع
 اس میں تین گائین جو خوش آواز
 جتنی مٹھل تھی ہو گئی بید
 اس واسی گھٹی بڑی پر
 کیا بیان ہو وہ طرز قاضی
 گاہ تیغ نگاہ چسکا نا
 جنس ناز و ادا دکھائی تھی
 بلج نے رنگ لیا باز داتا
 ہی انیو میں واپس لالچی

قیدی ہوئی ہی یہ دہا تہا
 نکلی بارہ در لسی پہر اس دم
 ہو گیا ایک اڑد نام و
 بیٹھی اگر اوس بوجھ پر
 ہمیں چاہیں ہزاروں لقا
 صورت گاہ ہوں علم و مال
 تھی عجیب نشی عجیب جو
 اوس جگہ پر پھر گیا بوجھا
 ناز سی بیٹھی ایک مسند پر
 بیٹھی وہ اگر اپنی اپنی جا
 صاف بارہ در سی تھی منزل
 وہ مہر خ کی ضیاء یاری
 بلکہ گہرائی ہی بجای گھر
 آئین لیلی کے رعب اپن ساز
 راگنی فی ہی کہا یا سم سم
 راگنی ہی بلائیں کئی لگی
 بجلی لکھنؤ کو نہ جاتی تھی
 کہی ابرو پہ اپنی تل لانا
 بہاؤ در پردہ وہ بتاتی تھی
 سب بخود ہر ایک اوجھاتا
 عرض ہستہ لالہ رخسوی کی
 ہوئی وقف جگہ سکوانی سی
 تھویرہ لقا والا رخ صفحہ ۵۵ میں ہے

ہو گئی غائب اس میں عورت
 تھی جو کشتی نشین وہ جہین
 پہنچیں لسی کہہ کر ان بوجھا
 ہی بیان شان کیا سے کیا
 سب بیٹھی تھی بعد فریب
 پنج شاخ ہی سو چاند کو
 اوپر جہرٹ میں ہا پارو کے
 رکھ کے شانہ پہ اک حسین ہاتھ
 کچھ جلیسین جلیسین
 اسی ہاں میکشی ہوئی آن
 صحن میں لائیں روشن تہا
 صبح کی طرح تھی وہ شب پر نور
 برگ گل پر پڑی تھی جو غم
 گائی اک اپنی واپس لیا
 تان ہر ایک فٹ جان تھی
 تھی جو اونچین چال ہو تیار
 بیٹھ جانا کہی نزاکت سی
 طرز مستانہ گاہ دکھلانا
 ناز سی اوسو جب لیا ٹوٹا
 چل ہاتھ ادا سی ساغر مل
 نامہ پر وہ حضور آیا سی
 کسی وان وٹھک وہ بہا سے

فاختہ کی جو کشتی تھی
 دیکھ کر اوسکو اوسکو گائیں
 آیا سارا جلیس پہر اوسجا
 گرد تھی کہیہا سوا ریکو
 تھی کیسی صدا یہ نقیب
 آگے آگے تھی اوس ارکے
 چاند حلقے میں جیسی تارو کے
 اوٹھی وہ رشک گل ادا کرتا
 جھک کے آداب ہجالات
 نشا ہو جای گھر ہو اوسکا
 تیل پانی کو تے گلاس کہیں
 تیرگی ہو گئی تھی سب کا نور
 اوس گھڑی اوس پہ تہا عجیب عالم
 درود یوار کو ہی کیا حال
 روح ناپید اوس پہ قربان
 اوٹھکے وہ ناچنے لگی اکبار
 روکھی ہونا کہی لطافت
 ہوشمیں گہ جھک کے آ جانا
 رشتہ جان ہر ایک کا توڑا
 پہنچاتا تالبعش ناچکا غل
 اوس طرف کمز میں تہا یا ہی



<p>دیکھی جو اوسکی چاندنی صورت نہ کسی کو خدایہ دن دکھلا سنکے یہ اسنے دیدیا ناما ہوئی رخصت ہ کر کے یقین منتظر وقت کی رہی پری پڑہ چکی خط تمام وہ جسم دوسری وزیر الغرض وہ پری پر فضا اسقدر تھا وہ گلزار ایک بارہ درزی بھی نایاب ایک کمترین اسکو ٹہلا کر آپکے کام کو میں جاتی ہوں دن جو تھوڑا تھا اسین گئی بنگلی بھی وہ اک مس عورت شرح آنکھیں سام دنت بھی پڑہ لکچہ اوسنی حوض پر جلوہ آراستی اک پری اوپر سن چکا تھا جو پہلو اوسکا</p>	<p>ہو گئی اوسکی کیا اک حیرت کیا مصیبت پی ادھر کو اوسنی اوسکا لقا فیر کیا وہاں فروکش ہوا یہ منیر لالہ رخ جبکہ قید سی چوٹی یوں لگی کہنہ وہ اسیر الم حسب حکم اس قمر کر مایلی صد و سود لسی ہر عروسیا برجیان برج آسمان کا جوا ڈالیاں لائی میوس کی جا کر انہیں پاؤں ہی پکڑی ہو نظر آئی اسی عجب اک بات سرسویا تک سیاہ صورت رخ پہ اپنی ملی تھی سحر کی گرد دفعۃً پانی جوش میں آیا حسن میں تھی وہ جاندہ سیر نہ گیا اور ست اسکا خیال</p>	<p>یو چہ اس بنا و کون ہو نہیں آتا بیان کوئی انسان آپ اوس بنگلہ میں کرین شام کو آ کے وہ قمر اندام ہتا جو پاس اسکو نامہ درویش دو گھنٹی دن کے سوا نام جس تنا نہیں لالہ رخ تھوڑا حسن میں شک سماں میں صحن میں اسکو حوض ایسا بولی اس سے کہ نوش فرماؤ ہوئی اسی وہ کر کے یہ گفتار فاختہ بیٹی حوض پر اگر ٹیکا سیندور کا تھا تھوڑا سر پہ بخت کی ردائیلی ہوئی اوس حوض سے عیان کشتی اسنو جھوٹ دیکھی یہ صورت دل سے اوسدم یہ اسنی کی</p>	<p>کیا مسافر ہو راہ کی ہو بخدا اسجگہ ہر دہشت جان کل جواب اسکا دیکھی ہنہ کام دیکھی اسکو ایک خان معلم کہلے حال و سوز دیا اوٹو کل جان نامہ بر کو لا نام لیکھی وان اسی ہمتہ نور پہول ہر ایک غیرت پرین چشمہ آفتاب گویا ہتا ولین اپنے نہ کوئی شک لاؤ وان اکیلا رہا یہ گلزار خاک پر بولی پڑھو پہلا کر شکل تھی اوسکی خرس بدتر پنی بودار کھال کی گرتی آشکارا ہوئی نہان کشتی ہو گئی اسکی دل کو اک حیرت ہو ہی لالہ رخ قمر تنویر</p>
---	---	--	--

ایک نامہ بھی لکھ دیا اوسکو	اور آگاہ یوں کیا اوسکو	یار دریا کے جبکہ جاؤ گے	ایک بنگہ لغین پاؤ گے
دل میں اپنے ذرا نہ ڈناتم	استراحت پانپہ کرنا تم	آئیگی وہاں پہ ایک لائ بھی	نام اوسکا ہو خوشحال بھی
لالہ رخکی وزیر زاد ہی ہے	بس میں ہی ایک دست اسکی	خط ہمارا اوسکو دینا تم	کام اپنا اوسکی سولیا تم
جو کہو گے بجا وہ لائگی	لیجانا درویش کامہ لقا کو ایک دریا پر	نہ اطاعت کی ہو رہا سنگی	

اور روانہ کرنا طرف دشت نیزنگ کے جہاں لالہ رخ صاحب تصویر اسے
تھی اور ملاقات ہونا اوس پری سے اور قتل کر کے ساحر کو چوڑانا اور
شاہ زرین سے ملانا جو اسکی تصویر پر عاشق تھا اور شرط اول کا تمام ہونا

کشتی می کو سا قیلا نا	محبو دریا کے پار ہی جانا	خار دیتا ہو خار صحرا کا	اب سفر میں کرونگا دریا کا
بیطخ غم نے محبو گہری	زندگانی جاب سا ہی	چاہتا ہوں تری عنایت	پار ہو جاؤں بحر رحمت سے
کام ہو جائیگا اگر سہرا	شاہ دریا کا دونگا میں ٹہرا	دوسر دن وہ زائد ہو	ایک دریا پہ لیگیا اوسکو
ایسا اوس بحر میں تہا خوش تر	اور تہی تہو جسکے ڈر سٹو پلاش	ہر جاب اوسکا تھا فلک کا غرا	چاہ بابل سو کم نہتا گرداب
سوج اوسکی نہنگ آفت تہی	چادر آب اک قیامت تہی	میت ڈا اس قہر کا وہلتا تہا	دل نور فلک دہلتا تہا
آیا ساحل پہ جسکے تہی فقیر	کیے دو نقش اوسجگہ تحریر	خود ہی دریا میں نقش اک افلا	اثر اوسنی عجب کیا پیدا
نکلی پانی سی دفعتا کشتی	بہ کے وہ خود کنا ریزی	دوسر نقش اسکی کیا تسلیم	اور اس طرح اسکو کی تقسیم
جب دہرائیگا ارادہ ہو	یونہی دریا میں لٹا اوسکو	اسی صورتی آئیگی کشتی	مٹکوا اس پار لائگی کشتی
الغرض سب طرح سو بجا کر	جو سکھانا تھا خوب کھلا کر	اس سفر کو اسنی ٹھلا لایا	بہرہ کشتی سواو سنے فرمایا
دشت نیزنگ کی طرف لیجا	پار دریا کو جلد اسی ہو چکا	متی طاعت میں اسکی کیا کشتی	کہتے ہی ہو گئی ہو کشتی
اوسجگہ ایک دم میں ہو چکا	جس طرف کا نشان پایا تھا	اور ترا اوسنی پار جا کر یہیں	ہو گئی وہ نگاہ سو نہیاں
جب یہ ساحل سے تہو دور گیا	نظر آیا اسے وہی بنگلا	حکم درویش اسکو آیا یاد	اوسمیں ٹھہرایہ غیر شمشاد
یک ساعت کی بنی دیر ہوئی	تصویر یہ لقا وال پری صفحہ ۵۴ میں ہے	آگئی اوسجگہ وہ لال پری	

<p>حسب دستور شست کو ہیکا پیٹ جسوت اسکا چاک کیا وہیکہ اسکو دل نثار ہوا اوس ہوتا ہی صبا معلوم کی ہوشش بھی حد سے آٹھویں وزخشت نہ کو قسمیں دیو دیو چہتا ہوں سلطنت ترک کی اسی غم اک نظر یا اوسو دکھا دے بولایہ سالک و غربت آپکے عشق کا ہی شہر ہی میں ہی آیا تیاں غمی طر کہ خدا ہی سبب الاسباب کر کے تکیہ خدا کی حیرت پر وشت گردی سے تہا وہ کیا وہ نہ کوئی یار اور نہ کوئی شفیق ایک دن ایک دشت میں آیا چشمے پانی کی جا بجا روں قلہ گوہ خوشنما دیکھا چہت گلابی تھی اور سیرت بامی فرش ایک مرگ چالا نہ انکسین ہتین چشم دل و شہ و سنو خاطر سو اسکو مہلایا</p>	<p>ہوئی صبا ایک ہی دریا ایک صند و قچہ نکل آیا مثل ہی میں بہر ارموا کہ اسیر بلا ہی وہ مغموم لیکن اسکا نہیں تیا لکھا میلہ کرنے لگا میں خوشخو یونہی کتنی گزر گئے مہ سال یہ فقری ہی لی اسی غم میں یا مجھو اسکا گہر تباہ کوئی آپکے دل کو دی خدا رحمت ذکر یہ دور دور پہونچا ہی تا ہوں حال شبیہ سی ماہر نکل آئیگی کوئی شکل جناب کچھ جندی اور صبر مگر ایک جانب گیا وہ موقوف جز غم و درد تہا نہ کوئی رفیق او سجا مہ ایک کوہ کو پایا قدر حق سی تہا عجب سلان ستختہ اک زعفران کا دیکھا کھار واد و خشتہ تہا مٹھو نہ اوپر رویش ایک بٹھیا تہا گل خندان تہا ذکر حق شویں تصویر مہ لقا و درویش صفحہ ۵۲ میں ہی</p>	<p>تھی وہ مچھلی بڑی سہل مت میں اوسکو جب کہولا اسی قمر تیر شعر دیکھا جو لشت پر تیر پر خدا جانی کسکی ہی تصویر جب ہوا ہر طر حسن میں نا جا جمع ہوئی میں سیکڑوں جاشیر پر نہ برآ یاد عا اب تک کیا کہوں میں حقیقت اب تک سن چکا جبکہ اوسکی یہ وہا میں ہی کرا ہوں سکی کرتی تیر نہیں کرا ہوں سبب وعدا گو کہ ثابت ہوا نہ خوب حال چہاں انو نگا سار دشت جبل اوسکو تسکین اسطرح دیکر سارے خرم کمں ہو آئے کتنی دن کر کے دشت پیمانی سہرہ ایسا تہا اوسکو دہشت دل جو اوسکی فضا یہ لہرایا بیچ میں اوسکی ایک نگلا تہا چاروں کونو نہ مٹھو نہ ہی تاج سر پر گلی میں تھی کفن جب کہلی اوسکی چشم زکس نام تصویر مہ لقا و درویش صفحہ ۵۲ میں ہی</p>	<p>اور کئی ہاتھ قد قوامت میں نظر آئی یہ برق و ش تصویر ہو گیا اور غم کی میں تصویر اور کس حال ہی وہ بلا میں کچھ مری دلکو ہی نہ آیا قرا وہی تصویر سبکو دکھلا کر نہ مقدر سہا ہوا اب تک یہ تنہا ہی روز و شب دلی اپنی افتاد اسکو آگئی یاد استدر ہو جی نہ اب لگیر اسمیں مطلب مرا ہی کچھ ہوگا پر مجھو کچھ نہیں ہی اسکا مال مجھو اک لحظہ ہی پریگی نکل سوی صحرا نکل گیا وہ قمر پاؤں میں سیکڑوں پری ہو چکا کل مطلوب دل کی بویائی لطف دیکھا نہ ایسا گلشن چرنگیا او سپہ ہیمہ قمر سیما ٹھہری سر کی کو خس چہا تہا فاختہ جن یہ جان کہو نہ ہو وضع محتاج کی تھی تلہا غنی جسکے سنی کیا ادب سلام اسطرح مسکرا کر نہرایا</p>
---	---	---	--

پہلی اوس سی بیان کیا احوال سال بھر میری منتظر رہنا گر یہ امید بڑھ آئے گی خدمت والدین میں جا کر نہیں بہتر یہ کج ادائی ہو بولایہ اسطرح کہ اسی غمخوار اوسکو سمجھا کی یوں گلہ خسا سنکے اوسکو بہت ملال ہوا آئین جنت کا ہر وہ ذات شریف دل میں اوسدم بہت ہو مسر پر یہ شہزاد کی ہوئی حالت بعد تھوڑی دنوں کے ماہ لقا تھا اوس سی وزا و سچکھ میلا چار سولہا بار جو تھے چین ایک تصویر رکھی زانو پر	پہر لگا کئی یوں بجز ملال دل میں اپنے نہ سچ و غم سہنا پہر حیت ادھر نہ لائے گی عرض کر دنیا حال خستہ دل پہ شاق آ کی جدائی ہو نیری فرقت ہی مجھ کو پی شوا ہوار ہی وہ انسی آخر کار فرط غم سی تباہ حال ہوا تم رہو یہاں کی کچھ تکلیف حکم اوسکا بدل کیا منظور روز بڑھنے لگی تب فرقت شہر زرین حصار میں پہنچا ہر طرف مرد زن کا تہاریل قدرت حق دکھا رہی چین دیکھتا ہوا اوس سی بدیدہ تر	ہم تو جاتی ہیں ملک میں کن ہو میں شہر طین اگر وہ مجھ سے جب گذر جائی عریکی تہا اپنی آقا کی جب سنی تقریر گھر سی لائی ہو مجھ کو کہہ راہ پر ہی مصلحت ہی اپنے شوخو شاہزاد کیو جب یہ پہنچو خبر در پہ مولش کو اوسنو بولایا شاہزاد کی سنکی یہ تقریر جو کہ تھا خانہ باغ اوس گل کا شغلی تصویر بنکے آخر کار مقبرہ شوق شاہ کا تھا جہاں صحن میں تھا جو گنبد تاباں دیکھا گنبد میں ایک مرقعہ یاسن چٹیا یہ سہی کر کی سلام	تم اسی شہر میں قیام کرو یاد رکھنا ضرور آؤن گا گھر کو ہونا روانہ بی حجت رو کی بولا کہ اسی قمر تنویر پہوڑ جاؤ نہ اس جگہ بند اسمیں حجت کسی طرح نہ کرو یا انسی تنہا گیا وہ شکم حال سب بوجھ کر یہ فرمایا غم سی تنہائی کی یہ تہا دگر جا کی اوسنی وہاں قیام کیا لگی کرنے بسر وہ لیل و نہار اوس جگہ پر ہی یہ گیا جن اوسی درویش کی تھی جڑ و پا سنگون ہر بلول اور دگر کی نگہ اوسنی ہی بختی تمام
--	--	--	---



اوس سی تصویر کا جو پوچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا	رو کی کہنو لگا وہ نیک حال یہی رہتا تھا شغل صبح و	اب نہ رہا ہی اک مکان میرا کیسے تہا وہاں میں ز شکار	یہی قیام اتنا ملک مان میرا ناگمان ایک وزای غمخوار
--	---	---	--

فصل خالق جنتی شریعتین میں
 عقیدت میں جس جہنگو لاؤنگا
 اس میں سکین میں رفیق
 کوئی اک بات کا کرچو
 محکوم سمجھو گی تم حقیر
 ایسی صفت مجھی نہیں منظور
 سمجھو تو دین میں بہت خوش
 یہ میں بدنامیوں کو رہا ہوں
 گریہ سنا کہ مر گیا جانبار
 سنی جس وقت اوسکی تقریر
 رہی چپ ٹونڈیر تک اوس
 اوس پر ہی تو کچھ دیا ہوا
 ہمو اس وقت یہ ہوا اہل
 خیر تشریف اب تو لجاؤ
 حلدیان باہر اوپر آؤ
 اوسکے مٹی آپ سی کلا ہوگا
 سنکے تقریر اوسکی بیہ کلی
 اوں کو جا کر ادا کرونگا میں
 کیا میں اوں سکون نہ دے گا
 تنے تجویز کی ہی کیا تقصیر
 اور وہ ہو سکونہ اس سے وفا
 جب خا ہو گی یہ کرو کی کلام
 باز اوں نگاہ میں تا مقدر
 تم سے الفت نہوتی گر محکوم
 بخدا تم سے عہد کر تا ہوں
 تو نہیں ہے مقام سوز و گداز
 زرد غم سی ہوئی وہ تہ نہویر
 آخرا وٹھایہ کہکے وہ پر غم
 ہوئی دخت وزیر پر بیتاب
 آپ سے جو بڑی ہیں غیر طار
 جو جو جی چاہی اور سنواؤ
 اپنی دلبر کو عقد میں لاؤ
 اوسکا اظہار بر ملا ہوگا
 ہنسکے کہنے لگا بہت بہتر
 اس سے مجبور ہوں میں ان عہد
 نہ خا ہو وزیر زاد سی
 تو تھیں اب جواب اسکا
 اوسکو پہ کیا کیسی خلقت
 ہم نہ کرتی جو تیری جان خوش
 ہی جو دین میں رہا شک اسکا
 سلطنت کو میں انہی کر دیا
 جبکہ شریوں کو چکی گی بجا
 ان مرا فاتحہ دلا دینا
 پر نہ اوس وقت کچھ کلام کیا
 نکو سو پی خدا کو جاتی ہیں
 اس طرح اوس قمر سی کہنی لگی
 کیا ایسا واسطے تم آئی تھی
 سو پناہ دے کی خاطر میں
 اب تو کہتی نہیں میں کوئی بات
 بخدا آپ سی خا ہو میں
 در شاہی پہ باغ سے آیا
 کہ حقیقت سی یہ بات
 نہیں جانتا ہوں کہ سی
 حق بجانب ہو وہ بتلا
 ماورا اسکی ای قمر طلعت
 پہر نہ ہوتی یہ نصیب
 کہ نہیں الفت اسکو مجھے
 اس طرح آتا کیوں یہاں ایما
 اوں نگاہ میں ضروری خوشداشت
 یہ وصیت نہ تم پہلا دینا
 دل جو بہر آیمانہ کو پیر لب
 رہی زندہ تو پیر کی آئی میں
 واہ واہ ای شہ خرابے
 دل پہ اک کوہ غم گر کے چلے
 پیختن کی دیاضات میں
 پیر کی اوگی جبکہ خوشخوات
 غم میں ای ماہ بتلا ہو نہیں
 اپنی مولنس کو جو وہاں پایا



بلکہ ایاہ میں خواب میں ہی
زخم تازہ جودل پہ کھایا ہو
میں تو ان باتوں سے نہیں آگاہ
اور تہا ہی دلمیں کچھ ابھی نہیں
ابھی آغاز میں یہ نقشا ہی
تجسسے میرحم پر ہوئی شدید
ورنہ لاکھوں حسرتیں چاہ
کرتی تھی وہ خوشامدین نہ تہا
کیا او نہیں کچھ مجھ پر تہا
تھنے کیا سحر کچھ کیا مجھ پر
کیا میری عقل پر پڑی پتھر
جانتی ہوں یہ اسی نہ کامل
تو لیتی ہوں میں اپنی دلوں کو اگر
بلکہ اس بات کا بڑا ہے ڈر
مراہ اچھی سہی ل لگایا تھا
نہ رکارو کنی سی ہی زینا
کیا مثل یہ نہیں ہے تمنے سنی
جان صد کسی کہوتی ہوا حق
اسی صورت سو طعنہ دے دیکر
میں تو اسکانہ دیکھوں گی جو ہم
ہی بہتر جواب نہ جاؤ تم
سکے کہنے لگا یہ ماہ تمام
لیکن اس بات میں میں نقصان

غم کی صورت کبھی نہیں کہی
اوسکی حد سے زیادہ ایندھنی
ہو گا کیا حال میرا اوسدم
ہوئی جاتی ہیں تہا یوں بڑے
دیکھوں انجام کیسا ہوتا ہے
دفعۃ عشق پر ہوا پیدا
آئی الفت میں میر ہوئی تہا
کبھی ہو ٹوٹن پوچھی اونکی بات
یا کہ قسمت نے یہ سلوک کیا
کیا بلا تم ہو کوئی جادوگر
پڑکھو کیسے پڑھی انکو پھر
اب سفسی کی پندیں حاصل
تو اوسے باتیں ہوں بہت مضطر
دور و فرقت سے ہوئی مجھ پر
خوب معشوق ہاتھ آیا تھا
ایسی الفت کو بس غفلت کی ما
بجھتی ہی دنوں تہا ستالی
تمہارے مارو رو تھوٹو
رگ جان پر لگا پینے انشتر
ہوئی پر اپنی دل ہی دلمیں
ہاتھ اس قصہ سے وٹھاؤ تم
ہی بجا تمنے جو کیا ہی کلام
کچھ دیتا ہوں صاف صاف

نہیں اس بات سے بے غف میں
ہی میں چیتی ہوں رگہ
رو برو تو یہ دلمی ہو جاتا
جب ہی گنج محبو ضبط کی تہا
دل مرا یوں گواہی دیتا ہے
پڑ گیا میری عیش میں ہی
میں اونکی طرف نگاہ کی
ہوئی مایوس کچھ ہوئی رہی
یا فلک نے یہ کی ہی گجاری
کوئی بد گھڑی تم کو تہا
ہاں افسوس کچھ ہو محبو
کس طرح آہ تم کو جانی دون
جبر کی سمت کرتی ہوں خیال
محبو دیکھ گا جو کوئی بتیاد
کہ نہ اوسکو ہوئی ذرا پروا
بی حواس اپنی کچھ دست کرو
جسکو اپنا ہنوز رہی خیال
جوئی غمگین ہو سنگدل کر لے
سیاڑوں شاخیں نکالینگے
ابھی سخت وزیر کی تقریر
شوق سے میر ساتھ عقد کرو
دل ہی چاہتا ہی اپنا ہی
اس طرف جب قدم بڑایا تھا

دیکھ میں کس طرح صبر کرتی
جاؤ گی تم جو چہرہ کر مضطر
ہمچر میں کبھی ہوئی کیا صفت
تہا یوں کی مثل ماہی بی آب
بلکہ یہ بات تو ہویدا ہے
آئی ہی اس ہانی میری اجل
چاہ کیسی کہ رسم درہ نہ کی
در بعضا و خیم پڑی ہیں
یا تمہاری ہی سخن سازی
میں کس وقت تپہ کی تھی نگاہ
نرا دہیان کچھ ذرا محبو
کس طرح سوئیں لکھو سخت
دل ہی کتنا کہ بہت ہو حال
طعنہ یوں کی وہ گنگا کیا
سنگدل کو بہلا ہی کیا پڑا
ہوش میں و خیر ہمتے محبو
کری پاوش ہی اوسکا ملا
نکر و زیست تنگدل کے لیے
آبلے میرے دلمیں لین گے
تمہو خود سن لی اچھے تمہویر
ملک دولت تمام مجھے لوم
ایک دم کی ہی شاق ہی مری
دوستوں سے یہ کیلے آیا تھا

ہو کما ہی بر اجلا مجکو حق و ناحق ہی کچھ کوگی اگر اولیٰ مجھ سے خفا مومن سدم رکھتی الفت اگر تم ساری یہ النسے گر موخفا تو زیبا ہی نہ جو اب اسکی گفتگو کا دیا پہلے اک بات میری سن تم تم سے سدم جو ای قمر تنویر تم نے شریطن سنی ہر جن اس آن بس او نہیں کے لیے یہ جہاں رہتا اوسنی تمکو نہیں سنایا ہر نتی نہ اسکی فرشتوں کو بھی خبر تم تو اسی ماہ ہو بہت غافل مجھ سے وحشی کو کر لیا لشخیر تم سے کوئی نہیں ہی شریطنی تو نہ دو داغ ہر محب کو تم ہیں یہ شریطن بڑی جفا کی ماورا اسکی اسی تم طلعت یا اگر میں پتھر پیچے کجی ہوئی دشمن اگر تمہاری لٹاک اس لیے تمکو منع کرتی ہوں دوسری سہیں قباحت یشیو بہلاؤ لکھی شہادت	سچ اسکا نہیں ہوا مجکو میں کو نگلی سچا ہی متراس بی سببے فراموشین سدم کرتی صاحب کے پاسداری نہیں الفت تمہاری صلا اوسکی جانب سے منہ کو پھیر مجکو اوسکا جواب دیدو تم کی ہر دخت وزیر نے تقریر وجہ اوسکی ہی کرتی ہوں بیبا نالنے کو یہ اک بہانہ تھا تمہیں نا حق خیال آیا ہی کہ مرادل ہو گیا تمپر بنے جاتی ہو کس لیے جاہل جسکو کوئی نہ کر سکا لشخیر بجرا مومنیں بطلح راضی یاؤن باہر نہ بالسنی کہو تم بلکہ دشمن ہیں جان و حث کی مار ڈال لیگی آپ کی فرقت تم ہی یان پہر کا آؤ جیتی نرہ لطف زندگی کچھ خاک اس ضرر سی یون ڈرتی ہوں اور یہ حد سی سوا مضرت تم سے پہلے پہل ہوئی الفت	کیسے ہوں میں تابع فرمان جی تو اس بات پر جلا میرا تمکو صلا نہ یہ خیال آیا چوڑ جاتی نہ یوں کہی تمکو سنکے دخت وزیر کی تقریر بولی اس طرح مہلقا سے مگر پہر ہو تم اپنے فعل کے منجھا سچ ہو اس میں نہیں ہے قصو وصل حبسی نہوتا تھا منظور تم نہ دلمیں کہہ و خیال اسکا ہی مگر یہی بات سچ و شہد ہوتی گر اس کچھ ہی ہاگاہ بجرا اپنی فن میں کامل ہو ہجر دم بھر کا ناگوار ہی تمکو مجھ سے اگر محبت ہی بتلا ہی بلا نہو حبا کر ہیں ہرگز یہ کام انسان کا ایسی حد سے میں فونکی اگر پہر نہ تم سے ملونکی میں نہار یا در کہنا یہ اسی قمر تنویر ایک تو ہوگی تم ہلاک و دہر کہ میں اس سے خبر نہ تھی بجرا نہیں آگاہ اس سے ہی صلا	ہوں خطا داہر گہری بہر اس میں کیا ہو گیا بہلا میر دلمیں نسے نہ کچھ دلال آیا ہوں اور اتنی نہ ہی میری تمکو ہوئی آزر دہ وہ قمر تنویر اب مخاطب ہوں آپ ہر نہ کر فونکی میں تھی کچھ مگر کہ ہی اسجگہ کا تھا دستور اوس شریطن ہی ہوتی تینوں جانی دو گر ہو کچھ دلال اسکا کیون پر یا سمیٹوں صبر یاہ پہر نہ کرتی یہ گفت گو و شہر واقعی نقش حب کے عامل ہو نہیں قابو میں دل ہمارا ہی کچھ حمیت ہو کچھ مروت ہی جان اپنی نہ مفت و جا کر کیر سکی ایک کو جو کوئی ادا خون ہوگا تمہاری گردنیر جانفشانی یہ ہوگی سنگار حشر میں پہر میں ہونگی دمنگیر ہوگا حاصل نہ کچھ سوا سی ضرر عشق کستی میں کسکو چیر ہی کیا کیسا ہوتا ہو درد فرقت کا
--	--	--	--

کیونکہ میں نے اب مختصرت
تو ہی اللہ کے قدر ہی میں
ہمارا چہیتا اگر منظور
خوب سیکھی ہو اولیٰ تقریر
میں اس وقت کی ہو تقریر
کر یہ دیر پر وہ مجھے شکوہ ہے
تو ہی میں نے انہیں قصور
میں کدو ذرا خدا لگتی
لاکھوں انسان اس طرح
کون بگڑا یہ سننے کے بتلا دو
کہ جو کوئی کسی پر مرتا ہے
ہیں ایسے کہاں کو غیرت دا
میں آتی ہی سب کو غیرت ہی
کہ میں ایک کو تو خود پروا
ایک کے شکل سے تو نفرت ہے
دلو اور سکون میں گوارا ہی
خیر اس وقت ہو گئی واہ
آگ اب اختیار سے تمکو
اپنی شہر میں انہیں معاف کرو
کوئی حاکم ہی نہیں تم پر
سب طرح اختیار سے تمکو
اس میں تو تم کو کمال ہے
شروع ہو کر اساتذہ جن کے

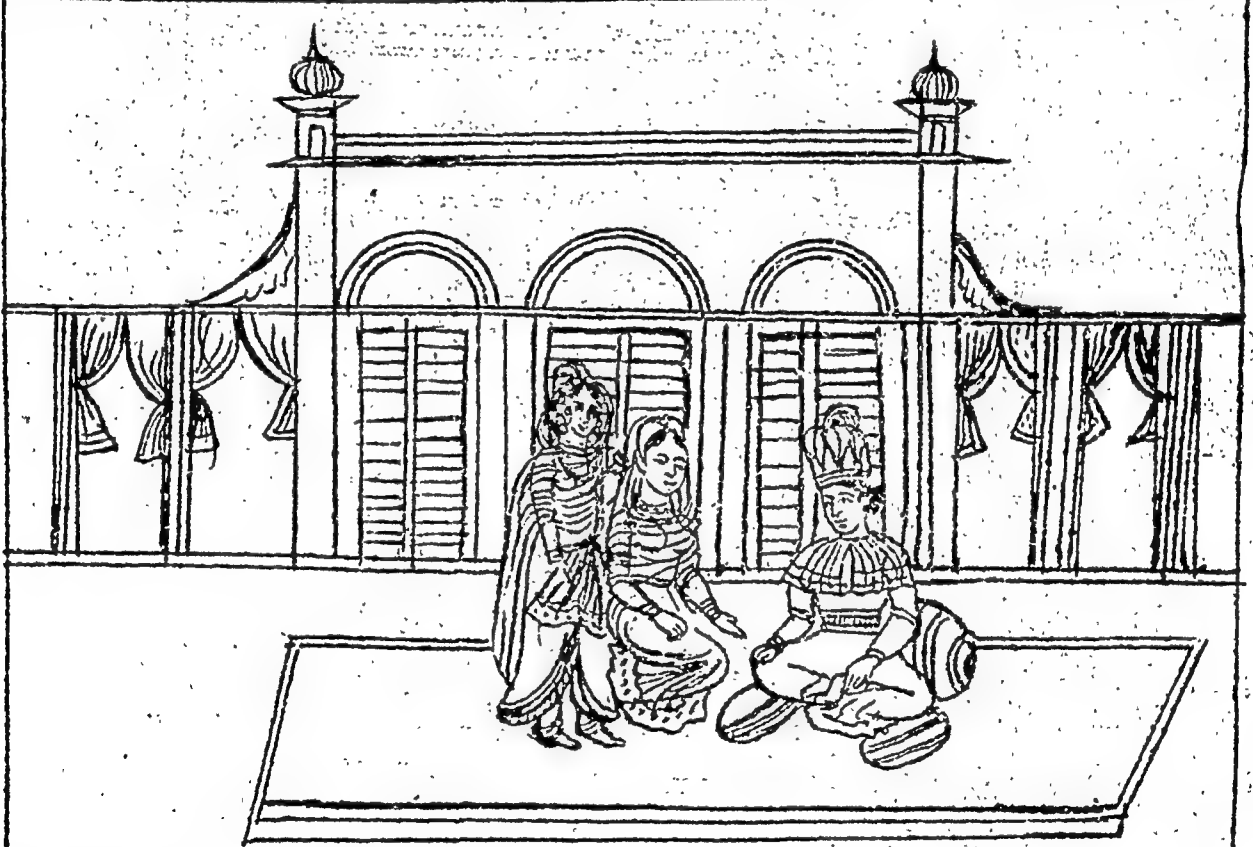
سوج اب کیا ہو اور کیا وہ
نہیں کہتی ہی انہیں نظیر
تو نہ کچھ اور بات کا تھا
دون میں اس وقت کیا جواب
اور میں اصلاً انہیں ہی قصیر
دل مرا اس جوان پہ آیا
تم تو مجھے جیاتی ہیں جو
تم تو سنتی تھیں گفت گویری
عقد کا ذکر جبکہ وہ لا
اسکھری ہو گیا ہی کیا تمکو
فی الحقیقت وہ پیار کرتا ہی
جو کم باند حکم ہو طیار
میں کھلاتی ہیں غمزدی
لگ گیا اور سکرانہ اکھیلا
نہ محبت ہی کچھ نہ الفت ہی
جان اپنی بچا کی جاتا ہی
یہی کرتی ہوں شکرت یا
انکو جانی دو یا سخانی دو
عمر و پالشی انحراف کرو
کہ تم میں کچھ وسکا خوف خطر
کس لیے انتشار سے تمکو
یاد آئی ہو بر محل اس وقت
گر کوئی بکتا ہو تو کہنے دو

مجاہد اب کیونکہ شریک کی
کیونکہ خاموشی کے تو کو کام
سنتی ہی یہ علی گئی تقریر
دو نہ دو تم انہیں اجازت
جانتی ہی جو ایک میں دستور
اس میں گفتگو نہ ہی زیبا
کیا مجھی تھی کسی کی خبر
میں ایسا ہی کہا کیا ہی
یو نہیں میں بیان کیا او
ہو نہ مجھے خبر برا چیخا
لاکھ صورت ہو کوئی بہتر کا
دیکھ الی ہو لاکھوں کی غیرت
یہ ہی لوگو عجب تماشا ہی
چوڑی جاتا ہی خود ہی کٹ
خود گری پڑتی ہیں جو لوگ
میں تو اس وقت ڈر گئی بھلا
کہ اسی جا تمہارا ہی محبوب
انہیں دہتا جواب فرقت کا
ایک ہم بہرہ انکھ میں ہوں
خود ہی فضل خدا اسو حاکم
اور موتا جو کوئی حاکم ہی
دو دل پس میں گری
دوست میں ہی میں کچھ نہیں

ناحق الزام سی تو ڈرتی ہی
تجوا گفتگو سی کیا تھا کام
بولی جنہا کو لوٹ نہ مریز
مجھے کیا کام کیا غرض مجھ کو
میں اس طرح کرو یا مذکور
تو فی میرا نہ کچھ خیال کیا
رکتی اسکا خیال میں کچھ
کہ یہ لبر تھا را بگڑا ہے
تھا جو دستور کدیا اون
دل میں سوچو ذرا برا چیخا
دخل کیا ہی جو وہاں جا
نہ نظر آئی اون کی بصورت
کے اند میں ایسا دیکھا ہی
غصہ و سکا ہی ہم غمزدی
غری کر تا ہی وہی رہ کر
جیتی ہی غم میں گئی بھلا
ور نہ رہتی میں عمر بہ محبوب
میں بتائی ہوں رنگ و صلت کا
انکی وصلت سے دل میں
کچھ نہ دل میں کسی سے ناوم ہو
تو ہی کچھ اسکی ان چل سکتی
تو وہاں کر سکو گا کیا فانی
عین اس ہی چشم ماروں

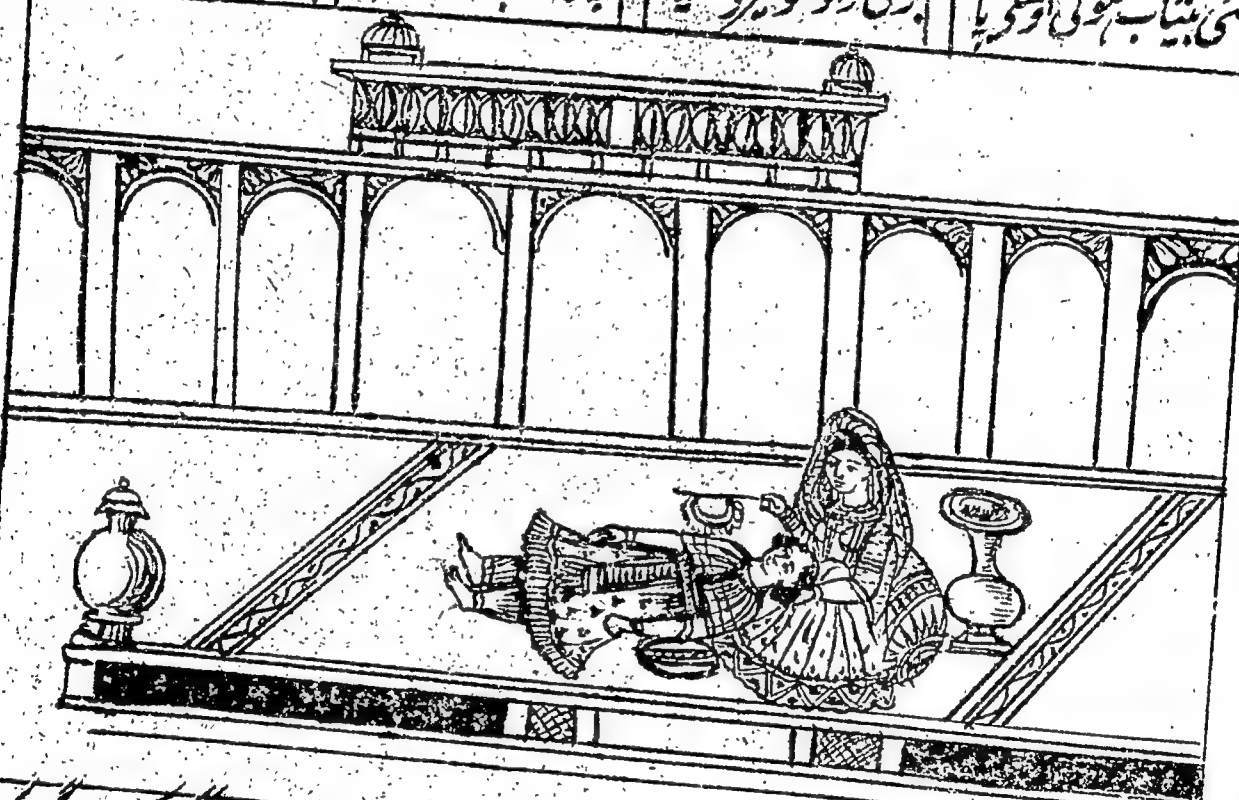
تو عجب ہی ہیدای قمر سیمما	مجھ کو معلوم ہو کہ ہوشیدا	دیکھ کر اضطراب یہ لیکن	گرچہ میرا ہی نہیں کچھ سن
بات اک مجھ کو یاد آئی ہے	دل سے مینی زمین بنائی ہے	بلکہ اکثر زبان خلقت سے	سنی آتی تھی ایک بات سے
کہ دغا باز مرد ہیں سارے	ہو گیا آج امتحان بار	اس میں کوئی نہیں شک نہا	کہ غضب کے یہ لوگ عجب سار
کس قدر آتی ہیں فریب نہیں	ہی دغا بازی ان کی خلقت میں	بخدا ایسی ہی ہے بی ایمان	لاکھوں فی اٹھائی پانچ تان
بندہ بی درم میں مطلب پر	مسعد چن کوئی کاٹلی سر	جب نکلتا ہے غرض ان کی	بھر نہیں آتے ناکسی کچھ ہی
پر یہ انکا عجیب ہی دستور	بیونا خلق میں ہیں مشہور	کیا سمجھتے نہیں ہیں خود کا	کہ ہمارا نکل گیا ہے نام
ہم کر کے سچ کہتی ہیں بات اگر	تو نہ آئے کسی کو بھی باور	ان کی دانائی پر پیرین پیر	کچھ نہیں انفعال ہی اس پر
کرتی ہیں کیوں بناوٹیں بکار	ہم سمجھتے نہیں کچھ انکا وقار	یہ اگر سر سے کانٹا رکھ دینا	تو نہ آئی کسی یقین میں
اوس پر پردہ کی تسلی یہ تقریر	منہ کے کہنے لگا وہ تنویر	نام رکھو نہ مرد و عورت کو	عورتیں بھی یقین نہیں ہو
دی وہی شخص اور کوا لازم	جو نہ ہو آپ خلق میں بدنام	مرد کو یاد کب چلتے ہیں	کہ یہ ختم عورتوں میں
میری کہنی کا اگر یقین نہ ہو	دیکھو تو تم بہار دانش کو	خوب اقد ہی ہی اس کا علم	کہ ہو قرآن میں کیون عظیم
دیکھو کتنی ہیں با وفا ہم کو	بلکہ میں صاف دل کہی ہلوگ	نہیں اس کا خیال کرتے ہیں	پیار کرتی ہیں اوہ بہترین
بولی یہ سنے کے یوں ناہین	یہ ہر ماننی کی بات نہیں	میں مانیکا کرتی ہوں گلا	یہ تمہارا نہیں ذکر صلا
تمہو باہر مہر مری اوکی	ہی یہ ثابت تمہار چہرہ	کچھ قیافہ شناسن غن ہی	وضع تم میں نہیں ابی کی
ابھی باہم یہ مروتی تھی تقریر	آگئی اس میں اون دخت زیر	ایک جاو لو جب آئے لفظ	دلین خوش ہو گئی وہ نیک
نہی جو حدی زیادہ خوش و خیر	چھٹرنیکی لیے یہ کی تقریر	کیا ز مانیکا ہو گیا ہی طور	دلین کچھ اور ہی باپراؤ
شاہزاد کی سمت کر کے نظر	یوں لگی کہنی وس منہ	کیوں حضور اکو تو جاہتی	مطلقا اس طرف نگاہ تھی
آپ کیوں انکو ہوش میں لائیں	کس لیے انکے سامنے تین	مینی کیا اس میں نہیں ملتا	غصہ کیوں جاوہ یہ بات
مجھ کو اسکا سبب بتائیں آپ	وجہ جو ہو وہ اس باتیں آپ	اوسن پر وہی کر کی تقریر	بولی بہرہ لقاسی یوں شیر
لیجیے آپ کے قدم ای راہ	ہی عجب بات آپ کی واقعہ	سیکڑوں حکو دم میں ان	دفعہ ہو وہ اس طرح تسخیر
تہا حقیقت میں بخش کر تو نکلا	کچھ سمجھ میں مری نہیں آتا	یہی ہی خوش نصیب کا اپنا	خوب کھل کھیل آپ کیا کرنا
خیر مونا تھا جو کہ وہ تو ہوا	حال اب کبھی بیان اپنا	کیوں بیان آپ لالہ میں	کس لیے یہ اوٹھائی ہو کلیف
منہ کے کہنے لگا یہ طلعت	کیا عیا نکو بیا لگی ہو چلتا	ہم سے احوال پوچھتی کیا ہو	آئی ہیں قسمت آزمائی کو

ور نہ میری نہیں ہر عیادت لاکھوں ہنست ہماری کردہ ہن میری خوشی ابھی نہیں ہونچر قدتھو ماروں کوئی روئی گر کر رہی تھی وہ اسطرح تغیر ہوش میں اسکو دیکھو وہ شیر اوشکے بیٹھا غرض وہ ملت	کہ کسی شخص کی کروت سیکھوں لوگ ہمہ مرتی ہن بجرا اسقدر ہی دل تہر قص سمجھوں جم تڑپی کوئی شہر ہوش میں آگیا وہ نہ تنویر ہو گیا جو حجاب منہ گیر تصویر شہزادہ ملکہ حسن او وزیر زاد	یہی صاحب علی قدرت تکھوت سو اونکی نفرت کوئی تشدد نہن مانگی آب میں جو بگڑتی کچھ بن آنگلی زانوی یار پر جو دیکھا سر ابھی زانوسی سر کو سرکار تصویر شہزادہ ملکہ حسن او وزیر زاد	دل یہ ادا وہ اطاعت ہو نہیں پوشیدہ اسکی شہرت آب شمشیر سے کروں سیر لعل سی جان بخت جانیگی ناز کرنے لگا وہ قسمت پر بہشی اک غمخیزی لکھ کر فرط شادی سی آگئی طاقت
---	---	---	--



و لیکر اسکو ہو گیا بیتاب ہاکیجہ کی آگ ٹھنڈی ہو کیا ہی حسرتی تہہ پہلا ہوش میں آئے نگ لای تم کیا کوئی نشہ پیکر آئے ہو ایسی بیتاب ہونسی کیا حال	آتش عشق سے جو دل تبا کباب سوز فرقت کی سر گرمی ہو تاکہ آغوش میں وہ آجا کیا ہی جلدی فرمیں آئی تم دیکھو اتنا بکلتے ہو سنہ جاو صنبطہ کیجی جو بقیار ٹی ل	اوسکھڑی پتا تہا یہ مخزون سو بچا کر دین اپنی ایچیا قصدا سکا جو یہ نظر آیا خوب اران سلامتی ہن نہیں یہ اختلاط بہا تا ہی اپنی الفت اگر جاتی ہو	کہ میں سننی سو اپنی لپٹا لہن مڑکی اوسکی طرف کو آخر کار مازسی او میں پری نی فرمایا باتین یہاں کی بھی سنی بنا ایسی باتونہ عشقہ آتا ہی محبکو در پردہ تم بناتی ہو
---	--	---	--

ی مناسبتی بل جاؤں جان ہی اس حسن کے سچ جانے بعد دم بہر کی یون ہوئی تو مجھ کو ہوتا ہی رنج رہ رہ کر اب شفا خانہ سو سنگاتی ہو شاہزادی کی تھی یہ عین مراد لئی بیتاب ہو کی او کی پا	بعد دم بھر کی بہر چاہی وں سو گئی بوی صنم تو ہوش آ خیر تھو تو کچھ نہیں پوا نہیں لیتی ہو کچھ ہی کسی خبر او سکو لیکر ہی بن آتی ہو خالی میدان پا کی ہو گئی شا بولی بوا وٹھو میری کشیدہ	ما نکالی یہ ولولہ دل کا یہ سمجھ کر پھر سنے مال دیا کون بیکار اب کری تقریر ولسی اپنی بہت ہو غن مجھ آخر کار یہ بنا کر بات صدر درد و غم سی تھی بخور اپنی رانو یہ او سکا سر رکھ کر	نر ہے دلمین جو صلا دل کا اور بات تو نہیں او سکو دل دیا مین ہی کرتی ہوں اس کی کچھ کچھ دوا اس کی ہی کرو گی ضرور مل گئی او سکا سر نہ خوشدات کلی کر لیسے پھر وہ غیرت جو لگی تکیے او سے بدیدہ تر
---	--	--	---



بھن کر دیکھتی تھی گھبرا کر کہ سنگھاتی تھی بوی لعل سا فرط غم سے ہو میرا حال اتنا کرتے ہیں ہم خوشدین اولی لب پہ تقریر ناز کی لائی خیر تو اپنی ہوش بن آؤ اپنی گرا نیکیا یہ بایں سب	ہاتھ رکھتی تھی گاہ سینہ پر گاہ دامن کی دیتی تھی ہوا طلحہ آنکھوں کو کہو لود و لند منہ کی مانگی تو حسین مراد ملی پہرہ کچھ اور رنگ پر آئی اب یاد نہ پاؤں پہلا اور کوئی نہ جانے گا	سین جو کم تر تو خوف کچھ کیا بوی صیب فن سنگھانی لگی گاہ کرتی تھی اس طرح تقریر زندگی تلخ ہو گئی اب تو دل بہت اوس پر کیا گہرا ہی بناؤ کی ساری بہوشی کچھ بمانہ کچھ ور صلا	او سکو بہوش جب بہت پایا موشیراوس قمر کو لانی لگی تھی کہی غم سی صورت تصویر لب شیرین سی کچھ کلام کر د ہوش بن جب وہ قمر آیا بولی اس طرح سن اب سمجھی
---	--	---	---



نازنین ست پاموئی تندی
 عطر خنک کبھی سنگھاتی تھی
 بیقراری سی گاہ و قی تھی
 جس گھڑی اوسکو شہین پایا
 دشمن کا اور تر گیا پہرا
 اس قدر دل فی ہول کنا یا
 کر چکی جبکہ اوس پر یہ تقریر
 سامنی سی شہاکی چلن کو
 اس غریب الوطن کی حالت پر
 لعل سی جان کی عاتی ہو
 اپنی گہرین شخص اگر ہو تا
 چاہیے کچھ علاج اسکا ضرور
 پاسداری اب اسکی لازم
 سمجھو تو دیکھیں کیسے لوگ
 کون بالغ ہو خود علاج کرو
 جو کہ کرنا ہو جلد اب کرو
 آپ پانی و ملین بیا ب

پیون بند آنکھیں انت بیدہ
 لکھو وہ کبھی سباتی تھی
 فرط الفت سی جان کو قی تھی
 خوب سینہ سی اپنے لپٹایا
 دیکھیں اسی قدر زہرا
 کیا کمون جو تعلق اوٹھایا
 ہتی بہت فیشنور جو وہ شیر
 بولی شہزادیسی ذرا دیکھو
 کھڑے ہوئے تیار دیکھنے سی حکم
 اب کوئی دم میں بچا کی آئی
 ٹکڑی مان باب کا جگر ہوتا
 تاکہ جلد اسکی بخودی ہو
 غمگساری اب اسکی لازم
 نہیں اچھا خبر آئینے لوگ
 کل جو کرنا ہو تھکوا آج کرو
 گو دانی ثواب سی ہر لو
 کر رہی ہو فقط مجھ سے حیا

شاہزادہ کیو جبکہ غش آیا
 صدقہ لاکر اوتاری تھی کبھی
 لاکھون بیرن جبکہ دیکھیں
 بولی کیسے مزاج کیسا ہے
 آپکا حال تما وہ دور از حال
 جان پر میری نگہی تھی خنوا
 اوسط غش میں تیار جو باہ لقا
 کب سے غش میں پڑا ہو یہ ہر
 نہیں ہوت کوئی اسکی پاس
 منصفی حضور آئین
 دوڑ ہو قی عزیز و غن کیسی
 ہو گہرین حضور کے مہر
 نہیں کر لیتے ایسا دل تیر
 بولی یہ سنکے وہ پری یکے
 ہی ہی وقت اور یہی سنگام
 شاہزادی فی جہت کی تقریر
 راہ پر یوں نہیں یہ آئینے

دل دخت وزیر گھبرا یا
 ہو کی مضطر بکارتی تھی کبھی
 آگئی ہوشین وہ ماہ جبین
 طور بطور آج کیسا ہے
 آتی تھی میری دلمین لاکھون
 صدق خالق کی پر کیا سسر
 اسمین و سکا خیال جب آیا
 مبتلا سی بلا ہے یہ ہر
 بجز افسوس حسرت و غم ویا
 دلمین بات غور فرمائیں
 حق نہ دکھلائی بکسی ایسی
 کوئی اسکا نہیں عزیز یہاں
 آدمی کو رہے خدا کا ڈر
 ہی بڑا اگر تمہیں خدا کا ڈر
 چوکتی ہو تم اسی قمر اندام
 سمجھتی اپنے دلین دخت وزیر
 لاکھ

وقت اوج رکاوہ نہ نایاب
ہی بنا گوش گوش حور کی لو
شیشہ می جو دیکھ لے وہ گلا
پیار سی ساری وہ سا عروبا
سخت مشکل ہی صوف پستان
نکات اوسکی نکلی ایسی
سرخ نیفے سی یون عیان کر
صاف صفا اور بری بہترین
پنڈ لیان اوسکی ہن نور گیر
جسم میں ہی لباس ایسا
گوٹ اودی درا و سکا رنگ
پانچا گرنٹ کا زیبا
ایسی بنم کی گرتی تھی نایاب
سبز گوٹ اوسپاک قیامت تھی
چمک تو کی اوسپر ایسی تھی
عجہ آرام پائی باوجہ تھی
دیتا تھا سیس بھول رہی ہا
بومیں ایسی تھی بکلیوں کی چمک
بازوؤں پر ہی نور تین نایاب
تین جہانگیرانہ زینت
اسکی جو بن کا دیکھ عالم
گھر کیا دل میں دو نو اکبا
دیکھنا ناز کی طبیعت کی

نیم میں ہی سیٹ باغ شبا
پاکمون و سکو شمع طور کی
دم خجالت یعنی مخفا اوسکا
ہاتھ ملتے ہیں دیکھ کر خوش
کہیے کیونکہ اونہیں حجاب
دل میں نشتر کی طرح چپتی
رگ اعلیٰ ہی حسب طرح سو نظر
شعلہ صندل میں پریشانی
صاف ہن ساق حور خلد ہن
جامہ زیر مو عین کا شہر اہی
شب کا کوناد باک صبح میں
رنگ مانی نفیس اوسکا ہتا
خوب باریک بہتال حباب
شکر صاف پروہ آفت تھی
دل عاشق یہ بجلی گرتی تھی
سین ہر اتنا نگاہ میں اوسکی
گل ہتا بیکھر موشار
برق کی آنکھ جسے جاسی پ
جسبہ ہر رنگ سے بودل بیتا
دین فرست عاشق کو شکست
نر یا اور اسکے دم میں دم
رنگ اپنا جامایا آخر کار
عشق فی جو ذرا اشارت کی

کان اوشو رخ کی ہن کج
ایسی گردن ہ ہی صراحی
پانہ نازنین اگر کھائے
دست رنگین پہچمہ مرجان
کیونکہ پستان یہ مو غضب
گورا گور اہی پیار پیار پیٹ
کیونکہ بل کہانی ناز کی سو کر
جام جمشید کا سہ زانو
کس غضب کا ہو قد وہ بولسا
جادانی کا وہ دو پٹا ہی
خوشنما ہی ہر ایک اوسکی بل
وہ پراق کی اوشہ چڑھی گوٹ
پھوٹ آئی تھی جسم کی نکت
تھی غضب پہنسی پی کرتی
عطر میں ہی لسی سراپا ہی
موتیوں کا جو سر پہ تھا چمکا
انتیان کا نو عین ہے وہ خوشتر
خوشنما اسقدر گلچین طوق
دست رنگین میں تو ہر گل
پاؤن میں ہی خوشنما چمک
حضرت عشق میں قیامت کے
محو نظارہ تھی جو دونوں
نر باضبط کچہ رہی خبر

کیونکہ حسان نمون قربان
دلسی جیسے شمار ہون منجوا
صاف سرخی گلور شہ آئی
اونگلیاں نستر کی ہن گلیاں
قمقمے نور کے ہن و روشن
مثال مینہ ہی وہ سا پیٹ
ہی نزاکت میں شک رنظر
میں حسن شباب سو مملو
جسے بریا ہو فتنہ محشر کا
نہیں اپنا نظیر کھتا ہے
سرو قد پر کمون چہر ہی تھی
اطلس سرخ جسبہ جامی تو
وہی گویا کہ اوسکی تھی نکت
قمر آفت تھی جسم کی بہر تھی
کتیکی کا وہ پھول گویا تھی
بہر مرغ نظر تھا دام بلا
صاف حسن کے تھی ان عین کہ
بالہ ماہ پر تھا جسکو فوق
حلقہ چشم حور تھی کنگن
دل کو جسکی حد اگر ہو بیکل
بلکہ تیلے بنے ہن آفت کے
عشق کا جوش تھا اوسدم
عش ہونی دونوں اودہ

کبھی گر پرتی تھی وہیں مہر	مہوش یا تو یوں کسار و کر	غم جدائی کا دیکھ لے واری	سنا تہ مانگو نہ لیکے واری
کسطح دکھ اب تسلی دے	کون سا آسرا ہر جیبہ جیون	نہیں دیگی نہ ماتا ہم کو	کسطح جسے بہلائیں اس غم کو
گاہ کرتی تھی سبے یوں گفتار	دوری اکہ کی تہم جی شوا	صاحبو کیونکر ایک آرام	چاند میرا نہ آیا آئی شام
کس جگہ رہو تم کو وہ بہت	تم کو معلوم حال و سکا ہے	اکیون ہوا مجھ سے نہ خفا ہو	اری تہلاؤ کیا ہوا لوگو
سو ہی کعبہ وہ گود پہلا کر	کرتی تھی یوں عین چلا کر	میری بچہ پری کو تو ملایا رب	چاند سی شکل مرہ دکھایا رب
اپنی پیری کا تہا عصا وہ جو	ہین فرتیمین اسکی تاب تو	جب بہت فرط غم سی گہرائی	اگر سی اس گلکی باغین سے



کہ ہوا تہا جالشی ہ گل تر	یوں لگی موندنی ہان مار	لکی کہنی یہہ وی لیل سے	کچہ تو آگاہ ہی مری گل سے
فرزین سی کہی یہ کہتی تھی	کمین دیکھا ہی میر کسر کو ہی	اوسکے رگو سے یہہ ہوا کر	بنگیا غمکہ وہ باغ تمام
کیے نالے نہرا لیل نے	پھاڑ ڈالا قبا کو ہر گل نے	پڑ گئی تھی یہ سار باغیہ اس	برگ ملو لگی کف افسوس
رقص طاؤس کو تہ یاد رہا	چال بہولا چکور ستار یا	چلی گلشن میں ایسی غم کی	نخل ماتم ہر ایک نخل ہوا
نیلا سوس نے ہی کیا جو با	رنگ گلشن اوداؤں اس	آنکھ نہ کس کبھی مٹی بی نو	اشک شبنم سی ہو گئی محو
گل سوسن جو سو گوار ہوا	دل لالہ ہی داغدار ہوا	غم سے بگڑا یہ نہر کا نقشا	شہہ ہوا تہا چشم گمان کا
سوج لیل کی طرح تھی بیتاب	ہو کر روی خوب چشم جبا	نہر میں نصب تہا جو فواو	آٹھ آٹھ آنسو وہ فوجی تہا
اوجھلہ خوشناتہی عقبہ مکان	ہو گئی مثل قالب بجان	تھی جو آغوش حور سے بہتر	دہن اثر در کی بنگے وہ د
ہوس جزین کو ہی چہ گیا شام	در مہوش کچھ سر و پا کا	لس اوسے باغ میں رہی گی	دل پہ رخ فراق سنی لگی
تھی ادھر شب بتلائی لال	اوسطرفہ تھا کا تہا لال	تہا جو مشتاق دیدار کمال	پرتی پرتی گندگی کسی سال
دشت گرد کی دہن میں ناشا	تہا بگولی کی طرح سے برباد	چلے پیدل جو کہ ایک قدم	حلی کری نہر لیں ہا سی تہم
پای نازک میں پیڑ چہا	پڑ گئی اوسکو جان کلالے	آبلے ہوٹ ہوٹ رگو سے	پاؤ نکو آنسو و نشو و نہو سے

جان تک بھی اگر کرمی نثار
کبھی تنہا نہ جانی دو نگاہیں
کبھی نہار میں یا نہار
اس کے بہتر ہی ہی با بیاہ
ہوئی با ہم صلاح جیہیں آن
سہ اتفاق کی مگر یہ حالت تھی
فکر دلہریاں پہ لیل نہار
شوق میں آو دہر تو یہ رون
ہوئیں جدم سحر کو وہ میدا
اولسی ہی جب کچھ تیا پایا
کر دیا اس سحر نے کیا انداز
باغ میں ہونڈا پہاڑ سو جا
کوئی بولی نہیں ہوئی بھی
کوئی ملتی تھی خاک چہرہ پر
شاہ کی ڈرسی دلوں نہارتا
سمجھیں نہیں چپکے گی یہ بات
گوش و جبب ایہہ حال سپر
جلد لٹہ دھونڈھ کر لاؤ
سب اوسو دھونڈھتے ہو پھر سو
وود و منزل ملک گویہ غلام
جب سنی شاہ فی یاونسی خبر
انجی انسی ہی اب سفر اپنا
نیک کو ہی پونجی جب یہ خبر

ہنیں لاتی ہرین ہا نہیں نہا
سرجھ اویہنیں چلوں گاہیں
دل میں اپنی رنج نہا
لیجے ساتھ محلو ہی شہ
چپکے چپکے کیا کیہ سامان
دلو اوسکے کمال فرحت
دھن ہی ہونچوں جلد تادریا
ہوگی اس طرف جو صبح عیا
نظر آیا نہ ہو گل خیار
دل پہاڑوں سبکا اور گبریا
ہامی کیسا نصیب کا تھی یہ
خاک اور اتی پہرین شہ
دونوں مفقود ہو گئی فی
جان کہوتی تھی فی رورور
سینہ میں دو ماتہ و جلتا
تھوڑی مدد خود کیلی گئی
گر پڑا سخت سو پکڑے جگر
کس طرف وہ گیا ہو تباؤ
کبیں اوس گل کی کچھ پانی
چاندالی ہیں وہ دشت تمام
بولا اوس دم وزیری و کر
تیر غم سی چہا جگر اپنا
مرگتی جیتی جی وہ ختمہ جگر

ہنیں بیاہیں اکیو یہ کلام
سجدا آپ گرنہ فراتے
جبکہ فرط قاف سے گبرتا
شکے گفتار یہ ہونا جا
راتکو دونوں چپکے آخر کا
لیجلا تہا جو شوق وصل
پر نہ آتا تھا کچھ دوسر کا خیال
جو جلسہ میں خواص میں بلغم
جب ہوئی فکر اونکی دلوں کا
لگین کہنے یہ کیا ہوا یا
ایک سی ایک بوجھتی تھی
جہاں الا عرض وہ سارا
کہو گئے اوس کی ہوش و حوش
کوئی کتنی تھی گہر ہوا یہ تباہ
اوسکی ملنی سی جبکہ میں ہو
نہ سینے ہی کچھ خیال کیا
تہا م کر دلوں سے کہنے لگا
شکے اوس غمزدگی گفتار
ہو کی ماہوں پیوہ پیرا
اوس فر کا کچھ نشان ملا
ہامی کیسا فلک داغ دیا
کوئی ابر میں چہا نہ وہ ما
پیشی تھی کہی وہ سر اپنا

ہی اسی نکی اسطی غلام
مجھے چپکے کہیں چلی جا
وہ ہونڈ تھا اکیو چلا جاتا
ساتھ لیجانے کا کیا اقرار
گئے اوس باغ سی رنگ ہار
دخل کیا جو کہیں کہیں قدم
کیا ہوا ہو گا والدین کا دل
چپکے رات بہر تو وہ سون
جا کی درازنہ سونچ چھا جا
آگئی کیسی ہی بلایا
شاہزادہ کہ گریابی بی
مگر اوس گل کچھ ملانہ سرخ
کیا ہوا ظہار اوس کا عالم پس
کوئی کتنی تھی اٹ گئی اللہ
پہر تو ہر ایک حواسن مونی
شاہ سی جا کی عرض حال کیا
میری یوسف کا کچھ کا و پتا
پونجی چار و نظر شہرا
یہ سخن وہ زبان پر لاکے
چہاں ہی ہم اک جہاں نہ ملا
نہا کوئی زندگی کامزا
میری آنکھوں میں جہاں یہ
نہا متی تھی کہی جگر اپنا

دردِ دلدار تک اگر جانوں لطفِ ہوا سے جو مقصد دل تنگ کرتا ہی ہجر یار مجھے یہی سب عاشقوں پہ ہوتا ہی سرمین سودا ہے عشقِ لیلیٰ یا دآئی ہی زلفِ یار اگر تینغ ابرو کا جب خیال ہوا یاد مریگان بھی وز کاوشِ کانِ جاوید سکی دآئی ہر تنگ یاد دہن میں مچن لیلیٰ دردِ دلدار کی یاد ہو گئی یا دآیا گلو می یار اگر گات او سکی جو یاد آتی ہے شکم صاف کا جو دہیان آیا یا دآیا جو زانو سے دلبر یا و رفتار کا کہوں کیا حال اب ہلکی اگر یہی صورت ہو مگر قصہ میر و لیلین ہی مجھ کو جانی نہ نیکی وہ زہنار منع کر نیجا جو نتاہنگام یون لگا کشتی وہ قمر طلت عرض کی او سو واہ واہ کی نہ اوس بات پر راہی نظر	دردِ ہودرد دل شفا پاؤں نرنا گر شباب کیا حاصل اب نہیں تاب انتظار مجھے یا مری جان پر انوکھا ہو رائدن لب پہ نالہ تنہا ہو لوٹ جاتا ہی سانپ جانی پر بی چہری مرغِ دل حلال ہوا رگِ جان کی لپی ہو لکشتہ کو ہم اندر سے لگاتی ہن کچھ مجال سخن نہیں جسلا ہیرا کہا تو نگاہِ اکِ شرم دم خفا ہو کے آگیا لب ہاتھ سو مفت جان جاتی ہے ریخِ فرقت کا میٹھان آیا جھک گیا زانو می لم ہیر روز و شب کرتی ہو محوِ خیال مار ڈالیا یہ غمِ فرقت کہ میں پوشیدہ شکوہوں ہی جان جانی کی میری آخر کا یون تڑکیا کیا ہر سو کلام لو پرانی نہ اپنی نہ گرفت ستی نہ ہیر مجاہدہ اندر کہ جی گا یہ ہر مین کیونکہ	حال ظاہر تمام تجھ پر ہے ایک دن وہ قمر جو گھبرا یا مجھ کو بتلا دی جلد یہ ہند دلِ عجب دی تاہر پنج و لم میں غم سی ہی جامِ دلِ محلو ایسا نارِ نفسِ لہجہ ہے آگئی یاد جبکہ چشمِ صنم یادِ خسار کی جاتی ہے یادِ بیتی یہ کر رہی ہو شرم یا دآئی ہی وکی سرخی لب یا دچاہہ دقن جب آتا ہو یا دیتا نہیں سینہ کو بی ہر دستِ نگیں کا جب ہاتھ کیا ہی یادِ لمرین گم گئی ہم کہہ رہی ہی یہ یادِ صنم نگہی دار یادِ قامت کی تا کہ تاب ضبطِ نالہ واہ ور نہ ہوگی جو والدین آگاہ اوسنی جب اسطرح سو فرمایا آپ کا گریہی ارادہ ہو میری خاطر نہ تم بلا میں ہو فکرِ تحیف کی تو فراموش فی الحقیقت فقیر کی لغت	مجھ کو بیت الشفا وہی گھر ہو رو کی مولن سوسنی فرمایا حالِ لغت سوسن نہیں آگاہ ہی عروہ جساو سمجھی تھی ہر بھری تھیں آنکھ میں آنسو نہیں سلجھائی سلجھتا ہی آنکھ میں تہہ لکینِ خدا کی شرم موت کی زردی یہ چہاچ ناک میں دم ہی ٹیگیا ہوا لم خون تہہ کوں کیا ہو ہنگام مجھ کو کیا کیا کنوین جھکا ہوا نئی نوبت یہ غم کی بستی ہی جھکیانِ دل میں کوئی لینی لگا لینکے اب غمِ قریب باہ عدم چلے اب قیس کے قدم قدم کیا عجب دی جو ایک دن سولی اب تو لیتا ہوں گئی رکی را ہو گا او کا الم ہی حال تہہ سنکے اس بات کو وہ گھبرا یا چلے خدمت کو ساتھ بند میں بیٹھی بھلائی کیون میں میری لغت نہ دیا نیک کب سمجھتی ہیں صاحبِ لب
--	---	---	---



<p>دیکھو اوسکی ہوا کمال ملال کیا ہی یہ رنگ ای قمر تنویر اس قدر ہو گئی ہو جو بیہوش کون ظالم ہو جس پہ نائل ہو و مبدع بات باتین دم سر تا تہ سے کسکے فتنہ برپا ہو حال لکچہ تو ہم سے فرماؤ محرم راز ہی یہ اوسکا تھا عشق بلین سکو حال نہی تفسیر روز افزون ہی ہوا وزاری و ایک دم پر یہ دوسری کفت ہی زندگانی کی کون صورت آئین مجھ پہ جا بجا ہونگی دل ہوا دشت غم میں آواہ وولت عیشین نہ آئے زوال ناوک عشق دل پہ کما بیش کیا کلام خدا کا آیا ہے ہوگا ویسا ہی اسکا حسن حال</p>	<p>شاہزادی کو دیکھ کر بجال اور یہ کی مانتہ باندہ کفر کیا می عشق کو کیا لوجہ تیج ابرو کی کی لہجہ ہو چشم تر شک ہو نہ ہو پھر ہر گھڑی کس لیے یہ نالہ ہو کہو لڑکا کہ ہو شمع آؤ وہ ہی الفت جو اس کا کرتا کی ہی تاجر سی ہنہ جو تصویر ہی ترقی پہ بتقاری ل شب بلا ہی تو دن قیامت گر ترقی پہ یہ نہیں جھٹکے کسطح شرطین ادا ہونگی جسنا اوسنی حال یہ سارا ایک عمر ہو صدوسی سال یا کہ خود آپ دل لگا بیٹھے قول اجر عین جو آیا ہے جو کہ ہی وشنیہ کا خط و حال</p>	<p>والش عقل میں جانانی پاؤن پراو سکے گڑا جا کہ کس لیے آپ کو ملال ہوا مثل لہ جو داغ کما یا ہو کیسے تو انتظار کسا ہے وہو نہ رہی ہو نہ کسی سحر کیون نہ نالو کی گم حوشی ہو آفتین سر پہ لینی سے حاصل یون لگا کنی اوس کو رو کر اشک جاری ہیں چشم پر نہم سے جیلے صحر کو ولید کی تاپے خوش نہیں آتی صورت انسان ہی اسی بات کا خیال مجھے اسی جیلے سی موت آئیگی فی الحقیقت ہی جو ہوا ارشاد نام الفت کو روز دہر تے آپ نام خدا میں نہ شہند کہ نہیں اس میں کچھ ہی کرو تو</p>	<p>اوس سی کہتا تھا الفت جا فرط الفت ہی جو ہو اضطراب اس قدر کیون یہ غیر حال ہوا دل کیس گل نہ کسا یا ہو آگہ نہ کس کس طرح جو واہر بہری آتی ہیں ناکہ نہیں آتو کیون نہیں یہ کیس کیس خوشی جان گشت شکوہ دنی سے حال اوسکی تقریر سے کچھ گل تر آب دانہ حرام ہی غم سے ابتو گھر جھوکا فی کسا تا ہی دم او بجا ہی نہ چلیا خفت ہی اسی امر کا ملال مجھے آخر اک وز جان جا ہیگی عرض کی یون کہ ہی جارا آپ تو سب کو منع کرتے تھے بند کی کو آئی یہ نہ بات پسند کسطح یہ ہوا ثبوت جنو</p>
---	--	--	--

خون دل سی ہی رگ گلزار فقیں کی طرح بشت ہو سکے جان شیریں کو کہو گیا فراموش تیری گلشن میں طر فہ گل پہو اور شبنم سی سی گریان ہی اک جہان کو ایسے گردش می بہر دیا ولیمین عدر کے شیون	ہو گریبان کی تار پر پیہ بیا سنگ طفلانسی ہو فگار لہز ما کہون گہر عشق کی کیمو رہا اربی کس بات پر ہی تو پہلا دل لیل و سی سی بران آسمان کو اسی گردش می ہی گیا سر پر یہ نشتر زن	نام گہر کا ہو خانہ میرانی ماو ک غم جگر کے پار زین کھر با کی طرح سے تنکے چنے اسنی دامق کا ہی کیا ہو خو بلکہ اکدم ہی کلن باے گا ہی چراغ اس سٹول جلا ہی ہو برق کو او سنے کر دیا قیاب	زیب تن ہو لباس عربانی خار صحرائے پافگار رہین کوہ سا جسم ہو تو کاہ بنی فقیں کو اوسنی کرو یا مجنون کبھی راحت کا پہلن پائی گا دل لالہ ہی داغ کھائی ہو چشم اختر سے اسنے کہو یا خوا
--	--	---	--

بیان بیتابی شہزادہ اور نصیحت کرنا وزیر زادی کا

کس طرح شکوہ خمار کون بسنے اک لہ یہ کیا ہو چوم اور آئی بلا جو آئی رات کیا قیامت ہی ہو تلاؤ لاکسا موت ہی اسی کا لقب نام ہی شب کا ہو شب بچو یہی زخمین مشک بہرتی ہو کیا ہی کا لکا بھوانی ہی ساری راتوں میں ایک ہی کبھی غاموش صورت تصویر شدت غم سی اتنی بڑی تھا رحم لازم ہی اوت بلی تیر بلکہ ہی قمرنگ سے بدتر مفت بہاد یہ شباب کیا نام موٹس اوسی قمر کا تھا	اس آداب سے میں حیران ہو غم و اندوہ کا سوا ہی ہو دن کو غم میں بسر کی اوتھا شب آفت ہی ہو بت لاؤ جس سے جان نہ ہو ہی وہ ہی اسی شب کی تیرگی ششو یہی بی تیغ قتل کرتی ہی یہی شب کیا عدوی جان ہی سر نہ دیدہ لمحہ ہی ہی کبھی کراتا اس طرح تقریر چین آتا نہ تھا کسی صورت کبھی تصویر ہی یہی تقریر قید خانہ سی کم نہ لین گہر ہی کیسا مجھو خراب کیا تصویر شہزادہ و وزیر زادی صفحہ ۳۵ میں ہے	دوری دخت رزمول کہاں زندگی بھرنہ آئی مجھو ہو ہر گھر ہی اک نئی مصیبت ہے یہ سخن زہ زبان پر لا یا ہی دسنی کو کالی ناگن ہے کہنتی میں سب اسی کو کالی دم پہ پنچاتی ہو اسی میں کہنتی میں کیا اسی شب لیا یہی میل فنا کی ہو محل دشمن عاشقان شب ہی ہی پیار کرتا بلا میں لے لیکر شب ہ بیمار غم پہ بہاری بکھو افسوس بی اجل مارا تیری اس نگ سے نتا اگاں	ساقیا کب تک ہو تنہا آج ایسی پلامی سر جو ش مجھ پہ پہلے پہل آفت ہی شب غم دیکھ کر جو گھبرا یا کیا ہی عاشقوں کی دشمنی نام لیتے نہیں اسی شب کا موت یاد آتی ہو اسی میں شور اسی شب کی ہو درازی کا کیا ہی شب سے شک لاف اجل یہی بیمار غم پہ ہی بہاری گاہ تصویر رکھنے سینی پر دن سی ہی بڑی آہ و زاری یادنی تیری اوستم آرا گاہ کہتا تھا اسی مقدر وہ ایک اوسکا وزیر زادہ تھا
--	--	--	--

راست تہا تیرا قول ای تاجر
دیکھوں ہوتا ہو کیا مال اسکا
وس گل ترکا دیکھ کر احوال
کہتی ہیں سب اوسی جمال نگر
خوبرو ایسی ہو وہ جان بہا
اکی اوس شک کے در پہ
صورت گل کوئی گریبان چا
ریگ مہی کی طرح اک انسان
کوئی جاہلی اپنی ہی بار
ہاتھ اک کہی ہی کلچے پر
کوئی کچھ آپ ہی آپ بچتا ہو
ہی کوئی سیر زندگانی ہی
ایڑیان اک پڑا کر تاپے
بی اجل کوئی شخص مڑتا ہی
کوئی بیٹھا ہی انکسین بندھے
کوئی مشغول ذکر و دہن
دوش پر اپنی سر پہ بار ہی
سنگدل جانتی جو تھکاوہم
جو کہ شیر اسی زلف بیجان
ہی قسم تھکاوہی زلفوں کی
ہی مقولہ یہ عاشق قد کا
اسی پریر ہو اسی احوال
الغرض اپنی اپنی کہتی ہیں

جو تو کشتا تا وہ ہوا آخر
اب بیان کر تو مجھسی حال اسکا
ملتسوخ ہوا وہ نیکھصال
وانکی حاکم ہی یہ پری پیکر
مرے مین جیسے شاہان بہا
بیٹھی ہیں سب فقیرین نیکر
کوئی بیل کی طرح ہو غمناک
کسی جانب ہی کب پر غلطان
دین دنیا کی ہی نہیں جی
حسرت آگین سے سوچ کر لفظ
یاس سی کوئی در کو گنتا ہو
پر ہو مجبور سخت جانی سی
منتظر دل ہی ہوا قضا کا ہو
اور کوئی ٹہنڈی سانسین تپا ہو
ہی تصویر میں پڑ دہر کے
جوش سودا کیسیک ہی شین
قتل کر کسا انتظار ہی اب
کبھی تیری نہ دل خدا کی قسم
سب سے بڑھ کر وہی پشیمان
اب نہ دیر جلد ہی پائینی
دار پر کینچ دی برای خدا
جانکد زہر کر مجھے پامال
ولکی اتوں صد سے بڑھ

کیا کہوں تجھسی دل کا حال
ہی یہ کس شکاہ کی تصویق
ہی دیار ایک شکاہ مین چر
حسن آرا ہی اوسن یکا نام
سیکڑوں بادشاہ عالیجا
قابل دید و مانکا نقشا ہی
ایک شغل آہ و زاری ہی
کف افسوس کوئی ملتا ہی
کوئی تو بیکڑی ہی جگر اپنا
کوئی پڑ پڑہ کی در دل شکا
آئینہ سان کسیکو جرت ہو
کوئی خندان ہی اپنی قسمت
تنکی خنتا ہی کوئی دیوہم
کوئی خاموش کوئی ہو ہوش
حالات نزع مین ہی کوئی لشکر
کہہ رہا ہی یہ کوئی عاشق
کوئی کہتا ہی اوبت ترسا
ہمکو پہلے سے گریز ہوئی
دم او لجتا ہو جبکہ شدت
کرتا ہی عاشق مڑہ میخن
جو کہ رفتار کا ہی وارفتہ
ناہی مٹی میری خراب ہو
ہیں جو بچپن در و فرقت سے

زیست اب مجھ کو گئی ہی بال
عشق جسکا ہوا ہی دمنگر
رہتی مین اوسجگہ تمام حسین
حسن مین ہی رشاکہ تمام
ملک دولت کو اپنی کر کی تہا
سیر طرفہ نیا تماشا ہے
ایک کی دل کو بقراری ہی
تپ فرقت مین ہی جلتا ہی
کوئی ٹکرا رہا ہے سراپنا
رور مہی بزرگ بار بار
لظرا جانی وہ یہ حسرت ہی
کوئی گریان ہی اپنی حالت
کوئی کہتا ہی اپنا افسانہ
ہی کسیکو زیادہ عشق کا جو
اور کسیکا ہی حال نوع دگر
بی تیری مجھ کو زیست ہو شوا
اسقدر تو نہ دید کو ترسا
دل پہ برجی نہ کار گر مونی
یونہ کہتا ہی کی منت سے
تیر باران کر آ کی اسی برن
کہہ رہا ہی یہ وہ جگر تفتہ
حشر تک پہر کوئی عذاب نہو
دیکھتے ہیں غلک کو حسرت سے

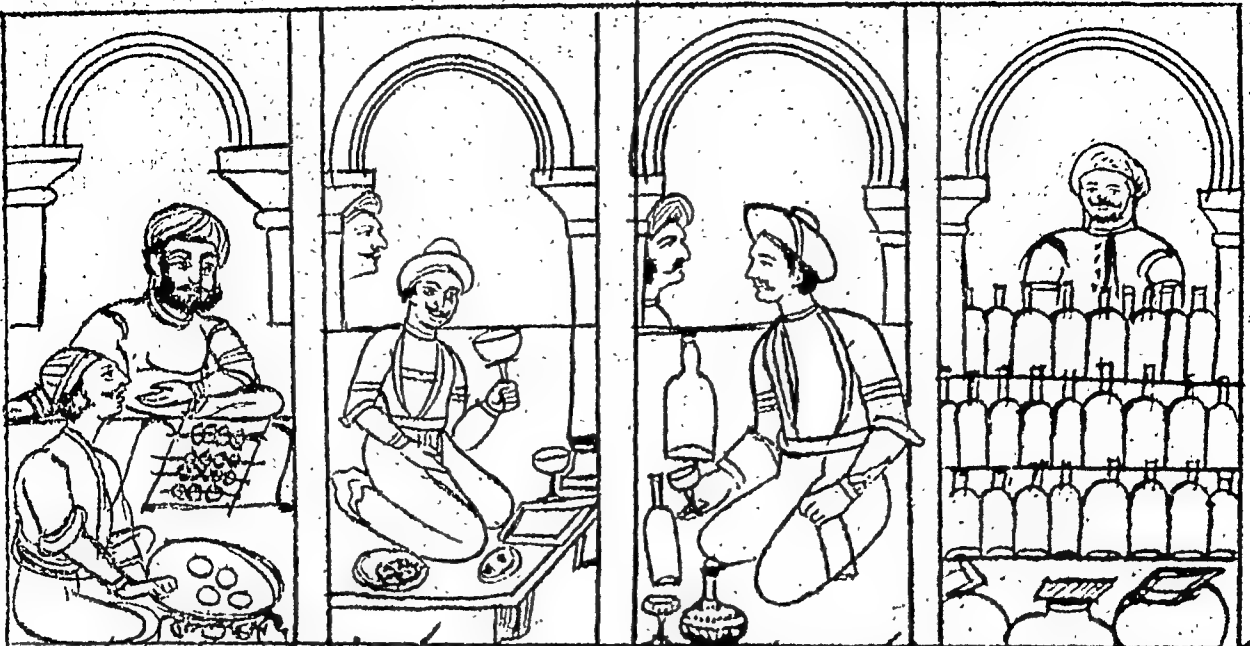
او نہیں روز نہیں ایک سوداگر جو جو چیز اوسکی باغیچہ تھی ایک صند و قچہ تھا اوسکو پاس کیون نہیں ہکویہ دکھاتا ہی پر حضور اسمین چیز ایسی ہے ہو کی مجنون بہر بیا با نہیں ماہ کامل ہو تو بنے وہ ہلال جب کیا اوسنی سطح کا بیا تو فی اچھی و ثنائی ہی تمیز نہیں ہو جو یہ تیری گفتار یا ہی واقع میں کی شئی عدا بول میں اپنی تو کچہ خیال نہ ور نہ ہی اپنی چیز کا مختار جیت تاجر سی اوسنی کی گفتار کب مٹا ہی لو شئی تقدیر اک پریر کی اوسمین ہی تصویر حضرت عشق کا گذر مٹا	اوترا اوس ملک میں کس کی گر صورت مہر جو کہ کیتا تھی اوسنی اوسکو چپا یا بی سوسا کیا سبب جو تو چپا تا ہی نہ سنی ہی کہی نہ دیکھی ہی مثل سفسف ہو قید زندان ایک ساعت کی زندگی محال سنکی یون بولا وہ مہ تابان ہمہ تن چشم کر دیا پے دید اس سے ہوتا ہی فصایہ اظہار بی سبب نہیں شے بیج و ثنا مجھ کو دکلا دی اوسکو ایک نظر صند نہ اسمین کہ نگاہیں نہار شکلے اوسدم وہ ہو گیا ناچا نہ گئی پیش اوسکی کچہ بندہ دلربا دلغریب برق نظیر تیر الفت جاگر کے پار ہوا	شاہنرا دی فی اوسکو بکوا یا اوسنی شہزاد بکویہ دکھلا دی پڑ گئی اتفاقاً اوسکی نظیر عرض کی اوسنی ای سلیمان کوئی دیکھی اگر اوسکو ایک نظر شمع الفت کی لو لگی یہ آو پای رحمت میں غمکی ہوز بخیر تیری تقریر فی غضب یا یا آتش شوق اور بحر کادی یا تو تیری یہ خوش بیا فی ہر اب نہ کہ بہر حق تو کچہ نہکار گر تو بیچیکا مول نو گامین صدہ ہو گا اگر اٹھالون گا لا کہ صورت سی اوسنی مچھا جب ہی عذر کی نہ جا اوسکو دیکھتی ہی وہ شکل موش رہا تھی وہ تصویر اسقدر زایا	مال حساب کیلے وہ آیا اور قیمت ہی سکی بتلا دی یون لگا پوچھنے وہ شک قابل دید یہ نہیں واللہ چین اوسکو پرنی بہر دم بہر شکے پروانہ روز و شب جلو مثل مجرم ہو کو بکوشیہ آفت تازہ جان پر لایا خوب اسوقت تو فی گدھی کی جو تو کتا ہو سب گمانی ہی مجھ کو بی دیکھی آئینا نہ قرار ایک کی جانہر اردو نگاہیں تجھ کو الزام ہی میں دن گا پر نہ اوسکی خیال میں آیا کر کے و پیشکش کیا اوسکو اوٹھ گیا ننگ عار کا پروا دیکھ کر دفعتاً ہوا ہتیا
---	--	---	---



شمع رخ پر ہوا وہ پروانہ	کعبہ دل بنا صنم شانہ	جوشش عشق سی جو کہ پیرا	اوسنی تاجر سے پیر یہ فرمایا
-------------------------	----------------------	------------------------	-----------------------------



<p>تھی حسد نہ لسی صحت اٹھ پر آگی او سکری پر کو نجلت تھی بات جرتی وہ لستری تھی وہ نیا جو بن روہ شان تھی سحر آمیز اونکی باتیں تھیں نہ نہ کیسی تھی ایک مٹی کی انیٹان بون ہرن دل و من تنکی جیوا ہی حسن کم ہن کا اپنی پیکل کوئی پری پیکر میڈر ہویکا کیسی کو حسن چند قدر داتی تھی پانکی سُرخی تنگ کرتی دکھا رہی تھی ہار کوئی انگیا تھیں ل مہر تھی تھی لب نہراک پری پیکر خوش گلو کوئی گارہی تھی کتنی پھوٹ رہی تو بوی لئی تھی پھر پھر جلد اسکو تو برای خدا</p>	<p>سرم لفت تھی ہی تہا وہ خبر اونین ایک کت خوبصورت تھی اوتھی کوئل نہی جوانی تھی مکھڑی حور وکی آن بانجی قتل کرنیکی یاد گھا تھیں ہر ناک میں کیل کوئی نہی تھی میلہ ڈور کے کسی نہی تھی ایک کلرو کی ناک میں نکا نورتن تھو کیسی بازو پر اونچی چوٹی کیسی دل لسی تھی تھی دھول مار ایک کی تھی چست محرم غضب کچھ نکا او باغ کی سیر کوئی کرتی تھی گلبدن اک کھڑی تھی شجر کہیں کوئی بجارہی تھی تہا کوئی ہنسکر کسی کہتے تھی آئینہ لیکے ہونہ نہ کیہ را</p>	<p>نام رکھتا تھا یہ نہیں مکن پر کسی سنی تہا اوسی مکر کا چال میں اونکی سکر وچل کوئی پاؤنسی نہ لکھتی تھی چورستی میں صورت میخو خوب راستہ مثال عرو طائر دل کی حال نہی جہا جست کی بالیاں کی تھیں تھی کسی گل کی پاؤنیں تھی سر کی کا گند یا ہوا شفا کوئی جوڑا داسی نہی ہو قتل کر رہا کوٹ کا جون فندق پاہ صدر نہی گل تر کوئی دکھا رہی تھی طنز کوئی طنز میر لگا تھی سننے والی ہی ہو تے بید ہونہ نہ کرتی تھی جگہ آئی ہے</p>	<p>سانوی شکل دیکھ کر وہ حسین مجمع ہوشان تھا لیل و نہا شوخ دیدہ کوئی کوئی تھیل چال متانہ کوئی چلتی تھی بادہ حسن سے ہر اک سرشار عمدہ زبور غیسب بلبوس سکوا بالابتال تھے بالے بجایاں نہی کوئی ماہو بن طوق منت کی نہی ایک پری تھاکسیکا تو لقرنی موبان رنجہ چوڑی ہو کوئی پو انگر کھا تھاکسے زیتن پستے تھی لکسی مہر تھی کوئی کلرو کی محو گلباری کوئی جوڑ پیٹھی گاتی تھی بیٹھ جلا لسی ہوتی تھی ہم کتنی مٹی بری لگانی ہے</p>
--	---	---	---



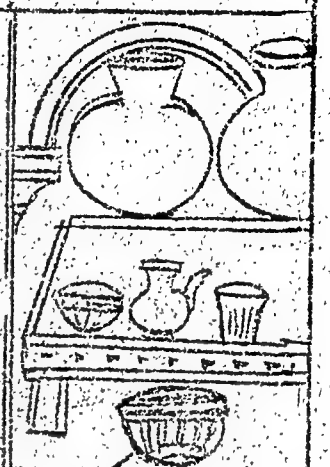
کوئی بیٹھا خسا ر اودہ کوئی کرتا ہتا باتین ستانہ لب ساغر کو کوئی چومتا ہتا اسطرح کا وہ گرم ہتا بازار شہر کا سیکو ہر پرستان ہر ہر شکر اسقدر مصفا ہر بگینو نیر سوار لا کہوں بین جانتا ہتا نہ کوئی غم کا نام مئی گل رنگ جلد و موسیقی ہیں گفتم ہر ایک شاخین گل وصف او من غ کا کرون م سبز سبز سے سی ہر شہر شہری جو شجر تھا پھلا ہتا پہلا ہتا صحیح گلشن تھا آسمان کا جوا کہیں کوئی شجر پہ کو کتی تھی موتیا ہتا کہیں کہیں بیلا	میلشی سی تھا کوئی آسودہ کوئی گستاہا لانا پیما نہ کوئی مدد پوش از جہو ہتا مست یوسف لقار کت منجوا ہر پر نیا د جو کہ انسان ہے خلی آئینہ سار ستا ہر حسن او کی ہر جدا آئین صفت باغ شہزادہ مہ لقا دیکھتے فصل ہبار آ پہونچی نغمہ سنجی میں مست ہو لیل نغمہ لیل کا ہو صریرت سلم لعل یاقوت کی گئی سرخی شک جنت جو کہیو تو ہر بجا پہول سب غیرت گل متاب کہہ رہتا ہتا پیما ہی پی پی کہیں نہ گس کسی جگہ چنپا	کوئی پیتا ہتا ہر کے جاتم کوئی بوتل کا کو لتا ہتا کا قابل دید وہ ہتی سامان کو لسی شہر ہر جونہ اسیا ہتی کو چہ زلف منوشان کو چہ ہر طرف بید شک کا چہ کاو پہر تے تھے سطرچ ہوا کھاتی ہر سحر نے لباس نو ہتا باغ ہی او سو وہ بنایا ہتا سیم و زر کی بنی ہتی ہر لوار رو شو نیر ساری چہر کر تے تھے جوا ہر کے جھوگہ اشجار چمچے بلبون کی تھی ہر نسترن اورہ رای سل لیر جعفری تھی کہیں کہیں لا	کوئی تیار کر رہا تھا کباب کوئی گاتا تھا دخت رز کا سہا شور قتل ترانہ مستان چیز ہر قسم کی مہیا تھی رونی شہر اصغیان کو چہ خوبرو یونکا ہر جگہ پہ جاو ہوش پر یونکی تھی وڑی جاو عیش کستی تھی خواص عوم تازہ تازہ ہر ہو یونکا گنا نہ زمانی میں مثل او کا ہتا اور جوا ہر کے او سپہ نشنگا ڈرو کی طرح وہ چکتے تھے لائق دید تھی وہان کی بہار قمر یون کی وہ سر پر کوٹو کہیں کہیں گل نشتر چو گلا ہتا کہیں کہیں کلغا
---	--	---	--

تجلی کو پہنچا کی سر کی قسم
صہبت وستان غنیمت
دیکھے سطح اونہن چھٹی

دھی سہن تیر و تندر کلام
موش بدی کی غنیمت
داد و دین سنے سدا

ایک ہر کو ہم پلا نیلے
کچہ دیک کی صفت کرون
کچہ دیک کی صفت کرون

توب نام کا دل جلا نیلے
ہر دھواں بار و ہری
نور ہوا کو چھٹی دیتی



عال کیا او جگہ کا کچہ بیان
غیرت ہر و ماہ سے تھے میر
و حرمی لالہ قام اسی ساقی
غرمی سی ہوا ہون لاغر

طرف میلانگ ہوا تھا و مان
نہین قلمین کیو تھے کیسو
افیون و اے کی دکان کا بیان
پوست بھی تو بار سون پر

لنگا جھنی بنی ہوئی چہر
شعلہ او ٹھٹھے تھی اور چھٹی
افیون و اے کی دکان کا بیان
ورنہ چسکی بیونگا اونیونی

رکھے تھی ہاں روئے آسے
سنگے جس طرح شرنگے
نشار آنکھوں بنی ابھین فی
سیکر لون مجتمع ہن افیونی



لذت انکیز او نی ہن بین
آسمان زمین لاتی ہے
کیون شیرین لبو نیہ کراں
آگے ہر اک ایک حقاہی
ابو گھر گھر شراب ہلتی ہے
قابل دید او نی تھی دکان

نہین دیکھا کہین ایسا
کچہ نی شکل وہ بنائے ہن
سین نکئی کی بات کرتے ہن
فروشن کی دکان کا بیان
بات کب محنت کے چلتی ہے
میں و شو نکا ہتا عجباں

چسکیان چل ہی ہن لیمو
سیر نیپک نی دکھاؤ ہن
بڑہ کی فرما دے ہر دکان
فروشن کی دکان کا بیان
بات کب محنت کے چلتی ہے
میں و شو نکا ہتا عجباں

لذت انکیز او نی ہن بین
آسمان زمین لاتی ہے
کیون شیرین لبو نیہ کراں
آگے ہر اک ایک حقاہی
ابو گھر گھر شراب ہلتی ہے
قابل دید او نی تھی دکان

کچھ ضرر کا نہ اوسکو دسیاں آ جان بجای گمراہ کو کھائے چٹ پڑوہ کہا جی کھائے راست کا اوسکو لطف نہ آ



دو ساغر میں یراب کیا ہو
کسی ساقن کو جا کر دینگے دم
یہ نزاکت یہ سبہ زار کمان
جان انسان بی تو تھی جتنی

ساقن لی دکان کا بیسان

سو کھو گھاٹوں تو اتار میں
ور نہ جاتی ہیں ہیکہ سیویم
جو بلائیں گے ہمہ پی لین گے
میکہ میں ہو یہ بہار کمان

دکان ساقن

سا قیا کیوں اودا نہیں سا
نہیں بے نثار کی قرار میں
سبہ رنگو عین جا کر بیٹھیں گے
اک طرف ساقین بنی پیکہ



صدقہ دل و نہ پہ سونہرا کرتو
جمع تھی سیکڑوں ہی پیکہ
اور خود اوسکی ادیتو تھی
اونکو بھر بھر کے دی تھیں حق
ہو گیا مست صوت پیچھا
دینہ اوسکو حو ات جلکہ
بہول جاؤ گے راستہ گر کا
تیر چھٹیون میں ہم آئیں گے

بچے حقے عجیب ہار کے تھے
طرفہ نگامہ اونکی دکان
دل سو کیا کیا اوچکی لیتی تھی
جو خریدار گرد بیٹھے تھے
اگر کسی کہتی تھیں دو چار
نام رکھی چوس کو کوئی اگر
نرہے ہوش پیر تھیں اصلا

بی پی لکھڑا ہی پای قلم
کیا دھوان ہار تہا ہر کفرا
اک چکارے پیٹھا گاتا تھا
قابل بد تھاٹھ اونکا تھا
کیا صفت ہو سکویاں اونکی
دفعہ انشہ میں ہ جو رہوا
اشرفی کی علم ہوئی دیکھو

ہونچ سبہ کی کچھ صفات تم
روزمرہ جہاں سواونکا جدا
ایک تو دائرہ بجا تاتا
ساقنوں کا عجیب نقشہ تھا
وہ نشیلی تھیں اکٹریاں اونکی
بی پی است در سرور ہو
کتنے بیلے ہو دم لگاؤ تو
ساقیادی نہ ہو دم دہا

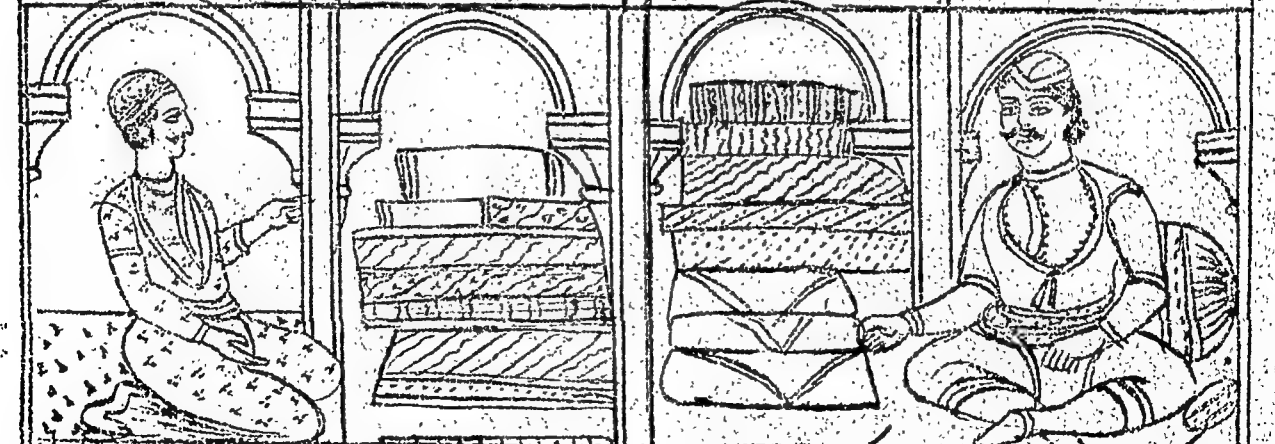
دک واسے کی دکان کا بیسان

گوکہر و تو بچاوی اب سہرا وہ چمک کھتی تھی کان فکی اونہیں گوتا تھا ابدال لیا	نہانہ آئے او دہر کو وہ بدخوا معدن کی خیمہ ہو پستی دکان گوئے واسے کی	کہ لکھوں کہ سچ کی صفت رکھی تھیں آگے اک قرینہ سے سامنے جسکے برق شہر نہا
--	---	--

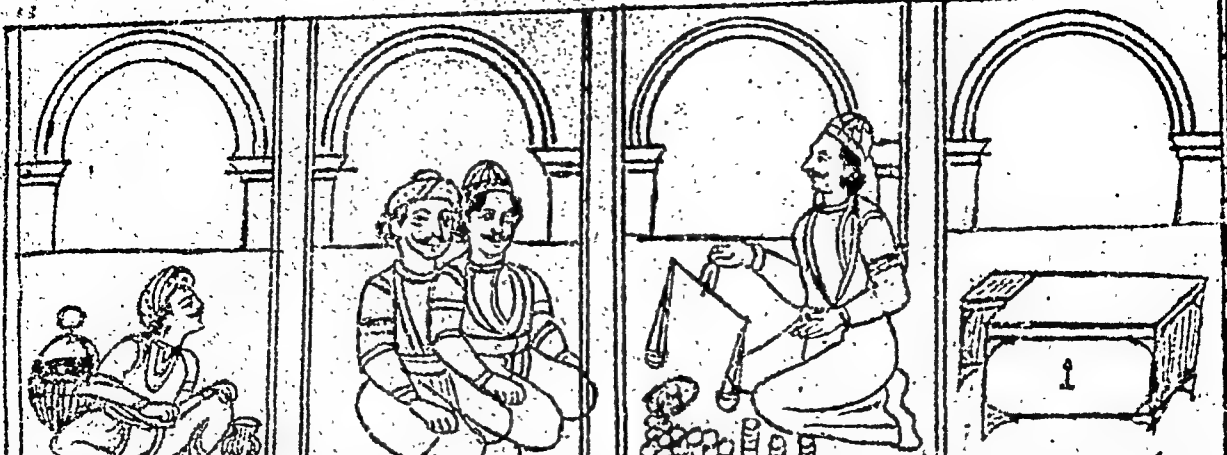


او دھیلی ہی بس بناوٹ کی اس چمک کا سہری لپکا تہ کار چوبی نبت ستارون کی	ایسے گاناکے دلیں جو چلی اک ڈلا سونیکا وہ گوانہ آنکھ چھپکا کی تیرہ تارون کی	آنکھ خوشید کی جھپک جا جسپہ لہری ہر بیت خوشرو شہبہ ہوتا تھا مہر گردون کا
---	--	---

اکڑا اثر چھا جٹ ہوا ساقی حرف کیا دخت زر کے عصمت ہاتھ نعل کے خوب تارون	بہتر از کی دکان کا بیان جینٹ اسپرٹ پر مین لہجہ کر جان شیر مہنگی سو کہو تارون	یہ تو خود قول ہو طر ساقی نرنا لطف بادہ خواری کا شاد ہو کر مجھے پلا اس جام
---	--	---



بلبدن کی کوئی شک فہر تو سخن کے ہی سقدر پور تہان گاہک کو جو نظر آیا	اور زکات بین غیرت عمل تر بات دگھی جو کوئی ہون تر باغ کی سیر کا مزا یا یا	کیا ہی انداز ہی جلوہ کش گلچ کی تہان غیرت گلزار دیکھو بلبل تو دہو کی کہا تھی
--	--	---



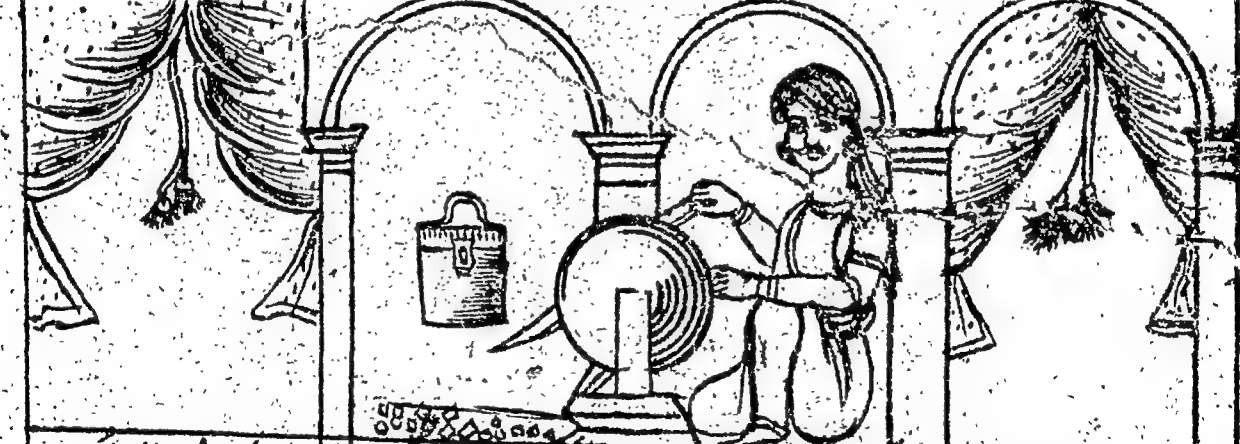
<p>سہا جی کوئی سیٹھ جی کوئی کوئی گھوٹا کھرا پر کھتا تھا بوجھتا تھا کسی سے یوں دلال ساقیا مہکومی بازار گین پچھ صفت جوہری کی نظر کرو جوہری بیٹھتو قرینہ سے</p>	<p>دولت آباد ہر دکان اونکی کوئی کرتا تھا کھن چا پر سے جدا جوہری کی دکان کا بیان جوہر یا قوت سے سوار گین خوب کھلاؤں جوہر مضمون دکان جوہری</p>	<p>دل کو لیتا تھا بائیلین اونکا کبین ہنڈوی کوئی سکھارتا اور موتی کی طرح ہوشیافت قابل دید جوہری بازار تہی جوہر لفسین پانچ نیکے</p>
--	--	---



<p>آکی رکتھو تھی بچوں کے کانٹے خوشناتھی وہ موتیوں کی لڑی لعل اونی اگر متابل ہو سنگ سرہہ کی طرح سے ہو سیاہ عینک آنکھوں پہ لگا سی ہو کس قدر سنگ کا یہ اچھا ہی سا غریز نگار لاساقی</p>	<p>اوسمین سب بانٹ تھی جوہر کے جس سے شہر سی عقد چین بھی دعویٰ اب رنگ باطل ہو پھر نہ او سر پر کی کیسی نگاہ دیکھتا تھا نیکے ہر یکے کوٹے والے کی دکان کا بیان بھر کی می اوچن اب لاساقی</p>	<p>تھا جوہر ہر ایک رنگ وان جوہری ہی تھی انتہا کی حسین آتش شک میں جلو ابسا وہ مسلسل تھی گفتگو اونکی کوئی باہم یہ کر رہا تھا کلام کوٹے والے کی دکان کا بیان خوف گر محتسبے آتا ہی</p>
---	--	--



سب آراستہ مثال عروس رخ محبوبے او خین بست کوئی چہتری اگر نظر آئے اور جو چیز تھی وہ تھی عمار	مشتہری ہونے کی سطح مانوس دیکھنے سی ہواونکی لک چرت پھول سوچ مکھی شہر کے نکینہ تراش کی دکان کا بیان	صاف شفاف اینڈ لیس لال ٹینین بھی مستعد زیا اب دانت کی نگہیان بھی ٹایا نکینہ تراش کی دکان کا بیان	جو نہ چشم فلک ہی دیکھ کیسے شمس و قمر کا او کو جواب شانہ میں نہ آئی دیکھ کے تاب کیسے گلہ سستہ باغ غنی کا
ساقیا بھر دی آگینہ دل رفع ہو جای سار غمی ناکی ایک جانب کو بیٹھو تو حاک	تا جلا پامی یہ نکینہ دل کہ ہی در پیش صف حاک دکان نکینہ تراش	مئی سر خوش ایسی چو کھی د کرون مضمون کی تہ تراش غریب دکان نکینہ تراش	سنگ غم کو کرند ہو کے لگو سخت حیران ہوں نکینہ ترا زنگ سب سے بد اخضاب لاک



ہوئی رنگ اسطرح بناواتے تھی خجل برق سر گینے سے لال رنگ شوخ رنگ ایسا تھا جو سرخی کی جا کے کھاتی تھے	دیکھنے میں بہتی آئے تھے کشتیو نمیدین چنے قرینے سے رنگ یا قوت جس سے پھیکا تھا ہر گھڑی ک پیر کا دھٹکتا تھے	رنگ دیتو تھی ہونی کو لیا جو ہری فلک ہی کیو اگر جسطح چاہی امتحان کر لے رکتو تھی سب کو سب کمال ایسا	سچے کو بنی رہتا تھا رتبہ ہوں جانے گیشمن مس قمر وخل کیا ہو جاو سکا عیالے ہوئی کو وہ بناو تھے سچا
ساقیا بی ہا شراب پلا جام حرم کی یہ جس قدر ہے	مر ضلع ساز کی دکان کا بیان جلوہ گر جو رنگ بدر ہے	مر ضلع ساز کی دکان کا بیان تھی غصہ کے وہان ضلع ساز	اوس جو ہر نگار جام میں لا قابل بد چٹکے تھے انداز



کرتی تھی گانگو لسو یہ گفتار کبھی بڑتا نا اور ایسے نگہ پھر نہ تا مشا و سکو جنبش وہ نہ کریمین میری پڑیگا خلل ہین بنائی کو تجس و اور نہرا وہ پکا ہو نہیں پای بنوائی لیلے تو مجھے قیمت ساغر دہن شیشہ قول کا چھٹا کیرہ چھٹی انگوٹھیاں تیار دلہر پکا دیار دیر نگین	سیکے سب اپنی فہم سے ہشیار کیا ہی ہمیں جڑی ہین پتھر پانداری ہو یہ نگینے کو اب نہ جاؤ گابی لیو سکل پہر دی گرنو سیکہ پتیار	اور کوئی محو فکر نام میں تھا کلمہ حق زبان پر ہی لائین صرف کیجو اگر سوا کندن دو مہینے کی ہو گئی مدت کون دربار آکر روز کر	کوئی مشغول اپنی کام میں تھا آری کو ملاحظہ نہ رہائین کہتا تھا یوں کسی سے اک پرن تھی کسی مشتری کی حجت ہو چکو تیری سیکڑوں عد ہنیں کچھ مفت تجس و بنوائی در گری بولتا ہو کیا ساقی می حلین کچھ نہیں ہو مو بھری فغان چہر زنداکی سیمتن کوئی کوئی راہ جبر
<p>سادہ کار یعنی زر گر کی دکان کا بیان</p> <p>نہ بنادلو باقین گڑ گڑ کر بادہ خوار و تکی و سٹو ہونا کچھ دکانو نہیں مٹو سادہ کا</p> <p>مین سمجھتا ہوں دعا ساقی جڑو آنکھوں کی طاقہ باقین بخش انگشتی سلیمان کی</p> <p>دکان سادہ کار یعنی زر گر</p>			



او کو کل حکامین شوق و پیر نا پر کھنے لگوں کہرا کھوٹا لکٹوں و نکو چلنے کیا اوٹھا	دیکھنی میں ایسا آئے تھے وہ ہیں معشوق ہی گرا کھوٹا صرافت کی دکان کا بیان ہو زمرہ سیر پر تیار اسکا ایک جانب کو مٹھتی تھی صراف	چیلے وہ خوشنما بنا دے تھے ساقیا وہ مجھ کو شراب پلا سب کھتا ہو تو حلین اجا
---	---	---



جو نہ چشم فلک ہی دیکھ
کیسے شمس و قمر کا اونکو جواب
شانہ بین نہ آئی دیکھ کے تاب
کیسے گلہ سستہ باغ غنی کا
سنگ غم کو کز بندہ ہو کے گلو
سخت حیران ہوں نگینہ ترا
رنگ سب سے جدا غضب حالاک

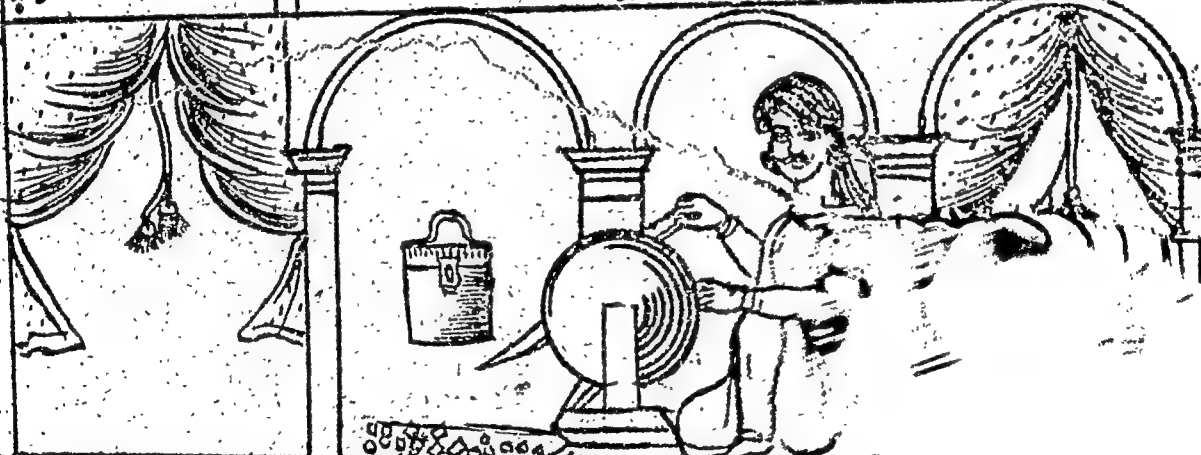
صاف شفاف اینو لیسے
لال نہیں بھی مستند زیا اب
دانت کی گنگیاں بھی بنایا

مشرقی ہوئے کس طرح مانوس
دیکھنے سی ہواونکی اک جہت
پھول سوچ مکھی کا شرہا

نگینہ تراش کی دکان کا بیان
مئی سرخوش ایسی چو کھی د
کروں مضمون کی تہ تراش تراش

دکان نگینہ تراش

سب آراستہ مثال عروس
ریخ محبوبے اونچین سبت
کوئی چہتری اگر نظر آئے
اور جو چیز تھی وہ تھی عدا
ساقیا بھر دی آگینہ دل
رفع ہو جای سار غمی ناکی
ایک جانب کو بیٹھو تر حاک



سچے کو بھی رہتا تار تہ
ہوں جان نگین شمس و قمر
وخل کیا ہو جاو سکا عیال
ہوئی کو وہ بنا تو تھے سچا
اوس جو اسہ نگار جام من لا
قابل یہ جنکے تھے انداز

رنگ دیتو تھی ہونی کو ایسا
جو ہری فلک ہی کیو اگر
جسطح چاہی امتحان کرے
رکتو تھی سب کو بکال ایسا

یہ سن بھی آئے تھے
سیو بچے قرینہ سے
بہت حس پھیکا تھا
مگر نہ زک و شاک تھے

مرع ساز کی دکان کا بیان
تھی غضب کے دامن مرع ساز

یہ سن بھی آئے تھے
سیو بچے قرینہ سے
بہت حس پھیکا تھا
مگر نہ زک و شاک تھے

تغوی کلش عشق

دن جو گذری اور ہو کر فنا
اس طرف چند رعو تین ہر
ہو گئیں جمع اس قدر بیان
اوٹھی کشتی سے وہ پرسی پیکر
بیچ میں بوجہ اوس کی بڑ کا
بڑ ہی ہر روز اپکا اقبال
پاس بوجہ کے تھو کھول رو
پاس بارہ دریکو جب پہنچا
اوس بارہ درمیں پھر جا کر
مرتبہ اوٹھیں کجا جیسا تھا
روشنی اس قدر تری پیش گاہ
نرم کی اوس طرف تہ تیاری
تہا یقین بول اوٹھو جو مع
اس میں تہیں گائیں خوش آواز
جتنی مٹھل تھی ہو گئی بید
اس واسے گھٹی بڑی پری
کیا بیان ہو وہ طرز قاضی
گاہ تیغ نگاہ چسکا نا
جنس ناز و ادا دکھائی تھی
باج نے رنگ لیا باز داتا
نئی آنی میں واپس لالچی

فیدہ ہوئی ہی یہ دہا تہا
نکلی بارہ در لسی پہر اس دم
ہو گیا ایک اژدہ نام و
بہشتی اگر اوس بوجہ پر
تہیں چلے تین ہزار و
صورت گاہ ہوں علم و مال
تھی عجیب و شنی عجب جو
اوس جگہ پر پھر گیا بوجہ
ناز سے بیٹھی ایک مسند پر
بیٹھی وہ اگر اپنی اپنی جا
صاف بارہ در تھی منزل
وہ مہر مخ کی ضیاء ماری
بلکہ گہریالی ہی بجای گھر
آئین لیلی کے رعب اپن ساز
راگنی فی ہی کہا یا سم سم
راگنی ہی بلائیں کہی لگی
بجلی لکھنؤ کو نہ جانی تھی
کہی ابرو پہ اپنی تل لانا
بہاؤ در پردہ وہ بتاتی تھی
سب بخود ہر ایک اور جاتا
عرض ہستہ لالہ رخسوی کی
ہوئی وقف جگہ سکوانی سی
تہہ ہر مہر لقا و لالہ رخ صفحہ ۵۵ میں ہے

ہو گئی غائب اس میں عورت
تھی جو کشتی نشین وہ جہین
ہو چوین لسی کہہ کر ان بوجہ
ہی بیان شان کیا سے کیا
سب تہہ ہی تھی بعد فریب
پنج شاخی ہی سو چاند کو
اوس جہرٹ میں ہا ہا رو
رکھ کے شانہ پہ اک حسین ہا
کچھ جلیسین جلیس آئین
اسی ہاں میکشی ہوئی آن
صحن میں لائیں روشن تہہ
صبح کی طرح تھی وہ شب پر نور
برگ گل پر پڑی تھی جو غم
گانی اک اپنی واپس لیا
نان ہر ایک فٹ جان تھی
تھی جو اوٹھیں کجا مال ہو تیار
بیٹھ جانا کہی نزاکت سے
طرز مستانہ گاہ دکھلانا
ناز سے اوسو جب لیا توڑا
چل ہا تھا اداسی سا غزل
نامہ پر وہ حضور آیا ہی
کسی وان وٹھک وہ بہا سے

فاختہ کی جو کشتی تھی
دیکر مگر اوسکو اوسکو گائیں
آیا سارا جلیس پہر اوسو
گردہ تھی کہیہا سواری کی
تھی کیسی صدا یہ نقیب
آگے آگے تھی اوس ارکے
چاند حلقے میں جیسی تارونکے
اوس تری وہ رشک گل ادا کرتا
جھک کے آداب ہجلا ان
نشا ہو جای گھر ہو اوسو
تیل پانی کو تے گلاس کہیں
تیرگی ہو گئی تھی سب کا نور
اوس گھڑی اوس پہ تہا عجب عالم
درو دیوار کو بھی گیا حال
روح ناپید اوس پہ قریب ہی
اوس بھلے وہ ناچنے لگی اکبار
روکھی ہونا کہی لطافت
ہوشمیں گہ جھک کے آ جانا
رشتہ جان ہر ایک کا توڑا
پہو چا تھا تا العرش ناچکا غل
اوس طرف کہیں تہا یا ہی



<p>دیکھی جو اوسکی چاندنی صورت نہ کسی کو خدایہ دن دکھلا سنکے یہ اسنے دیدیا ناما ہوئی رخصت ہ کر کے یقین منتظر وقت کی رہی پری پڑہ چکی خط تمام وہ جسم دوسری وزیر الغرض وہ پری پر فضا اسقدر تھا وہ گلزار ایک بارہ درزی بھی نایاب ایک کمترین اسکو ٹہلا کر آپکے کام کو میں جاتی ہوں دن جو تھوڑا تھا اسین گئی بنگلی بھی وہ اک مس عورت شرح آنکھیں سم دنت بھی پڑہ لکچہ اوسنی حوض پر جلوہ آراستی اک پری اوپر سن چکا تھا جو پہلو اوسکا</p>	<p>ہو گئی اوسکی کیا اک حیرت کیا مصیبت پی ادھر کو اوسنی اوسکا لقا فیر کیا وہاں فروکش ہوا یہ منیر لالہ رخ جبکہ قید سی چوٹی یوں لگی کہنہ وہ اسیر الم حسب حکم اس قمر کر مایلی صد قوسود لسی ہر عروسیا برجیان برج آسمان کا جوا ڈالیاں لائی میوس کی جا کر انہیں پاؤں ہی پکڑی ہو نظر آئی اسی عجب اک بات سرسویا تک سیاہ صورت رخ پہ اپنی ملی تھی سحر کی گرد دفعۃ پانی جوش میں آیا حسن میں تھی وہ جاند سیر نہ گیا اور ست اسکا خیال</p>	<p>یو چہ اس بنا و کون ہو نہیں آتا بیان کوئی انسان آپ اوس بنگلہ میں کرین شام کو آ کے وہ قمر اندام ہتا جو پاس اسکو نامہ درویش دو گھنٹی دن کے سوا نام جس تنا نہیں لالہ رخ تھوڑا حسن میں شک سماں میں صحن میں اسکو حوض ایسا بولی اس سے کہ نوش فرماؤ ہوئی اسی وہ کر کے یہ گفتار فاختہ بیٹی حوض پر اگر ٹیکا سیندور کا تھاتا ہو سر پہ پخت کی ردانیلی ہوئی اوس حوض سے عیان کشتی اسنو جھوٹ دیکھی یہ صورت دل سے اوسدم یہ اسنی کی</p>	<p>کیا مسافر ہو راہ کی ہو بخدا اسجگہ ہر دہشت جان کل جواب اسکا دیکھی ہنہ کام دیکھی اسکو ایک خان معلم کہلے حال و سوز دیا اوٹو کل جان نامہ بر کو لا نام لیکھی وان اسی ہمتہ نور پہول ہر ایک غیرت پرین چشمہ آفتاب گویا ہتا ولید اپنے نہ کوئی شک لاؤ وان اکیلا رہا یہ گلزار خاک پر بولی پر کو پہلا کر شکل تھی اوسکی خرس بدتر پنی بودار کھال کی گرتی آشکارا ہوئی نہان کشتی ہو گئی اسکی دل کو اک حیرت ہو ہی لالہ رخ قمر تنویر</p>
--	---	---	---

ایک نامہ بھی لکھ دیا اوسکو	اور آگاہ یوں کیا اوسکو	یار دریا کے جبکہ جاؤ گے	ایک بنگہ لغین پاؤ گے
دل میں اپنے ذرا نہ ڈناتم	استراحت پانپہ کرنا تم	آئیگی وہاں پہ ایک لائ بھی	نام اوسکا ہو خوشحال بھی
لالہ رخکی وزیر زاد ہی ہے	بس میں ہی ایک دست اسکی	خط ہمارا اوسکیو دنیا تم	کام اپنا اوسکی سولیا تم
جو کہو گے بجا وہ لائیگی	لیجانا درویش کامہ لقا کو ایک دریا پر	نہ اطاعت کی ہو رہا سنگی	

اور روانہ کرنا طرف دشت نیزنگ کے جہاں لالہ رخ صاحب تصویر اسے
تھی اور ملاقات ہونا اوس پری سے اور قتل کر کے ساحر کو چوڑانا اور
شاہ زرین سے ملانا جو اسکی تصویر پر عاشق تھا اور شرط اول کا تمام ہونا

کشتی می کو سا قیلا نا	محبو دریا کے پار ہی جانا	خار دیتا ہو خار صحرا کا	اب سفر میں کرونگا دریا کا
بیطخ غم نے محبو گہری	زندگانی جاب سا ہی	چاہتا ہوں تری عنایت	پار ہو جاؤں بحر رحمت سے
کام ہو جائیگا اگر سہرا	شاہ دریا کا دونگا میں ٹہرا	دوسر دن وہ زائد ہو	ایک دریا پہ لیگیا اوسکو
ایسا اوس بحر میں تہا خوش	اور تہی تہو جسکے ڈر سٹو	ہر جاب اوسکا تھا فلک کا غرا	چاہ بابل ہو کم نہتا گرداب
سوج اوسکی نہنگ آفت تہی	چادر آب اک قیامت تہی	میت ڈا اس قہر کا وہلتا	دل نور فلک دہلتا تھا
آیا ساحل پہ جسکے تہی فقیر	کیے دو نقش اوسجگہ تحریر	خود ہی دریا میں نقش اک افلا	اثر اوسنی عجب کیا پیدا
نکلی پانی سی دفعتا کشتی	بہ کے وہ خود کنا ریزی	دوسر نقش اسکی کیا تسلیم	اور اس طرح اسکو کی تقسیم
جب دہرائیکا ارادہ ہو	یونہی دریا میں لٹا اوسکو	اسی صورتی آئیگی کشتی	مٹکوا اس پار لائیگی کشتی
الغرض سب طرح سوچا کر	جو سکھانا تھا خوب کھلا کر	اس سفر کو اسنی ٹھلا لایا	بہرہ کشتی سواو سنے فرمایا
دشت نیزنگ کی طرف لیجا	پار دریا کو جلد اسی ہو چکا	متی طاعت میں اسکی کیا کشتی	کہتے ہی ہو گئی ہو کشتی
اوسجگہ ایک دم میں ہو چکا	جس طرف کا نشان پایا تھا	اور ترا اوسنی پار جا کر یہیں	ہو گئی وہ نگاہ سو نہیاں
جب یہ ساحل سے تہو دور گیا	نظر آیا اسے وہی بنگلا	حکم درویش اسکو آیا یاد	اوسمیں ٹھہرایہ غیر شمشاد
یک ساعت کی بنی دیر ہوئی	تصویر یہ لقا وال پری صفحہ ۵۴ میں ہے	آگئی اوسجگہ وہ لال پری	

حسب دستور شست کو بیجا بیٹ جسوت اسکا چاک کیا وہیکہ اسکو دل نثار ہوا اوس ہوتا ہی صبا معلوم کی ہو کوشش بھی حدی آٹھویں وزخست نہ کو قسمیں دیو دیو چیتا ہوں سلطنت ترک کی اسی غم اک نظریا اوسو دکھا دھوئی بولایہ سالک و غربت آپکے عشق کا ہی شہر ہی مین ہی آیا تیاں غلط کہ خدا ہی سبب اسباب کر کے تکیہ خدا کی حوت پر وشت گردیسی تہا وہ کیا وہ نہ کوئی یار اور نہ کوئی شفیق ایک دن ایک دشت میں آیا چشمے پانی کی جا بجا رون قلہ گوہ خوشنما دیکھا چہت گلابی تھی اور سیرت بامی فرش ایک مرگ چالا نہ انکھیں بہتیں چشم ال شہ و سنو خاطر سو اسکو ٹہلایا	ہوئی صبا ایک ہی دریا ایک صند و قچہ نکل آیا مثل ہی مین ہقیرا ہوا کہ اسیر بلا ہی وہ منہ موم لیکن اسکا نہیں تیا لقا میلہ کرنے لگا مین خوشخو یونہی کتنو گذر گئے مہ سال یہ فقیری ہی لی اسی غم مین یا مجھو اسکا گہر تباہ کوئی آپکے دل کو دی خدا رحمت ذکر یہ دور دور پہونچا ہی تا ہوں حال شبیہ سی ماہر نکل آئیگی کوئی شکل جناب کیجیے جندی اور صبر مگر ایک جانب گیا وہ ماؤف جز غم و درد تہا نہ کوئی رفیق او سجا مہ ایک کوہ کو پایا قدر حق سی تہا عجب لمان تختہ اک زعفران کا دیکھا کھار واد و ختہ تہا مٹو نہ اوپر رویش ایک بٹھایا تھا گل خندان ذکر حق تھی مین تصویر مہ لقا و درویش صفحہ ۵۴ مین ہی	تھی وہ مجھلی ٹہری ملت مین اوسکو جب کہولا اسی قمر تیر شعر دیکھا جو لشت پر تیر پر خدا جانی کسکی ہی تصویر جب ہوا ہر طر حسی مین نا جا جمع ہوئی مین سکیڑون چاش پر نہ برآ یاد عا اب تک کیا کہون مین حقیقت انکی سن چکا جبکہ اوسکی یہودا مین ہی کرایا ہوں سکی کر تیر نہیں کرایا ہوں سبب وعدا گو کہ ثابت ہوا نہ خوب حال چہان انو نگا سار وشت چیل اوسکو تسکین اسطرح دیکر سار و زخم کمین ہو آئے کتنی دن کر کے وشت پیمانی سہرہ ایسا تہا اوسکو دہشت دل جو اوسکی فضا یہ لہرایا بیچ مین اوسکی ایک نگاہ تہا چارون کونو نہ مٹو نہ ہو تاج سر پر گلی مین تھی کفنی جب کسلی اوسکی چشم زکس نام تصویر مہ لقا و درویش صفحہ ۵۴ مین ہی	اور کئی ہاتھ قد و قامت مین نظر آئی یہ برق و ش تصویر ہو گیا اور غم کی مین تصویر اور کس جان ہی وہ بلا مین کچھ مری دلو ہی نہ آیا قرا وہی تصویر سکود کھلا کر نہ مقدر رسا ہوا ابتک یہ تنہا ہی روز و شب دلی اپنی افتاد اسکو آگئی یاد استدر ہو جی نہ ابے لگیر اسمین مطلب مرا ہی کچھ ہوگا پر مجھو کچھ نہیں ہی اسکا مال محجواک لخطہ ہی پریگی نکل سوی صحرا نکل گیا وہ قمر پاؤن مین سکیڑون پری ہو چکا کل مطلوب دل کی بویائی لطف دیکھا نہ ایسا گلشن مین چرنگیا او سپہ ہیمہ قمر سیما ٹہری سر کی کد خس چھایا تھا فاختہ جن یہ جان کہو نہ ہو وضع محتاج کی تھی تلہا غنی جسکے سنی کیا ادب سلام اسطرح مسکرا کر نہرایا
---	--	--	--

پہلی اوس سی بیان کیا احوال سال بھر میری منتظر رہا گر یہ امید بڑھ آئے گی خدمت والدین میں جا کر نہیں بہتر یہ کج ادائی ہو بولایہ اسطرح کہ اسی غمخوار اوسکو سمجھا کی یوں گلہ خسا سنکے اوسکو بہت ملال ہوا آئین جنت کا ہر وہ ذات شریف دل میں اوسدم بہت ہو مسر پر یہ شہزاد کی ہوئی حالت بعد تھوڑی دنوں کے ماہ لقا تھا اوس سی وزا و سچکھ میلا چار سولہا بار جو تھے چین ایک تصویر رکھی زانو پر	پہر لگا کئی یوں بجز ملال دل میں اپنے نہ سچ و غم سہنا پہر حیت ادھر نہ لائے گی عرض کر دنیا حال خستہ دل پہ شاق آ کی جدائی ہو نیری فرقت ہی مجھ کو پی شوا ہوار ہی وہ انسی آخر کار فرط غم سی تباہ حال ہوا تم رہو یہاں کی کچھ تکلیف علم اوسکا بدل کیا منظور روز بڑھنے لگی تب فرقت شہر زرین حصار میں پہنچا ہر طرف مرد زن کا تہاریل قدرت حق دکھا رہی چین دیکھتا ہوا اوس بدیدہ تر	ہم تو جاتی ہیں ملک میں کن ہو میں شہر طین اگر وہ مجھ سے جب گذر جائی عریکی تہا اپنی آقا کی جب سنی تقریر گھر سی لائی ہو مجھ کو کہہ راہ پر ہی مصلحت ہی اپنے شوخو شاہزاد کیو جب یہ پہنچو خبر در پہ مولش کو اوسنو بولایا شاہزاد کی سنکی یہ تقریر جو کہ تھا خانہ باغ اوس گل کا نعلی تصویر بنکے آخر کار مقبرہ شوق شاہ کا تھا جہاں صحن میں تھا جو گنبد تاباں دیکھا گنبد میں ایک مرقعہ یاسن چٹیا یہ سہی کر کی سلام	تم اسی شہر میں قیام کرو یاد رکھنا ضرور آؤن گا گھر کو ہونا روانہ بی حجت رو کی بولا کہ اسی قمر تنویر پہوڑ جاؤ نہ اس جگہ بند اسمیں حجت کسی طرح نہ کرو یا لشی تنہا گیا وہ شک قمر حال سب بوجھ کر یہ فرمایا غم سی تنہائی کی یہ تہا دگر جا کی اوسنی وہاں قیام کیا لگی کرنے بسر وہ لیل نہار اوس جگہ پر ہی یہ گیا جن اوس درویش کی تھی پروا سنگون ہی ملول اور دگر کی نگہ اوسنی ہی بختی تمام
---	---	--	---



اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا	اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا	اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا اوس سی تصویر کا جو پونچھا مجھ کو شوق شکار ماہی تھا رو کی کہنو لگا وہ نیک حال اب نہ رہا ہی اک مکان میرا
---	---	---

فصل خالق جنتی شریعتین میں
 عقیدت میں جس جہنم کو لاؤنگا
 اس میں سکے نہیں در تقصیر
 کوئی اک بات کا کر محمد
 محکوم سمجھو گی تم حقیر ہر ام
 ایسی وصلت مجھی نہیں منظور
 سمجھو تو دل میں اہمیت نہ شو
 یہ میں بدنامیوں کو دریا ہوں
 گریہ سنا کہ مر گیا جانبار
 سنی جس وقت اوسکی تقریر
 رہی چپ ٹونڈی ترک اوسم
 اوس پر ہی تو کچھ دیا یہ جواب
 ہمو اس وقت یہ ہوا اظہار
 خیر تشریف اب تو لجاؤ
 حلدیان باہر اوپر آؤ
 اوسکے مٹی آپ سی کلا ہوگا
 سنسے تقریر اوسکی بیسے گل تر
 اوں کو جا کر ادا کرونگا میں
 کیا میں اون کو بوندہ کہاؤنگا
 تنے تجویز کی ہی کیا تقصیر
 اور وہ ہو سکونہ اس سے وفا
 جب خداموگی یہ کرو کی کلام
 باز اوں نگاہ میں تا مقدر
 تمسے الفت نہوئی اگر محکوم
 بخدا تمسے عہد کر تار ہوں
 تو نہیں ہے مقام سوز و گداز
 زرد غم سی ہوئی وہ تہہ نویر
 آخر اوٹھایہ کہکے وہ پر غم
 ہوئی دخت وزیر پر بیتاب
 آپ سے فوج بڑی ہیں غیر طار
 جو جوجی چاہی اور سناؤ
 اپنی دلبر کو عقد میں لاؤ
 اوسکا اظہار بر ملا ہوگا
 ہنسکے کہنے لگا بہت بہتر
 اس سے مجبور ہوں میں ان عہد
 نہ خدامو وزیر زاد سی
 تو تھیں اب جواب اسکا
 اوسکو پھر کیا کیسی خلقت
 ہم نہ کرتی جو تیری جان بخشو
 ہی جو دل میں تیار رشک اسکا
 سلطنت کو میں انہی کر دیتا
 جبکہ شرطوں کو چکی گی بجا
 مان مرا فاتحہ دلا دینا
 پرنہ اوس وقت کچھ کلام کیا
 نکو سو پنی خدا کو جاتی ہیں
 اس طرح اوس قمر سی کہنی لگی
 کیا ایسوا سطرے تم آئی تھی
 سو پنا اند کی خاطر میں
 اب تو کہتی نہیں میں کوئی بات
 بخدا آپ سی خدامو میں
 در شاہی پہ باغ سے آیا
 کہ حقیقت سی یہ بات
 نہیں جانتا ہوں کہ سی
 حق بجانب ہو وہ بتلا
 ماورا اسکی ای قرطاعت
 پرنہ ہوتی یہ نصیب کسی
 کہ نہیں الفت اسکو مجھے
 اس طرح آتا کیوں یہاں ایما
 اوں نگاہ میں ضروری خوشداشت
 یہ وصیت نہ تم پہلا دینا
 دل جو بہر آیمانہ کو پیر لب
 رہی زندہ تو پیر کی آئی میں
 واہ واہ ای شہ خرابے
 دل پہ اک کوہ غم گر کے چلے
 بیختم کی دیاضات میں
 پیر کی اوگی جبکہ بخوش ذات
 غم میں ای ماہ بتلا ہو نہیں
 اپنی مولنس کو جو وہاں پایا



بلکہ ایسا مہو خواب میں ہی
زخم تازہ جو دل پہ کھایا ہو
میں تو ان باتوں سے نہیں آگاہ
اور تہا ہی دلمیں کچھ ابھی نہیں
ابھی آغاز میں یہ نقشا ہی
تجسسے میرا جسم پر ہوئی شیدا
ورنہ لاکھوں حسن صاحب چاہ
کرتی تھی وہ خوشامدین نہ تہا
کیا او نہیں کچھ مجھ پر تہا
تھنے کیا سحر کچھ کیا مجھ پر
کیا میری عقل پر پڑی پتھر
جانتی ہوں یہ اسی سے کامل
تو لیتی ہوں میں اپنی دلوں کو اگر
بلکہ اس بات کا بڑا ہے ڈر
مراہ اچھی سہی ل لگا یا تہا
نہ رکارو کنی سی ہی زینا
کیا مثل یہ نہیں ہے تھنے سنی
جان صد کسی کہوتی ہوا حق
اسی صورت سو طعنہ دے دیکر
میں تو اسکانہ دیکھوں گی جو ہم
ہی بہتر جواب نہ جاؤ تم
سکے کہنے لگا یہ ماہ تمام
لیکن اس بات میں میں نقصان

غم کی صورت کبھی نہیں دیکھی
اوسکی حد سے زیادہ ایندھنی
ہو گا کیا حال میرا اوس دم
ہوئی جاتی ہیں تہا پون بڑ
دیکھوں انجام کیسا ہوتا
دفعۃ عشق پر ہوا پیدا
آئی الفت میں میرے ہوئی تہا
کبھی ہو ٹوٹن پوچھی اونکی بات
یا کہ قسمت نے یہ سلوک کیا
کیا بلا تم ہو کوئی جادوگر
پڑ کھو کیسے پر مئی انکھوں پر
اب تاسف سی کچھ نہیں حاصل
تو اوسے پاتی ہوں بہت مضطر
دور و فرقت سے ہوئی مجھ پر
خوب معشوق ہاتھ آیا تھا
ایسی الفت کو بس غفلت کی ما
بجھتی ہی دنوں تہا ستالی
تمہارے مارو رو تھوٹا حق
رگ جان پر لگا پینے انشتر
ہوئی پر اپنی دل ہی دیکھیں
ہاتھ اس قصہ سے وٹھاؤ تم
ہی بجا تھنے جو کیا ہی کلام
کچھ دیتا ہوں صاف صاف

نہیں اس بات سے بھی قف میں
ہی میں چیتی ہوں رگہ
رو برو تو یہ دلی ہو جات
جب ہی گئی مجھ کو ضبط کی تہا
دل مرا یوں گواہی دیتا
پڑ گیا میری عیش میں ہی
میں اونکی طرف نگاہ کی
ہوئی مایوس کچھ ہوئی رہی
یا فلک نے یہ کی ہی کج بازی
کوئی بد گھڑی تم کو تہا
ہاں افسوس کچھ ہوا مجھ کو
کس طرح آہ تھو جانی دون
جبر کی سمت کرتی ہوں خیال
مجھ کو دیکھ گا جو کوئی بتیاد
کہ نہ اوسکو ہوئی ذرا پروا
بی حواس اپنی کچھ دست کرو
جسکو اپنا ہنوز رہی خیال
جوئی غمگین ہو سنگدل کر لے
سیاڑوں شاخیں نکالینگے
ابھی سخت وزیر کی تقریر
شوق سے میرے ساتھ عقد کرو
دل ہی چاہتا ہی اپنا ہی
اس طرف جب قدم بڑایا تہا

دیکھ میں کس طرح صبر کرتی
جاؤ گی تم جو چہرہ کر مضطر
ہمچر میں کبھی ہوئی کیا صبر
تہا تو نگلی مثل ماہی بی آب
بلکہ یہ بات تو ہویدا ہے
آئی ہی اس ہانی میری اجل
چاہ کیسی کہ رسم درہ نہ کی
در بعضا و خیم پڑی ہیں
یا تمہاری ہی سخن سازی
میں کس وقت تپہ کی تھی نگاہ
نرا دہیان کچھ ذرا مجھ کو
کس طرح سوئیں لکھو سخت
دل ہی کتنا کہ بہت ہو حال
طعنوں کی وہ گنگا کیا
سنگدل کو بہلا ہی کیا پڑا
ہوش میں آو خیر ہے تم کو
کری پاوش ہی اوسکا ملا
نکر و زیست تنگدل کے لیے
آبلے میرے دلمیں لین گے
تمہو خود سن لی اچھے تمہو پر
لاک دولت تمام مجھے لولا
ایک دم کی ہی شاق ہوئی
دوستوں سے یہ کیلے آیا تہا

ہو کما ہی بر اجبلا مجکو حق و ناحق ہی کچھ کوگی اگر اولیٰ مجھ سے خفا مومن سدم رکھتی الفت اگر تم ساری یہ السنہ گر موخفا تو زیبا ہی نہ جو اب اسکی گفتگو کا دیا پہلے اک بات میری سن تم تم سے سدم جو ای قمر تنویر تم نے شریطن سنی ہر جن اس آن بس او نہیں کے لیے یہ جہاں رہتا اوسنی تمکو نہیں سنایا ہر نتی نہ اوسکی فرشتوں کو بھی خبر تم تو اسی ماہ ہو بہت غافل مجھ سے وحشی کو کر لیا لشخیر تم سے کوئی نہیں ہی شریطن تو نہ دو داغ ہر محب کو تم میں یہ شریطن بڑی ہمت کی ماورا اسکی اسی تم طلعت یا اگر میں پتھر پیچے کجی ہوئی دشمن اگر تمہاری لڑائی اس لیے تمکو منع کرتی ہوں دوسری سہمیں قباحت یشیو بہلاؤ لکھی شہادت	سچ اسکا نہیں ہوا مجکو میں کو نگی سچا ہی متراس بی سببے فراموش سدم کرتی صاحب کے پاسداری نہیں الفت تمہاری صلا اوسکی جانب سے منہ کو پھیر مجکو اوسکا جواب ید و تم کی ہر دخت وزیر نے تقریر وجہ اوسکی ہی کرتی ہوں بیبا لے کو یہ اک بہانہ تھا تمہیں نا حق خیال آیا ہی کہ مراد دل ہو گیا تمپر بنے جاتی ہو کس لیے جاہل جسکو کوئی نہ کر سکا لشخیر بجرا مومنیں بطلح راضی یاؤن باہر نہ یالسنی کو تم بلکہ دشمن ہیں جان و حث کی مار ڈال لیگی آپ کی فرقت تم ہی یان پہر کا اوجہ جی نرہ لطف زندگی کچھ خاک اس ضرر سی یون ڈرتی ہوں اور یہ حد سی سوا مضرت تم سے پہلے پہل ہوئی الفت	کیسے ہوں میں تابع فرمان جی تو اس بات پر جلا میرا تمکو صلا نہ یہ خیال آیا چوڑ جاتی نہ یوں کہی تمکو سنکے دخت وزیر کی تقریر بولی اس طرح مہلقا سے مگر پہر ہو تم اپنے فعل کے محتا سچ ہو اس میں نہیں ہے قصو وصل حبسی نہوتا تھا منظور تم نہ ولیمیں کہہ و خیال اسکا ہی مگر یہی بات سچ و شہد ہوتی گر اس کچھ ہی ہاگاہ بجرا اپنی فن میں کامل ہو ہجر دم بھر کا ناگوار ہی تمکو مجھ سے اگر محبت ہی بتلا ہی بلا نہو حبا کر میں ہرگز یہ کام انسان کا ایسی حد سے میں فونکی اگر پہر نہ تم سے ملونکی میں نہار یا در کہنا یہ اسی قمر تنویر ایک تو ہوگی تم ہلاک و دہر کہ میں اس سے خبر نہ تھی بجرا نہیں آگاہ اس سے ہی صلا	ہوں خطا داہر گہری بہر اس میں کیا ہو گیا بہلا میر ولیمیں سننے نہ کچھ ملال آیا ہوں اور اتنی نہا ہی میری تمکو ہوئی آزر دہ وہ قمر تنویر اب مخاطب ہوں آپ ہر نہ کر فونکی میں تھی کچھ مگر کہ ہی اسجگہ کا تھا دستور اوس شریطن ہی ہوتی تینوں جانی دو گر ہو کچھ ملال اسکا کیون پر یا سمیٹوں صبر یاہ پہر نہ کرتی یہ گفتگو و شہر واقعی نقش حب کے عامل ہو نہیں قابو میں دل بہا ہی کچھ حمت ہی کچھ مروت ہی جان اپنی نہ مفت و جا کر کے سکی ایک کو جو کوئی ادا خون ہوگا تمہاری گردنیر جانفشانی یہ ہوگی سنگار حشر میں پہر میں ہونگی و سنگیر ہوگا حاصل نہ کچھ سوا ہی ضرر عشق کستی میں کسکو چیر ہی کیا کیسا ہوتا ہو و فرقت کا
---	---	--	---

کیونکہ میں نے اب مختص
تو ہی اللہ کے قدر ہی میں
ہمارا چہیتا اگر منظور
خوب سیکھی ہو اولیٰ تقریر
میں اس وقت کی ہو تقریر
کریہ و پردہ مجھے شکوہ ہے
تو ہی میں مہینہ قصور
مہینہ کدو ذرا خدا لگتی
لاکھوں انسان اس طرح
کون بگڑا یہ سننے کے بتلا دو
کہ جو کوئی کسی پر مہربان ہے
ہیں ایسے کہ انکو غیرت دے
میں آتی ہے سب کو غیرت ہے
کہ میں ایک کو تو خود پروا
ایک کو شکل سے تو نفرت ہے
دلو اور سب میں گوارا ہے
خیر اس وقت ہو گئی و اللہ
آگے اب اختیار سے تمکو
اپنی شرطیں انہیں معاف کرو
کوئی حاکم ہی نہیں تم پر
سب طرح اختیار سے تمکو
اس میں تو حکم کی مثل سنت
شرع ہے اگر ساتھ نہیں کرو

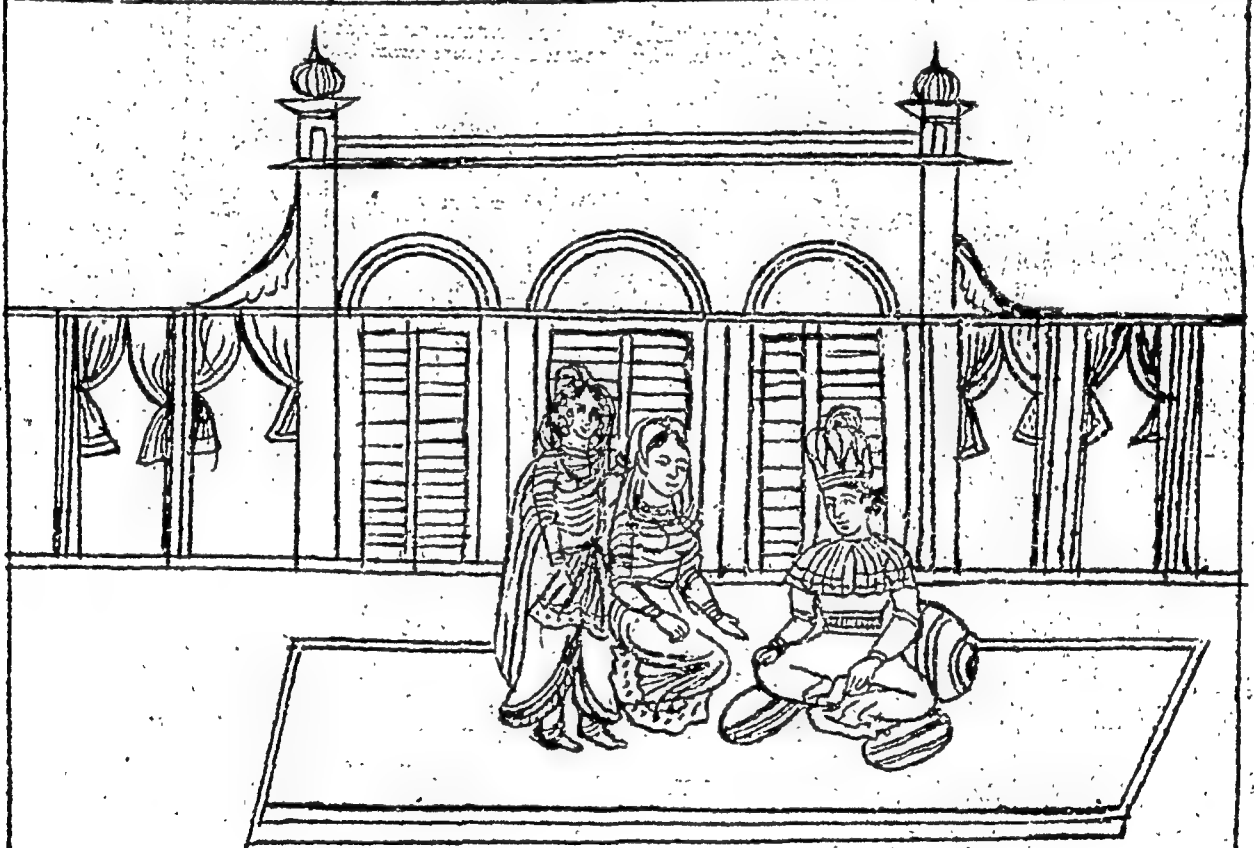
سوچا کیا ہو اور کیا وہ
نہیں کہتی ہی انہیں نظیر
تو نہ کچھ اور بات کا تھا
دون میں اس وقت کیا جواب
اور میں اصلاً انہیں ہی تقصیر
دل مرا اس جوان پہ آیا
تم تو مجھے جیاتی تین بچو
تم تو سنتی تھیں گفت گو میری
عقد کا ذکر جبکہ وہ لگے
اسکھری ہو گیا ہو کیا تمکو
فی الحقیقت وہ پیار کرتا ہے
جو کم باند حکم ہو طیار
میں کھلاتی ہنچ ہنچ رہی
لگ گیا اور سب کو ہاتھ اکھیلا
نہ محبت ہی کچھ نہ الفت ہی
جان اپنی بچا کی جاتا ہے
یہی کرتی ہوں شکرت و ایام
انکو جانی دو یا سخانی دو
عہد و پیمانسی انحراف کرو
کہ تم میں کچھ وسکا خوف خطر
کس لیے انتشار سے تمکو
یاد آئی ہو بر محل اس وقت
گر کوئی بکتا ہو تو کہنے دو

مجھ کو اب کیونکہ شریک کی
کیونکہ ہر خاموش کچھ تو کرو گا
سنتی ہی یہ علی گئی تقریر
دو نہ دو تم انہیں اجازت
جانتی تھی جو ایک کا میں دستور
اس سے یہ گفتگو نہ تھی زیبا
کیا مجھی تھی کسی کی ملکی خبر
میں ایسا اسی کہا کیا ہے
یو نہیں میں بیان کیا اور
ہو نہ مجھے خبر برا چیخا
لاکھ صورت ہو کوئی بہتر کا
دیکھ ڈالے ہو لاکھوں کی غیرت
یہ ہی لوگو عجب تماشا ہے
چوڑی جاتا ہے خود ہی لکھتے
خود گری پڑتی ہیں جو لوگ
میں تو اس وقت ڈر گئی بچا
کہ اسی جا تمہارا ہے محبوب
انہیں دہتا جواب فرقت کا
ایک ہم بہرہ انکھ سے ہون
خود ہی فضل خدا سے حاکم
اور موتا جو کوئی حاکم ہے
دو دل پس میں گری
دوست میں ہی میں کچھ نہیں

ناحق الزام سی تو ڈرتی ہو
تجوا گفتگو سی کیا تھا کام
بولی جنہا کو لوٹ نہ مہربان
مجھ سے کیا کام کیا غرض مجھ کو
میں اس طرح کرو یا مذکور
تو فی میرا نہ کچھ خیال کیا
رکتی اسکا خیال میں کچھ
کہ یہ لبر تھا را بگڑا ہے
تھا جو دستور کدیا اون
دل میں سوچو ذرا برا چیخا
دخل کیا ہے جو وہاں جا
نہ نظر آئی اون کی بہ صورت
کے اند میں ایسا دیکھا ہے
غصہ و سکا ہی ہم غم و غور
غری کر رہی ہے ہی رہ کر
جیتی جی غم سے مر گئی بچا
ور نہ رہتی میں عمر بہ محبوب
میں بتائی ہوں رنگ و صلت کا
انکی وصلت سے دل ہی مسر
کچھ نہ دل میں کسی سے نادم ہو
تو ہی کچھ اسکی جان چل سکتی
تو وہاں کر سکو گا کیا فانی
عین احس ہے چشم ماروں

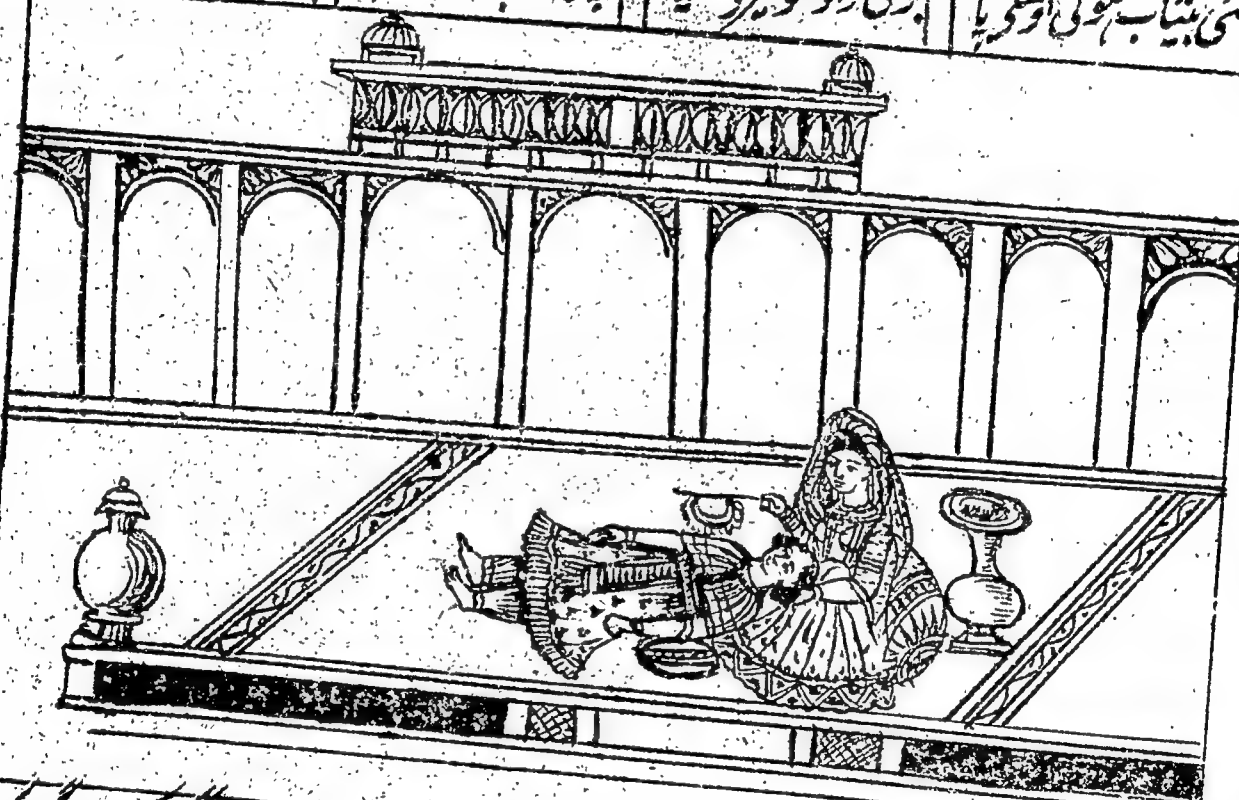
تو بحث ہی ہوا ہی تو سہما بات اک مجھ کو یاد آئی ہے کہ دغا باز مرد ہیں سارے کس قدر آتی ہیں فریب انہیں بندہ بی درم میں مطلب پر پر یہ انکا عجیب ہی دستور ہم کرین سچ کہی کی بات اگر کرتی ہیں کیوں بناوٹیں بکار اوس پریر کی تسلی یہ تقریر دی وہی شخص اور کوا لازم میری کہنی کا گریختیں نہو دیکھو کتنی ہیں بونا ہم کو بولی یہ سنے کے یوں ناہین تمنوں باہر موز مری اوکی ابھی باہم یہ موی تھی تقریر نہی جو حدی زیادہ خوش و خرم شاہزاد کی سمت کر کے نظر آپ کیوں انکو ہوشیں لائیں مجھ کو اسکا سبب بتائیں آپ لیجئے آپ کے قدم ای راہ تہا حقیقت میں بخش کر ٹوٹکا خیر مونا تھا جو کہ وہ تو ہوا منسکے کہنے لگا یہ طلعت	مجبو معلوم ہو کہ ہوشیدا دل ہی مینی زمین بنائی جو ہو گیا آج امتحان بار ہی دغا بازی انکی خلقت میں مسعد چن کوئی کاٹلی سر بیونا خلق میں ہیں مشہور تو نہ آئے کسی کو ہی باو ہم سمجھتے نہیں کچھ انکا وقار منسکے کہنے لگا وہ تہ نویر جو نہو آپ خلق میں بدنام دیکھو بونتم بہار دانش کو بلکہ میں صاف دل کی ہلک یہ ہر ماننی کی بات نہیں ہی یہ ثابت ہمارا چہرہ آگئی سہیں ان وہ دخت زیر چھیر نیکی لیے یہ کی تقریر یوں لگی کہنی وس منسک کس لیے انکے سامنے تین وجہ جو ہو وہ اسباب آپ ہی عجیب ات آپ کی واقعہ کچھ سمجھ میں مری نہیں آتا حال اب کبھی بیان اپنا کیا عیا انکو بیا لگی ہو چلتا	دیکھو اضطراب یہ لیکن بلکہ اکثر زبان خلقت سی اسہن کوئی نہیں شک نہا بخدا ایسی ہتی بی ایمان جب نکلی جاتی ہو غرض انکی کیا سمجھتے نہیں ہتی خود کا انکی دانائی پر پرین ہر یہ اگر سر سی کا ناکر کہدین نام رکھو نہ مرد و نلو جو کر مرد کو یاد کب چلتے ہیں خوب اقد ہی ہی اسکا علم نہیں اسکا خیال کرتے ہیں میں مانیکا کرتی ہوں گلا کچھ قیافہ شناسن غن ہی ایک جا دو لو جب آئے لفظ کیا ز مانیکا ہو گیا ہی طور کیوں حضور اکو تو جاہتی مینی کیا اسہن نہیں ملتا اوس پریر سی کر کی تقریر سیکڑوں حکو دم میں ہیں یہ ہی خمیش نصیب کا اپنا کیوں بیان آپ لالہ ہیں ہم سے احوال پوچھتی کیا ہو	گرچہ میرا ہی نہیں کچھ سن سنی آتی تھی ایک ہستی کہ غضب کے یہ لوگ عجب بار لاکھوں فی اٹھائی ہر تین بھر نہیں آتے ناکسی کبھی کہ ہمارا نکل گیا ہے نام کچھ نہیں انفعال ہی اس پر تو نہ آئی کسی یقین میں عورتیں ہتی ہتی نہیں شور کہ یہ ختم عورتوں ہیں کہ ہو قرآن میں کیون عظیم پیار کرتی ہیں او یہ مہرین یہ ہمارا نہیں ذکر صلا وضع تم میں نہیں ابی کی دلین خمیش ہو گئی وہ نیک دلین کچھ اور ہی باپراؤ مطلقا اس طرف نگاہ تھی غصہ کیوں جا وہ یہ باتھا بولی ہر مہ لقا سون و شیر دفعہ ہو وہ اسطرح تسخیر خوب کھل کھیل آپ کیا کہنا کس یہ اوٹھائی ہو چکیف آئی ہیں قسمت آزمائی کو
--	---	--	--

دل یہ اداوہ اطاعت ہو ہنیں پوشیدہ اسکی شہرت آب شمشیر سے کروں سیر لعل سی جان بخت جانیگی ناز کرنے لگا وہ قسمت پر بہشی اک غمخیزی لگ جا کر فرط شادی سی آگنی طاقت	یہ بی صاحب الکی قدرت تکاووت سواونکی نفرت کوئی تشدد نہی مانگی آب مین جو بگڑتی کچھ بن آگلی زانوی یار پر جو دیکھا سر اپنی زانوسی سر کو سر کا کر تصور شہزادہ ملکہ حسن او وزیر زاد	کہ کسی شخص کی کروت سیکڑوں لوگ ہمہ مرتی ہن بند اسقدر ہی دل تہر قص سمجھوں تیری کوئی شہر ہوش میں آگیا وہ نہ تنویر ہو گیا جو حجاب منہ سیر تصور شہزادہ ملکہ حسن او وزیر زاد	ورنہ میری نہیں ہر عادت لاکھن منت ہماری کرتی ہن میری خوشی ہی نہیں ہن قدتو ماروں کوئی روئی کر کر رہی تھی وہ اسطرح تقریر ہوش میں اسکو دیکھا وہ شہر اوشکے بیٹھا عرض وہ طلعت
---	---	--	---



کہ میں سنی سو اپنی لپٹا لہن مڑکی اوسکی طرف اکو آخر کار مازیں اوس پر نی فریا باتین یہاں کچھ ہی سنی ایسی باتو نہ غصہ آتا ہی محب کو در پردہ تم بناتی ہو	اوسکے چہتا ہا یہ محزون سو بچا کر دین اپنی یہ کجیا قصدا سکا جو یہ نظر آیا خوب اراں سلامتی ہی ہنیں یہ اختلاط بہا تا ہی اپنی الفت اگر جاتی ہو	آتش عشق سے جو دل ترا کباب سوز فرقت کی سر گرمی ہو تا کہ آغوش میں وہ آجا کیا ہی جلدی فرمیں آئی تم دیکھو اتنا بکلتے ہو سنہلا صنبت کجی جو بقیرا ہی	وکیکر اوسکو ہو گیا بیتاب ہا کلیجہ کی آگ ٹھنڈی ہو کیا ہی حسرتی تمہیں پلا ہو شمعیں آگے لگ لای تم کیا کوئی نشہ پیکر آئے ہو ایسی ہتیا ہو لسی کیا حال
---	---	---	---

ی مناسبتی بل جاؤں جان ہی اس حسن کے سچ جانے بعد دم بہر کی یون ہوئی تو مجھ کو ہوتا ہی رنج رہ رہ کر اب شفا خانہ سو سنگاتی ہو شاہزادی کی تھی یہ عین مراد لئی بیتاب ہو کی او کی پا	بعد دم بھر کی بہر چاہی وں سو گئی بوی صنم تو ہوش آ خیر تھو تو کچھ نہیں پوا نہیں لیتی ہو کچھ ہی کسی خبر او سکو لیکر ہی بن آتی ہو خالی میدان پا کی ہو گئی شا بولی بوا وٹھو میری کشیدہ	ما نکالی یہ ولولہ دل کا یہ سمجھ کر پھر سنے مال دیا کون بیکار اب کری تقریر ولسی اپنی بہت ہو غن مجھ کو آخر کار یہ بنا کر بات صدر درد و غم سی تھی بخور اپنی زانو پہ او سکا سر رکھ کر	نہ رہے دلمین جو صلا دل کا اور بات تو نہیں او سکو دل دیا مین ہی کرتی ہوں اس کی کچھ نہ کچھ دوا اس کی ہی کرو گی ضرور مل گئی او سکا سر وہ خوش ذات کل کی کر لیسے پھر وہ غیرت جو لگی تکیے او سے بدیدہ تر
---	--	---	--



بھن کر دیکھتی تھی گھبرا کر کہ سنگھاتی تھی بوی لعل سا فرط غم سے ہو میرا حال اتنا کرتے ہیں ہم خوشا بدین اولی لب پہ تقریر ناز کی لائی خیر تو اپنی ہوش بن آؤ اپنی گھر آئی گاہ یاں سب	ہاتھ رکھتی تھی گاہ سینہ پر گاہ دامن کی دیتی تھی ہوا طلحہ آنکھوں کو کہو لود و لند منہ کی مانگی تو حسین مراد ملی پہرہ کچھ اور رنگ پر آئی اب یاد نہ پاؤں پہلا اور کوئی نہ جانیے گا	سین جو کم تر تو خوف کچھ کیا بوی صیب فن سنگھانی لگی گاہ کرتی تھی اس طرح تقریر زندگی تلخ ہو گئی اب تو دل بہت اوس پر کیا گہرا ہی بناؤ کی ساری بہوشی کچھ بھلا نہ کچھ ورسلا	او سکو بہوش جب بہت پایا موشیرا اوس تر کو لانی لگی تھی کہی غم سی صورت تصویر لب شیرین سی کچھ کلام کر د ہوش بن جب وہ قمر آیا بولی اس طرح سن اب سمجھی
--	---	--	--



تازنین ست پاموئی تہ
 عطر خنک کبھی سنگھاتی تھی
 بیقراری سی گاہ واتی تھی
 جسکھڑی اوسکو شہین پایا
 دشمنو کا اوتر گیا پھرا
 اس قدر دل فی ہول کنا یا
 کر چکی جبکہ اوس پر تقریر
 سامنی سی شہاکی چلن کو
 اس غریب الوطن کی حالت پر
 لعل سی جان کی عاتی ہو
 اپنی گہرین شیخ گریو تا
 چاہیے کہ علاج سکا ضرور
 پاسداری اب اسکی لازم
 سمجھو تو دیکھیں کینکے لوگ
 اون مانع ہی خود علاج کرو
 جو کہ کرنا ہو جلد اب کرو
 آپ اپنی ولایت تیاب

میون بند آنکھیں دانت بیٹھ گئے
 لعلخو وہ کبھی بناتی تھی
 فرط الفت سی جان کو مٹی تھی
 خوب سینہ سی اپنے لٹایا
 دیکھیں اسی قدر زرا پھرا
 کیا کمون جو تعلق اوٹھایا
 ہتی بہت فیشنور جو وہ شیر
 بولی شہزادیسی ذرا دیکھو
 ٹکڑے ہوئے تباہ دیکھنے سی تلک
 اب کوئی دم میں بچا آتی ہو
 ٹانگیں مان باپ کا جاگرتا
 ناکہ جلد سکی بخودی ہو
 غمگساری اب اسکی لازم
 نہیں اچھا برا کینکے لوگ
 کل جو کرنا ہی تم کو آج کرو
 گو داپنی ثواب سی بہرو
 اگر ہی ہی فقط مجھ سے حیا

شاہنوا دیکو جبکہ عشق آیا
 صدقہ لاکر اوتار تی تھی کھی
 لاکھون بیرن جبکہ دوشوین
 بولی کیئے مزاج کیسا ہے
 آپکا حال تھا وہ دور از حال
 جان پر میری نگہی تھی خنو
 اوسط غش میں تباہواہ لقا
 کب سے غش میں پیرا ہو ہر
 نہیں ہوقت کوئی اسکو پا
 نصفی چھوٹا آئین
 دوڑ ہو تی عزیز و غن کیسی
 ہی گہر میں حضور کے مہل
 نہیں کر لیتے ایسا دل تیر
 بولی پسند وہ پری پیکر
 ہی ہی وقت اور ہی سنگام
 شاہزادی فی حب کی تقریر
 راہ پر یوں ہنر یہ آئیگا

دل دخت وزیر سہرا
 ہو کی مضطر بکارتی تھی
 آگئی ہوشین وہ ماہ حسین
 طور بطور آج کیسا ہے
 آتی تھی میری دلمیں لاکھیاں
 صدق خالق کی پر کیا سحر
 اس میں اسکا خیال جب آیا
 مبتلا سی بلا ہے یہ مہرو
 بجز افسوس حسرت و غم ویا
 دلمیں بات غور فرمائیں
 حق نہ دکھلائی بکسی ایسی
 کوئی اسکا نہیں عزیز یہاں
 آدمی کور ہے خدا کا ڈر
 ہی بڑا اگر تمہیں خدا کا ڈر
 جو کتی ہو تم اسی قمر اندام
 سمجھتی اپنے دلمیں دخت وزیر
 لاکھ...

وقت اوج رکاوہ نہ نایاب
ہی بنا گوش گوش حور کی لو
شیشہ می جو دیکھ لے وہ گلا
پیار سی ساری وہ سا عروبا
سخت مشکل ہی صوف پستان
نکات اوسکی نکلی ایسی
سرخ نیفے سی یون عیان کر
صاف صفا اور بری بہترین
پنڈ لیان اوسکی ہن نور گیر
جسم میں ہی لباس ایسا
گوٹ اودی درا و سکا رنگ
پانچا گرنٹ کا زیبا
ایسی بنم کی گرتی تھی نایاب
سبز گوٹ اوسپاک قیامت تھی
چمک تو کی اوسپر ایسی تھی
عجہ آرام پائی باوجہ تھی
دیتا تھا سسین بھول رہی ہا
بومیں ایسی تھی بکلیوں کی چمک
بازوؤں پر ہی نور تین نایاب
تین جہانگیرانہ زینت
اسکی جو بن کا دیکھ عالم
گھر کیا دل میں دو نو اکبا
دیکھنا ناز کی طبیعت کی

نیم میں ہی سیٹ باغ شہ
پاکمون و سکو شمع طور کی
دم خجالت یعنی مخفا اوسکا
ہاتھ ملتے ہیں دیکھ کر خوش
کہیے کیونکہ اونہیں حجاب
دل میں نشتر کی طرح چپتی
رگ اعلیٰ ہی حسب طرح سو نظر
شہنشاہ صندل میں پریشانی
صاف ہن ساق حور خلد ہن
جامہ زیر مو عین کا شہر اہی
شب کا کوناد بائیں صبح میں
رنگ ہانی نفیس اوسکا ہتا
خوب باریک بہتال حباب
شکر صاف پروہ آفت تھی
دل عاشق یہ بجلی گرتی تھی
سین ہر اتنا نگاہ میں اوسکی
گل ہتا بیکھر ہوتا شہ
برق کی آنکھ جسے جاسی پ
جسبہ ہر رنگ سے بودل ہتا
دین ہر شہ عاشق کو شکست
نر یا اور اسکے دم میں دم
رنگ اپنا جایا آخر کار
عشق فی جو ذرا اشارت کی

کان اوشو خ کی ہن کج
ایسی گردن ہ ہی صراحی
پانہ نازنین اگر کھائے
دست رنگین پہنچہ مرجان
کیونکہ پستان یہ مو غضب
گورا گور اہی پیار پیار پیٹ
کیونکہ بل کہانی ناز کی سو کر
جام جمشید کا سہ زانو
کس غضب کا ہی قد وہ بولسا
جادانی کا وہ دوپٹا ہی
خوشنما ہی ہر ایک اوسکی بل
وہ پراق کی اوشہ چڑھی گوٹ
پھوٹ آئی تھی جسم کی نکت
تھی غضب پہنسی پی کرتی
عطر میں ہی لسی سراپا ہی
موتیوں کا جو سر پہ تھا چمکا
انتیان کا نو عین ہے وہ خوشتر
خوشنما اسقدر گل عین طوق
دست رنگین میں تو ہر گل
پاؤن میں ہی خوشنما چمک
حضرت عشق میں قیامت کے
محوظ طارہ تھی جو دونوں
نر باضبط کچہ رہی خبر

کیونکہ حسان نمون قربان
دلسی جیسے شمار ہون منجوا
صاف سرخی گلور ہی شہ آئی
اونگلیاں نستر کی ہن گلیاں
قمقمے نور کے ہن و روشن
مثال عینہ ہی وہ سا پیٹ
ہن زاکت میں شک رنظر
میں حسن شباب سو مملو
جس کے بریا ہو فتنہ محشر کا
ہنن اپنا نظیر کھتا ہے
سرو قد پر کون چڑھی تھی
اطلس سرخ جسبہ جانی تو
وہی گویا کہ اوسکی تھی نکت
قمر آفت تھی جسم کی بہر تھی
کتیکی کا وہ ہول گویا تھی
بہر مرغ نظر تھا دام بلا
صاف حسن کے تھی ان عین کہ
بالہ ماہ پر تھا جسکو فوق
حلقہ چشم حور تھی کنگن
دل کو جسکی حد اگر ہو بیکل
بلکہ تیلے بنے ہن آفت کے
عشق کا جوش تھا اوسدم
عش ہونی دونوں اور

کبھی گر ترقی تھی وہ عشق ہو کر کس طرح دیکھو اب تسلی دین گاہ کرتی تھی سب سے یوں گفتار کس جگہ رہو تم کو وہ بہتیاں سو ہی کعبہ وہ گود و پسیلا کر اپنی پیری کا تہا عصا وہ جوان	ہوش یا تو یوں کسار و کر کون سا آسرا ہر جہیہ چون دوری اکہ کی تہی بھی مشوا تم کو معلوم حال و سکا ہے کرتی تھی یوں عاتین چلا کر ہینن فرقت میں اوسکی تاب و تون	غم جدائی کا دیکھو واری جینے دیگی نہ ماتھا ہم کو صاحبو کیونکر ایک کا آرام اکیون ہوا مجھ سے خفا لہو میری بچپری کو تو ملایا رب جب بہت فرط غم سی گہرائی	ساتھ مانگو نہ لیکے واری کس طرح سے بہلاؤ میں اس غم کو چاند میرا نہ آیا آئی شام اری تہا دیکھا ہوا لوگو چاند سی شکل مرہ و دکھیاں اگر سی اوس گلکی باغین سے
---	--	--	---



کہ تو آگاہ ہی مری گل سے بنگیا غمکہ وہ باغ تمام برگ ملو لگی کف افسوس نخل ما تم ہر ایک نخل ہوا اشک شبنم سی ہو گئی محو شبہ ہوتا تھا چشم گمان کا آٹھ آٹھ آنسو وہ فوجی تاتا دہن اثر در کی بنگے وہ د دل پہ رخ فراق سنی لگی پہرتی پہرتی گندگی کسی سال حلی کری منزل میں ہا سی تہم پاؤ نکو آنسو و آنسو دھونے	لکی کہنی بیہ و کی بیل سے اوسکے رگو سے بیہ ہوا کر پڑ گئی تھی یہ سار باغیہ اس چلی گلشن میں ایسی غم کی آنکھ نہ کس کہی ہوئی بی نو غم سے بگڑا یہ نہر کا نقشہ نہر میں نصب تھا جو فوار تھی جو آغوش حور سے بہتر لس اوسے باغ میں رہی لگی تہا جو مشتاق دیدار کمال چلے پیدل نہ جو کہ ایک قدم آبلے ہوٹ ہوٹ روئے تھے	یوں لگی موندنی ہان مار کھینچ دیکھا ہی میر کسر کو ہی پھاڑ ڈالا قبا کو ہر گل نے چال بہولا چکور ستر پایا رنگ گلشن اوداؤں اس دل لالہ ہی داغدار ہوا ہوٹ کر روی خوب چشم جہا ہو گئی مثل قالب بجان دراہوش کچھ سر و پا کا وسطرفہ تھا کتا تھال تہا بگولی کی طرح سے برباد پڑ گئی اوسکو جان کلا لے	کہ ہوتا تھا جالشی ہ گل تر قرین سی کہی یہ کہتی تھی کیے نالے نہر اربیل نے رقص طاؤس کو تہ یاد رہا نیلا سوس نے ہی کیا جو بیا گل سوسن جو سو گوار ہوا سوج بسمل کی طرح تھی بیتاب اوجھلہ خوشنما تھی عقبہ مکان ہوس حزمین کو ہی مد گیا شام تھی ادھر شبہ بتلائی لال دشت گرد کی دہن میں ناش پای نازک میں پیڑ چہا
--	--	---	---

جان تک بھی اگر کرمی نثار
کبھی تنہا نہ جانی دو نگاہیں
کبھی نہار میں یا نہار
اس کے بہتر ہی ہی با بیاہ
مہوئی با ہم صلاح چہیں آن
سہ اتفاق کی مگر یہ حالت تھی
فکر و لہز زبان پہ لیل نہار
شوق میں آو دہر تو یہ رون
ہو میں جدم سحر کو وہ میدا
اولسی ہی جب کچھ تیا پایا
کر دیا اس سحر نے کیا انداز
باغ میں ہونڈا پہاڑ سو جہا
کوئی بولی نہیں ہوئی تھی
کوئی ملتی تھی خاک چہرہ پر
شاہ کی ڈرسی دلوں نہارتا
سمجھ میں نہیں چپکے گی یہ بات
گوش و جبب ایہہ حال سپر
جلد لٹہ دھونڈھ کر لاؤ
سب اوسو دھونڈھتے ہو پھر سو
وود و منزل ملک گویہ غلام
جب سنی شاہ فی یاونسی خبر
انجی انسی ہی اب سفر اپنا
نیک کو ہی پونجی جب یہ خبر

ہنیں لاتی ہرین ہا نہیں نہا
سرجھ اویہنیں چلوں گاہیں
دل میں اپنی رنج نہا
لیجے ساتھ محلو ہی شہ
چپکے چپکے کیا کیہ سامان
دلو اوسکے کمال فرحت
دھن ہی ہونچوں جلد تادریا
ہو گئی اس طرف جو صبح عیا
نظر آیا نہ ہو گل خیار
دل پہاڑوں سبکا اور گہرا
ہامی کیسا نصیب کا تھی یہ
خاک اور اتی پہرین شہ
دونوں مفقود ہو گئی فی
جان کہوئی تھی فی رورور
سینہ میں دو ماتہ و جلتا
تھوڑی مدد خود کیلی گئی
گر پڑ سخت سو پکڑ کے جگر
کس طرف وہ گیا ہو تبار
کہیں اوس گل کی کچھ پانی
چاندالی ہیں وہ دشت تمام
بولا اوس دم وزیری و کر
تیر غم سی چہا جگر اپنا
مرگتی جیتی جی وہ ختمہ جگر

ہنیں بیاہیں اکیو یہ کلام
سجدا آپ کرنے فرماتے
جبکہ فرط قاف سے گہرا
شکے گفتار یہ ہونا جہا
رات کو دونوں چپکے آخر کا
لیجلا تہا جو شوق وصل
پر نہ آتا تھا کچھ دوسر کا خیال
جو جلسہ میں خواص میں بلغم
جب ہوئی فکر اونکی دلوں کا
لگین کہنے یہ کیا ہوا یا
ایک سی ایک بوجھتی تھی
جہاں الا عرض وہ سارا
کہو گئے اوس کی ہوش و حوش
کوئی کتنی تھی گہر ہوا یہ تباہ
اوسکی ملنی سی جبکہ میں ہو
نہ سینے ہی کچھ خیال کیا
تہا م کر دلوں سے کہنے لگا
شکے اوس غمزدگی گفتار
ہو کی ماہوں پیوہ پیرا
اوس فر کا کچھ نشان ملا
ہامی کیسا فلک داغ دیا
کوئی ابر میں چہا نہ وہ ما
پیشی تھی کہی وہ سر اپنا

ہی اسی نکی اسطی غلام
مجھے چپکے کہیں چلی جا
وہ ہونڈ تھا اکیو چلا جاتا
ساتھ لیجانے کا کیا اقرار
گئے اوس باغ سی رنگ ہار
دخل کیا جو کہیں کہیں قدم
کیا ہوا ہو گا والدین کا دل
چپکے رات بہر تو وہ مہو
جا کی درازنہ سوئی چہا حال
آگئی کیسی ہی بلایا
شاہزادہ کہ گہر اپنی بی
مگر اوس گل کچھ ملانہ سرخ
کیا ہوا ظہار اوس کا عالم پس
کوئی کتنی تھی اٹ گئی اللہ
پہر تو ہر ایک حواس مہو
شاہ سی جا کی عرض حال کیا
میری یوسف کا کچھ کا و پنا
پونجی چار و نظر شہر
یہ سخن وہ زبان پر لاکے
چہاں ہی ہم اک جہا نہ ملا
نہا کوئی زندگی کامزا
میری آنکھوں میں جہاں یہ
نہا متی تھی کہی جگر اپنا

دردِ دلدار تک اگر جانوں لطفِ ہوا سے جو مقصد دل تنگ کرتا ہے ہجر یار مجھے یہی سب عاشقوں پہ ہوتا ہے سرمین سودا ہے عشقِ لیلیٰ یا دآئی ہی زلفِ یار اگر تیغِ ابرو کا جب خیال ہوا یادِ مریگان بھی وز کاوشِ کانِ جاوید کی دآئی ہر تنگ یاد دہن میں مچن لیلیٰ دردِ دلدار کی یاد ہو گئی یا دآیا گلو می یار اگر گات او سکی ہو یاد آتی ہو شکم صاف کا جو دہیان آیا یا دآیا جو زانو سے دلبر یا و رفتار کا کہوں کیا حال اب ہنگی اگر یہی صورت ہو مگر قصہ میر و دلین ہی مجھ کو جانی نہ نیکی وہ زہار منع کر نیجا جو نتاہنگام یون لگا کشتی وہ قمر طلت عرض کی او سو واہ واہ کی نہ اوس بات پر راہی نظر	دردِ ہودرد دل شفا پاؤں نرنا گر شباب کیا حاصل اب نہیں تاب انتظار مجھے یا مری جان پر انوکھا ہو رائدن لب پہ نالہ تنہا ہو لوٹ جاتا ہے سانپ جانی پر بی چہری مرغِ دل حلال ہوا رگِ جان کی لپی ہو لکشتہ کو ہم اندر سے لگاتی ہن کچھ مجال سخن نہیں جسلا ہیرا کہا تو نگاہِ اکِ شرم دمِ خفا ہو کے آگیا لب ہاتھ سو مفت جان جاتی ہو ریخِ فرقت کا میٹھان آیا جھک گیا زانو می لم ہیر روزِ شب کرتی ہو محوِ خیال مار ڈالیا یہ غمِ فرقت کہ میں پوشیدہ شکوہوں ہی جان جانی کی میری آخر کا یون تڑکیا کیا ہر سو کلام لو پرانی نہ اپنی نہ گرفت ستی نہ ہیر مجاہدہ اندر کہ جی گا یہ ہجر میں کیونکہ	حالِ ظہر تمام تجھ پر ہے ایک دن وہ قمر جو گھبرا یا مجھ کو بتلا دی جلد یہ ہند دلِ عجب دی تاہم رنج و الم میں غم سی ہی جامِ دلِ مخلو ایسا نارِ نفسِ لہجہ ہے آگئی یاد جبکہ چشمِ صنم یادِ خسار کی جاتی ہے یادِ بیتی یہ کر رہی ہو ستم یا دآئی ہو اسکی سرخی لب یا دچاہہ وقت جب آتا ہو یا دیتا نہیں سینہ کو بی ہر دستِ نگیں کا جب ہاتھ کیا ہی یادِ مریں گم گئی ہم کہہ رہی ہی یہ یادِ صنم نگئی دارِ یادِ قامت کی تا کہ تابِ ضبطِ نالہ واہ ور نہ ہوگی جو والدین آگاہ اوسنی جب اسطرح سو فرمایا آپ کا گریہی ارادہ ہو میری خاطر نہ تم بلا میں ہو فکرِ تحیف کی تو فراموش فی الحقیقت فقیر کی لغت	مجھ کو بیتِ الشفا وہی گھر ہو رو کی مولن سوسنی فرمایا حالِ لغت سوسن نہیں آگاہ ہی عروہ جساو سمجھی تھی ہر دم بھری تھیں آنکھ میں آنسو نہیں سلجھائی سلجھتا ہی آنکھ میں تہہ پر لکین کی شرم موت کی زردی یہ چہاچ ناک میں دم ہی ٹیگیا ہوا الم خون تہہ کوں کیا ہو ہنگا مجھ کو کیا کیا کنوین جھکا ہوا نئی نوبت یہ غم کی ہستی ہی جھکیاں دلمیں کوئی لینی لگا لینکے اب غمِ قریب باہ عدم چلے اب قیس کے قدم قدم کیا عجب دی جو ایک دن سولی اب تو لیتا ہوں گئی رکی را ہو گا اوکا الم سی حال تہہ سنکے اس بات کو وہ گھبرا یا چلے خدمت کو ساتھ بند میں بھلائی کیون میں میری لغت نہ دیا نیک کب سمجھتی ہیں صاحبِ لب
--	--	--	--



<p>دیکھو اوسکی ہوا کمال ملال کیا ہی یہ رنگ ای قمر تنویر اس قدر ہو گئی ہو جو بیہوش کون ظالم ہو جس پہ نائل ہو و مبدع بات باتین دم سر تا تہ سے کسکے فتنہ برپا ہو حال لکچہ تو ہم سے فرماؤ محرم راز ہی یہ اوسکا تھا عشق بلین سکو حال نہی تفسیر روز افزون ہی ہوا وزاری و ایک دم پر یہ دوسری کفت ہی زندگانی کی کون صورت آئین مجھ پہ جا بجا ہونگی دل ہوا دشت غم زین آوار وولت عیش ز نائے زوال ناوک عشق دل پہ کما بیش کیا کلام خدا کا آیا ہے ہوگا ویسا ہی اسکا حسن حال</p>	<p>شاہزادی کو دیکھ کر بجال اور یہ کی مانتہ باندہ کفر کیا می عشق کو کیا لوجہ تیج ابرو کی کی لہجہ ہو چشم تر شک ہو نہ ہو ہر گھر کی کسکے یہ نالاہی کہو لکچہ واکہ ہو شمع آو وہ ہی الفت جو اس کرا تھا کی ہی تاجر سی ہنہ جو تصویر ہی ترقی پہ بتقاری ل شب بلا ہی تو دن قیامت گر ترقی پہ یہ نہیں جھٹکے کسطح شرطین ادا ہونگی جسنا اوسنی حال یہ سارا ایک عمر ہو صدوسی سال یا کہ خود آپ دل لگا بیٹھے قول اجر عین جو آیا ہے جو کہ ہی وشنیہ کا خط و حال</p>	<p>والش عقل میں جانانی پاؤن پراو سکے گڑا جا کہ کس لیے آپ کو ملال ہوا مثل لہ جو داغ کما یا ہو کیسے تو انتظار کسا ہے وہو نہ رہی ہو نہ کسی سحر کیون نالو کی گم ہو شعی افشین سر یہ لینی سے حاصل یون لگا کنی اوس گورو کو اشک جاری ہیں چشم پر نہم سے جیلے صحر اکو ولین کی تاپے خوش نہیں آتی صورت انسان ہی اسی بات کا خیال مجھے اسی خیالے سی موت آنگی فی الحقیقت ہی جو ہوا ارشاد نام الفت کو روز دہر تے آپ نام خدا میں نہ شہند کہ نہیں اس میں کچھ ہی کرو تو</p>	<p>اوس سی کہتا تھا الفت جا فرط الفت ہی جو ہو اضطراب اس قدر کیون یہ غیر حال ہوا دل کیس گل نہ کسا یا ہو آکھ نہ کس کس طرح جو واہ بہری آتی ہیں ناکہ نہیں آتو کیون نہیں یہ کیون خوشی جان گشت شکوہ دنی سے حال اوسکی تقریر کسکے گل تر آب دانہ حرام ہی غم سے ابتو گھر جھوکا کی کسا تا ہی وم او بجا ہی تر چکیا خفت ہی اسی امر کا ملال مجھے آخر اک وز جان جا بگی عرض کی یون کہ ہی ارشاد آپ تو سب کو منع کرتے تے بند کی کو آئی یہ نہ بات پسند کسطح یہ ہوا ثبوت جنو</p>
---	---	--	---

زینب تن ہو لباس عربانی	نام گھر کا ہو خانہ میرانی	ہو گریبان کی تار پر پیہ بیا	خون دل سی ہی رگ گلزار
خار صحرائے پافگار رہن	ماو ک غم جگر کے پار رہن	سنگ طفلانسی ہو فگار رہن	فقیں کی طرح بشت ہو کن
کوہ سا جسم ہو تو کاہ بنی	کھر با کی طرح سے تنکے چنے	ما کہون گھر عشق کی کھوپڑی	جان شیرین کو کہو گیا فراموش
فقیں کو اوسنی کرو یا مجنون	اسنی دامق کا بھی کیا ہو خون	اربی کس بات پر ہی تو پہلا	تیری گلشن میں طر فہ گل پہو
کبھی راحت کا پہلن پائی گا	بلکہ اکدم ہی کلن باسے گا	دل لیل و سی سی بران	اور شبنم سی سی گریان ہی
دل لالہ ہو داغ کھائی ہو	ہو چراغ اس سہول جلائی ہو	آسمان کو اسی گروشن دی	اک جہان کو اسی گروشن دی
چشم اختر سے اسنے کہو یا خوا	برق کو اوسنے کر دیا قیاب	ہی گیا سر پر یہ نشتر زن	بہر ویا ولین عد کر شیون

بیان بیتابی شہزادہ اور نصیحت کرنا وزیر زادی کا

ساقیا کب تک ہو تنہا	دوری دخت ز سہول کیا	اس آداب سے من حیران	کس طرح شکوہ خمار کون
آج ایسی پلامی سر جوش	زندگی بھرنہ آئی مجھ کو	غم و اندوہ کا سوا ہی ہو	بسنے اک لہ یہ کیا ہو جوم
مجھ پہ پہلے پہل آفت ہی	ہر گھڑی اک نئی مصیبت	دن کو غم میں بسر کی اوتار	اور آئی بلا جو آئی رات
شب غم دیکھ کر جو گھبرا یا	یہ سخن زہ زبان پر لا یا	شب آفت ہی ہو بت لاؤ	کیا قیامت ہی ہو بت لاؤ
کیا یہی عاشقوں کی دشمنی	یہی دشمنی کو کالی ناگن	جس سے جان نہ ہو ہی وہ	لاکسا موت ہو اس کا لقب
نام لیتے نہیں اسی شب کا	کہتی ہیں سب اس کے کالی	ہی اسی شب کی تیرگی شش	نام ہی شب کا ہو شب بچو
موت یاد آتی ہو اسی میں	دم پہ پنجاتی ہو اسی میں	یہی بی تیغ قتل کرتی ہی	یہی زخموں میں مشک بہرتی ہو
شور اسی شب کی ہو درازی	کہتی ہیں کیا اسی شب لیا	یہی شب کیا عدوی جان ہی	کیا یہی کالکا بھوانی ہی
کیا یہی شب ہے شک لاف اجل	یہی میل فنا کی ہو محل	سر نہ دیدہ لمحہ ہی	ساری راتوں میں اکٹ ہی
یہی بیمار غم پہ ہی بہاری	دشمن عاشقان شب ہی	کہتی کرتا تھا اس طرح تقریر	کبھی غاموش صورت تصویر
گاہ تصویر رکھنے سینی پر	پیار کرتا بلا میں لے لیکر	چین آتا نہ تھا کسی صورت	شدت غم سی اتنی بڑی تھا
دن سی ہی بڑی آہ و زاری	شب بیمار غم پہ بہاری	کبھی تصویر ہی یہی تقریر	رحم لازم ہی اوتار ہی تیر
یادنی تیری اوستم آرا	سکھو افسوس ہی اجل مارا	قید خانہ سی کم نہ لین گھر	بلکہ ہو قہر تنگ سے بدتر
گاہ کہتا تھا اسی مقدر واہ	تیری اس نگ سے نہ تھا گام	ہی کیسا مجھو خراب کیا	مفت بہادریہ شباب کیا
ایک اوسکا وزیر زادہ تھا	تصویر شہزادہ و وزیر زادہ صفحہ ۳۵ میں		نام مولیٰ اوسی قہر کا تھا

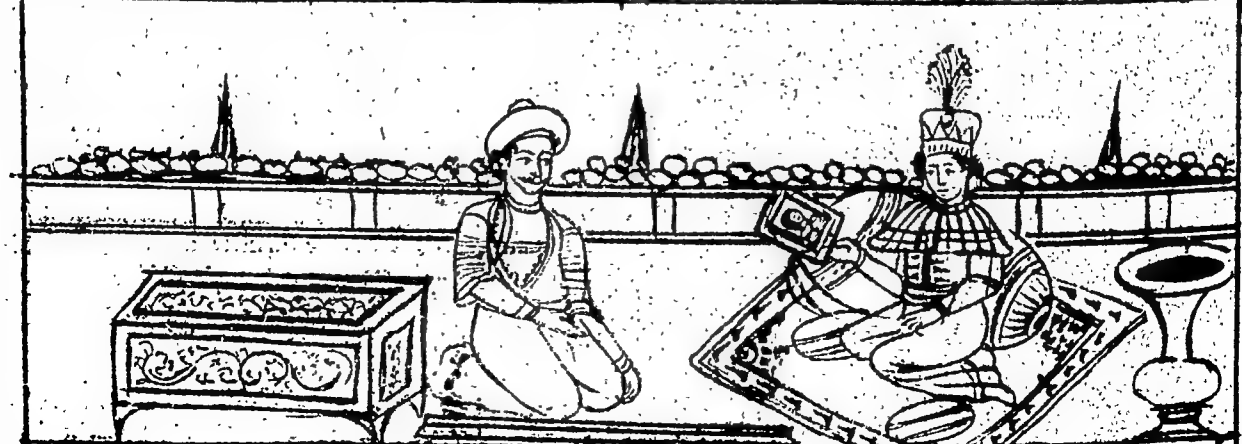
راست تہا تیرا قول ای تاجر
دیکھوں ہوتا ہو کیا مال اسکا
وس گل ترکا دیکھ کر احوال
کہتی ہیں سب اوی جمال نگر
خوبرو ایسی ہو وہ جان بہا
اکی اوس شک کے در پر
صورت گل کوئی گریبان چا
ریگ مہی کی طرح اک انسان
کوئی جاہی اپنی ہی بار
ہاتھ اک کہی ہی کلچے پر
کوئی کچھ آپ ہی آپ بچتا ہو
ہی کوئی سیر زندگانی ہی
ایڑیان اک پڑا کرتا ہے
بی اجل کوئی شخص مر تا ہی
کوئی بیٹھا ہی انکسین بندھے
کوئی مشغول ذکر و دہن
دوش پر اپنی سر پہ بار ہی
سنگدل جانتی جو تھکوا ہم
جو کہ شہر ای زلف بیجان
ہی قسم تھکوا اپنی زلفوں کی
ہی مقولہ یہ عاشق قد کا
اسی پریر ہو ایسا احوال
الغرض اپنی اپنی کہتی ہیں

جو تو کشتا تہا وہ ہوا آخر
اب بیان کر تو مجھسی حال اسکا
ملتسوخ ہوا وہ نیکھصال
وانکی حاکم ہی یہ پری پیکر
مرے مین جیسے شاہان بہا
بیٹھی ہیں سب فقیرین بیکر
کوئی بیل کی طرح ہو غمناک
کسی جانب ہی کب پر غلطان
دین دنیا کی ہی نہیں جی
حسرت آگین سے سوچ کر لفظ
یاس سی کوئی در کو کھتا ہو
پر ہو مجبور سخت جانی سی
منتظر دل ہی ہوا قضا کا ہو
اور کوئی ٹہنڈ ہی سانسین تہا
ہی تصویر میں پڑ دہر کے
جوش سودا کیسے ہی شیرین
قتل کر کسا انتظار ہی اب
کبھی تہی نہ دل خدا کی قسم
سب سے بڑھ کر وہی پشیمان
اب نہ دیر جلد ہی پائینی
دار پر کینچ دی برای خدا
جانکد زہر کر مجھے پامال
ولکی اتھون سے سے سے

کیا کہوں تجھسی دل کا حال
ہی یہ کس شکاہ کی تصویق
ہی دیا ایک شک منچیز
حسن آرا ہی اوسن یکا نام
سیکڑوں بادشاہ عالیجا
قابل دید و مانکا نقشا ہی
ایک شغل آہ و زاری ہی
کھانا افسوس کوئی ملتا ہی
کوئی تو بیکڑ ہی جگ اپنا
کوئی پڑ پڑہ کی در دکشا
آئینہ سان کسیکو جرت ہو
کوئی خندان ہی اپنی قسمت
تنکی خنتا ہی کوئی دیوہ
کوئی خاموش کوئی ہو ہوش
حالات نزع میں ہی کوئی لشہر
کہہ رہا ہی یہ کوئی عاشق
کوئی کہتا ہی اوبت ترسا
ہمکو پہلے سے گریز ہوتی
دم او لہتا ہو جبکہ شدت
کرتا ہی عاشق مرزہ سخن
جو کہ رفتار کا ہی وارفتہ
تا یہ مٹی میری خراب ہو
ہیں جو بچپن در و فرقت سے

زیست اب مجھ کو گئی ہی بال
عشق جسکا ہوا ہی دمنگر
رہتی مین اوسجگہ تمام حسین
حسن مین ہی رشک تہا تمام
ملک دولت کو اپنی کرک تہا
سیر طرفہ نیا تماشا ہے
ایک کی دل کو بقراری ہی
تپ فرقت مین کی جلتا ہی
کوئی ٹکرا رہا ہے سراپنا
رور مہی بزرگ ابر بہار
لظرا جانی ہ یہ حسرت ہی
کوئی گریان ہی اپنی حالت
کوئی کہتا ہی اپنا افسانہ
ہو کسیکو زیادہ عشق کا جو
اور کسیکا ہی حال نوع دگر
بی تیری مجھ کو زیست ہو شوا
اسقدر تو نہ دید کو ترسا
دل پہ برجی نہ کار گر مونی
یونہ کہتا ہی کی منت سے
شہر باران کر آ کی اسی پر فن
کہہ رہا ہی یہ وہ جگر تفتہ
حشر تک پہر کوئی عذاب نہو
دیکھتے ہیں غلک کو حسرت سے

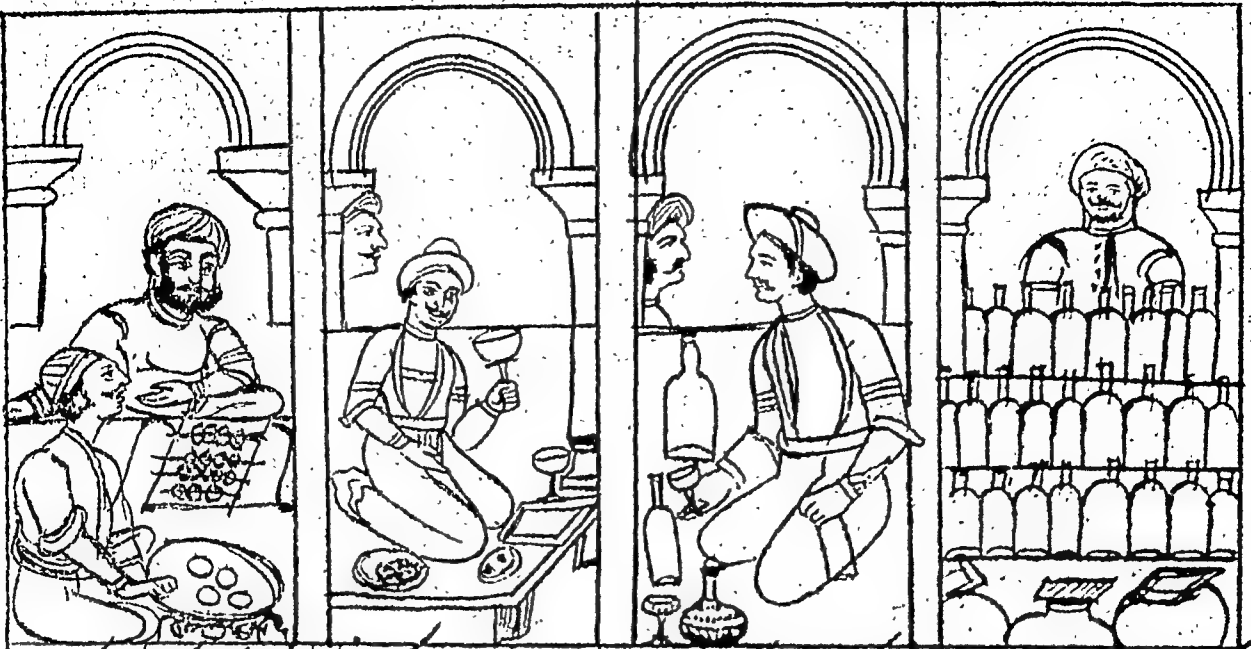
او نہیں روز نہیں ایک سوداگر جو جو چیز اوسکی باغیچہ تھی ایک صند و قچہ تھا اوسکو پاس کیون نہیں ہکویہ دکھاتا ہی پر حضور اسمین چیز ایسی ہے ہو کی مجنون بہر بیا بائین ماہ کامل ہو تو بنے وہ ہلال جب کیا اوسنی سطح کا بیا تو فی اچھی و ثنائی ہی تمیز نہیں ہو جو یہ تیری گفتار یا ہی واقع میں کوئی شی عدا بول میں اپنی تو کچہ خیال نہ ور نہ ہی اپنی چیز کا مختار جیت تاجر سی اوسنی کی گفتار کب مٹا ہی لوشت تقدیر اک پریر و کی اسمین ہی تصویر حضرت عشق کا گذر مٹا	اور ترا اوس ملک میں کہیں کر صورت مہر جو کہ کیتا تھی اوسنی اوسکو چہا یابی ہو کیا سبب جو تو چہا تا ہی نہ سنی ہی کہی نہ دیکھی ہی مثل سفسف ہو قید زندان ایک ساعت کی زندگی محال سنکی یون بولا وہ مہ تابان ہمہ تن چشم کر دیا پے دید اس سے ہوتا ہی فصایہ اظہار بی سبب نہیں ہے مدح و ثنا مجھ کو دکھلا دی اوسکو ایک نظر صند نہ اسمین کہ دو گانہ نہار شکے اوسم وہ ہو گیا ناچا نہ گئی پیش اوسکی کچہ بندہ دلربا دلغریب برق نظیر تیر الفت جاگر کے پار ہوا	شاہنرا دی فی اوسکو بکھوایا اوسنی شہزاد بکھو وہ دکھلا دی پڑ گئی اتفاقاً اوسکی نظیر عرض کی اوسنی ای سلیمان کوئی دیکھی اگر اوسکو ایک نظر شمع الفت کی لو لگی یہ آو پای رحمت میں غمکی ہو زنجیر تیری تقریر فی غضب بایا آتش شوق اور بھر کادی یا تو تیری یہ خوش بیا فی ہر اب نہ کہہ برحق تو کچہ نہ تکرار گر تو بیچیکا مول نو گامین صدہ ہو گا اگر اٹھالون گا لا کہ صورت سی اوسنی مچھا جب ہی عذر کی نہ جا اوسکو دیکھتی ہی وہ شکل موش رہا تھی وہ تصویر اسقدر زایا	مال حساب کیلے وہ آیا اور قیمت ہی سکی بتلا دی یون لگا پوچھنے وہ شک قابل دید یہ نہیں واللہ چین اوسکو پرنی بہر دم بہر شکے پروانہ روز و شب جلو مثل مجرم ہو کو بکوشیہ آفت تازہ جان پر لایا خوب اسوقت تو فی گرمی کی جو تو کتا ہو سب گمانی ہی مجھ کو فی دیکھی آئینا نہ قرار ایک کی جانہر اردو گامین تجھ کو الزام ہی میں دن گا پر نہ اوسکی خیال میں آیا کر کے و پیشکش کیا اوسکو اوٹھ گیا ننگ عار کا پروا دیکھ کر دفعتاً ہوا ہتیا
---	--	--	--



شمع رخ پر ہوا وہ پروانہ	کعبہ دل بنا صنم شانہ	جوش عشق سی جو کہ پیرایا	اوسنی تاجر سے پیر یہ فرمایا
-------------------------	----------------------	-------------------------	-----------------------------



<p>تھی حسد نہ لسی صحت اٹھ پر آگی او سکری پر کو نجلت تھی بات جرتی وہ لستری تھی وہ نیا جو بنی روہ شان تھی سحر آمیز او کی باتیں تھیں نہ نہ کیسی تھی ایک تھی کی انیٹان بون ہرن دل و من تنکی جیوا ہی حسن کم ہن کا اپنی پیکل کوئی پری پیکر میڈر ہو کا کیسی کو حسن چند قدر داتی تھی پانکی سُرخی تنگ کرتی دکھا رہی تھی کوئی انکیا تھیں ل مہر تھی تھی لب نہراک پری پیکر خوش گلو کوئی گاہری تھی کتنی پھوٹ رہی تو ہی لئی تھی پھر پھر جلد اسکو تو برای خدا</p>	<p>سرم لفت تھی ہی تہا وہ خبر اونین ایک کت خوبصورت تھی اوتھی کو پل نی جوانی تھی مکھڑی حور و کی آن بانجی قتل کر نیکی یاد گھا تھیں ناک میں کپل کوئی ہنری تھی میلہ دور سے کسی نہایت گوش ایک کلرو کی ناک میں نکا نورتن تھو کیسی بازو پر اونچی چوٹی کیسی دل لسی تھی تھی دھول مار ایک کی تھی چست محرم غضب کچھ نکا او باغ کی سیر کوئی کرتی تھی گلبدن اک کھڑی تھی شجر کہیں کوئی بجاری تھی تہا کوئی ہنسکر کسی کا تھی تھی آئینہ لیکے ہونہ نہ کیہ را</p>	<p>نام رکھتا تھا یہ نہیں مکن پر کسی سنی تہا اوسی سرکا چال میں او کی سیر و چال کوئی پاؤ لسی نہ لکھتی تھی چورستی میں صورت میخو خوب راستہ مثال عرو طائر دل کی حال نہی جہا جست کی بالیاں کی تھی تھی کسی گل کی پاؤ نہیں تھی سر کی کا گند یا ہوا شفا کوئی جوڑا داسی نہ ہو مو قتل کر رہا گوٹ کا جو بن فندق پاہ صدر تھی گل تر کوئی دکھا رہی تھی طنز کوئی طنز میر لگا تھی تھی سننے والی ہی ہو تے بید ہونہ نہ کرتی تھی جگہ آئی ہے</p>	<p>سانوی شکل دیکھ کر وہ حسین مجمع ہوشان تھا لیل و نہا شوخ دیدہ کوئی کوئی تھی چال مستانہ کوئی چلتی تھی بادہ حسن سے ہر اک سرشار عمدہ زبور غیسب بلبوس سبکو بالا بتاتے تھے بالے بجایاں ہنری کوئی ماہو بن طوق منت کی ہنری ایک تھی تھاکسیکا تو لقرنی موبان رنجہ چوڑی ہو کوئی تھی انکے کھا تھاکسے زیتن پستے تھی لکسی مہر تھی کوئی کلرو کی محو گلباری کوئی جوڑ پیٹھی گاتی تھی بیٹھ جہا لسی ہوتی تھی ہم کتنی مسی بری لگانی ہے</p>
--	--	---	--



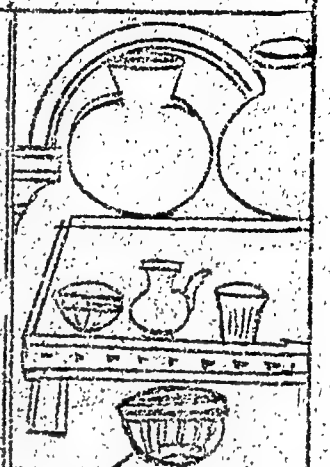
<p>کوئی تیار کر رہا تھا کباب کوئی گاتا تھا دھرت رز کا سہا شور قتل خانہ مستان چیز ہر قسم کی مہیا تھی رونی شہر اصفہان کوچہ خوب رو یونکا ہر جگہ پہچاؤ ہوش پر یونکی تھی وڑی جلا عیش کستی تھی خواص عوام</p>	<p>کوئی پیتا تھا بہر کے جام کوئی بوتل کا کوٹتا تھا گام قابل دید وہ تھی سامان کوئی شہی ہوئے اسی جاتی کوچہ زلف مہوشان کوچہ ہر طرف بید شک کا چہرہ کاؤ پہرتے تھے سطح ہوا کھاتی</p>	<p>میلشی سی تھا کوئی آسودہ کوئی گستاہا لانا پیما نہ کوئی مدد پوش از جہو تھا مست یوسف قہار کینچو ہی پر نیا جو کہ انسان ہے جلبی آئینہ سارستا ہی حسن اونکی ہی جدا تر بن</p>	<p>کوئی بیٹھا خسا اودہ کوئی کرتا تھا باتین ستانہ لب ساغر کو کوئی چومتا تھا اسطرح کا وہ گرم تھا بازار شہر کا سیکو ہی پرستان ہر شکر اسقدر مصفا ہی بگینو سوار لا کہوں بین</p>
<p>صفت باغ شہزادہ مہ لقا</p>			
<p>تازہ تازہ ہی ہو یونکا گنا نہ زمانی میں مثل اسکا تھا اور جو اس کے اوسپہ نشنگا ڈرو کی طرح وہ چکتے تھے لائق دید تھی وہانکی بہار قمر یون کی وہ سر پر کوٹو کبین سن کبین گل نشن چو گلا تھا کبین کبین کلغا</p>	<p>ہر سحر نے لباس نوپنا باغ ہی اوسو وہ بنایا تھا سیم وزر کی بنی تھی ہر لوار رو شو پر ساری چہر کر تے تھے جو اس کے جسجگہ اشجار چمچے بلبون کی تھی ہر سو نسترن اورہ رای سل لیرہ جعفری تھی کبین کبین لا</p>	<p>دیکھتے فصل ہبار آہو پچی لغمتہ سنجی میں مست ہو لیل لغمتہ لیل کا ہو صر پر مسلم لعل یاقوت کی گئی سرخی شک جنت جو کہیو تو ہی بجا پہول سب غیرت گل متاب کہہ رہا تھا پیما ہی پی پی کبین کس کسی جگہ چنپا</p>	<p>مئی گل رنگ جلد و موسیقی میں گفتم ہر کیشا خین گل وصف اوس باغ کا کرونم سبز سبز ہی ہوش پر ہی جو شجر تھا پھلا تھا پہلا تھا صحن گلشن تھا آسمان کا جوا کبین کبین شجر پہ کو کتی تھی موتیا تھا کبین کبین بیلا</p>

تجلی کو پہنچا کی سر کی قسم
صہبت وستان غنیمت
دیکھے سطح اونہن چھٹی

دھی سہن تیر و تندر کلام
موش بدی کی غنیمت
داد دین سنکے سدا

ایک ہر کو ہم پلا نیلے
کچہ دیک کی صفت کرون
کچہ دیک الہی مان بیٹھے

توب نام کا دل جلا نیلے
ہر دھوان باروہ مری تیر
نوجوان کو چھٹی دیتی تھے



عال کیا او جگہ کا کچہ بیان
غیرت ہر و ماہ تھے میر
و حرمی لالہ قام اسی ساقی
غرمی سی ہوا ہون لاغر

طرف میلانگ ہوا تھا و مان
نہین قلمین کیو تھے کیسو
افیون و اے کی دکان کا بیان
پوست بھی تو بار سون پر

لنگا جھنی بنی ہوئی چہر
شعلہ او ٹھٹھے تیرا چھٹیو
افسون و اے کی دکان کا بیان
ورنہ چسکی بیونگا افسونی

رکھے تیرا ہر ویونکے آسے
سنگے جسطح شرنگے
نشار آنکھوین اینین فی
سیکر لون مجتمع ہن افسونی



لذت انکیز او نکی ہن بین
آسمان زمین لاتی ہے
کیون شیرین لیونہ پیکر
آگے ہر اکے ایک حقاہی
ابو گھر گھر شراب ہلتی ہے
قابل دید او نکی تہی دکان

نہین دیکھا کہین ایسا
کچہ بی شکل و ہناتے ہن
سین نکی کی بات کرتے ہن
فروشن کی دکان کا بیان
بات کب محنت کے چلتی ہے
میر و شو نکا ہتا عجبا

چسکیان چل ہی ہن لیمو
سیر پیک نکی دکھاؤ ہن
بڑہ کی فرماؤ سیر و کال
فروشن کی دکان کا بیان
بات کب محنت کے چلتی ہے
میر و شو نکا ہتا عجبا

لذت انکیز او نکی ہن بین
آسمان زمین لاتی ہے
کیون شیرین لیونہ پیکر
آگے ہر اکے ایک حقاہی
ابو گھر گھر شراب ہلتی ہے
قابل دید او نکی تہی دکان

کچھ ضرر کا نہ اوسکو دسیاں آ جان بجای گمراہ کو کھائے چٹ پڑوہ کہا جی کھائے راست کا اوسکو لطف نہ آ



ساقن لی دکان کا بیسان

دو ساغر میں یارب کیا ہو
کسی ساقن کو جا کر دینگے دم
یہ نزاکت یہ سب زار کمان
جان انسان بی تو تھی جتنی

سو کھو گھاٹوں تو اتار میں
ور نہ جاتی میں ہیکہ سیویم
جو بلا لینگے ہمہ پی لین گے
میکہ میں ہی یہ بہار کمان

دکان ساقن

سا قیا کیوں اودا نہیں سا
نہیں بے نثار کی قرار میں
سبزہ رنگو عین جا کر بیٹھیں گے
اک طرف ساقین میں ہی پیکہ



صدقہ دل و نہ سونہر کر تو
جمع تھی سیکڑوں ہی پیکہ
اور خود اوسکی ادیتو تھی
اوسکو بھر بھر کے دی تھیں حق
ہو گیا مست صوت پیچھا
دینہ اوسکو حو ات جلکہ
بہول جاؤ گے راستہ گر کا
تیر چھٹیو میں ہم آئیں گے

بچے حقے عجیب ہار کے تھے
طرفہ ہنگامہ اونکی دکان
دل سو کیا کیا اوچکی لیتی تو
جو خریدار گرد بیٹھے تھے
اگر کسی کہی تین دو چار
نام رکھی چوس کو کوئی اگر
نر ہے ہوش پیر تھیں اصلا
دک واسے کی دکان کا بیسان

بی پی لکھڑی ہی پای قلم
کیا دھوان ہار تہا ہر کفرا
اک چکارے پیٹھا گاتا تھا
قابل بد تھا ٹھ اوسکا تھا
کیا صفت ہو سکو بیان اونکی
دفعہ انشہ میں ہ جو رہوا
اشرفی کی علم ہو پی دیکھو
دک واسے کی دکان کا بیسان

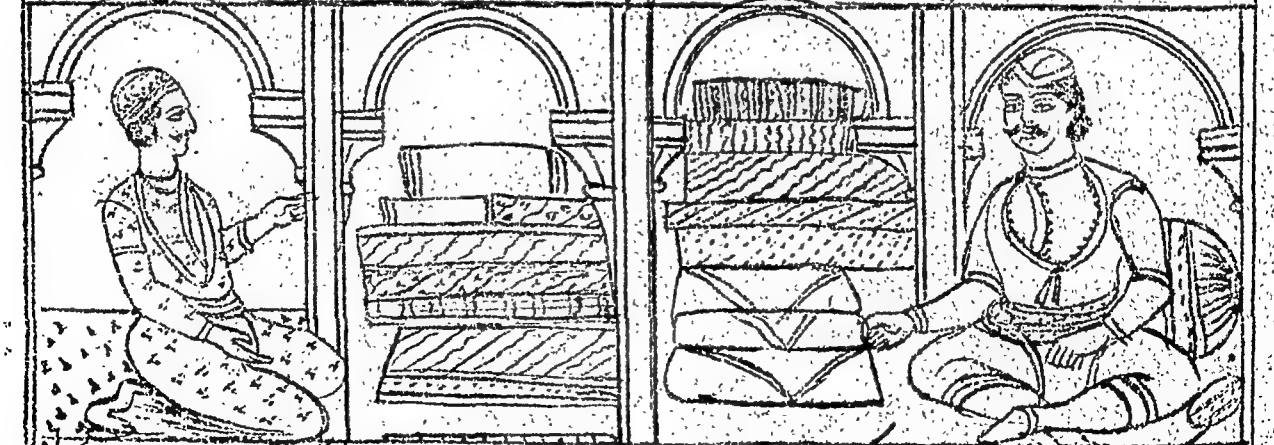
ہونج سب پر کی کچھ صفات تم
روزمرہ جہاں سواونکا جدا
ایک تو دائرہ بجا تاتا تھا
ساقنوں کا عجیب نقشہ تھا
وہ نشیلی تین اکڑیاں اونکی
بی پی است در سرور ہو
کتنے جیلے ہو دم لگاؤ تو
ساقیادی نہ ہو دم دہا

گوکہر تو بچاوی اب سہرا وہ چمک کھتی تھی کان کی	نہانہ آئے او دہر کو وہ بدخوا معدن کی خیمہ ہو بستی	گوٹے والی تھی وہ قمر صورت کہ کہوں کہ سچ کی صفت
اونہیں گوتا تھا ابد الیسا	دکان گوٹے واسے کی	سامنے جسکے برق شمشیر



اوڑھ لی ہی بس بناوٹ کی اس چمک کا ستہری لپکا تہ	لیسے گاناکے دلیں جو چلی اک ڈلا سونیکا وہ گوانہ	وہ کرن ہی اگر چمک جا وہ غضب اس سپہر کا آتو
کار چوبی نبت ستارون کی	آنکھ چھپکا تی تروہ تارون کی	پہول ہر کیٹین چمکتا تھا

اکڑا اثر جھاجٹ ہوا ساقی حرف کیا دخت زر کے عصمت	بنا از کی دکان کا بیان	یہ تو خود قول ہو ماساقی نرنا لطف بادہ خواری کا
ہاتھ نمل کے خوب تارون خوشنما ایک سو تھا بزارا	جینٹ اسپر پڑی نعلین کر جان نہیں مندی سو کہو تارون	شاد ہو کر مجھے پلا اس جام خوبرو نوجوان سراپا ناز



بلبدن کی کوئی شک قمر تھی سخن کے ہی سقدر پور	اور زکات میں غیرت عمل تر بات دیکھی جو کوئی ہون تر	اپنی اپنی سچی ہوئی دکان اطلسین ہر طرح کی صورت دا
تھان گاہک کو جو نظر آیا	باغ کی سیر کا مزا یا یا	بیل نوٹکی تھی حکم پہ بہار

کیا ہی انداز سہی جلوہ کن
گلاج کی تھان غیرت گلزار
دیکھو بلبل تو دھوکے کہا تھی



<p>ساہ جی کوئی سیٹھ جی کوئی کوئی کھوٹا کھریا کھتا تھا لوچتا تھا کسی سے یوں دلال ساقیا مہکومی بازار گین پچھ صفت جوہری کی نظر کرو جوہری بیٹھتی تو قریب سے</p>	<p>دولت آباد ہر دکان اونکی کوئی کرتا تھا کھن چا پر سے جدا جوہری کی دکان کا بیان جوہریا قوت سے سوار گین خوب کھلاؤں جوہر مضمون دکان جوہری</p>	<p>دل کو لیتا تھا با نلین اونکا کسین ہنڈوی کی سکھارتا اور موتی کی طرح ہوشیافت قابل دید جوہری بازار تھی جوہر لفسین پانچ نیکے</p>
---	---	---



<p>آکی رکتی تھی بچوں کے کانٹے خوشناتھی وہ موتیوں کی لڑی لعل اونی اگر متابل ہو سنگ سرہ کی طرح سے ہوساہ عینک آنکھوں پہ لگا سی ہو کس قدر سنگ کا یہ اچھا ہی سا غریز نگار لاساقی</p>	<p>اوسمین سب بانٹ تھی جوہر کے جس سے شہری عقد چرین بھی دعویٰ اب رنگ باطل ہو پھر نہ او سپر پڑی کیسی نگاہ دیکھتا تھا نکلنے ہیر کے کوٹے والے کی دکان کا بیان بھر کی می اوچن اب لاساقی</p>	<p>تھا جوہر ہر ایک رنگ وان جوہری ہی تھی اتھا کی حسین آتش شک میں جلو ابسا وہ مسلسل تھی گفتگو اونکی کوئی باہم یہ کر ہاتھ کلام کوٹے والے کی دکان کا بیان خوف گر محتسبے آتا ہی</p>
---	---	--



سب آراستہ مثال عروس رخ محبوبہ او خین بست کوئی چہتری اگر نظر آئے اور جو چیز تھی وہ تھی عمار	مشتی ہو نہ کس طرح مانوس دیکھنے سی ہواونکی لک چرت پھول سوچ مکھی شہر کے نکینہ تراش کی دکان کا بیان	صاف شفاف اینو لیسہ لال ٹین بھی سقد زیا اب دانت کی نگہیاں بھی لایا کیے گلہ سستہ باغ غوی کا	جو نہ چشم فلک ہی دیکھ کیے شمس و قمر کا او کو جواب شانہ میں نہ آئی دیکھ کے تاب سنگ غم کو کر نہ ہو سکے لگو
ساقیا بھر دی آگینہ دل رفع ہو جای ساری غمناکی ایک جانب کو بیٹھو تو حاک	تا جلا پامی یہ نکینہ دل کہ ہی در پیش وصف حاک کروں مضمون کی تہ تراش غم	مئی سر خوش ایسی چو کھی دے کروں مضمون کی تہ تراش غم	سخت حیران ہوں نکینہ ترا زنگ سب سے بد اخضاب لاک
	دکان نکینہ تراش		



ہوئی رنگ اس طرح بناواتے تھی خجل برق بر گینے سے لال رنگ شوخ رنگ ایسا تھا جو ستری کی جا کے کھاتی تھے	دیکھنے میں بہتی آئے تھے کشتیو نمیدن چنے قرینے سے رنگ باقوت جس سے پھیکا تھا ہر گھڑی ک پیر کا دھٹکتے تھے	رنگ دیتو تھی ہونی کو لیا جو ہری فلک ہی کیو اگر جس طرح چاہی امتحان کر لے رکتو تھی سب کو سب کمال ایسا	سچے کو بنی رہتا تھا رتبہ ہوں جانے لکین شمس و قمر وخل کیا ہو جاو سکا عیالے ہوئی کو وہ بناو تھے سچا
ساقیا بی ہا شراب پلا جام جم کی نہ جس سے قدر ہے	مر ضلع ساز کی دکان کا بیان جلوہ گر جو رنگ بدر ہے	تھی غصہ کے وہان ضلع ساز	اوس جو ہر نگار جام میں لا قابل بد چکے تھے انداز



کوئی مشغول اپنی کام میں تھا آرسی کو ملاحظہ فرمائیں کہتا تھا یوں کسی سے اک پڑن تھی کسی مشتری کی حجت ہو چو تیری سیکڑوں عد ہنیں کچھ مفت تجسس نہوائی زر گری بولتا ہو کیا ساقی می علی بن کفر میں ہو مہوش بھری فغان چہرہ زنداکی سیستن کوئی کوئی ماہ جبر	اور کوئی محو فکر نام میں تھا کلمہ حق زبان پر ہی لائیں صرف کچھو اگر سوا کنند دو مہینے کی ہو گئی مدت کون دربار آکر روز کرے سادہ کار یعنی زر گر کی دکان کا بیان میں سمجھتا ہوں دعا ساقی جروہی آنکھوں کی طاقہ یاقین بخش انگشتی سلیمان کی دکان سادہ کار یعنی زر گر	کرتی تھی گانگو لسی یہ گفتار کبھی جڑ تانا اور ایسے نگہ پھر نہ تا شہر و سکو جنبش ہو نہ کر پھین میری پڑیگا خلل ہیں بنائی کو تجسس اور نہرا وہ کچھ ہونیں پائی نہوائی لیلے تو مجھے قیمت ساغر دہن شیشہ قول کا چھٹلا کیر پھرتی آنکھ ٹھیان تیار دلبر کا دیار دیر نگین
--	--	---



چیلہ وہ خوشنابا رستھے ساقیا وہ مجھو شراب پلا سب کھتا ہو او طین اجا	دیکھنی میں ایسا آئے تھے صرافت کی دکان کا بیان ہو زر مسریر تیار اسکا	او کو کل طہا میں شوق ڈھیل نا پر کھنے لگوں کہرا کھوٹا لکھن او کو جان کے کیا اوٹھا
--	---	--



جو نہ چشم فلک سے بھی دیکھ
کیسے شمس و قمر کا اونکو جواب
شانہ بین نہ آئی دیکھ کے تاب
کیسے گلہ سستہ باغ غنی کا
سنگ غم کو کز بندہ ہو کے گلو
سخت حیران ہوں نگینہ ترا
رنگ سب سے جدا غضب حالاک

صاف شفاف اینو لیسے
لال شبنم بھی مستعد نہایا
دانت کی گنگیاں بھی بنایا

مشرقی ہونے کس طرح مانوس
دیکھنے سی ہوا تو کلی اک جہت
پھول سوچ مکھی کا شرہا

نگینہ تراش کی دکان کا بیان
مئی سرخوش ایسی چو کلھی دے
کروں مضمون کی تہ تراش تراش

دکان نگینہ تراش

سب سے آراستہ مثال عروس
ریخ محبوب کے اونچین سبت
کوئی چہتری اگر نظر آئے
اور جو چیز تھی وہ تھی عمار
ساقیا بھر دی آگینہ دل
رفع ہو جای سار غمی ناکی
ایک جانب کو بیٹھو تر حاک



سچے کو بھی رہتا تار تار
بہول جان نگین شمس و قمر
وخل کیا ہو جو اسکا عیال
ہوئی کو وہ بنا تو تھے سچا
اوس جو اسہ نگار جام من لا
قابل یہ جنکے تھے انداز

رنگ دیتو تھی جہونی کو ایسا
جو ہرتی فلک بھی کیو اگر
جسطح چاہی امتحان کرے
رکتو تھی سب کو بکمال ایسا

یہ سن بھی آئے تھے
سیو بچے قرینہ سے
بہت حس پھیکا تھا
مگر نہ بڑک اوشکا تھے

میں ساز کی دکان کا بیان
تھی غضب کے دامن وضع ساز

یہ سن بھی آئے تھے
سیو بچے قرینہ سے
بہت حس پھیکا تھا
مگر نہ بڑک اوشکا تھے